

مدح مقام محمود جای ورود رسول الله و دود صلی الله علیه وسلم در قیامت -	۹۸
ترغیب اتباع سنت محمود و رد بدعات مولود و مرسوم بر موم و قیود -	۱۰۲
ترغیب عرض صلوة و سلام بجناب سید الانام صلی الله علیه وسلم -	۱۰۵
مدح شهدای بدر رضی الله عنهم اجمعین -	۱۲۲
در شوق کعبه مطهره مقدسه زادگاه الله شرفا و تعظیما -	۱۲۵
مدح مقرب جلیل حضرت جبرئیل علیه الصلوٰة و السلام -	۱۲۶
صفت جبل البقیس جاکعبه مقدسه زادگاه الله شرفا -	۱۳۶
در مدح سوره اخلاص کلام رب جلیل جل جلاله و عم نواله -	۱۳۹
در مدح جنة البقیع مقبره مدینه منوره طیبه زادگاه الله شرفا -	۱۵۰
نعت حضرت جبرئیل علیه الصلوٰة و السلام جلیل -	۱۶۶
مدح آب زمزم که در جرم محترم است تبرید عطش هر غم -	۱۸۰
مدح مقام ابراهیم علیه الصلوٰة و التسلیم -	۱۸۲
مدح میزاب رحمت یعنی ناودان بیت رب العزة -	۱۹۴
بیان آداب سفر حرمین شریفین زادگاه الله تعالی شرفا و تعظیما -	۲۰۶
غزل ثلث بخالص زبان هندی عشق رسول عربی صلی الله علیه وسلم -	۲۸۸
ذکر اسمای مقدسه مدینه منوره طیبه زادگاه الله شرفا و تعظیما -	۲۹۹
تخمیس غزل مولوی جامی رحمه الله تعالی -	۳۰۶
ترجیع بند مسدس تفعیلین شعر عربی ان نلت یا یح الصبا الخ -	۳۱۰
مناجات فقیر و عرض حاجات فقیر در شوق حرمین شریفین زادگاه الله شرفا و تعظیما -	۳۱۶

مدح سراپای رسول اکرم صلی الله علیه وسلم در مدح -	۳۴۵
تاریخ ختم نایت دیوان فقیر در مدح بشیر و نذیر صلی الله علیه وسلم -	۳۴۰
مثنوی ناله فقیر در عشق حضرت رب قدیر جل جلاله و علم نواله -	۳۴۱
مدح خیر کائنات علیه الصلوات و التسلیات من رب البریات -	۳۴۸
بیان چیزی از آداب تصوف و تصفیه دل با از تکلف -	۳۹۱
چیزی از دلم دنیاوی فانی و دلم محبان این خاکد ان ظلمانی -	۴۰۹
قصه خیر التالین حضرت ادریس فرقی رضی الله تعالی عنه -	۴۱۲
خاتمه مثنوی در وصیت فقیر کثیر التقصیر غفر له القذیر -	۴۲۱
تواریخ طبع بعضی کتب و بنیه و بنای بسیار مولفه فقیر عفا الله عنه -	۴۲۵
قصاید در مدح علمای دین مدح حضرت مرشدنا مولوی مظفر حسین دینی -	۴۲۹
مدح حضرت شاه ولی الله محدث دہلوی رحمہ الله تعالی -	ایضا
قصیده مدح مولوی اسماعیل شہید علیہ رحمۃ من الله المجید -	۴۳۰
قصیدتین در مدح مولانا محمد قاسم مرحوم و حضرت اکسنادنا - و	۴۴۰
مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مد الله ظلالہ علی الآفاق -	

قطعه تاریخ طبع دیوان از مولوی حبیب الرحمن صاحب فرزند کلان فقیر سلسلہ قادریہ

مدح شاه عرب زکس در ہند	ہمچو این نیست نظمی و نثری
عرب شہر چہرا نبود	کہ حجازی و شمس است این ہندی

سال طبعش ز روی اشتم الله	جستہ از مدح میرسل ربی
--------------------------	-----------------------

بلخ اعلیٰ بجاله دکشف الدجی بجاله حسن جمع خصایص صلواتیه وآله

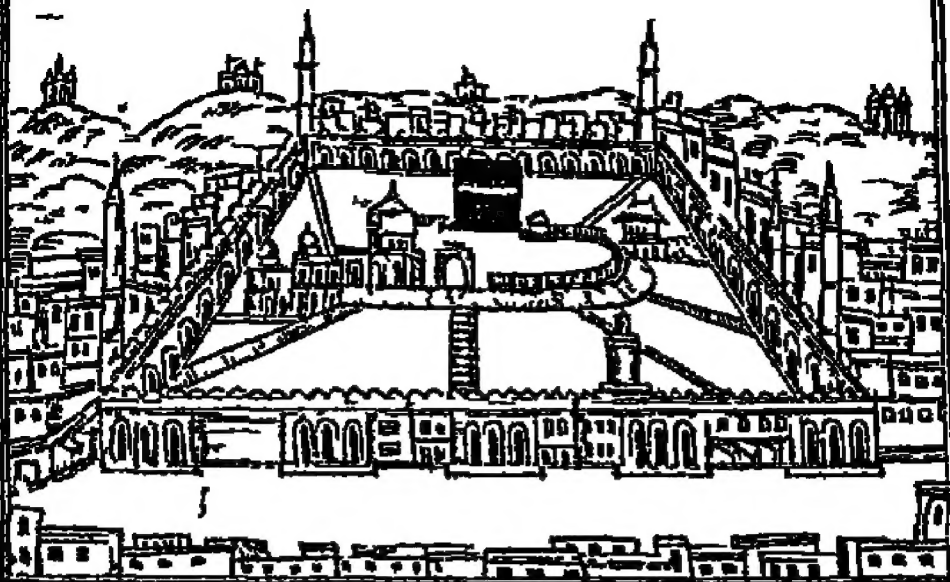
الحمد لله که تحریر بی نظیر از تالیفات عالم باتوقیر مولانا محمد حسین فقیر مدظلہ موسوم بہ

در بیان فضیلت و مناقب
امیر المومنین علی بن ابی طالب

ملقب بہ صوف

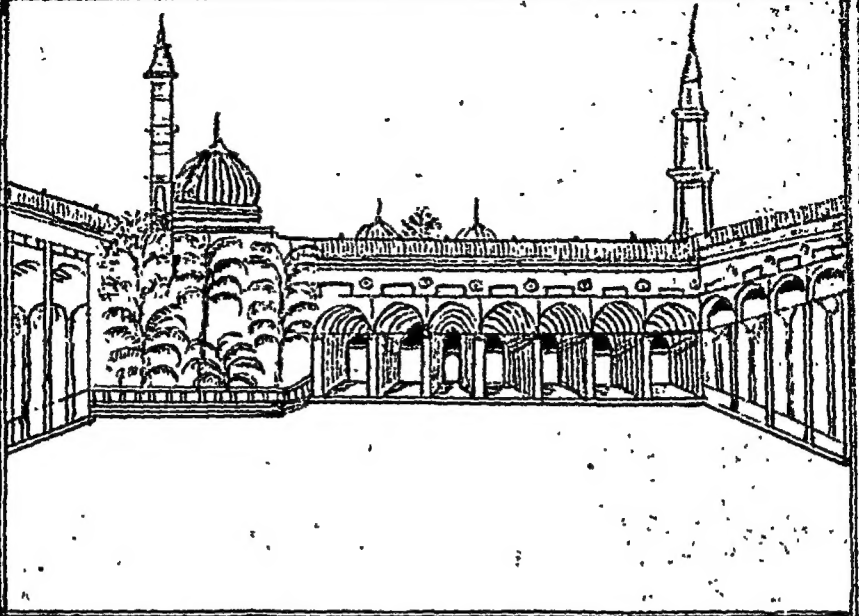
سید حسن

بعد افزونی غزلیات عشقیہ ندحیه شنایر بسیار بیصح تمام بار دوسے
در طبع قدوسی باہتمام حافظ محمد عبدالقدوس سیہلوی - طبع شد



بسم الله الرحمن الرحيم

بعد حمد و ثنائے قدوس خلاق نفوس و نعت و صلوة ذو بر این محسوس شفیخ
 یوم قحط بر و عبوس عرض کثیر العصیان حاجی غفران محمد حبیب الرحمن
 این ذرہ شعل مہر نیر عشق بشیر و نذیر مولوی محمد حسین صاحب متخلص
 فقیر سلمہ اللہ القدر این الشیخ محمد اسماعیل غفر ہما اللہ البلیل ایست کہ ساکن
 اہل عشق مدینہ منورہ را صلا و عشاق جناب تطاب طیبہ طیبہ را نوید چا تقطر
 کہ مستحضر دہا سے عالم الی مدینہ الرسول الاکرم و نذر کربت مستبد و لذ آدم
 صلی اللہ علیہ وسلم چون موج یلا بر در جنون حق رسول کبر یار سید و یار الی دہا نساء
 و رجال صبح انتباہ شد رجال الی الحرمین الشریفین مبدل گردانید یعنی این سفینہ
 عشق مدینہ نتیجہ طبع والد محترم این حقیر معنی مخدومی فقیر از بہر شہرہ مشارق اخلاص
 معارفش نمود و الی از دست بشوق نبی رحمت بود اللهم تقبلہ منہ و صلہ الی ائمتنا اہل بیت محمد و آلہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۷

ہوا جب غمِ تجمیدِ حق و لغتِ محمد کا
 رواں سحرِ عالمِ مینِ سفینہ و صفِ احمد کا
 کہ مہرِ اک فرہ ہے جس آفتابِ سایہ قد کا
 بنی کی مسجدِ محراب کا اور خاصِ قد کا
 کہ ہر لمحہ جس کا آئینہ انوارِ سرمد کا
 وسیلہ ہو وہ آئینہ کے لئے غایا مقصد کا
 تو اس خائف کو پھر کیا خوف ہے گناہِ مذہب کا
 تو مشکل لگیا پھر کھولنا کن بائیں صد کا
 تو بچائے دہن پر لفظِ ابدِ فضلِ سجد کا
 محمد میں اشارہ ہی یہی میمِ مشدود کا

ملا میر نے قلم کو حسنِ بسمِ اللہ کے مد کا
 جو بسمِ اللہ مجربِ ماعاویہ کے مد کا
 بیان کیونکر ہو وصفِ اس مطلعِ نورِ محمد کا
 سر دیوان ہو نقشہ پیکرِ نورِ مشہد کا
 یہ کس کا نور و روشنگر اس قندیلِ گنبد کا
 وسیلہ نام ہو جسکی عینِ شمسِ شفقِ مذہب کا
 رہا بھیاں خوف جس کو ترکِ فرمانِ محمد کا
 وہ قرطبہ قبسین انکا ہوشانِ احمد کا
 جو تعلیم و تعلم میں ہو مفتاحِ حمد و ثناء کا
 کہ ربّہ ہیں وہ تخفیفِ آیت کے لئے ہرم کا

جو سنت الہی یا حج یا حج شیطا میں سے
 سبیل شدیدین ہر جادہ راہ مدینہ ہے
 یہ شانِ اہم احمد فعل التفضیل امین ہے
 وہ ایسی صادق و صدوق سلطانِ عالم ہیں
 وہ قدرِ بہت ایسا کچھ غنق راستے کا ہے
 وہ معروف احد میں خیر سی محفوظین ہر دم
 اگر تفصیل بھی خود بابِ جنت ہو تو کیا حیرت
 دیارِ مصطفیٰ پر نور مثلِ قلبِ مومن ہے
 جو ایک ملکِ نیکہ شکلِ نیکہ بد دکھاتا ہے
 اگر خاکِ مدینہ میں بھی ہو سرسبز کشتِ ایسی
 مواصلِ جہم اطہر سی جو وہ ارضِ مقدس ہی
 سرسوی محمد کی کہانِ اک بات لکھی جاوی
 ہم پر جو بنِ رحمت رحمتہ اللعالمین کے ات
 تسلطِ ادنیٰ سلطانِ نبوت کا ہی ایسا کچھ
 درم بردار حاضر رہی زیرِ زمین تک ہے
 نبوتِ ادنیٰ ماہِ چارہ چودہ طبع میں ہے

سنت الہی
 حادہ راہ مدینہ
 اہم احمد
 سلطان عالم
 قدر بہت
 معروف احد
 خیر سی
 محفوظین
 حیرت
 مصطفیٰ
 نور مثل
 قلب مومن
 نیکہ شکل
 نیکہ بد
 دکھاتا ہے
 مدینہ میں
 سرسبز کشت
 ایسی
 ارض مقدس
 سرسوی محمد
 کہان اک
 بات لکھی
 جاوی
 رحمت
 رحمتہ
 اللعالمین
 سلطان نبوت
 ایسا کچھ
 زیر زمین
 تک ہے
 مدینہ میں

نہیں تیرے حفاظت میں فیہ القرآن کی مسد کا
 تو لازمِ حقیقت ہر تشریح کو اس کی ابتدا کا
 غرضِ فضل کیسے کچھ ہے ثنائی محمد کا
 کہ ہے ایک ایک نوٹ مستغنیہ صدقِ ادنیٰ مسند کا
 کہ یہ تیرے نہیں اس معنی تحقیق میں قد کا
 یہ غیر منصرف ہے اس لہجے اعرابِ احمد کا
 ہوا کو میں میں جس سی ظہورِ اسمِ محمد کا
 دیارِ بہند پر ظلمت یہ گویا دل ہی مرتد کا
 کہانِ ترکیبی قصیرِ قوادیرِ ممرّد کا
 تو رشکِ بویِ مشکِ معطر گلِ ہوتیلِ کنجد کا
 نیکو بیکوش کو بھی رشکِ بویِ ادس مہند کا
 بنی ہر موی تن ہندستان کو غامد وید کا
 کعبہ کو شرمِ نونہ اک کعبہ پر چودہ اتھ کا
 کہ ہی گاؤں زمین اک گاؤں تیکہ حبیبی مسند کا
 تسلطِ کستری ادس پر پرچودہ و ابود کا
 اشارہ ہی بیاضِ چارہ چودہ موی محمد کا

فقیر اشار میں تیری ہی کچھ تو سکونِ دل
 یہ مانا ان شہیدی کا قصیدہ ہی مدوشد کا

۱۵

۲

زمانِ مصرعی جو یہ مکتبین جلوہ محمد کا
 تو ہوتا ہر تنجِ دلِ ان مستود ہرید کا

ای اک ہومن کو اونکی ملک جنت سال دھند کا
 نمونہ دنا عشق اونکا ہی کس انعام بی خدا کا
 سپہ پوشی کو بیت اللہ دیکھو تو عبرت سے
 وہ نور روضہ انور ہے اور عین دل ہومن
 خدو دھور عین ادکی لیلیٰ بین باش خسار
 اگر چاہہ مدینہ سی ہونر عود لو قسمت میں
 نبی کی چشم اسود کا غم ہجران بہن او سکو
 اگر ہو رحمتہ للعالمین کی اک نگاہ لطف
 الہی پھر زیارت کیلئے نہان سی رانی ہو
 مدینی میں جو ایام قیام اپنی گزرتی تھی
 جو محمد و ج محمد تھی وہ محمود الہی ہے
 ندامت تھی تہ دل کو سنگ اسود کی زیارت میں
 یہ عشق نور و جہ مصطفیٰ محشر میں یا اللہ

کہان طوق بشر ہی فہم مسج جاہ احمد کا
 لابی ہیکو متعارف ندگانی محمد کا
 کہ ہی سرگرم کتبہ و تم وصل محمد کا
 بہن ہن ہان ای منافق کام تیری چشم ارمد کا
 جد ار روضہ انور سی جس فی میں کہا خدا کا
 تو ہیکو دلو پوسٹ ہوئی دلو اوں سب بار کا
 تو پھر ایا ہوا کیوں ہی یہ پرہ سنگ اسود کا
 وسید ساری اسٹکی لئی ہو پھو سرد کا
 برا ہی حال بیان زنجیر بند کی کے مفید کا
 تو ہر فرد ای طیبہ تھامو نہ ہیبت خدا کا
 وہ مذموم خدا ہی جو مذموم ہے محمد کا
 ہوا اسود گناہوں ہمارے نام اسود کا
 سر اسر نور بن جائی مری روی مسود کا

فقیر ناتوان کو بند سے لپچل مدینے میں
 الہی پھر نہو قرب ان جفا کا رونکی مرصد کا

۱۷

اذنوں میں اقامت میں مقولہ شہد شہد کا
 نہ لکھا جائی نکتہ ایک وصف حسن احمد کا
 ملی ایکاش کلک نور و صفحہ جو کی حسد کا
 وہ ہیں فخر ابجد بالیقین کو سب سے آخر ہیں

سنادی ہی بذکر حق شمول ذکر احمد کا
 قلم یہ دوزبان کا آج اگر نجائی موصد کا
 کہ میر انور ہی تحریر اوصاف محمد کا
 تقدیم میں نہیں قرآن ہی عالی رتبہ ابجد کا

نہ کیونکہ ہر وقت کا قیام اپنے قیامت
 لگا ہوا خیرہ ہیں ان صورت ہر شعلہ ہر
 ہمیشہ کشت لہو بہر نور افریہ حیم روح
 ہونی برفوق خراسے مدنیہ جان شیریں تن
 یسین حق کا بولہ اسوہ ہے مومن کو
 سکون اضطرار پہلے دربار مدینہ ہے
 بیان صفت یک سکوئی ہیں کہ نہیں شعر
 ید اللہ آئینے فوق الید ہر لازم اسلئے الید
 جو سولی کو غلام آزاد ہیں ہر عزم راہین
 عناصر کی نجات فرم دیکھا ہر کائنات ہے
 جو مضمون حیات مصطفیٰ اعجاز مکمل
 جب اپنے عیب راہ طیبہ میں نظر آئے

لکھنؤ
 سیدہ حسن
 سیدہ مدنیہ
 سیدہ عابدہ

یہیں میں انکار تیرے ہو صدق مقصد کا
 وہ جو شریعت راہ چاہے رخ محفوظ مرقد کا
 سایا جیسے ان آنکھوں میں آس بہ گنبد کا
 ابھی بھر نصیب ہے ہر لقیہ اس مستند کا
 منافق کر لئے وہ سنگ بودہ سم اسود
 وہ آئینہ ہر باعث رشتہ سیاب کی حد
 تراہ شعر ہے تاج ہر شعر آئی و فرقد کا
 بشکل کلمہ اللہ ہے خط لفظ الید کا
 یہاں ہو فرق ظاہر عبد مطلق ہر عقیدہ
 جو اس تکلیف میں ہر عشق اس نجات کا
 ابھی یہ پوئین ہر زندہ یوان جلد کا
 گمان تھا شکر زون پر قرار ہر محمد کا

سنا ہے وہاں بکیروں کی صورت دیکھا
 فقیر اب خوف کیا ہے گوشہ تاریکے قدا

اتنا ہو سجدہ سہواہی تفصیلات بچکا
 نگاہ شوق ہوئے اور وہ نظارہ گنبد کا
 کھڑے ہر نظر کوئی انہی آمد آمد کا
 حدیث حسن احمد سایہ ہر کس حسن سر کا
 راکس سے ہوائیے ہر تیر تیر قضا کا

میسر ہو جو سجدہ مسجد پر نور احمد کا
 رشتہ شوق ہو میں اور وہ بوسہ سنگ بود کا
 حضور روئے و جان گو یکا یک سید الشہادت
 دل کو نین ہی چو سائے افتادہ عشق میں
 عطا سے حق مقام تاب تو نہیں کوچو

بقیہ غرق آہی روضہ خضرے جنت ہے
 غنی مخلوق کی کوئی نہ وہ سلطان عالم
 جہاں قسربے حج و زیارت ہیں آنکو
 چلوے اغیارادہ مدینہ نہر دین ہے
 بنی سے وہ جدا ہوتا تھا ذابن جیل کا
 وہ نہ رہے جیل کی کیا ہی نور افزا عین دل
 مدینہ کے گداجی ہی طلق کا سماں ہیں
 بجایا ایک نظر میں الہا بانش دل کو
 کوئی مٹا ہی دنیا میں کوئی نہیں بکسر

شیر اسپر ہے خود و سبز بنا آسمین غرق کا
 توکل ہے غبار خاص کیہ جسکی مسند کا
 یقین ہے کس جاک بٹ برج مشید کا
 مگر یہ قدا ہے کا فم ہی عوفق و ارشد کا
 میں سے لکے پھرو دیکھنا قبر محمد کا
 را و طیشہ فی کو تیا ہے چشم ارد کا
 اشارہ ہی وہاں یہ آنکھیں ملبوس بند کا
 وہ برج سبز نے چھینا دیا آنے مرد کا
 یہاں فنا ہمیں کافی ہے ہجران محمد کا

فقیر اکدم قیامت میں نہو لے تشنہ لب یارب
 ہنوز حرام اسکو کوثر شیریہ و امرد کا ۱۵

اگر ہو شوق دیدار بلال قرب حمد کا
 ہمیشہ رشک ان آنکو نکو ہی لوح زبرد کا
 بناؤں دیدہ بینا سی دودہ و قلم شرم کا
 مطیع مصطفیٰ کی نفس و عقل و روح ہدم
 زمین شعر میں کر دہاں پر شمیم آ کر
 سیاہی آدمی کر دل آپ کے کیون غضبنا
 کلام مصطفیٰ کو وحدت مشہور عالم میں
 وہ چوب خشاک روانہ و تسبیح جہان و

وہ رکن کعبہ یکھو اور قرینہ سنگ اسود
 کہ آنکو شکل اسکو سہل ہے نظارہ گنبد کا
 جبین مومنین پر نام لکھو عین محمد کا
 ہمیشہ انس اس میں انین ہر دم سی دود کا
 روان کر جائی و دیا شربت قنیر ورد کا
 کیا ارض سی اسو رنگ جس نے سنگ اسود کا
 مری و اشعار میں جلوہ و درہای منصف کا
 عجیب غجاز ہی بعض حدیث خاص مسند کا

کلمہ سارا بن جیل
 جب رسول اللہ
 مدینہ میں آئے
 تو انہوں نے کوئی
 فرما کر کہ میں
 ان کے لئے ایک
 کلمہ لکھا ہے
 اور وہ کلمہ
 ہے "لا حول
 ولا قوۃ الا
 باللہ"

تمنا شاہی کہ جو ہر دن ابو طالب پر محترم
 فرستے غنیمت حق یوں مسامی مقدس سے
 قیادت تک وہاں پہنچے کو سمجھی ایک دو ساعت
 خیال گنبد خضر میں روزگار است جان ہی
 اگر کما دین غنیمت کا پتلا ہو تو کیا حیرت
 تجلی گاہ مدح مصطفیٰ ہی طور دل جیسے
 مرا سندی سخن شہور ہی کئی مدینے میں
 اتنی بحر شہر نعت بحر مغفرت بن جائے

۶ فقیر پادری میں نظر آتی یہ کیا انجام

بدلتا ہر وطن کی شہر دلجوئی محمد کا
 بدلتا چاہی سب لوہ کی وضع کا ہمسک
 ہمیں افراط سی نظریسی افراطی نفرت
 جو دقتات نبی جبریل کے تحفہ کرتی ہیں
 مساد اللہ اکبر اور رسول اللہ کی تحفہ
 مددی مصطفیٰ ہی جو یہاں مدح ایسا ہے
 وہ قاریار میں ہی صورت کعبہ ابو رافع
 احمد میں اور احمد میں جو غنیمت کی قائل ہیں
 حدیث احمد بن حنبل شہور کرتے ہیں
 کذب و افتراءات رسول اللہ کی نسبت

ہو مقسوم عمار و لال احسان اشہد کا
 کہ صلی اللہ علیہ وسلم طور لازم اسم امجد کا
 وہ رشک اہل کثرت ایدل ساکن شہر احمد کا
 اثر ہوتا ہی آبِ شکر میں آبِ زمرہ کا
 تسلط عالم بر رخ میں خوشبوئی مرقد کا
 طبیعت مری آد کو ہی شیوہ خوشامد کا
 عرب تک ایک شہر مری تیغ مہند کا
 گران ہیزان میں ہو ہر وزن انعام مجد کا

۱۷ سنگ اصحاب کثرت شامل نیک میں

عوض ہی زندگانی وقت سی ہو بد کا
 نمونہ تاکہ بیت مدح ہو بیت محلہ کا
 کہ مسک ہے ہمارا اعتدال مدح احمد کا
 وہ مالی شان جو داتا دی اوس غیر سرد کا
 نہیں کچھ بھی لحاظ اللہ کی قول ہو کہ کا
 کہ بیشک دشمن جبریل دشمن ہے محمد کا
 مددی مصطفیٰ ساکن ہے گو تہج حشید کا
 سلمان کا عقیدہ ہی یہ اذکار یا کہ مرتد کا
 مقرر ہے دوزخ ایسی قوم بد کردار بیحد کا
 یہ شیوہ مستحق ہمارا کہ ہے سرقہ بد کا

یہ شعر احمد بن حنبل سے منقول ہے
 جو غنیمت کی قائل ہیں
 حدیث احمد بن حنبل شہور کرتے ہیں
 کذب و افتراءات رسول اللہ کی نسبت

اَنَا عَرَبٌ بِالْعَرَبِ جو کہتے ہیں حدیث اسکو
 نہ سمجھے بے خبر جو کفر میں ایمان میں کچھ فرق
 وہ تشدید انکوارہ بنے یارب جزیر الے اب
 معاذ اللہ تو یہ ہے معاذ اللہ تو یہ ہے
 کہ میں ہے انقباض دل کہ میں ہے انقباض دل
 میں یوں ہی میں منسوخ دیوان ابن بدعت کے

معاذ اللہ بہتان ہی نہیں قول احمد کا
 سمجھ میں آئی آئے فرق کیا موضوع و مشد کا
 عرب کے کچھ نہ سمجھے فرق جو رب مشد کا
 رہ آیات حدیث اور کام المیر و حبیب کا
 اثر یہ مری سحر سخن کی خبر رکام کا
 زمین شہر آری قرآن نعت احمد کا

فقیر سید ہے اس قادر و قیوم و داناسے

طویل ابلع کر دے مجھ کو موضوعات کے رد کا ۱۷

بیان کیونکہ ہو بلع عزت شان محمد کا
 ابھی زندگی بھر محمود ضیات رکھ ہو
 عطا وہ قوت ایمان ہو حجت محمد میں
 ابھی اتباع سنت ایسا ہو نصیب اپنے
 ابھی نعت ملح مصطفیٰ ایسی عطا ہو میں
 بہت تلح اتراتے ہیں جو اطرائی حدت میں
 کہ میری تلح میں طرا ہو مثل نصاریٰ کچھ
 کمال شاعری میں کوئی ہوش ہو عالم میں
 طواف مرقہ احمد کی جسکے دلمیں حسرت ہے
 معاذ اللہ کب ش ہیں شول اللہ شرک سے
 روا ہو تا کہ میں میں نے والے کیوں آتے

کہ خود ہی بس عزت ملح فرا اس محمد کا
 ابھی محض تیر لطف انیس بنا ہو مرقہ کا
 کہ آسان ہوئے ان حکام ہمیشہ شرع کی
 کہ آجائے ملوادرین میں میں محمد کا
 کہ وہ ن کر دیا عت نہونا ر مخلص کا
 اسی میں خاص وار د ہے سنو فرماں احمد کا
 کہ اسکا شان عیسیٰ میں ہے ہیوہ جنت بد کا
 اگر ہو نعت میں علی لو بس مع دہو وہ رد کا
 تو مشرک ہو وہ طائف مصطفیٰ کے پاک مرقہ کا
 کہ یہی کا صلہ وہ اور شیکش ہی خاص عبد کا
 وہیں کرتے طواف اس تہمت پر نور احمد کا

۱۷
 حدیث احمد کا
 حدیث احمد کا
 حدیث احمد کا
 حدیث احمد کا

میں نے کنیارت کا زیارت نام ہوتا کیوں
خدا منہ جو منے سے پاک اور شاعریت میں
جناب حق میں ایسا قول گستاخی پر تو ہے
کہ میرا قول میرے منہ کو ابھی چوم لیتا ہے
ہبت یاد آئی گی قیدِ حدید تار میں شوخی

جد حج مدینہ نام ہوتا وصال کے مقصد کا
خدا منہ چوم لیتا ہی جو نام آتا ہے اخیر کا
جو یوں کہتا ہوتا دخل بچہ شیطان کو صدمہ
جب اس پر نام آتا ہے محبت کے فائدہ کا
ہنہیں جس جیسا کو فکر کچھ روح مقید کا

فقیر اب سب پر لاتے بدعتی دیوانے ہو چکے

ہو رہے شہر واک سستی کے دیوان مجتہد کا

۸

کی کو شرک و بدعت میں ہے دعویٰ عشقِ محمد کا
بس اک مولودِ خوانی میں محبت تو باقی ہے
کلامِ لطیف کو دیکھا سراپا لطیف خالی
مدائے غیر اسمین ہی شنائی ہے اسمین سے
اور ان کو دو خوانوں کو فقط خوانوں کو ملے
کیا ہنگامہ میلا دے انجام سے فارغ
ہزاروں بدعتی مولودِ خوان ایسے ہیں
نہو بدعت کی رونق کیونکہ ایسی مدحِ خوانی میں
کوئی سرکش نہ ہو سپر کر میں کچھ چیز ہوں تو
خوشامد اور رو ساری آمد و رفت اس لئے ہے جس
اگر اہل ضلالت آپ کو سمجھیں ہدایت فن
شہید ایسا ہوا مشہور اس کو دو خوانی میں
ظہر نام ۱۲

تو کہتے آگے ایمان پر گواہ اقرارِ شہد کا
کوئی لیتا ہنہیں نام امر سنوں محمد کا
کہ ہر ہلستان کس کس خلافِ شرع بچہ کا
وہ مولودِ خوانوں کے لئے سامان آمد کا
نہ غم تو حیدر سنت کا شمع نے ہنگامہ غذا کا
کہ ہر غم ایسے ہنگاموں کے آئینہ گامی رو کا
ہنہیں اللہ جن کو پاس کچھ دین محمد کا
کہ سو بقی کی باعث ہے جو جم اعناقِ مستند کا
جو سرگرداں ہنگامہ ہے اہل خوشامد کا
کہ بزمِ مدحِ خوانی میں غل ہے خوان آمد کا
ہنہیں پوشیدہ ہوتا حال ہر گمراہ و ہتک کا
کہ سو بقی میں پایا رتبہ ہر قوال کے رو کا

لگا کر خون کیا بچا گیا کوئی شہید و نہیں
 کہو اس بزم کی ان اغنیا کو کیا ضرورت تھی
 مناجات غزلہ راگنی نین چبتا تے ہیں
 جو فرما ئیں غنی ہم بے طمع ہیں عاشق و صابو
 غلط ہو اغنیا کا قول یہ کچھ شک نہیں میں
 اگر عاشق بھی ہوتے کچھ تو ہو کچھ ناز کی آپ
 اگر عشق نبی ہوتا تو سنت بھی ہوا عشق
 تو مان گو یا معافی کو محض کیا ہی شوری
 یہاں کیا اغنیا کیا مینو کیا طفل کیا نسوا
 اسی محفل میں ابو عورتیں بھی ملے گاتی ہیز
 غضب و از عورت کی اور اسکو مرتد نہیں
 زتا بھی کیوں نہ ہو غلام ہی کیونکر نہو جس کا
 ہوا یہاں جس لکھنؤ اتحاد اس شریعت میں
 بہت تلاح زینت تیری ہیں لبس شرک و عبت
 نہ اسکو عشق احمد ہی نہ اسکو جو سے کچھ کام
 خدا کی حمد ہو نعت نبی ہو مرین جو ہو
 الہی نعت میں ایسا بد طولی عنایت ہو
 الہی تنگ ہو میدان اہل شرک بدعت
 ہزاروں بدعتوں کو کس کے لئے فقیر ابو

ہنیں بیض اگر ہو نام بیض ایک سو کا
 ضرورت کیوں تھی پھان میں وہ راگ امر کا
 تو شریک ہے انیسریل ہر اعلامی بد کا
 ہمیں منظور ہو اظہار خالص حبت احمد کا
 کہ خط نفس کو اک جتن ہو سامان مولد کا
 زکوٰۃ و صوم و حج سے قلع لیتے خیر سرمد کا
 یہ کیسا شق ہو جو عشق ہے ہر بدعت بد کا
 نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و بخشش بد کا
 چھوٹا نفس آ رہا ہو نام ان سب کے مقصد کا
 بیان کچھ کہا نکال نخی بے شرمی سجد کا
 یہ پیغام زنا سمجھو گھلا بے کاوش و کد کا
 کھلا ہنگامہ مرد و زواج اطفال و اقرب کا
 نمونہ وہ دل دوزخ کے قہر نار موصد کا
 یہ گود دعویٰ ہو عشق و نعت اوصاف محمد کا
 وہاں کج فکر ہی لبس اغنیا کے کیسہ وید کا
 قبول حق ہو وہ محدود ہو دین کی حکم کا
 کہ ہو مفتوح مجھ پر باب ہر خیر مفسد کا
 بنا کے سیر قراطیل قلم کو وہ بھری گد کا
 بجا ہی سیکھت نام میرے خامہ وید کا

ایک صورت بیجا
 دینی میں مولود خان
 بیخود نفس روزہ
 بیکار کو روزہ
 حج اور غیر حج
 کی اور نہ حاجات
 میں ستانی حج
 جی سنتے ہیں اور نہ

غزلِ رُسولِ کریم علیہ وسلم الصلوٰۃ والسلام

(۷)

(۹)

بنایا غارِ میں بھی انکو یار اپنے پیغمبر کا
 محمدؐ سے تھا کچھ قرب انکو زندگی بھر کا
 کیا حق نے رسولؐ سے کہ روح انکی شکر کا
 بیان کیا کیا ہو مجھ سے وصف اس محبوبؐ کا
 کہ انکی ذاتِ عالیٰ فخر ہے محرابِ منبر کا
 وہیں لبِ خشک تھا انکی سنانِ نیر و شجر کا
 ہنہیں تال نے کچھ معنی رسولؐ کے گھر کا
 وہ سایہ معنی لا حول تھا کیا اس منظر کا
 ہوا تھا از دل آئے رسولؐ حق کی نصرت کا
 فی ذی النورین نام اس واسطے ہی اس مہر کا
 دکھایا ہم کو نقشہ لوح محفوظ و منور کا
 کہ تاجہ سے نہ ہو فتوح باریکس نقشہ شکر کا
 کہ شہرِ حلیم احمد سے انہیں تہ ملا در کا
 کہ جیسے پیار ہوتا ہے برادر سے برادر کا
 کمال انکا سببِ رونق دینِ پیغمبر کا
 طلوعِ مہر ہو دنیا میں اور ہوا ذلِ محشر کا

محمدؐ کا ابو بکر و عمر عثمان و حیدر کا

محبِ تہ کیا اللہ نے صدیق اکبر کا
 مقرب ہونے بندخ میں قیامت میں بھی
 قرابت ایسی اس زبوا نشہ کو ہے شکر سے
 وہ بعد از دنیا اور سرسبز کسبِ فضل میں
 جنابِ بنِ خطابؓ سے عابد اور خطیبؓ سے
 ہزاروں لشکر تھا سے دریاؤں خونِ نیکر
 یا ایہ لایزال مصطفیٰؐ ہیں خود ابو حصہ
 راجو بجا گنا شیطاں ہمیشہ اپنے سایہ
 دکانِ مہر و حکم وجود و ایمان و حیا عثمان
 سلجھ تانیہ بھی بعدِ اولیٰ ہو گیا آنے
 عجب ترتیبِ قرآن جامعِ قرآن کی گویا
 شہیدِ حق نے بلوچ میں یا سرور و ارادہ
 حلیٰ مرتضیٰ زریج بتولِ معدنِ عصمت
 رسولؐ اللہ عالی شان کو تھی اتنے لغت
 سخاوت میں شجاعت میں عبادت میں شجاعت میں
 ہمیشہ انہ رضوانِ خدا نازل ہے جنت کا
 فقیر اپنی شفاعت کا وسیلہ ہی قیامت میں

لکھ نہ توئی کیا
 سنہ ۱۲۰۰
 سید محمد علی شاہ
 بہار لکھنؤ
 علم و عظمت کا مال
 ایک سچے فقیہ کا

جو کہ قرآن و محمد کے بیان میں آگیا
 دیکھیں تو مسٹ کر دو آثار رسول اللہ پر
 اس قبہان کی ہوز میں شعر بھی لکھے ب
 چھٹک گیا وزن نبوت کے شبِ مطہر میں
 قدحِ من میں عیشِ مصطفیٰ ٹون آگئی
 ہم تو جانے سے حرمِ شہدائے ضعیف میں
 و وزیرِ خالص بنا بازارِ محشر کے لئے
 اب جو دامن ہی مفتوحِ سنت کہو بس

اسکا عامل حشمتی کی امان میں آگیا
 چنگو یہاں رکھ کر مرزا نام و نشان میں آگیا
 و صفی سلطان عرب جسکے بیان میں آگیا
 کیا اسی سے خمِ نیشِ آسمان میں آگیا
 عطرِ بھولوں جو نکلا عطر دان میں آگیا
 زور چلنے کا بہت عمر رواں میں آگیا
 جو یہاں عشقِ نبی کے اتھان میں آگیا
 جو عدم سے فتنہ آخر زمان میں آگیا

شہرِ سلطانِ عرب میں جا کے فسون کے فقیر

۱۱

پھر بھی تو اس قریہ ہندوستان میں آگیا

۱۱

مصطفیٰ کا جسے بیچارہ محبت رکھا
 دینِ احمد کا عیان ظہر کر امت رکھا
 پھر بھی دوزخ میں کئی جاؤ تو کیوں نفی کر
 ہر خیانت سے بچائی وہی جس نے ہم پر
 دیر احمد پہ جسے آگئی ایمان سے موت
 عاشقِ شاہدِ امت اس امت میں ہی
 بحرِ پر شور میں چلنے کا فر کیا جانے
 اس سفر کے لٹی جوں سے نکلا تو وہاں
 زیرِ دیوارِ مدینہ میں جو دفنونِ غریب

اسکو دارین میں مولیٰ نے سلامت رکھا
 کس کو اللہ نے بنے سایہ جنت رکھا
 کفر و عصیان یہاں نمودِ لعنت رکھا
 طوع احمد کا یہاں بارِ امانت رکھا
 قبر کا غم نہ غمِ روبرو قیامت رکھا
 جس کو اللہ شہادتِ شہادت رکھا
 نفس نے جس کو یہاں عاشقِ لذت رکھا
 اے غنی فوجِ شیاطین کی غنیمت رکھا
 اُنہ رحمن نے کیا سایہ رحمت رکھا

دونوں آنکھوں کو اب بند دیکھائے ہر دم | کہیں قرآن کہیں قرسنت رکھا

آسکو کھایا ہے دم بہر غم امروز فقیر

جسکے سر پر غم فردا سے قیامت رکھا

۹

۱۲۵

شبانہ روز راؤنگہ ہوا اور یہ قدم میرا
وہ تاثیر صداقت کتنی ہی صبح ابوالقاسم
سکون طیبہ تناسل تو ان کو پہچان
مکمل رہندہ یارب تکون پھر کہیں ٹٹنے
جو محنت اس سفر کی کچھ بھی ہو جاؤ وہاں
سفوف خاک طیبہ تبویس مل جائے یا تہد
دور و جہاں ہر دین میں اس سے قتل ہوئے
غم مسعان کو ترہین میں لب خشک ہوئے

ابھی ایک بین مسکن نہ ہوئے بے حرم میرا
کہ صادق ہو گیا عالم میں قول بے قسم میرا
اتھا سکتی نہیں بیان بوجہ سیری پشت خم میرا
دراختہ بچہ رہ کر نکلا جائے یہ دم میرا
تو بہتر اغنیاء کی فریبی ہے درم میرا
غذائے ہندو کی درد مند تو شکم میرا
وہ چشمہ و درہم دوزبان کا ایک قلم میرا
کوئی کیا جانتا ہے کس کو کا ہے یہ غم میرا

جو سامان سفر بھر ہے حقیر اپنے نصیبوں میں

تو نقش بوزیا بنجائے گا نقش درم میرا

۱۱

۱۲۶

شکل مدینہ دیکھ کے متبادل کو تھا نا
بے صبح یہاں قلم ہے کیونکہ یہ محل
انگشت مصطفیٰ کے اشارے سے بنا
ہے حلقہ فوق ہفت زمین و خدہ رسول
مستاق مصطفیٰ نہیں ہو سکتے بے سفر
دل تھاتے تھے وہاں تو ادب کے پیادہ پا

گو یا کہ عطاوہ طائر بسمل کو تھا نا
رنگار ناز سے کسی راقل کو تھا نا
دشوار ہو گیا مہ کال کو تھا نا
آسان ہو کیونکہ ماہی سافل کو تھا نا
ممکن ہے کس حبیب کے مائل کو تھا نا
بھولے رہے مگر بے محل کو تھا نا

عاقل ہیں قہر و حرمت حق ہی سب سے	مشکل ہوا ہے فرضِ نواقل کو تھا ہوتا
تبسّیح میں صلوٰۃ و سلام رسول میں	اللہ اس دلِ قساہی کو تھا ہوتا
وہ موجِ معرتی ہی یہاں جن میں کہ آج	مشکل ہی پھر شہر کے ساحل کو تھا ہوتا
آجائے اک تصورِ عقلِ نبی تو پھر	ممکن ہے عقل کا کسی عاقل کو تھا ہوتا

۱۴	وہ صلوٰۃ سے نہ اتنا کو تھا ہوتا	۵
یہ تک یہ جیشِ رگِ نبض لے فقیر ہے		

شہرِ احمد جسے مرغوب ہوا خوب ہوا	خطہ ہند سے منضوب ہوا خوب ہوا
بالیقین روزِ حساب کا حساب سنا	خیرِ امت میں جو محبوب ہوا خوب ہوا
نورِ مرقدہ میں ہمشکلِ جمالِ یوسف	قسمتِ دیدہ یعقوب ہوا خوب ہوا
تھا دینے میں یہ ہر ایک بان پرند کو	مجمعِ راغب و مرغوب ہوا خوب ہوا
روضہ و بنبر و محراب و نماز و مسجد	چشمِ زائر کو جو مطلوب ہوا خوب ہوا
کھینچتا ہے کوئی دلوں کو دینے کی طرف	دل جو اس کو کجا مجذوب ہوا خوب ہوا

۱۵	پھر ہی تجھ سے جو عمل خوب ہوا خوب ہوا	۹
تیری ناخوبی پر افسوس صد افسوس فقیر		

یا خدا پھر ہی مدینہ متصل ہو جائیگا	تھا یل حبیا و مان پہر بھی دل ہو جائیگا
نارِ دوزخ سے حفاظت کی مجھو آئید	سنگِ طنبہ سے مرقدہ پہل ہو جائیگا
حکمتِ ازلِ خلیلِ حق یہاں جب کو ملی	اس جہان میں ہر غلیل اس کا مثل ہو جائیگا
ایدلِ بیار دینا چل مینے کی طرف	جا کے اس دارِ انشا میں معتدل ہو جائیگا
کیونکہ یکے خلد میں چشمِ کھیل جو عنین	کھل خاکِ روضہ سے جو مکمل ہو جائیگا

دوان مٹا ہوئی طویل اہل کے تصرک بدل مال اس میں غنی جلدی کر ظلمت راہ عدم کا ہکو اندیشہ نہیں	جب درانا بنی خطاؤں کا سہل ہو جائیگا ورنہ تیرا ہر درخمان داغ دل ہو جائیگا داغ عشق یار کا دہان مہر ظل ہو جائیگا
---	---

۱۶	لئے فقیر اب بھی مینو کو جو چلتا ہے تو چل دیکھنا تو کوئی دن میں مضمحل ہو جائے گا	۹
----	--	---

عمر کا سال تو ہفتاد سے ہشتاد آیا سورہ صاد کے اول میں جو یہ صا آیا سامنے روضہ انور کے شباکافی تان نفع بازار محمد سے ہے کامل اسکو ایا کعبہ سے جو محروم مدینہ پھر کر ہائے جو نہر مدینہ سے پھر آیا جا کر اغنیاء و امین افرونی دنیا کے ہین محو آکے دنیا میں جو محروم زیارت ہین غنی بدستی لوح سر او شمر سنت دیکھو کیون نہ دیتے رہیں ہم راو محبت و م	ایک دم بھی تجھے لے نفس خدا پاو آیا مسلوب نبوی کے لئے ارشاد آیا طاہر مدح جہان کے لئے صباو آیا نقد جان لیکے یہاں جو کوئی نقاد آیا بے زیارت اصر کیوں ستم ایساو آیا وصل شیرین کو یہ کیوں چہرے فرماو آیا اور قریب لے جہنم کا وہ میر صاو آیا کون عاوا یا ہے گویا کون مشاو آیا کیا محبت جب موسم سیلاو آیا اہل سنت کے لئے عشق خداو آیا
--	---

۱۷	پاہٹے جلدی سے خود مر میں ابھی فقیر کیونکہ نزدیک وہ ہنگامہ میعاد آیا	۱۳
----	--	----

نالوان ہونین غرہ واک نظر سر دیکھنا جوہر نیر دیکھ کر آئے ہین اسکو بیکھنا	مجلو لیجا نامدینے میں را دھر سے دیکھنا قافے والے بھی آتے ہین اھر سر دیکھنا
--	---

<p>وہ زکیرائیکے عجب کے سفر سے دیکھتا کم نہوگا وہ سفر انکو سفر سے دیکھنا دبدم یہاں چشم دل کو چشم سے دیکھنا دیدہ سوزن کو مہدیت کی نظر سے دیکھنا آسمان کا دیدہ شمس قمر سے دیکھنا ابر سے بارانِ شب سے بر سے دیکھنا کیا ادھر سے ہو رہا ہی کیا ادھر سے دیکھنا اور آیاتِ خدا کا عمر بھر سے دیکھنا سر سے پیرا لکھ میں اس خاکِ در سے دیکھنا ایسے بیارون کی نبضیں بیشتر سے دیکھنا</p>	<p>جو ہیں تحفیاتِ امیر کبریا میں مطمئن اور جو دنیا کے سفر کو سیرِ حبت سمجھتے ہیں کاش آیاتِ حق و آثارِ احمد ہو نصیب جو غلافِ کعبہ سمیتا ہو وہ روشن ہو گیا رشک میں کتنا ہو دلکوارا تنِ بہر رسول اسکی رحمت جیسی ہر دم کے وجود کی مثال پر ہمیں محروم اس سے کجا گئے ہیں ہاں آخری وقت آگیا اسو فیض کچھ عیر نہیں اے غنی کحلِ الجواہر تو لگا لے اب ری سے فسادِ خونِ نخل اس میں جنکو بہت</p>
--	--

قولِ سنت سے تری آڑتی ہو بدعتِ فقیر

بھاگتے ہیں بدعتی کس کروفر سے دیکھنا

۱۱

۱۸

<p>فرعون کا دل اور اسے موسیٰ کی تمنا کیا ہوئیگی اس روز نصاریٰ کی تمنا مشہور ہے یہ حضرت عیسیٰ کی تمنا زندانیوں کی حیثیتِ زینجا کی تمنا سجد میں ہیں ہو یہی اعضا کی تمنا آسان کا آسان تمنا کی تمنا فرعون کی آنکھ اور دیدِ بھیا کی تمنا باقی نرہی قیس کو یسلا کی تمنا</p>	<p>کربلا شریق دنیا کو ہے بطحا کی تمنا جس روز بر آئیگی مسیحا کی تمنا اسکا دم محمد وہ بجالا میں گئے یعنی پھر ملو سعد دل اور وہ مجوس عجم ہے افتادہ رہوں مسجدِ احمد میں شربِ رَو جو مدفنِ طیبہ عوضِ جان ہو تو کیا خوب یہاں چشمِ منافق نہیں مشتاقِ زیارت اک یل مدینہ جو ذریٰ خواہ ہیں آجائے</p>
--	---

رکھتے جو عذار اپنا دینہ کی زمین پر
یوں نال فردوس نہ تھی کچھ شب سراج

دار حق کو تہو عارضین عذر الکی تمنا
یکتبی تھی وہ عالی بصیر علی کی تمنا

۱۹

تیسرے تمنا بھی فقیر اپنے پیرو میں سے
ہے دی ہوئی جس حضرت شہزادی کی تمنا

ہر پنج و در واک غم مختار بن گیا
رنگ جبال ارض جو وہ جا رہ گیا
بالائی دوش مرقہ عالی وقار ہے
پنج سفر وہ راحت جان ہو گیا وہاں
رہی جہان کی رہنما میں ہوئی قبول
ہر حرف حرف سکات معلوۃ و سلام
ہے زندہ دل جو تارکِ دار فنا ہو آج
تسبیح میں معلوۃ میں جو سر دل ہو محو

دیر بدینہ برقیہ آزاد بن گیا
کیا ہو قیاسِ مطہرِ انوار بن گیا
ذی قوت اس سے گاہِ زمیندار بن گیا
ہر گاہ چشمِ عیش ہر اک خار بن گیا
ہر سنگِ زہرہ شد دربار بن گیا
ہر شعر میر انیسرہ ابرار بن گیا
بیدار مغرور ہی جو بے دار بن گیا
وہ بال بال مخزن اسرار بن گیا

۲۰

جس شہر میں فقیر کا دیوان لکھے
بازار اسکا مصر کا بازار بن گیا

مقابل میں احمد کے کوئی ملعون ٹھہر گیا
بقیہ طیب میں جیتک یہ مدفون ٹھہر گیا
جو صورتے دینہ خواہ میں اک لفظ آجائے
یہ حبت مال ہو وہ اضطرابِ انہی دیکھو
شہادت یوں ثانی ہو کر اسکا نام ہی لکھو

حضورِ مقلدِ امجد خوان ہی فلاح بن گیا
الہی سیر دل کا دورِ روز افزون ٹھہر گیا
فضائی کو چہ نیلی میں بھیر مجنون ٹھہر گیا
قیامت تک کہیں نہ یریز میں قارون ٹھہر گیا
جو نام نہ پوچھا ہوتا ہی میں کھنڈن ٹھہر گیا

لے سکا نام
ہر گاہ چشم
ہر سنگ زہرہ
ہر شعر میر
بیدار مغرور
وہ بال بال
جس شہر میں
بازار اسکا
مقابل میں
بقیہ طیب میں
جو صورتے
یہ حبت مال
شہادت یوں

جو دیکھتے شہر سلطان عرب کی آنکھوں سے	عجم میں پہر کھینچا سکا دل مفتون نہ ٹھہر گیا
میری کا بیان بے اختیار آئے یہ کیوں کہ	یہاں ہے جو اسکو ضبط کر رکھوں نہ ٹھہر گیا
خدا یا سرخروز کھنا طفیل مصطفیٰ اسد	کہ جہاں عجم سے آنکھوں میں شک نہ ٹھہر گیا

۲۱	فیض رب کیوں بیان ہر مع کا مضمون ٹھہر گیا	۹
----	--	---

تو کیوں ہوں دل سے زیاں پھر ہزار شکر خدا	دیکھا یا شہر نبی لاکھ بار شکر خدا
مزار شافع روز شمار دکھلایا	کرو نہیں کیوں نہ ادا بیشمار شکر خدا
یہ قرب رحمت حق تھا اور اسکی قدرت ہی	ادا ہوا جو قریب مزار شکر خدا
دکھائے مجھ کو دینے کی راہ دن اس نے	تو مجھ پر فرض ہی لیل و نہار شکر خدا
مزار دینے کے پانی کا یاد آتا ہے	تو یہ زبان ہے اور بار بار شکر خدا
ملا وہ نعمت حق ایک لکھ بیٹھ مینہ مجھے	نہ کر سکا دل بے اختیار شکر خدا
قرون ہو شکر سے نعمت تو قرب محمد	کہ کر رہا ہے یہ ایسے دار شکر خدا
دکھایا شہر محمد کا کار و بار مجھے	تو کیوں نہ ہوئے ہر کار و بار شکر خدا

۲۲	ہزار شکر خدا صد ہزار شکر خدا	۷
----	------------------------------	---

ذات نبی پہ لاکھ بار دم میں ہو جو کبریا	انہی درود کبریا انہی درود کبریا
کیوں نہ ہو آپ کے لئے سجد و بیجا راجر	آپ کے شکر تک ہے یہ نظم حد و کبریا
جنکو ہر حبیبی پس ہی میں اگر دوست	جو میں جو مصطفیٰ وہ ہیں جسود کبریا
آپ شفاعت ہی کا شوقاں ملی ہمیں	کیونکہ بہت ہی گرم ہر نار و دود کبریا

۱۰
 لکھنا چاہیے کسی لکھنا چاہیے
 ایک سچا باری کا کلام
 اور دوزخ میں رہے
 بے اختیار اور توبہ کا کلام
 علی بن ابی طالب علیہ السلام
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئے مدینہ رسول کیونکہ کافر و نیک
 مسجد مصطفیٰ میں بھی جود ہو مجھ نصیب
 حسین ہمیشہ حسین بن علی بن حسین
 چاہئے شکیبائی نام سب جو کبریا

مکنک ہے خوف زبان پائین ہے ایسے کان
 جن سے ہونے لے فقیر گفت و شنود کبریا

۱۳

۲۳

کسی نے نفس کو بہر سفر مارا تو کیا مارا
 بہرست جاگسکر سجاد میں بدل کاش
 مدینے کی ہوسے ہمدی اکدم بھی کافی ہوا
 کہاں لکھ ہون ل کا کہاں گنبد خضر
 علاج لپٹے جنوں کا خار صحرای مدینہ ہے
 نہ آیا صید عشق مصطفیٰ گر شکیبائی جان
 مقابل بیگانہ روزگار کے وہاں لپس
 رہا جس کے دل و جان مژدگان بقیار بنی
 کہاں بیتی خضر کی نظر سودہ خنکاشی
 بجائے تار قمر حق ہماری آواز کاش
 غنی دم ہوئی گئے بسج کعبہ گئے زخمیر
 ہوس خاک طیبہ بنو تو ابھی کیسیا بجائے
 قدیم رو مدینہ چھوڑ کر مارا تو کیا مارا
 یہاں کی سجد بنیں اسرار تو کیا مارا
 گلستان کا دم آباد و سحر مارا تو کیا مارا
 جو نعرہ تو نے آویسے اشرار تو کیا مارا
 کسی فساد نے یہاں خیر تارا تو کیا مارا
 یہاں ہر حال ہی پر صید لگرا تو کیا مارا
 کسی مشوق نے تیر نظر مارا تو کیا مارا
 خدا جانے در محبوب مارا تو کیا مارا
 یہاں انکھوں میں غم طہ چشم تارا تو کیا مارا
 جو اس زہرہ ناز و سحر مارا تو کیا مارا
 غنا کا دم اگر یہاں عمر بھرا تو کیا مارا
 یہاں سیلاب بہریم وزر مارا تو کیا مارا

فقیر اک لفظ سے تیرے عدد بھاگی تو یہ کوئی

بکھل پرچم شیطان بھینک کر مارا تو کیا مارا

۱۴

۲۴

جنتا بنسے ادھر عیر نے سنبھیر لیا
 چشم زوار سے تنویر نے سنبھیر لیا

لعل شکستہ پیش آپ مدینہ بے تاب
 جسم میسر نہوا خاک مدینہ افسوس
 ہم مسافر ہوئے جب گنبد خضر گریب
 پھر نے کیا جالیوں کے دیدہ محدودیدار
 ہوں تکمیل صلوٰۃ ایسی مدینہ میں مہیب
 حسیب دینا ہے جسے طیبہ اطہر میں ہے
 جسکی تقدیر میں دیار و شفاعت ہندیر
 چلنے کیا پاؤں میں سے اوکھ کو جو آدھرا
 دیکھئے وصل مدینہ کبھی پھر ہو کہ نہو
 اہل غفلت کو مدینہ کا سفر کیوں نصیب
 کاش تحریر قاف اس سے ہو کر جان بخت

کہان لقال ہوا اس شیر نے منہ پھیر لیا
 اس میں عیب کا ایک شیر منہ پھیر لیا
 کیا اسی ہر شکل سے تغیر نے منہ پھیر لیا
 کہیں دیکھا ہے کہ تصویر نے منہ پھیر لیا
 مجھے ڈر کر مری تصویر نے منہ پھیر لیا
 بھجس العین کے قیصر نے منہ پھیر لیا
 سچ ہوا اس شخص کی تقدیر نے منہ پھیر لیا
 و سبدم رائد دلگیر نے منہ پھیر لیا
 یہاں مری آہ سوا تیر نے منہ پھیر لیا
 آنکھ بوجواب تبصر نے منہ پھیر لیا
 ہر طرف سے مری تحریر نے منہ پھیر لیا

کو ہے ملج رسول عربی آج قیصر

کس کے دل سے تری تقریر نے منہ پھیر لیا

۲۵

ہجر طیب میں دل زار نے سوئے ندیا
 جسکو درویشہ ابرار نے سوئے ندیا
 چشم زوار کو زوار نے سوئے ندیا
 کیوں ہیں پاؤ کو قمار نے سوئے ندیا
 قنہ دل کو غم یار نے سوئے ندیا
 گویا بیدار کو بیدار نے سوئے ندیا

وصل میں حیرت دیدار نے سوئے ندیا
 شادی مژدہ رحمت ہے گویا بیخواب
 ایسے باہم رہے ہاں محو صلوٰۃ و تسلیم
 خفتہ بخت آہ مدینہ سے ہم آئے اٹھکر
 بے مدینہ ہے ہی نالہ دل یہاں فوکر
 بخت بیدار مدینہ میں ہر یوں اپنے

لعل شکستہ
 حسیب دینا ہے جسے
 طیبہ اطہر میں ہے

تھک کے سوتے ہیں ہی قبر میں کیوں نہ ہو
 سوٹینگے نار میں محروم زیارت جنگو
 چشم دل کیوں نہ ہو تیار در بزم کیوں نہ ہو
 دیدہ ہر فلک پر ہے ہمیشہ جیوات
 نیند جنت میں نہیں آتی تو حیرت کی
 کیا ہی آرام کا مرقہ ہے بقیع الغرقہ

جنگو نہاں کیا ہے اور باز سے سوتے نہا
 یہاں غم و رنج و دریا زلے سوتے نہا
 رویت محبت غبار سے سوتے نہا
 کیسی محبت دیدار سے سوتے نہا
 حیرت و روشہ مختار سے سوتے نہا
 پروان محبت بگولہ سے سوتے نہا

۲۴

اگر فروغ میں آرام نہاں ہو فقیر

جنگو یہاں نہایت جبار سے سوتے نہا

گرمی ہجر سے چین مجھے افسوس ہے دم تھیر کیوں نہ ہو
 سایہ نخل دینہ کیسی محکومہ ہی میسر کیوں نہ ہو
 رہتی یہ دور ہمیشہ خدا یا دامن دل سے مجاہدیت ہند نہا
 عاشق احمد کا ہی وطن وچ طیبہ اطہر کیوں نہ ہو
 ایسا نہوا ہے جان خرین آجائے پیام اجل جنگو
 بھیرا یہ الہم ہو ایک اسفر بھی سونے پیر کیوں نہ ہو
 بستر خواب ہند ہوا ہے بستر خار میں رنج میں نہا
 شہر رسول اللہ میں پیر خاکہ بستر کیوں نہ ہو
 بے حسن عمل جو پیکر اجل آیا تو یہ حسرت نہ ہو لگی
 ہائے مقدم کیوں نہوا وہ اور یہ بے خبر کیوں نہ ہو
 دیکھ کے اسکو زندہ ہی پہر کر یوں نہا کین نہا دل نہا

طائر بیان کا وہاں جو شکر و انور کیوں نہوا

ہوتا ہے سب تقدیر خدا سے سن تو قصہ خستہ چکر

۲۷ لفظ بلفظ کہہ دیتا ہے تو یہی کیونکر کیوں نہوا

کرا سکو دیکھو سیدہ میں سہر دل ہی تھا
ہو تھا غیظ دل خستہ نہ کہ وقت خزان تھا
مدینہ سے تو بیکلنا شکل نزع روان تھا
مسافروں کے لئے وہ مقام راحت تھا
لگا صراحی طیب سے بخت اپنا وہاں تھا
جوان شکرت بڑی وہاں اور سلام بڑا تھا
تو دم میں لشکر کفار غرق آستان تھا
کہ دیدہ نبوی آئینہ کیسا اشکشان تھا
مدینہ میں جو سر در گاہ برگ خزان تھا
کہ یہاں جہاں کہیں تھا دین سے نیکان تھا

یہ مجھ سے پوچھتے کیا ہو مدینہ کیسا مکان تھا
بہار و فصل مدینہ کا اب بھی وہی زبان تھا
نگاہ دیدہ حضرت تھی ہر طرف دم رست
بقع طیبہ میں ایمان کیوں نہ گئی تھی
سیام بوسہ حور جہان تھا اپنے لئے وہ
وہ تھے شرح رحمت میں سبز و لہو سلا
ہلال تیغ نبی در میں ہوا جو نمایان
شاہ تربت حشر نہ کیوں ہو جنت ابا
ہزاروں گلشن مند و عجم خار ہیں اسیر
ابھی ارض سما کو گواہ حشر بنا دے

وہاں سے آگیا پھر یہاں قصہ وہ ہی تو دن چکر
کہ تو یہی کر کے سہرا لگائے وہاں تھا

۲۸ دو لے تپ غم دیرینہ بذر آب مدینہ

۱۷ کہ ہے صد غیرت آب بقا پانی مدینہ کا
کہ یاد آتا ہو حکو برف سنا پانی مدینہ کا

۲۸ ہوا وہ زندہ دل جس نے پیایانی مدینہ کا
مری لے آئے ہر دیوں اکثر نکلتی ہے

چکھا دیتا اگر اپنا مریا پانی مدینے کا
 یہی کہتا ہو جس نے پی لیا پانی مدینے کا
 شہوتہ سبب میل خلک کا یا پانی مدینے کا
 اتنی اُنسے پھر مجھ کو بلا یا پانی مدینے کا
 صراحی بکے پیتا ہی رہا پانی مدینے کا
 کہ جب کو ایک چلو لگیا پانی مدینے کا
 بلایا رہی ہمارا الشفا پانی مدینے کا
 بڑھاتا ہے کچھ ایسی شہتیا پانی مدینے کا
 پیاجبکہ انہوں نے خوش مزیا پانی مدینے کا
 زمین زمین جسکی بڑھ گیا پانی مدینے کا
 زبان چل کر خود ماہر پانی مدینے کا
 کہ میٹھا ہے تو کیسا ہے بھلا پانی مدینے کا
 تو کافی ہوئی سیر خون بہلا پانی مدینے کا
 کہ پیتے تھے جناب مصطفیٰ پانی مدینے کا

جو ہوا اس کدے ہو ڈنڈا کیوں آجے ان کو
 ہو کر سپانی پانی شربت قد و نباتات
 مدینے کی زمین پر خستہ الفردوس کی تصویر
 صراحی جو دہان قاتی لکھی مسجد میں پڑی زمین
 مدینے کی صراحی لگی صورت یکے کا دل
 ہوا کینرہ دہان لے لے کا داغ غصیاں
 پیل مشتاق ہو چکا ہمیشہ مثل مستقی
 یہی جی جاہتا ہو پچا تک بچھا کبھی انھی
 مری ہو ٹوٹو کو ہر دم چاہتی ہیں جان لے
 دہان اک بغیر ایمان بن کر خندان شکستہ
 ملا آتا جو نہیں انہا رخت یہ کہتا ہے
 یزدانی امر ہو اسکا بیان کیو کر زبان لے
 جو وقت قتل زبان ہرن پلا دمجھو وہ پانی
 نہ ہوا راحیات نیر لے کس طور وہ پانی

فقیر اپنا نصیب بے تو سکندر سے بھی بہتر ہے

۲۱

رہا محروم وہ ہم کو بلا یا پانی مدینے کا

۲۹

ہوا اس روح مصطر کی غذا پانی مدینے کا
 کہ ہر اسرار کی انہار کا پانی مدینے کا
 وہ کیا کہہ سکیں کیا چیز تھا پانی مدینے کا

بلا ہم درد مندوں کی دا پانی مدینے کا
 صراحی کا دہن زبان سے اس میں جک ہے
 خوا اس کو پی چکر بخود مدینہ لذات محبت

بڑھا تا ہے جو دنیا اسکا ہر دم قتل کو
 نہ ہو عاصیو کو پیاس بجھ کر شیریں سا رونا
 عجب پے مصفی ہو کہ اپنی شکل ہم بھیر میں
 عجب کیا عیدیں ل کو تو رہا جان کی ترقی میں
 تمنا ہے کہ مجاؤں کہیں جاگ مدینہ میں
 نظر آنے لگے گویا ہماری صلوٰۃ صلی
 زبان حسرت میں شل ماہی تو آسے بیتاب
 ہمیں اب بدمردانہ آلو کی طرح دل سے
 لگا کر جام کو شر کے سوا کیا اپنی منہ وہ
 عجب کیا بال بال اسکا بچے نارِ جہنم سے
 مزاجی ندگی کا ہو کہ میری ہر گز دین
 عزیز و صیو ہے جو وقت نزع ممکن ہو
 زبان تشنہ کا ہم شوق بیتاب سن میں ہیں
 گناہوں کی مذہمت مراد لانی پانی کا
 مشرق قرب حمد سی ہی یہ بھی کیا تجھ سے
 عجب کیا دوزخ آگے گردی سب ہو جائے
 یہ آیت فاسخ حق میں آگے دوزخ ہوا

بڑھا کے کیوں تا نیر دعا پانی مدینے کا
 جو ہو جا کچھ آبدن ناشتا پانی مدینے کا
 بنا دیتا ہی دلکو با صفا پانی مدینے کا
 بنائے چشمہ شمس الضحیٰ پانی مدینے کا
 مری مرقد پہ ہو چھڑکا ہوا پانی مدینے کا
 جب آسا سے آئینہ سنا پانی مدینے کا
 کہ اس منہ سے نہوا کہ دم جلا پانی مدینے کا
 رقیق اپنا سادل کو کر چکا پانی مدینے کا
 ہمیشہ جسکے منہ گھٹا رہا پانی مدینے کا
 پسینا جین بنگا بنگیا پانی مدینے کا
 بشکل جان شیریں ہو سا پانی مدینے کا
 تو میری خلق میں فرم ہو یا پانی مدینے کا
 سب کے لیے زبان ہو جب ملا پانی مدینے کا
 کیا غفار نے جب سے عطا پانی مدینے کا
 کہ ہو کوثر کا پنا رہا پانی مدینے کا
 یہاں سے پی گیا جو قافلا پانی مدینے کا
 غنی جو جانتی ہیں گمراہ پانی مدینے کا

حضرت آب و ہوائے ہند پھر کو نہر ملوثی ہو
 جو باد آئے مدینے کی ہو یا پانی مدینے کا

زبان تشنہ کا ہم شوق بیتاب سن میں ہیں
 گناہوں کی مذہمت مراد لانی پانی کا
 مشرق قرب حمد سی ہی یہ بھی کیا تجھ سے
 عجب کیا دوزخ آگے گردی سب ہو جائے
 یہ آیت فاسخ حق میں آگے دوزخ ہوا
 حضرت آب و ہوائے ہند پھر کو نہر ملوثی ہو
 جو باد آئے مدینے کی ہو یا پانی مدینے کا

سدا رحمت و خزینه در ذکر ہوئے

۱۳

۳۰

اور آٹا کر محبو لہجائے دینے کی ہوا
 ہو مسلمان اکٹری کھا کر دینے کی ہوا
 ہر ملو پر کیوں نہ اترائے دینے کی ہوا
 ایک دم تکلیف فرمائے دینے کی ہوا
 اپنے سینے میں نہ بھر لائے دینے کی ہوا
 یہاں چاہے جہاں پائے دینے کی ہوا
 دل مرا بجا کے بٹھیر لائے دینے کی ہوا
 کیوں نہ دینے میں نہ پہنچائے دینے کی ہوا
 کاش وہاں کا ٹوٹو نہیں بھرا دینے کی ہوا
 تپ دو کو کون چھو لائے دینے کی ہوا
 کیا دینے ہی ہی گسیر لائے دینے کی ہوا
 آنسو حشر لیا بھی کھلا لائے دینے کی ہوا

کاش اکدن پہر چلی آنسو دینے کی ہوا
 گرمی حرص ہوئے نفس جاتی رہی
 رات دن ہے جکا گلزار محمد میں گزر
 جان ہو ہو جائے کھر و شرک کی جو بند
 ہند میں کیونکر جیے عاشق اگر دم کی
 جان ہوا ہو جائے جدم یا خدا اس ہم
 برگ افتادہ کی صورت مسجد احمد میں
 جا رہی جو خاک عاشق ہی دینے کی ہوا
 ہر تعلق سے ہمارا دامن دل کھینچ کر
 کون لے چکا دینے کا تبرک ہو کو آج
 کس طرح جائے دینے سو کہیں عاشق کی
 جو ہو کر نفس میں رہن افغانا مخلوق کاش

تب رنقا ہوئے فقیر اپنے دل بیمار کو

۱۵

اک ذرا دم رسپہ کر جائے دینے کی ہوا

۳۱

وصل جنت ہے ہستی کا مزا
 ہے محمدر کی عاشقی کا مزا
 بھول جاتے ہیں لگی کا مزا

حب کو ہے طبیعت نبی کا مزا
 جبکہ عاشق بہاروں میں آنسو
 دل لگا کر دینے سے عشاق

بے مدینہ ہو کس طرح دل خوش
ذوق دین کی ہانک، روز بہی
بوسہ حور کا نمونہ ہے
ہم تو اس رنگ کو بھی تپے ہیں
جسکو ملجائے شربت دیدار
مجلو آیت و ثمر میں ہند کمر
ورم پاسبان عیش مہین
شہید لے اُخذ میں ہو گرفت
غاصد و کھنکھنا قیامت میں
مثل بوجہل فی عذاب اللہ
مثل جنت سکون لہو ہان

ہر خوشی میں ہے یہاں غمی کا مزا
وہاں تھریں ہے کس بھی کا مزا
اُس صراحی صندلی کا مزا
وہاں کے رنگ میں تھا خوشی کا مزا
عسلِ خلد کا ہے پھیکا مزا
آبِ زقوم دوزخی کا مزا
اغینا کو ہو فرہی کا مزا
سوئے آئے زندگی کا مزا
عرضِ یاربِ اُتشی کا مزا
ہے وہ جسکو ہے دشمنی کا مزا
کیا کہوں مسکن نبی کا مزا

ہے خدا دوست اے فقیر وی

جسکو ہے حُبِ احمدی کا مزا

۱۵

۱۶

میں نے جب دوسے وہ گنبدِ اخضر دیکھا
کیون خوشی ہوئی جانِ دل سے باہر
آپ عارِ عشق و معشوق سبھی عاشق ہیں
کون ہی روضہ انور میں وہ معشوق نہا
کاش آنکھیں مری وہ دیدہ سنوں تو
چوم لون چشمِ شہبازِ درمقدح

چشم حیران کو جو دیکھا تو بہت تر دیکھا
میں نے نفسِ اپنا چپ شہر کے اندر دیکھا
وہاں نہ مرد کو بیتاب برابر دیکھا
ہو شون کو بھی جہاں عاشق مضطرب دیکھا
پردہ کعبہ ہاں جس نے سر دیکھا
حلوہ خاص کو دیوار سے ملکر دیکھا

جید باغ اس جہنم ہر سے ہر جسے کہی
 اچھے امید ہے جنت کو بھی ہم دیکھیں گے
 دلیں یا آنکھوں میں کہلن ہی جی جاتا
 مہین روز شفاعت کا نمونہ تھا وہ
 سہر دنیا کی تمنا زہی بس دل کو
 شادی وصل سے بیتاب ہا اور بھی
 ایک ہفتہ میں تو غہائے ہفتہ نہ گئے
 پھوڑ کر ہباگ گئے دل کو مری صبر تو ان

لے لے لے لے
 دل بہت ہوا
 دل بہت ہوا

نکسہ کو طیب محمد سے مستطرد دیکھا
 روضہ جنتی و حجرہ و منبر دیکھا
 مرقدی خاقل مرغوب سراسر دیکھا
 اسقدر وہاں دل عالم کو سخر دیکھا
 کیا ندیکھا جو وہاں قریب سے دیکھا
 میں نے اس لکھو چہاں ت لکھا دیکھا
 شکر صد شکر کہ تھا جو کہ مقدر دیکھا
 پھر کے دن غم احمد کا جو شکر دیکھا

کیونکہ دل سیر ہو حضرت کی زیارت فقیر

عمر بھر دیکھا تو گویا آئینہ م م بھر دیکھا

۱۱

۱۱

جس میلے میں ہی وہ روضہ انور دیکھا
 دے کہتا تھا جو میں مرقد انور کے حضور
 تو جواب اسکا یہ تھا کہ بس مجھ سے جو
 کوئی جائے تو کہاں جائے مدینہ کے سوا
 سخت حیران تھا میں اپنے فیوض کے
 اللہ اللہ ری نسیم سحری کی قسمت
 مجھ گئی آگ مری دلکی بہت روتے سے
 یہ فی کیا خون شہیدان محمد کا ہے اثر
 خاک پر پر لکھوں وہیں آنسو بن کر

۱۱

آفتابِ دل تاریک مقدر دیکھا
 رخ مقصود یہاں ایدل مضطر دیکھا
 کیا کہو غین کہ ہی یہ ہے تو کیونکر دیکھا
 کس عالم میں کوئی آپکے بہتر دیکھا
 کیا مری آنکھوں نے ہی مرقد اطہر دیکھا
 کہ دیتے میں ہمیشہ وہ گل تر دیکھا
 چشم پر آب کو وہاں چشمہ کوثر دیکھا
 کہ جو وہ رنگِ جود سرخ سراسر دیکھا
 دل ندیکھا تجھے ایدل کوئی تجھ دیکھا

کاشمیرستان ہیرن فی شان جہان کدہا | کفش بردار ہر اک صاحب فسر و کبیا

ساتھ رکھہ اپنے ہجوم صلوات آج فقیر

۱۳

ابھی تو نے نہیں ہنگامہ محشر دیکھا

۱۴

کچھ نہ چوچو وصل محبوب خدا کیونکر ہوا
دست کو تیرا چالیون تک خود رسا کیونکر ہو
رہتی ہی ہر دم وہیں جنگی نگاہ چشم دل
زائو خیر البشر ہیں شکاہ ہل سلطنت
کہتے تھے ہم مرد دل حیرت وہاں وصل
خاکِ نعلین طبعی صبح گرا سیمین ہنہین
رو دیا بے اختیار اور دل سے نکلی آہ سرد
دل سے کیا پوچھوں کہ یہ ہے نیربان کیا کہہ سکے
وہاں میں اس حیرت میں جاتا تو کچھ حیرت ہی
گھستے گھستے مسجد احمد میں بسٹ جائے سر
وہ ترقی ملرج میں ہیں بیل و سہم
سایہ حسن قدم ہی حسن حادث ورنہ یہہ

میں ہی دل سے پوچھتا ہوں کیا ہو کیونکر ہو
میں گنہگار اس طرح کا پار سا کیونکر ہوا
آنسے پوشیدہ مزار مصطفیٰ کیونکر ہوا
ہم فقیروں کو بھی یہ رتبہ عطا کیونکر ہوا
مسکن اپنا آج یہ دار البقا کیونکر ہوا
پھر نام اس خاک کا خاکِ شاخ کیونکر ہو
جسے پوچھا ہجر کے دن احمر کیونکر ہو
کیا ہو حال زیارت کا مزار کیونکر ہوا
یک بنک پھر یطیع کہہ یا کیونکر ہوا
ورنہ کیا جانو غنیمتِ ثمان سجدہ ادا کیونکر ہو
آپ پر دیکھو نزول و اضحیٰ کیونکر ہو
سبشتون کو بھی عشق انسان کیونکر ہو

جب کہ کہتا تھا اگر جاؤں تو مر جاؤں وہیں

پھر فقیر اب تو رہنے سے جدا کیونکر ہو

عزل و ذکر خویشا بسجد کہ فرماتے ہو کہ علی ساکنہا البیتہ والثناء

۱۵
میری غم
اور آرزو ہے یہ

۱۶
میری غم
میں آیت و لاف
میں کس سے اور
اور میں اس کا فرق
اور کج سلوک ہو

ہے مسجد رسول خدا مسجد قبا
وہاں کیونکہ دل لگو کہ وہ جاگ رہا ہے
ہر حسن کے قریب قبا حسرت کے دور میں
وہ اُس حبیبِ داعیِ جنت کا ہے اثر
دیکھئے اگر وہ قبۂ جنت تو کیا عجب
آئیں قبا نے رحمت حق کیونکہ آنسو ٹپک
جی یا ہوتا ہے پھر وہیں مسجد ادا کران
نہروم مدینہ وہاں نظر آتا ہے مسکن
یتیم بھی اگر وہیں کہیں جا رہا ہے کشمکش
آمار مصطفیٰ کی زیارات ہیں بہت
افزون ہر شان و رفعتِ حسیٰ کی مسکو
حاشق بدن سے کیونکہ لگاؤ میں دانی

وہاں کیونکہ دل لگو کہ وہ جاگ رہا ہے
ہر حسن کے قریب قبا حسرت کے دور میں
وہ اُس حبیبِ داعیِ جنت کا ہے اثر
دیکھئے اگر وہ قبۂ جنت تو کیا عجب
آئیں قبا نے رحمت حق کیونکہ آنسو ٹپک
جی یا ہوتا ہے پھر وہیں مسجد ادا کران
نہروم مدینہ وہاں نظر آتا ہے مسکن
یتیم بھی اگر وہیں کہیں جا رہا ہے کشمکش
آمار مصطفیٰ کی زیارات ہیں بہت
افزون ہر شان و رفعتِ حسیٰ کی مسکو
حاشق بدن سے کیونکہ لگاؤ میں دانی

یا ربنا فصل علی مسجد قبا
بہر نام ہر دوسرا مسجد قبا
وہ ساکنین دور قبا مسجد قبا
ہے موقع قبول دعا مسجد قبا
جو ایسا رہا دیکھ چکا مسجد قبا
ہو بہر دید چکو عطا مسجد قبا
اللہ عجیبو بھیر بھی دکھا مسجد قبا
اے کاش اگر وطن ہو مر مسجد قبا
ہو باعث حصول صفا مسجد قبا
اُس راہ میں مدینہ سے تا مسجد قبا
ہر خیرت قبا سما مسجد قبا
کہلو اے کیونکہ بت قبا مسجد قبا

۱۱

یا رب فقیر کو بخیل مدینہ پھر
دکھلائے کون تیرے سوا مسجد قبا

۱۱

۳۶

رو مصطفیٰ کے پاس میں سو دل لگا
رہتا ہی کیونکہ داس میں سو دل لگا
رکھ دکھ اپنے پاس میں سو دل لگا
یہاں جبکہ اپنے ہر اس میں سو دل لگا
اے روح کر قیاس میں سو دل لگا

اے روح دین تناس میں سو دل لگا
جنت میں بھی سنا ہے کہیں تونے رنج و غم
دنیا سے دل لگا کر پریشان نہ کر تو دل
اسید ہے کہ جائے وہ جنت کو بھیر
وہاں لگی ہمیشہ روح الامین کی

اُس وقت حواسِ مینے سے دل لگا
بس یہ التماس مینے سے دل لگا
جسکا بغیر میں مینے سے دل لگا
ہے بہر خیر تاس مینے سے دل لگا
اے نفسِ سپاس ^{میں} تیرے دل لگا

خاکِ شفا وہ خاک ہے آبِ بقا ہے آب
یارِ کبھی نہ ہو مری دنیا سے دل لگی
اسی سے برائیگی اُسید ایک دن
کسب سے دل لگا ہے تو اللہ کے لئے
گر تجھ کو آرزو ہے کہ جنت میں گھر

چل لے فقیر چوڑے آرا ہم ہند کو

کمل کار کھ لباس مینے سے دل لگا

ہند میں اب کیا ہے جینے کا مزا
کیا رہا اب لکھو سینے کا مزا
اور وہاں پانی کو پیئے کا مزا
جس نے چکھا اُس پسینے کا مزا
کیا کہو نہیں اس ٹہینے کا مزا
اُس نے دیکھا مر کے جینے کا مزا

دیکھ آئے ہم مدینے کا مزا
روضہ النور میں پایا ہے وہ حسین
ٹھنڈی ٹھنڈی ہر صراحی ^{کھلے} جو
کسو تاحمد یہ قربان کو خلد
ماہِ ذی قعدہ کو خالی کتہِ مین
آج مدفن مل گیا جسکو بقیع

سجِ غم سے عطا فقیر انیا عجب

کیونکہ بھولوں میں سفینے کا مزا

۱۲

۱۳

کہ جو تھمتا ہنہیں م بھر کبھی آئو میرا
جھوڑا من کہیں بیتابی دل تو میرا
ہوئے ہر ذرہ وہاں سنگ ترازو میرا
لیگی آکے دل اس شہر کی خوشبو میرا

اس سنہرے ترنم دل ہی یہ قابو میرا
اتنی مگر سہی ہے نزدیک مینے ہی قریب
سیر نہ آکھو نہ یہ جو خاک پڑی ہے یارب
کیا غنا ہے کہ ہوں ہمدینہ میں ابھی

دل میں خیرا دوزخ
سندھ اور جی میں شوق
نہایت پریشانی کا مقام
۱۲ یہ دوزخ کیون کا مقام
سفرِ راتِ اندھ

اثر اس خاک میں کرتا نہیں جادو میرا
 نظر آتا نہیں جیتک کہ وہ دلجو میرا
 تہا پریشان دل ہند میں ہر شویہ
 کون تہا ورنہ کہیں تو بت بازو میرا
 کہ چہ ہندی ہو نہیں اور ہی سخن اردو میرا
 بچکے چل باؤ صبا تو نہ بدن بچھو میرا
 انگڑے بنائے اگر آج ہر اک سو میرا
 کہ نہ نفس یہ اور فخر و تو میرا

سامری خاک مدینہ کو جو دیکھے تو کہے
 جٹ جو اس لہجہ کی کہان جانی ہر
 شکر ہی ایک ن دل ہی یہاں تو ہر دم
 دستگیر ہی توکل ہوئی کافی مجھ کو
 ہن عرب میں مئے اشیا طفیل عربی
 لگے ہی ہر اسے خاک در محبوب خدا
 تب ہی اس مہ میں روئی ہوئی تسکین
 یا خدا راحت عقی ہو سفر کی تکلیف

اس سفر میں کہیں ہو نفس کی صلاح فقیر
 یا رہوئے کہیں یہ دشمن پہلو میرا

۳۹

آج آتا ہے بہت مجھ کو خوشی کا رونا
 گویا ہزار ہی تہا میری شہی کا رونا
 کہ نتیجہ ہے یہاں خندہ زنی کا رونا
 یاد آتا ہے مجھے جیکہ نبی کا رونا
 غم امت میں سول عربی کا رونا
 کس خزے کا ہی مراد و دلی کا رونا
 غم دنیا میں ہر نامر و شقی کا رونا
 نہ خوشی ہوئے کسی کی نہ کسی کا رونا
 جنکو حاصل ہی یہاں عشق ہی کا رونا

جب تو تھا پیر محمد کی غنی کا رونا
 مال یہ ہے کہی ہنستا ہوں کہی رونا
 چوڑے عاشق دنیا یہی ہر ساعت
 بنگے آنوا ہی بہ جاؤں یہی چاہتا ہوں
 یعنی ثابت ہے حدیث نبوی سے ہکو
 جو کہ بیدار ہیں ملتے ہیں کیا جاتی ہیں
 آخر کے لئے رونے ہیں تو مردانِ سعید
 ایسا ہو جاؤں خدا یا کہ مجھے تیرے
 خندہ بارغ جنان انکو مبارک ہوئے

یہاں ہر جگہ
 ہر جگہ ہر جگہ
 ہر جگہ ہر جگہ
 ہر جگہ ہر جگہ
 ہر جگہ ہر جگہ

رونے سے رحمت حق جو شہین آجاتی ہے
 اسی دیدارِ خاص بہنیں ہر لیکن
 دیکھتے رہتی ہیں آنکھیں ہی نازک کی
 کاش جلدی وہ بیا بانِ مدنیہ آجائے
 زخمِ دل پر تھک حبِ محمد ہو تو خوب
 پانی دیتے ہیں یہاں شکارِ حان کو
 ضعیف کرتے تھے ہم اس وضیۃ یوں دل
 باعثِ رحمتِ مادر ہے صبی کا رونا
 آ رہا ہے مری آنکھوں میں کبھی کبھی کا رونا
 و مبدوم جو شہین ہے مضطرب کا رونا
 میں مٹ مٹاں اور مرانا کشتی کا رونا
 کہ تغیر اس کے جو رونا ہے تو ہسپکا رونا
 گویا آرام بنا ہے مرے جی کا رونا
 کہ نہ ہو جائے کھینچے اذبی کا رونا

یعنی ابھی سفر
 میں ہوں دیر
 سنو کہ کب پہنچا
 ۱۷

روتے ہیں خاکِ مدنیہ کے لیے ہم تو فقیر
 ہونیکا مال کی الفت میں غنی کا رونا

غزل مستزادِ خلیفہ راشدین و اہلبیت ضوان شہ

۱۷

علیہم جمعین

۳۰

جو مدینے کے قرین داخل کہسار ہوا + آپ کا جار ہوا
 منصبِ حصنِ ولایت کا سزاوار ہوا + شاہِ امصار ہوا
 جب ہوا اپنا مدینے کی زیارت کا سفر + تھا وہ قرین کا سفر
 مرہ دیدہ دل راہ میں ہر خار ہوا + نورِ ابصار ہوا
 سنگریزے بھی مدینے کے تو ہیں کیسے خوب + کہ ہیں مرآتِ قلوب
 جس سے بنائے خطا نفسِ خطا کا رہا ہوا + دل کا تمپار ہوا

جادو راہ مقاماتِ کرامت سمجھو + زخم اُسکو نہ کھو
 دل محمد کی محبت سے جو افکار ہو + کان اسرار ہو
 آپ کو تر ہے وہ آبِ دُرِ درمانِ بیتی + کہ غنیمتِ سودری
 جس سے خندان وہ لبِ سیدِ ابرار ہو + مطلقِ نثار ہو
 کس قدر آہ و فغان کرتے رہے سب عشاق + جب روزِ فرا
 آخری جب درِ محبوبِ کا دیدار ہو + چلنا دشوار ہو
 درجاتِ جیلِ ثور بینِ عالی بیشک + غیرتِ تورِ فلک
 مغربِ شمسِ دُمر جب وہ پُراسرار ہو + کان انوار ہو
 دیکھنا حضرتِ صدیق کی شانِ مقبول + ہو کو ہمراہِ رسول
 رتبہ ثانیِ اشراف جو فی الخار ہو + قربِ جبار ہو
 نطقِ حق وہ جو زبانِ حضرتِ فاروق کی تھی مطلقِ حق ہی ہی
 قولِ حق کے سبب آنکھ نہ کوئی یار ہو + وہ حق اظہار ہو
 دیکھنا حضرتِ عثمان کا وہ نفسِ نفیس کس حیا کا ہر انیس
 ہر فرشتہ بھی جہان آ کے حیا کار ہو + کیا حیا دار ہو
 دیکھنا شانِ علی کو کہ بدرگاہِ رسول ہو + ملائسنِ قبول
 محرمِ رازِ دلِ دخترِ مختار ہو + فخرِ اخبار ہو
 کہا ہی واللہ حق سے ہوئی دین کی اصلاح اور خیر و فلک
 باعثِ صلح جو وہ صاحبِ ایثار ہو + خیرِ ابرار ہو
 اللہ اللہ وہ صبر اور حسین بن علی + کیا مصیبت نہ ہی

صلی اللہ علیہ وسلم
 در کونہ عالم
 می نمود اندر
 بی ۲۴

شہداء میں کوئی ایسا نہیں ستار ہوا جو وہ کرار ہوا
 عصمتِ حضرت صدیقہ بنت الصدیق ہوئی تصدیقِ انور
 جسکا قرآن کی آیات سے اِشعار ہوا ۛ فضلِ غفار ہوا
 حضرت سیدہ اُمّ حسن و بنتِ رسولؐ چو مین کیا کچھ مقبول
 سورہ دہر میں فضل اُنکا جو اظہار ہوا ۛ خیر اخبار ہوا
 اہل بیتِ نبوی سب ہیں نجاتِ اُمت کشتی نوحِ صفت
 ہر صحابی ہمیں وہ نجم پُر انوار ہوا ۛ ہادی کار ہوا

سقطِ راسِ محیِ خاکِ عرب کیون نہ ہوئی پس ہے قسوسِ ہی
 ۴۱ اے فقیر اپنا وطن ہند پُر آزار ہو دل ہی بیا ہوا ۱۹

رسولِ حق کا شاخِوان سب مانہ ہوا
 وہ ہیں مُصدّقِ خیر الامور اوسلہا
 گیا بہشت کو گویا کہ جی جی وہ بشر
 وہ کبش چمنِ طوبے سے خوش طائر و
 نہ آستین پر اس چشمِ تر یہ کیون بزم
 مری ہی خاکِ اہیِ غبار کیون نہ ہوئی
 نظر میں آسکی ہر ماندِ خنِ خرمنِ ہر
 ثواب ہوینگے لاکھوں ناز و نیکے جسے
 وہ شکستہ زہ و طوبی کیون شاخِ درخت
 خدا نے جس کے نکال اُحدیث و قرآن کو

زمانہ کیون نہ ہو خود خالقِ یگانہ ہوا
 اسی لیے قدسِ موزون بھی درمیانہ ہوا
 کہ جو مدینہ کو ایمان سے روانہ ہوا
 کہ جسکا نخلِ مدینہ پر آستیانہ ہوا
 نصیب جسکو نہ دیدارِ آستانہ ہوا
 ستادِ مدینہ کو جب قافلہ روانہ ہوا
 نصیب جسکو مدینہ کا ایک دانہ ہوا
 مدینہ میں ہی ادا فرضِ پنجگانہ ہوا
 کہ جس کے منکے مصطفیٰ بین شانہ ہوا
 وہ سینہ آپکا کس نور کا خزانہ ہوا

۱۵ کہ نہ کچھ
 رسولِ امیرِ عالم
 میں لکھنے کے چاس
 نذر کو ہی جا چکے ہیں

<p>رہا نشان بھی اُس کا ولعین کا کہین بتا دے جاے زاریت ابو کیا ہے سے مجھے بھی باغ دے دیہا کے اُس تون کوئی اتہی جائے پے اُس بادشاہ دین کے حضور پہنچ گئے ہیں مینہ تاک مے اشعار سفر ہوا آدھیر کا کہی اگرچہ مدام رسول حق پکے جسے جان مال نثار وہاں بھی خدمت علی میں ہیں عتیق و عمر</p>	<p>جہاں میں تیر محمد کا جو نشانہ ہوا قبول تو بہ کا باعث جو اسطفا ہوا علاج مجھ کو یہاں کہہ بھی نفس کا نہ ہوا مرا سلام جو معروض فائز ہوا تو میری جان کو بہتر مرا فسانہ ہوا یہاں قیام وطن بھی مسافرانہ ہوا ملی حیات ابد موت کا بہانہ ہوا ادایہ دولوں سے کیا حق خادمانہ ہوا</p>
--	--

یہ سچ بتا ترے دل میں بھی یقین ہے عشق
 بیان زبان سے تو مضمون عاشقانہ ہوا

۱۳

۲۲

<p>فردوس کا چمن ہے مدینہ رسول کا جا پہنچے میری خاک ہی اُنکرواں کہین کیا زندگی ہو اُسکی مدینہ کی ہجر میں خیر الوریٰ میں عاشق و معشوق کے حبیب اہل نفاق بھاگتے ہیں ہانسی کس قدر اک ہم سے بے نصیب ہیں ایک دیکھی ہیں وہاں مظلوموں کا محل علی المصطفیٰ ہو اس نام کے مے سے ہیں لب لباب کیا کہوں ہر گز نہ میں آپ کے رہتی ہو پوئے مشک</p>	<p>کیونکر ہو وطن ہے مدینہ رسول کا مقصود خستہ تن ہے مدینہ رسول کا جس جان کا بدن ہے مدینہ رسول کا محبوب و دوزن ہے مدینہ رسول کا بے اہل مکرو فن ہے مدینہ رسول کا جیسے یہ وطن ہے مدینہ رسول کا بے زخ و بے زخین ہے مدینہ رسول کا جو لذت دہن ہے مدینہ رسول کا صد غیرت فتن ہے مدینہ رسول کا</p>
--	--

ملکہ مہرین
 کجی کی لکھتے
 جس سے اور پڑا
 بے جوتی لکھتے
 انصاف و مساوی
 اور دل ہرگز نہ
 اس میں سے لکھتے
 جیسے ایک دوست
 زبانی نام ہے

<p>وہاں کذباً فقر نہیں ہوتا شور و غل نہیں کیا دل مراد لے لے ہاں وہاں کے دل کیا نور پر سرور وہاں ہو کر شکیب بھی</p>	<p>جنت کی انجمن ہو مدینہ رسول کا وہ شہر دل فگن ہے مدینہ رسول کا جو ان صبح خندہ زن ہے مدینہ رسول کا</p>
<p>۴۳</p>	<p>وصف مدینہ سے تری شہرت ہوئی فقیر کیا رونق سخن ہے مدینہ رسول کا ۹</p>
<p>جلدی خدا دکھائے مدینہ رسول کا سوئی لے جو سنا اسے دیکھا رسول نے قرآن کے حرف وہاں ہیں تو اسرار ہیں تسکین و جہان کی وہاں ہو تو کس قدر دریا سے غم سے دونوں جہان کی بچا عشق نبی میں یگو جان حضرت بلال اے کاش دفن ہوں شہداء احد کے پاس جو گم ہیں اس طرف وہ پاتے ہیں سکون</p>	<p>لبریز شوق ہے مرا سینہ رسول کا حبیب وہ قرب خاص فریہ رسول کا اشرف ہے لوح پاک سے سینہ رسول کا ہو شہر پر سرور و سکینہ رسول کا دے جسکو کچھ بھی جائے سفیدہ رسول کا بوجہل جیسے لگئے کینہ رسول کا محفوظ ہے جہان وہ وفیتہ رسول کا اسرار آخرت ہیں خزینہ رسول کا</p>
<p>۴۴</p>	<p>کیا جائے اس علو کو غیر فکر خاکسار وصاف ہو فقیر کینہ رسول کا ۹</p>
<p>منظر ہو عرش چرخ ہی زینا رسول کا ہے آلف شہر ہند سے بہتر جو عشق بنا مشک گلاب عطر ہیں خن شو جو بس گئی کافی ہر اکل شارہ ترگان لطف سے</p>	<p>ناظر ہے کسا دیدہ بینا رسول کا دیکھیں مزار ایک مہینا رسول کا کیا انین مل گیا ہے پینا رسول کا اس کے دل کے زخم کو سینا رسول کا</p>

شمشیر فتح کہ یہ کہتی تھی کفر کو
بینائی آخرت جو ایمان کے ایک بار
بعد وفات کیونکہ نہ ہو مردہ لہجہ
امید ہے کہ خضر نہ چوڑی چوڑی سکر

پھر رہنے تجھے شہر چھینا رسول کا
دیکھے دیار دیدہ بینا رسول کا
ہتی زندگی قلوب کی جینا رسول کا
آپ طہور پاک کے پینا رسول کا

اے مردہ دل فقیر کہیں ہندو نکل

۱۵

چل تیری زندگی ہر دنیا رسول کا

۴۵

کہا ہی صفت مصطفیٰ میں نا رنگین ہو گیا
بادشاہ جنت الفردوس کیونکر نہ ہو
کیا نظر آئے اسے سنت کی خوبی اب
ہوتے موسیٰ بھی تو راج احمد ضرور
جار ہو گیا ایک ندرہ روضہ احمد تاک
کیا اثر ہو اس لحاظ پاک میں جس کی سبب
کیا ہی مسمومہ نہ طیبہ ہو کیا کہوں
کیوں محذب ہو لنگر زائر جو اذن لے
ہاں جو خزانہ مدینہ کا مزار تو عجب چکی
کاش سنگستان طیبہ میں ہوں لہ نغم
بام سلطانینہ پر ہوا میں ہر دم
کیوں نہ درویش ہو آنکھ زیر سر بالین شیر
روضہ محبوب کے سایہ میں ہیں اہل قبیح

لطف حق
دعا دل پہ
بس سبب
سبب ہی

اور قلم گو یا کہ رشک دست گلچین ہو گیا
تعبیق کر کر جو احمد سکین ہو گیا
جو سراپا عجب کر آپ خود میں ہو گیا
کس قدر مقبول ثبت ہو یہ میں ہو گیا
جسکی قسمت میں رقم رفیع تختین ہو گیا
شیر خورہ شیر آب شور شیرین ہو گیا
دیکھتے ہی جسکوں معمور سکین ہو گیا
آب طیبہ ان علاج نار و غسلین ہو گیا
اب تو سچ ایجان تیرا نام شیرین ہو گیا
نرم بسکریاں تاج دل ہی سنگین ہو گیا
اب تو میرا مرغ دل گو یا کہ شیاہین ہو گیا
جسکا وہاں سنگدہر محبوب بالین ہو گیا
آنکھ مزار غیرت صد خوابین ہو گیا

جیسے تحسین احسن الکونین کا مدارح ہوں

12

اے فقیر اپنا سخن شایانِ محبتیں ہو گیا

74

فضلِ عظیم ہے وہ خدا کی عظیم کا
جود ہے ورومند رسولِ کریم کا
اسلام میں جود ہیں لامتِ حشر تک
رتبے کو اس شفیعِ خلائق کو دیکھنا
رہتا ہے آستانِ محمدیہ جو کوئی
میراثِ جنتوں کی عطا جبکہ ہوگی
خوشبو میں کتبِ نافہ تبار کی مجال
اللہ نے مصطفیٰ کے لیے جبریل کو
ساری جہان کے قائم و بنیاد میں ہنر
امی کو اتنا علم عطا ہوا دیکھنا
یار و وہ خاکِ راہِ نبی لا کر دوا بھی
بستر پہ وہ رسولِ خدا کو ملا شرف
فردوس کی ہوا سی جو خود باتیں کرتی ہو
جاہنچے آبِ سر و شفاغت تو کیا عجب

غم جسکو ہے رسولِ رُوف و رحیم کا
 وہ درد ہے حجابِ عذابِ الیم کا
 پر تو ہر سب آگے قلبِ سلیم کا
 محشر میں جب ظہور ہوا تبید و بیم کا
 گویا وہ ہے مقیم ریاضِ نعیم کا
 رتبہ ہی یہ بنی کے سوا کس شیم کا
 مہر ہوتا رہے غنیمتِ شیم کا
 بھیجا ہی یہ ہے رفِ الف لامِ میم کا
 جو لطیفِ مدنیہ میں رہے کلیم کا
 یہ ہے نمونہ قدرتِ ربِّ علیم کا
 منظور ہی علاج اگر اس سقیم کا
 جو کچھ تھا کوہِ طور یہ رتبہ کلیم کا
 وہ رتبہ ہے مدینے میں باوِ شیم کا
 مانندِ مزاج ہوتا رہے حجیم کا

کب دیکھے فقیر یہ میری زبان مو اور

14

روضہ یہ عرض ہوئے سلام اس شہم کا

72

۱۲ منسب
موجود علی الشیخ و دیگر
چہرہ شیعہ اور اہل حق
مرازا کو دلا دلا کر
میں نے ان سے
مفتی شیعہ کو کچھ
سنا لیا

حق اسکا ہے فطاعت پیغمبر خدا
اور ہے صلوٰۃ قربت پیغمبر خدا
پہر ہے ضرور وصلت پیغمبر خدا
جو حسن میں ہے شہرت پیغمبر خدا
یارب کھائے صورت پیغمبر خدا
اور اس میں آزارت پیغمبر خدا
ابے جہاں سکونت پیغمبر خدا
اللہ سے وہ فرحت پیغمبر خدا
کئے سے آئے حضرت پیغمبر خدا
وہاں سے ہوئی جو ہجرت پیغمبر خدا
جسکو ہندیں ہے رویت پیغمبر خدا
بنا تھا ہر حکایت پیغمبر خدا
مجلدے جنگولات پیغمبر خدا
قرآن ہے سب عادت پیغمبر خدا
جیبا میں وہ خلوت پیغمبر خدا
کتنی بڑی ہی عزت پیغمبر خدا

جس دلیں ہے محبت پیغمبر خدا
ایمان ہے صدق حضرت پیغمبر خدا
گرامی ہے فرقت پیغمبر خدا
ہے قال روئے شب قرآن کے سامنے
تسکین دل کی باک کی صورت ہندیں ہے
جنت ہی کیا جگہ ہے کہ دیدار حق ہو
زیبا ہے گزراۓ عرش کی سیکانام ہو
تھما سکرانا آپ کا مانند صبح عید
کیا خوش بند لے تھے جسد نازین
کے تین اہل دین پر قیامت گزر گئی
قرآن کو دیکھتا ہے دن رات وہاں
کیونکر کہہ ہی ہے جو سینہ میں آنکر
ہو جائیں کیونکہ بندہ لک بیانیہ
کیا پوچھتے ہو آپ کے اخلاق کی صفت
یہاں میں آ آہی فرشتے مرا سلام
کہتا ہے کبریا کہ تری جان کی قسم

احمد پو ہو سلام فقیر ادا نہ بھی

۱۵

جنگوری مٹی محبت پیغمبر خدا

۴۸

تک ٹپٹے نفس کا کل بل گیا

تعلیں بے طے کا جسے تلج بل گیا

<p> جب کچھ عبا ر قافلہ حاج مل گیا آپ مدینہ قطرہ جسے رخ مل گیا جب مل گیا مقام لقاے جمال قدس سب زاد راہ مان گیا تجھے اسی غنی یہاں جو فریفتہ ہیں صریح غنا پر آج عاشق یہ سچھے راہ میں لٹ جائیں کا ثواب اطفال ل تھے مرحمتِ اُمہات میں ہر منزل رضا و بقا آگئی نظر قولِ خلافِ شریع محمد کا بس جواب گویا وہ جتنی ملے باہم بہشت میں روشن ہے آفتاب کیا یہ مدینہ میں ہے رات بھی مینہ کی صد شاخیں پر بند دیوانِ معیبر ہے وہ لذت نگاہ </p>	<p> شیطان خاک میں منع افواج مل گیا کیا حوت و لکو بحرِ پُر امواج مل گیا کیا کیا نہ آپکو شپِ معراج مل گیا یہ نفس ایسا راہ میں محتاج مل گیا آنکھ یہ عنکبوت سا کسٹاج مل گیا گویا کہ مالِ رفتہ تاراج مل گیا زوار کو جو مرقدِ ازواج مل گیا عشقِ نبوی وہ ہادیٰ منہاج مل گیا تجکو زبانِ دار سے حلاج مل گیا تجلج کو جو مجمعِ محتاج مل گیا تیر شعاعِ ذرہ کو آماج مل گیا اور یہاں کے دن سب گنگ شریع مل گیا ہر صفحہ گویا بات کو دیاج مل گیا </p>
---	--

ہم جانتے تھے مسجد احمد میں اے محمدؐ

۱۳۵

فردوس کا قیام ہمیں آج مل گیا

۴۹

گھر مرا شہرِ مصطفیٰ نہ ہوا
 پارسا بھی تو پارسا نہ ہوا
 ہمسے سجدہ ہی کچھ ادا نہ ہوا
 نہ ہوا مرضیٰ خدا نہ ہوا

یوں تو دنیا میں ہا کے کیا نہوا
 جو مدینے تلک سا نہوا
 ہم نازِ حرم میں مر نہ گئے
 عمر بھر پیش ہا نکا خاک نشین

کیا ہو چکے تھے عشقِ چنان سے سرور
وہ زیارت قبول ہے حسین
خطوہ راو طیبہ سے کس دن
ہم سے مسترجوئے دم بھی نصیب
خیرارضہ یہ سے محروم
کون نخلِ مدینہ دیکھ کے کج
کسبے وہ فتنِ عشق میں کامل
تین یہاں ہوں مرا حق بجانب ہے

جو دینے کا بوریا نہ ہوا
بیرائی ہوئی ریا نہ ہوا
ہر خطا کار بے خطا نہوا
وہ مدینہ رسول کا نہوا
ہے وہاں جو برہنہ پا نہوا
بلغ دینا سے بے مزا نہوا
جو دینے میں خود فنا نہوا
سیری غیرت مرا فناء نہوا

مح سلطانِ دوسرین فقیر
دوسرا یوں غزل سرا نہوا

۵۰

عاشق دینا ہی کعبہ کی طرح مانگے کیا
انیسے مرد دل گویا ہیں مفتاحِ ہند
دسے جانگے جو اہلِ مینے میں تو وہ
وہاں بھی خزانے دینے گر نہ مانگے نزل
جلوہِ عشقِ تم ہے کر نصیبو نہیں تو ہم
خوش تو ہیں ملبوسِ حبیب کے پر ازیشہ ہی بہر
آگیا جسکی سمجھ میں شہرِ احمد کا سکون
کچھ بھی فرمانِ محمد کی ہوئی فراہبری
نام روشن آپکا وہاں ہی فرشتوں کا سوال

یہی ایسے کہیں مولے سے نہ مانگے کیا
اجم کو اٹھ کے مڑے ہی چڑھا مانگے کیا
پہرہ ہر آٹھ مانگے تو دل بھی لے آئیگے کیا
گو یہ اہلِ عشقِ جنت میں ہو کھا مانگے کیا
چشمِ دل کو روشتہ فردوس کھا مانگے کیا
ہم مدینہ کا گلیم آسمین پہن مانگے کیا
سینِ ہجرت میں آسواجات بھا مانگے کیا
ہم سے نافرمان تو کو وہاں آپا مانگے کیا
بس تو ہم تاریکی مرقد میں گمبھ مانگے کیا

پہچھے رہ جاتے ہیں جس ہو کر جو تھک کعبہ سے
پہچھے رکھ رہے ہوں کہ نہ پچھتاؤنگے کیا

روضہ انور میں ہو یا سے صبا عرض فقیر
آپ سے دست پا کو ہر بھی بلواینگے کیا

۱۵

۵۱

دل بے مدینہ نالہ و افغان میں گیا
دیاں زیر خاک تپ دہ عشق جو کہ ہو
معمورہ جہان ہے وشت دہ وہی
جو رہ گیا مدینہ دار السلام میں
جان جہان عشق محمد ہے اس لیے
اسکی نجات رویت چاہو مدینہ ہے
ہے دو دیشم روضہ احمد علاج دل
کوئی زمان مصر کو لائے مدینہ میں
کیونکہ غبار روضہ احمد نصیب ہو
دل انور سر بلا ہونے بے دور برج سہر
نہر مدینہ کی وہ خاکستری پیا کہاں
ہو شور و غل عدا کی بالین سے اسکی و
مفسس ہے آخرت میں غنی اس سفر فقیر
قسط اس جہنم حرمین اتھرو وسیع

ہر نقطہ اشک دیدہ حیران میں رہ گیا
گو یا کہ ظل رحمت رحمان میں رہ گیا
جو غشتباز و ہائے بیابان میں رہ گیا
ایمان کی شکل قلب سلمان میں رہ گیا
سہم رنگان قالب انسان میں رہ گیا
جو دل غریق چاہو زخدان میں رہ گیا
یہاں جوتوں کی زلف پریشان میں رہ گیا
دل چمکا محو شاہر کنعان میں رہ گیا
چو شل کحل دیدہ دربان میں رہ گیا
گرداب غم میں تپو وہ دوران میں رہ گیا
یہاں شک گرم دیدہ گریان میں رہ گیا
چمکا سا وہان جو شہر خموشان میں رہ گیا
مشغول یہاں عیش کے سامان میں رہ گیا
ہر کہہ جبکا سنگسا میزان میں رہ گیا

یہاں کے مخلصین کے لئے
یہاں کے مخلصین کے لئے
یہاں کے مخلصین کے لئے
یہاں کے مخلصین کے لئے
یہاں کے مخلصین کے لئے
یہاں کے مخلصین کے لئے
یہاں کے مخلصین کے لئے
یہاں کے مخلصین کے لئے
یہاں کے مخلصین کے لئے
یہاں کے مخلصین کے لئے

دیوان لطف دیکھ لیا ہمنے اے فقیر
ہم کو تو کچھ مزا تری دیوان میں رہ گیا

رد شرکيات لطيف بریلوی درج حضرت شمس اعظم رحمۃ اللہ علیہ نقل اشعار دیوان لطیف بریلوی

ہو ہے دل کو عشقِ خال درجہ قطب عالم کا بچے ہوں قیامت کے جنت و لعنت نہ تو دیکھ براگ مشکل ہوں آسان ہو اہل شہدہ لعل وہ قابل ہیں کہ مرقد میں لاکھ لاکھ کی قابل دل مردہ کو زندہ کر محی اللہ بن جیلانی	ہو اطالع مرا طالع ستارہ جنت کا چمکا خیر ہے خیر برودہ ہوں کہ کا خوشی عظم کا کیا ہے در دینے آئی کے اہم شمس کا نوشہ توں بدولت انہی ہاں تہہ سالم کا خبر لے لے سہائے زمان جان جان کا
---	---

مجھ مرنے کا اپنے لطف تب کہ لطف حاصل ہو
دعہ آخر زبان سے نام نکلتے خوش عظم کا

قصیدہ فقیر در رد اشعار مذکورہ ۵۲

زبان دلوں کو ذوقِ عظیم اس عظم کا یہ نجمِ نعت اس کجبت کا عالم میں کیا چمکا جو کہتا ہے قیامت نہ مجھ کو عفا دہکا غلامی میں اُحد کی کفشت باری میں کی فتوح الغیب ان کی کجبت تو ای خیر کیا ذرا غنیہ بھی لیکھا کرتا بکشی جو خیر کی تصانیف انہی پیش ہوئے عالم ہر فور غضب ہے دین لے کچھ نہ لیکھا اہل عجب کبھی کہتے ہیں ہر مشکل اسکی ہو گئی آسان	کہ ہو کشف جنت حفظ ہونا جہنم کا خدا کو چھوڑ کر بندہ بنا جو خوشی عظم کا خیر بھی اسکو ہے ہاں تکلف ہی ہر کر کا یہ محی الدین پالقیہ ہیں قطب عالم کا راہی اتباع شرع شیوہ اس عظم کا کہ کیا ہی اتباع اسنو تھا حکم رب حکم کا مگر جہنم ہو تہہ کہاں جنت کی شہنم کا اگر لیکھا تو شرک و رارت کا ہر محرم کا کیا ہی جسے دیکھو روا ہے اس عظم کا
--	---

معاذ اللہ علامان خدا کا نام ہوئے ورنہ
 کہہ ہی کہتے ہیں تمہیں ہم سچی بات ہیں
 یہ سبط و قلبتاقی جہان ہر دست قدرت
 علاوہ سپہ ہر ذی الٰہ کا معتقد کب ہے
 سرور مال دولت میں نشانی کا سا ہوتا ہے
 کہ بخواروں کی صورت بکتے ہیں جہیں آتی
 جو بے نیاز ہیں بیدار وہ ہیں معتقد اپنے
 جو کہتا ہے کیا قائل فرشتوں کو بھی تقدیر
 کہو کون ایسا آیا عالم ہر رخ سے اسکے پاس
 جو کہتا ہے کہ میرے مردہ لکوزندہ کیا غوث
 کہہ ہی کہتا ہے مجھ کو کتب لطف حاصل
 معاذ اللہ تو بے الٰہی اس عقیدہ سے
 اسی کو شرک کہتے ہیں اسی کا نام بدعت ہے
 عبث بیش عقر کیا لئے اس قرعے کو کر دو
 نہونگے غوث اعظم ہرگز ان سے خوش قیامت
 جو تعظیم خدا ہے اس سے وہ اپنی لیے خوش ہو
 خدا مجھ کو بنا عجزت اعظم کی سی ہی ہوتی

وٹیفے کے لیے ہر جان کس لے کہ ہم
 نہیں ہے معتقد مصلح کوئی دم و در ہم
 کہان بند کی طاقت کہ ہو تراق عالم کا
 کہ جو دنیا کا بندہ ہو اور بندہ ہے ہم کا
 یہ اکثر شہوت ہے فی الٰہ ہو کر ابن آدم کا
 غضب ہے دے خدا اور نام ہو غوث اعظم کا
 کہان ہی اغنیا کو شوق اس فقر مجسم کا
 تو کذب فقر کیونکر ہو قول سے لازم کا
 صداقت میں جو مہسر ہو گیا دھجی گروم کا
 خبر لے و سیحا دم کہہ ان کوئی دم کا
 کہ مرتے دم جان سے نام نکلے غوث اعظم کا
 کہ دل ہو زندہ ایمان تو اس میں ہی اثر سم کا
 کہ پیش غیر جنکی پشت میں عیب ہے خم کا
 کہ نام پاک حق مان ہی ہر در دو ہر غم کا
 کہ اس محمود سے انکو عقیدہ ہے مذہم کا
 بھلا یہ کام ملحد کے سوا ہے کس معظم کا
 تو نام شرک بدعت کیوں نہ ہو معوض عالم کا

۱۔ یہ ہے صاحب
 ۲۔ انتہا سے فوری مدد
 ۳۔ سبقتی "اس" سے
 ۴۔ یہی حق خدا
 ۵۔ دنیوی کس قدر شرف
 ۶۔ غرض کہوں ہو کر
 ۷۔ ہوئے "اس" سے
 ۸۔ یہی رویت
 ۹۔ اور نہ خیانت
 ۱۰۔ کہ خدا کا یہ ہے

بغون اللہ اہل شرک و بدعت بھاگ جائیگی
 فقیر اب و کفریات میں تیغ قلم چمکا

روئے شریات شہیدی کہ در منقبت علی رضی اللہ عنہ از و سرود شد نقل اشعار دیوان شہیدی

<p>بیاض منیع ایک سادہ ورق ہر سیر دیوان کا و نام کے لڑم دکو عا ہے نصب لیان کا تاشا و بھنا منقوب ہے نیز نگار مکان کا مقام اس شخص پر چرکشت میری خوش شکار بنایا کا نین بجو علی ہے نام بزدلان کا اگر ہوتا نہ زیر پادشاه و رسولان کا میرے مضمون کے مضمون لڑ گیا ہر نظم قرآن کا خدا سے کہ نہیں بخ و بلال میں کہ سلطان کا مجھے کیا خوف ہے بڑھ ہو نہیں شاد شہیدان کا</p>	<p>بید قدرت قلب ہری گلگاہ ہر نشان کا میری ہر قدم ہر خوشی ہی جہن لالت میں بشر کے قاتل کی دین میں جلوہ فراہوں فنا فی القرضی کے وصف ہے جسکو آگاہی کیا پر شمشیر آسکا مرتبہ پیر برقیات سے جون کو توڑتے میں آس ابر آہیم ہشتا تو ارد کے یعنی جب کیا شعر کی محبت میں بنادیتا ہر سلطان آس چہر تققد ہو شہیدی مصطفیٰ کا لاد لاجیکہ کا بیار اہوں</p>
---	--

قصیدہ فقیر در رد اشعار مذکور ۵۳

<p>زہدین شمر مقتل شاعر ابن اہل طینان کا مرا کا فوری کا غد ہے جنوب اعدائے ایمان کا کہ جو ٹھہکا ہے ہر فرعون کفر و شرک حصان کا شرار انداز ہی ہر لفظ میرا کفر کی جان کا محل کفر ہی مال انکے اقوال پریشان کا جو ٹھہرا ہے کسی بند کو ہر شراب ازوان کا کہ ہے عفو ہی ہر لڑکاکا کفر و عصیان کا</p>	<p>قلم میرا ہے گویا نیز دست ہر سامان کا مرا کھٹکے آتش ہر داغ اہل بدعت پر یہاں ہر ہر شرابا سقد ہر قلم میرا جید مرا ہر صفت طوفا ہر ہر شرک بدعت کو غضب ہے یہ جو شاعر مدعی دین مدح خواں کا سرا باز دم ہر وہ حق کسی مدح کے حق میں جو فراموش ہے کہ ازاد ہیں ہر شاعری میں ہم</p>
---	---

جو آپہی کر لیا آزاد اپنا نفس اتارہ
یہ کیا و آپہی مولیٰ ہیں آج آپہی تیرے بند ہیں
جو فرما میں کہ مرفوع القلم نہیں شاعری میں ہم
یہ کیا ہر شعر موزون قافیہ چار دہیتا چھٹی
مگر ایسا جان جائے کفر کے کچھ نہ ہو پڑوا
یہاں اسید آزادی ہتھیں ابلیس کی اتند
یہ مرفوع القلم کا ہیکے ہیں ہتھیار مطلب کے
یہ سنتے ہیں شہیدی مگر گیارہ دینیہ میں
کہ سبقت ال کفر سے تو یہ ہو گئی ہونگی
مگر یہ شعر مذہبیہ تو اس کے یہ گئے کافر
یہ قدرت بنایا خاتمہ مقدور کو دیکھو
بنایا تخت نشان اپنا وہالی شان اہل نے
معاذ اللہ اک دن اتنی شان ت میں
بشر کے جسم میں آیا ہی یوں آپہی خدا بنکر
کہہی نمود و رشدا اور فرعون ایسے تھو
قنائی المرضی ہو کر جو انکا مرتبہ پوچھا
خدا ہی کہہ کر اگو اور علی کو یوں بنا کر ایک
کہ تا واقعہ نہ ہو جائیں مسلمان اسکو مطلب سے
عجب کیا ہی جو ایسے ہیں خریق تیرے کفران

تو آزادی ہتھیں آخذ ہی چون بجان کا
ہوا اسکو جو آپہی اختیار آزادی جان کا
کہ فکر شعریں ہی مثل مجنون حال انسان کا
کمال شعر میں ہرگز نہ آیا نام نقصان کا
خدا پر اتنی جرات و رکام ایسے سخندان کا
جنون کا ہیکو ہر قہر خدا ہے طوق شیطان کا
روان اپر قلم ہر دم کا تب کفر عصیان کا
تو کیا حیرت یوں لی کی حیرت اُسے دہانکا
ہوا ہونیکا وہ امید ہے مرحوم کا
کہ جنکو اُسے دیاجہ بنایا اپنے دیوان کا
کہاں قی در کہاں تقدور یعنی نفس انسان کا
مختصر بنگیا خود شان محصور سیماں کا
ترکے اسطرح گستاخ ہو کر بایں بیان کا
تماشا دیکھتا ہی آپہی یہاں اپنے اسکان کا
اب اس امت میں بھی می ہی شان بجان کا
کہا پیر طریقت علی ہی نام نروان کا
بتانا کا تمین تھا خود چھپانا راز نہیاں کا
کہ ہو ولس خناس وریہ سب مکر شیطان کا
کہ مثل قوم نوح اپر عذاب جائے طوفان کا

خلیل اللہ جہانگیر کا مرتبہ دیکھو
 نبی و جودلی کا رتبہ عالی سمجھو کافر ہے
 نصیحان عزیز جتنے آفتون اک ہندی
 تو ارد سے کہیں ارد نہ ہو جائے عذاب پسر
 یا فرماؤ تائے مرتضیٰ میں کہہ دیا دیکھو
 وہ سارے شعر کافر تھے تو ایک شعر انصر ہے
 علی گروہ خدا کرتی ہیں یعنی جو نصیری ہیں
 کہ وہ بھی پو بندوں کو شرک پنا بنا تا کر
 جو سارے سال بچٹ جائیں بخت ہو پو بخت
 تو کب حیرت کے قابل ہو جو ایسا امر حادث ہو
 سدا اللہ تو ہے سدا ذات اللہ تو ہے
 علی شکی مح یہ کاہیکو یہ سرسبز دم ہے
 علی شہوتے تو ایسے تشنہ و ثنا کو آج
 وہی مصطفیٰ کا لادلا اور کب پیارا بس
 شہید نبی کو جو کافر شرع و مشہور عالم میں
 کہ کوئی اہل ایمان نیچے دم میں آتا جائی
 الہی بندہ عاصی کی رحمت پر وہ رحمت ہو
 الہی میر قول ایسا قبول اہل ایمان ہو
 قضیر ایسی ملی تجکو یہ شرح صدق کی لغت

علی شہید نبی
 زلف و سر
 دن اولی و
 مدد کے ہیں سدا
 ۱۱۱

بیٹھایا ہم سہری و انکی رتبہ شاد مردان کا
 جو اسپر گر گیا ہر آئینے وہاں دمنخ کو جا بجا
 بنائے اپنے مضمون کو مساوی نظم قرآن کا
 جو لے اندیشہ ہر لیل مرتب تحفہ فرقان کا
 خدا کی کم نہیں عز وجلال اس پر کس سلطان کا
 نصیری کا سایہ ان پر عیان ہے شاخون کا
 غضب ذات حق پر اقرار اس کو بہتان کا
 یقینی کفر و اللہ ایسا اہل طغیان کا
 بنے ہزارستان ہر جیل یگ سیاہان کا
 کہ قول کفر ہو ایسا ہی باعث قہر زبوان کا
 مسلمان کا دعویٰ و عقیدہ مسلمان کا
 کیا انکو مساوی حضرت بیرون سجان کا
 وہیں کر ڈالتے سیرک پتہ بخت بزان کا
 کہ حفظ جائے ہر محبوب کو حفظ ایمان کا
 سراپا انکو یون قید غیر می بیان کا
 بچھاتے ہیں جو مبارک ہر دم ام شیطان کا
 لقب و قہر توحید و سنت میر دیوان کا
 کہ ہو حفظ مراتب عقیدہ مسلمان کا
 بیان کس شے سے ہو کہ انعام احسان کا

روشنکریاتِ مومن کہ در اکثر مقلع ہای غریبا دیوانش از روز نرودہ نقل اشعار دیوان مومن

<p>بتخانے سے نہ کہے کی نکلیفت مجھے ذکر بتان سے پہلی سی نصرت ہنیں ہی حورین ہنیں مریجے نصیبوں چن بہترین کہے سے جانبِ بتخانہ پھر آیا مومن طوافِ کعبے کو گر ہے دیکھو صدقہ ہونے دو چوڑ کر بتخانہ مومن سجدہ کہے میں نہ کر دیر و کعبہ کیساں جو عاشقوں کو ای مومن اللہ سے گمراہی بٹ بتخانہ چھوڑ کر کیسے آرام پس مرگ مگر کافر تو سجدہ نہ کہیں کرنا مومن قدم نہت پر وصل بتان کے دن تو ہمیں یہ کہہ ہوال</p>	<p>مومن بس ایسا بت کہ بیان جی پہل گیا کچھ اب تو کفر مومن دیندار کم ہوا بتخانہ ہی سے کیوں یہ بد انجام نکلتا کیا کرے جی نہ کسی طرح سے زہار لگا بوسم جو را مومن ہی مومن نہ ٹھیر گیا خاک میں ظالم نہ یوں قدر چین سائی ملا ہوئے وہیں کے ہم جی لگا جہان اپنا مومن پلا ہے کعبہ کو اک پارسا کو سنا اہلِ سلام کا ہے دشمن جان ای و غلط کہے ہی میں ہوتی ہی یہودہ سری اتنی مومن نازِ قصر کرین کیوں سقرین ہوا</p>
--	--

۵۴ قصیدہ فقیر در روشعار مذکور ۵۱

<p>بہم پر ظہورِ قدنہ آخر زبان ہوا توحید و سنتِ نبوی ہی بلائی جان تحسینِ کفر میں قباحت کہیں ہی سنت کا ذکر آیا تو سنتے ہی سن ہوئی</p>	<p>ایمان ہمارے عہد میں کیا لے لیا ہوا اور کفر و شرک راحتِ جان جہان ہوا تو ہمیں دین ہر کہیں حسن بیان ہوا بدعت کا ذکر نغمہ خورِ جنان ہوا</p>
---	--

کیا شاعر و نپہ قہر خدا ہے کہ فرخ شمر
 یہاں انبساط روح کوئی دم ہو اسی
 سمجھا ہوں نے ایک ایمان و کفر کو
 ایمان پر یہ تھے ہیں ترجیح کفر کو
 کہتے تھے ہے معافی تکلیف کی طلب
 نصرت بتوں کی کفر تھی جیٹ ہوئی
 پھر پھر کے تکرار میں چلے آئے تفرار
 حورین کہاں نصیب میں رہیں ہم بغیر
 آجائے گا مزا بھی انجام کار میں
 ایمان ہو تو شاد ہو کبھی میں جا کر دل
 خوش طواف کعبہ جو الحاد میں ہوئی
 جب سے ہے ہوتا سیکھ کے کعبے سے آگے
 جب شعلہ ہاوی نار کرے تر طواف
 دوزخ بلا میں لیکے یہ پوچھے تو کیا ہے
 کعبے میں سجدہ کرنا صنم خانہ چوڑ کر
 دیکھ بیگا ایسا ناصیہ کا ذبہ ضرور
 بچسان ہیں یہ کعبہ تو اس عقائد
 کھل جائیگا یہ فرق جہنم میں سکون
 ہے جسکو ترک دیندہ کعبہ مگر ہی

انکے لئے سعادت کون و کان
 وہاں انقباض روح پئے جاودان
 دیکھو تو ان سے فرق مرا تکیاں ہوا
 بتانا انکا کعبہ مقصود یہاں ہوا
 کیوں قائل اسکا عبد صنم ناگہاں ہوا
 ایمان انکا رعبت ذکر بتان ہوا
 کعبے میں جانے کے دل ہی نہ کچھ شادمان ہوا
 بتانے سے نکلے بد انجام وہاں ہوا
 انجام تیری کفر کا کیا ہے یہاں ہوا
 مرغوب فری سے بتوں کا مکان ہوا
 اس خوشی میں تعلیم طواف بتان ہوا
 انسان صدقے ہوتا بتوں پر یہاں ہوا
 تب تباہ پناہ دیکھو کیسا وہاں ہوا
 تو خوش ہی میری پیارے سر حیاں ہوا
 جسکی حسین کا ذبہ پر یون گراں ہوا
 ماخوذ کس صواب میں وہ بد گمان ہوا
 جنت کا اور نار کا بختان مکان ہوا
 ایسا عقیدہ جسکا یہاں ایمان ہوا
 کو پار سا کے ساتھ آدھ کر وہاں ہوا

جسدِ روانہ ہوئیگا دوزخ کو وہ شقی
 کا فرق لب فی اعظ دین کا بھی کفر
 آرامِ خلد کا ہی جو سنکر یقین جان
 کہتا ہو سجدہ کعبہ میں ہو چوکی ہو یون
 کہے میں جس کے کرتے ہیں تعظیم ذوالجلال
 اللہ سے کفر پر تری حراتِ خبر تو
 جو سنگ بست آگ نکلا کر تجھے جلانے
 ٹھیری نماز وصل بتا نہیں بال جان
 کیا کام پر قصو کو قصر تمام سے
 تخفیف حق قبول نہو صد ہزار حیف
 اس کے لئے وہ بار عذاب الیم ہے
 کیا لطف حق ہو دیکھئے ایسی ہی جرم
 دونوں کے حنفِ شوق میں نہیں جریب
 پر یہ نظر ہو اب ہی اگر توبہ ہو نصیب
 ارض و سما کو مانع تعجیل اس لئے
 ورنہ یہ آسمان زمین ہر گناہ پر
 اب بھی اگر نہو کوئی تائب نہر حیف
 مومن نے توبہ کی ہو تو مانا کہ پھر وہاں
 یہ حیف جس کا نام تو مومن اس کا قول

پائیگا اس بیان کا تیج عیان ہو
 ایمان ہو مگر پر جو بشرِ جنان ہو
 کچھ اسمیں شک نہیں کہ وہ مومن
 یہاں پیش بت وہ ادبی کا نشان ہو
 وہ تیشہ شکے کا سرشانِ بتان ہو
 اس قتل سے تو دشمنِ خلاق جان ہو
 حیرت نہیں کہ تجھ سے وہ کفر الامان ہو
 اور قصر سی سفر میں دل شادمان ہو
 اک بات کے بنائے کو یہ ہی بیان ہو
 سنگِ بتان سے شاد جو ناشاد یہاں ہو
 جو توجہ قتلِ بہت میں گراں ہو
 حنفِ زمین ابھی ہو نہ شوقِ آسمان ہو
 مصروفِ زینب انس ہو یا کہ جان ہو
 توبہ ہوئی قبولِ خدا مہربان ہو
 رحمتِ اپنی خالق کو فی مکان ہو
 ہر آدمی کو چھوٹے یہاں کے نشان ہو
 کیا سنگِ لُح بائے دلِ عصیان ہو
 مفتوح اسکی قبر میں بابِ جنان ہو
 ہر مقطعِ غزل میں جو کا فر عیان ہو

اپنے کلام کو بھی مومن بنایا کیون مومن ہے وہ عدم کو گیا ہو مگر جو شعر روا اسکا اپنا یہ فرض ہوا ہیرا سیلے دیوان اسکا دفتر اصحابِ فیل ہے اقوال کھڑا در و در کیلے ہیں بہت ہی محسنِ حق کہ ضعیف دریا و کفر اس ظاہر ضعیف صفت کا یہ حرفِ حق تجسّسِ جہان میں لشکرِ اشعار کفر و شر	مومن کا قول کفر سے کیون ہمنان ہوا لیکرو جو کفر مشہیر حسان ہوا اور دلیمن جو ش غیرت ایمان کو ان ہوا جو بون قہمین کعبہ ایمانیاں ہوا عبرت کو یہ بیان تہی کافی یہاں ہوا اک کوہ ضرب گاہ سے رگب ان ہوا یارب کما حجارہ بتجیل سان ہوا ماکول عصفان ہو عدم میں نہاں ہوا
---	---

ہاں اے فقیر پھر کہیں کھوج کی نزل

۱۳۰

اس اچھوڑو کفر کا کافی بیان ہوا

۵۵

مدینہ جو ہے سید المرسلین کا یہی بچہ ہے چاکِ قلبِ حزین کا زبارت سے تارِ نظرِ رائیہ کا مدینہ سے تادم چلے آئے پھر کر جو تخیلِ سل دیکھے نہرِ مدینہ مدینہ کا ہر دانہ ہے خرمینِ عیش وہ قطرہ بھی آتش کو ہے آلف کوثر بنارِ وضعِ خاص یوں قلبِ سحر خوہرِ شکرِ زہدِ اخد میں ہے کب وہ	وہ دنیا میں سایہ ہے عرضِ برین کا کہ پیوند ہو جلائے دہان کی زمین کا بجا ہے لقب ہو تخیلِ الیقین کا نمونہ تھا ہر دم و دم واپسین کا تو دھو لے وہ دل سے خیالِ ہمیں کا رمانِ غنچہ گلزار ہے انہیں کا شفیعِ قیامت کی روشن حسین کا یہ ہے رمزِ وارین کے دلِ نشین کا تجملِ صدف میں ہے دترِ خمین کا
---	---

جو کئے مدینے کو دیکھا تو دیکھا	مرا ذیدہ دل نے عین یقین کا
وہ مانند اسود ہے بوسون کے قابل	ہوا نقش نامہ بنی جن نگین کا
ولی البقی ہے وہ جو متقی ہے	وہ ساکن ہے گونہ تھائے زمین کا

۵۴	فقیر اپنی باتوں سے الحمد للہ	۱۱
	جو خوشنود ہوتا ہے دل اہل برک	

ہر لحظہ جو یوں ملکیم سبوح نہوتا	یہ قالب ہندی عربی روح نہوتا
مفتاح عنایت جو محمد کی نہ ملتی	وہاں باب شفاعت کوئی مفتوح نہوتا
بیتاب ہے دل ایکے یارت جو ہر دم	کچھ دلوں سکون بے عمر نوح نہوتا
مٹتا جو مجھے قالب قربانی محتاج	کیا مین بھی سنا مین کہیں مبلوح نہوتا
ملنے لب کو تر بھی اگر میرے بیان کو	کچھ مع سرائی لب صمدوح نہوتا
خدام صحابہ مین بھی ہوتا تو پھر اسی نفس	کیا تیغ شہادت سے تو مجروح نہوتا
حسن حریم آنکھ سے جادو کیا کیا	پہر سال غمی بھی کہی مقبوح نہوتا
خواصی کوثر کی پھر امید نہوتی	سر آب وضو سے جو یہ مسح نہوتا
مختار کئے جاتے جو دیدار و جنان مین	ہاجی کوئی وہاں حور سے منکوح نہوتا
یہاں اشکِ ندامت بھی یہ ناپاک نہوتے	نا پاک کہیں جو دم مسفوح نہوتا

۵۵	ہوتا جو فقیر اک حجر کوہ مدنیہ	۱۱
	کیا تو بھی وہاں خاک مین طرح نہوتا	

۵۶	غزل صوفیانہ	۱۱
----	-------------	----

پر نعم فیضِ توکل سے ہر سخن اپنا
 تلخیِ صبرِ مین سے اتھو حلاوتِ دل کو
 طوقِ تسلیمِ درضا کے لئے حاضر گرد
 جھوک ہو اپنی غذا پیاسِ مری کا شتر
 پایمالی ہو یہاں شکِ سرِ ریشا ہی
 سیرِ گلزارِ جہان کی ہنیں جنتِ باقی
 مسکن اپنا ہو جو وہ گوشہِ تاریک ہے
 جاسکے غیرِ کربسِ خلوتِ مخصوصِ میراج
 اب ہمیں حاجتِ غمخوار نہ ہمہد کام
 وسعتِ دل کی کیا کرتے ہیں ہم شرم

کچھ ہنیں لذتِ دنیا کا ایسا اپنا
 شکرِ شکر سے شیریں ہر لبِ ان اپنا
 تیغِ تسلیمِ ہر اور سرِ یہ قربان اپنا
 ٹوٹ نیا کے غمی ہے تنِ عریان اپنا
 سرِ سر سے سر سامانی ہو سامان اپنا
 سینہ داغِ محبت کے گلستان اپنا
 بس تہیہاں سایہِ دیوارِ دیوان اپنا
 درِ دل پر غمِ محبوب کے دربان اپنا
 غم ہی غمخوار ہے اور دردِ دربان اپنا
 نعمتِ واسعِ بیچون ہے یہ میدان اپنا

اے فقیر ایسی فقیرانہ غزل ہی لکھی

خالی کس بات کے کتا کہو دیوان اپنا

روایت با سے موحده

۵۸

مرنے کی وہ صورتِ نظیب سے ہو گئی تھا
 نظرابِ ہند میں کیا آئے کو آنکھیں کھلیں
 گئی شکلِ مینہ دیکھتے ہی دل کی تاریکی
 دل بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کے کام کا دل ہو
 وہ خاںِ رامِ طیب کیون کھاؤ آغنی تونے

بصرِ گویا ہمارے چشمِ تر سے ہو گئی غائب
 لگاؤں اور حاضرِ ادھر سے ہو گئی غائب
 سیاہی رات کی نورِ سحر سے ہو گئی غائب
 شکر کیا ہو جو شیرینیِ شمر سے ہو گئی غائب
 رنگِ بیاں کیون شفا کی دیشتر سے ہو گئی غائب

<p>حق عاشق میں تکلیف اس سے ہو گئی کہ شکل سر و جنبش کدھری ہو گئی غائب یہ حیرت تھی کہ جان اپنی خبر سے ہو گئی غائب وہ کیا شے دیدہ جن بشر سے ہو گئی غائب کہ شکل آہ اس نور اثر سے ہو گئی غائب یہ گواہ کچھ اپنی اس یوار و در سے ہو گئی غائب خزان یوں وضہ خیر البشر سے ہو گئی غائب حلاوت اس ہن میں ہر شکر سے ہو گئی غائب کہ عریانی وہاں خاک سفر سے ہو گئی غائب جو خیریت ہماری بحر و بر سے ہو گئی غائب حلاوت آج روح نیشکر سے ہو گئی غائب</p>	<p>مدینہ کے سفر میں ہر نصیب سے پہلے ہو جاتا نگاہ شوق ابرکٹ ٹوٹی ہوئی چرخ انصر کو حسد و جان جانین جبکہ حاضر جابہ و عدا وفات مصطفیٰ کریمؐ کی تاریخ ہی عالم میں مدینہ میں حج دل کا حال تھا اب یہاں کب نگاہ چشم دل ہر لحظہ انہی جو حیرت سے بہار وائی ہر روضہ فردوس کی صورت غبار طبع کلام روح میں جسکی ہوا نافذ ہنسی لبوس کی حاجت ہمیں یہ مدینہ زبان دل پر غافل کر سی کیسا فساد آیا ہماری خامیہ نعت محمدؐ کے مقابل میں</p>
--	---

۵۹	<p>فقیر اب کچھ تو کر دل کی سیاہی کا علاج آخر یہ دیکھ اب تو سیاہی سو سر سے ہو گئی غائب</p>	۵
----	---	---

<p>مدینہ میں جو ہمیں بے خبر ہوشت نصیب جو خوش نصیب بھی ہو تو ہو تو ہم ملا ہے ہکوید مصطفیٰؐ سے وہ قرآن نظر ہی آیا تھا رور کو بج نہر مجھے</p>	<p>تو کیا عجب ہے کہ ہوا فسر بہشت نصیب ہزار حیف کہ نہدی ہیں ہم نورشت نصیب کی کو ہوگی ایسی کہاں نورشت نصیب کہ ہو پائی نہ کچھ وہ بہار کشت نصیب</p>
---	--

۴۰	<p>فقیر قبر سے گی تری مدینے میں جو ہو چکی ہے اسی خاک سے شت نصیب</p>	۱۱
----	---	----

باؤ نہیں شل خال لٹینے کے قریب
 اور لگا لچل سہ شال ٹینے کے قریب
 رحمت حق کا ہے پیر غل ٹینے کے قریب
 ہو جہاں تار کی محفل ٹینے کے قریب
 آج جا کو لنگے ہم محل ٹینے کے قریب
 آنکھیں ہو جاتی ہیں ریادل دینو کو قریب
 دور ہو جاتا جو دسے غل ٹینے کے قریب
 ہو کے نخلستان میں غل ٹینے کے قریب
 غیر منظر بھی ہر شال ٹینے کے قریب
 ورنہ جانا کام ہے شکل ٹینے کے قریب

کاش جلد ہی ہو مری منزل ٹینے کو قریب
 ایسے صبا کرناک کو سیری جبار قافلہ
 جاتے ہیں جو رستہ للعالمین کے شوق میں
 کیا محبت میں فرشتے وہاں یار کے لیے
 روپِ صاحبِ آئینگی یار کچھین گے ہمسفر
 سنتے ہیں اسیرِ دراکشا پڑا کرے بینِ نشا
 کیا ہی بلے پاک ہے نامِ خدا کے سبب
 یہاں ہی گویا عاشق کو سایہ طوبی ملا
 روخہ انور نظر آئے تو پھر ممکن نہیں
 پا شکستہ ہوں مری مشکل خدا آسان کرے

بادشاہی ہو فقیری بھی مانگی اپنے فقیر
 چھوڑ سب کو بیل تو اسے خاقل مینو کو قریب

۱۳

۶۱

پر شفا اسکی موت رستہ تو احمد کے سبب
 اہلِ عت کے عداوت کے تو احمد کے سبب
 روخہ بتانِ حبیب کے تو احمد کے سبب
 اس میں کچھ نیاز و کھیت کے تو احمد کے سبب
 سارے عالم میں شہرت کے تو احمد کے سبب
 حشر میں اذنِ شفاعت کے تو احمد کے سبب
 مغفرت مان بڑ نہایت کے تو احمد کے سبب

گردِ نیر جائے رحمت تو احمد کے سبب
 اہلِ سنتِ محبت کے تو احمد کے سبب
 دریاں حجروں و سبزو قم بانو یقین
 پھرتی ہر خوشبو سے اترائی مدینہ کی بو
 دیکھنے والو کئی احمد کی مثال آفتاب
 عالمو کو حافظوں کو او دیا گو ان کے بعد
 دینِ بقیع پاک کے مدفون مغفور خدا

<p>کردیا ہر شوق فی نزدیک گو وہ دور ہے اس سفر کی تشنگی میں پہنچا تک سبب دل دلو احمد کیلی ہی سجد احمد کا شوق اپنی اپنی جان کا ہی نگر سبکو شرمین دمان کی صحر کا ساجد کا بل کا نخل کا</p>	<p>اس سفری دل کو غیب تک تو احمد کی سبب شل است رنج و محنت تو احمد کی سبب اور مدنی سی جو الفت تو احمد کی سبب گر کہلا باب شفاعت تو احمد کی سبب دل چو شتاق زیارت تو احمد کی سبب</p>
<p>۶۲</p>	<p>اور کچھ نہ باعث نظر آتا نہیں اس کا فقیر ہند سی مجھ کو جو نفرت تو احمد کی سبب</p>
<p>جس خطا کار کو مطلوب ہے تریاقِ ذنوب ذکرِ خاصانِ الہی ہی گناہوں کی نجات فوتِ مرثوبہ سے قسمت کی شکایت گناہ دلی پیار و نگوہان آبِ مدینہ ہی شفا عفو ہو جائیں میں مختار کی تقصیر میں مان ہی نجات او کی مان جس کا آسان ہی اس قدر نسخہ اکسیر میں تاثیر کہ بیان دور ہی دلی خائن سی عبارِ طیبہ ای غنی سو ہی حرمِ عرض ہی الٰہی خدم دیہوتی جانی ہیں سہی نہر مدینہ ہی گناہ</p>	<p>صلواتِ نبوی خوب ہے تریاقِ ذنوب یادِ صبار می الوب ہے تریاقِ ذنوب قصہ حضرت یعقوب ہے تریاقِ ذنوب عالیٰ دل نگودہ شرب ہے تریاقِ ذنوب قرب پاک در محبوب ہے تریاقِ ذنوب بس ہی قسمت محسوب ہے تریاقِ ذنوب جو احادیث کا کتب ہے تریاقِ ذنوب مان گناہ کار و مجرب ہے تریاقِ ذنوب کب غم و غم ضرور ہے تریاقِ ذنوب ہنگوہ چشمہ مسکوب ہے تریاقِ ذنوب</p>
<p>کاسب مدح محمد ہی فقیر غاصی ہوئی مقبول تو کسی ہے تریاقِ ذنوب</p>	<p>۱۱</p>

۱۱
 کہ کتبہ ذوق
 برکت علیہ
 میں ضعیف

رویت تائے شفاء

۹

مدینہ میں کس قدر تھی زل ہمایہ دل پر خدا کی رحمت
 کہ ہر دم آپسے یہ دیدہ تر ہے مثل کوثر خدا کی رحمت
 جہان میں ذات نبی رحمت ہدیہ کبریا ہے ہم کو
 ہمارے پاس آئی ہے محمد کی شکل بکر خدا کی رحمت
 گناہ کیونکر نہ معفو ہو جائیں گو وہ لاکھوں ہی ہو میں ہم سے
 او ہر خدا تہریران ہمارا آدی ہر سمیت خدا کی رحمت
 شکل و رخ ہے کھڑے خود یہ نبرد قہر و غضب اکا
 مدینہ و مکیہ تو مثل نعت ہے بس شکر خدا کی رحمت
 نہ فوج یا جوج کا گرد و بان نہ کفر و کمال کا اثر و حان
 کہ ہے قیامت تک مدینہ کے گرد شکر خدا کی رحمت
 سکون قل جدار احمد میں سوز دل کی دوا ہے واللہ
 مدینہ یا سکنہ ہے پھر قلب مضطر خدا کی رحمت
 بگاڑ دل اسکی دیکھنے سے گئی جو نزدیک نور انوار
 تو چشم عشاق کے لئے الہی وہ برج احقر خدا کی رحمت
 خدا کی رحمت کا مینہ برستا ہے اہل ایمان پر ایسے مند ہے
 ملا ہے ابر زبان کو وہ یہ درود مسترور خدا کی رحمت

رسول رحمان کا لوح خوان ہے نبی رحمت ہے جانفشان

فقیر تمہیر خدا کی رحمت فقیر تمہیر خدا کی رحمت

۱۵

۱۵

اللہ کی رحمت ہو دینے کی زیارت
 تریاق شقاوت کے، دینے کی زیارت
 اک ہفتہ میں عمر ہائے ہفتہ گئے لاکھوں
 وہاں مذکی نوح سے سیری نہیں مگر
 کس شان کا ہے فرض خراج حرم اور
 افسوس جو غافل ہیں ہیندین ہے حج
 وہاں یاد اور مارچ سفینہ نہ غم راہ
 وہاں لکھو مزار آتا ہے سلاخ کا واللہ
 دیکھا جو وہاں دیدہ دل سے کوئی پوچھے
 اللہ محبوب کر دیتی ہے نزدیک
 کیا جان گئی جاتی تھی جگتے تھے حجاب
 کیا روئین ہیں آنکھیں جو مژدہ فر کہا وہاں
 جا دیکھ مدینہ کہیں اسے اُتت عامی
 کسبنا ہے وہاں فضل دل زینتی گمراہ

جنت کی زیارت، دینے کی زیارت
 اکسیر سعادت کے، دینے کی زیارت
 اتنی بھی غنیمت ہے دینے کی زیارت
 وہ روح کی لذت کے دینے کی زیارت
 کس شان کی سنت، دینے کی زیارت
 اور سخت مصیبت دینے کی زیارت
 کیا دافع کلف ہے دینے کی زیارت
 ایمان کی جلالت دینے کی زیارت
 کیا نور بصیرت ہے دینے کی زیارت
 خالق کی عبادت ہے دینے کی زیارت
 اب تھوڑی سی مدت دینے کی زیارت
 لو آج تو رخصت ہے دینے کی زیارت
 تصویر شفاعت ہے دینے کی زیارت
 مفتاح ہدایت ہے دینے کی زیارت

حیران تھا فقیر اپنے نصیبوں سے کہ واللہ
 کس شاہ کی قربت ہے دیکھنے کی زیارت

سراج و ہاج ذکر شب حراج

۱۵

۴۵

شہرہ ارض و سماوات تھی معراج کی رات

واہ کیا رات تھی جو رات تھی معراج کی رات

اگر خیال مدینہ ہی رہے مگر خیالی
وہ مات دہو چکی آلودگی عصیان سی
نظر کے ماتھے وہاں اسی مجروح دامن دید
حضور پر وضع کہاں اسی ہوش پر قدرت
وہ کس کا دامن میں آگیا تھان کی قریب
کہاں ہی چلی کی طاقت میں عشق کو آج
بہت جوانوں کے چلنے سے بازو توڑ دی

۶۷ ستون توہی پیکاش کی بازو دس

تو چھوڑ دیا کش سی مگر نکال کی مات
کہ آئی نہر مدینہ میں جو کھنگال کی مات
کہ ج طرح کہی ہتی نہیں مثال کی مات
تائی جو نگہ دین غزال کی مات
جو انکھیں بگھین گان پہ نکال کی مات
وصول شہر محمد ہی ذوالجلال کی مات
نشین محبت دنیا ہی سیرال کی مات

۱۵ فقیر مجرم پانہ انفعال کی مات

ملح ولادت گاہ عالیجاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبہ معظمہ است

نہو مشرق کہی بہرستان مولہ حضرت
مجہی اہم ہی وہ وصف بیان مولہ حضرت
آود صرح بدیتی بی سمت کہ سجدہ کرتی ہیں
الہی شکر ہی تو فی طفیل خانہ کعبہ
ہوا آنکھوں میں پیدا نور دل میں قیامت ایمان
اگر افسوس جا کر وہاں ہی بدعتی کتنی
بخانی دون کہی اک بدیتی کو بان گئی ہیں
کہی سجدہ کرتی دون کہی شکر کو میں ہند
جو سجدہ کرتے لوگ جائیں میں خام رہوں ان کا
مدینہ پر چہ شبہ شک تھا پھر تو سکے کو

کہ یہ اک مطلع خود ہی وہ شان مولہ حضرت
نہیں اطرسی مسوسان مولہ حضرت
محب کا یکی ہیں دشمنان مولہ حضرت
دکھایا مجھ کو مکہ میں مکان مولہ حضرت
وہاں جسد مگنی ہم راہ ان مولہ حضرت
رہی سنت ہی غایت ضر مولہ حضرت
خدا مجھ کو ہادی پاسبان مولہ حضرت
اگر لمبائی مجھ کو آستان مولہ حضرت
اک عالی قدر میں قدردان مولہ حضرت
نہو زبانی گر نشان مولہ حضرت

۷۷
اس جگہ سے
دشمنان مولہ حضرت
جو کھنگال کی
خود نکال کی
میں جا کر

مقام قرب و احسان ہر رسول اللہ کی
 نزولِ فضل سماں ہر رسول اللہ کی سنت
 خدایِ طوطی جان ہر رسول اللہ کی سنت
 کہیں آفاق میں کون گاہ اسکو نہیں جانتا
 غریب اسلام ہر اب ہم غریب کو مبارک ہو
 ہزاروں عتیق سن متھے ہیں سن نام کو سکر
 طلب میں حضرت عیسیٰ کے ہر وارفتار میں
 اطاعت اسکی ہر ہمارستان مرضی ہو
 نہ کیونکر طالبِ ظلمت ہیں خفاشِ بدعت کے
 معطر جنت انسان ملک ہیں جسکو عامل سے
 یہ مانا نام کلیفات شرعی اسکا ہو لیکر
 اگر فرض الہی بادشاہِ جملہ عالم ہے
 یہ امت کے لئے وہ رقی حکمت سے خدایِ روح
 شہم ہر قیامت میں جو نقصان فیض اللہ کی
 اگر اعما میں بھی اسکا عامل ہو تو مبتلا ہو
 مسخر جسکے سب جہنم ملک انسان دیوانہ
 رسائی حضرت دس تک ہے اتباع اسکے
 ہمیشہ عاملِ سنت ہیں تب جسد عاشق
 فقیر امید ہی ہر انتظار میں دینا کی

وصول دارِ رضوان ہر رسول اللہ کی سنت
 نجومِ رحیم شیطان سے ہر رسول اللہ کی سنت
 خلودی شکرستان ہر رسول اللہ کی سنت
 کہ ہر جا یہ حیران ہر رسول اللہ کی سنت
 کہ محبوبِ خیابان ہر رسول اللہ کی سنت
 کہ انجی دشمن جان ہر رسول اللہ کی سنت
 پیہرِ مہدی پہان ہر رسول اللہ کی سنت
 یہی ممدوحِ قرآن ہر رسول اللہ کی سنت
 کہ یہاں ہر رخشان ہر رسول اللہ کی سنت
 وہ عطیہ حبیبان ہر رسول اللہ کی سنت
 سرسراحتِ جان ہر رسول اللہ کی سنت
 وزیرِ ملک سلطان ہر رسول اللہ کی سنت
 کہ لقمہ لقمہ لقمہ ہر رسول اللہ کی سنت
 تو کیا کچھ جبرِ نقصان ہر رسول اللہ کی سنت
 وہ نورِ طہمتان ہر رسول اللہ کی سنت
 یہ وہ تختِ سلیمان ہر رسول اللہ کی سنت
 نہیں ممکن کہ زبان ہر رسول اللہ کی سنت
 وہ حرز و حفظِ ایمان ہر رسول اللہ کی سنت
 اگر منتہی ہو ان ہر رسول اللہ کی سنت

مذمت بدعت شنیعہ مخالف سنت علیہ نبویہ علیہ السجہ

۲۵
 جو ہیں تشویش بدعت کی منادی ہر بدعت
 ہو اس سلطان ظلم اپنا اگر غارت گرد بدعت
 نیسپا اہل سنت باپ جنت باپ سنت ہے
 یہ پڑی جس محل کو خیر نصرت سمجھتے ہیں
 کہو کیا نار و جنگ کیان میں جو کہتی ہو
 کہان خطیصل کی کتاب اہل شرک و بدعت کو
 سنت کفری و نحوی میں کج ایسی یہ دیکھو تم
 وہ گویا ہفت دوزخ ملک جنت کے بدلتا ہے
 اتباع سنت احمد کی جو نئی تجارت ہے
 جو ہر دم منتظر ہیں کوئی بدعت کی سند لہائی
 رو اک ہے کہ قصد از فی سنت چہ روزگار حاضر
 خیال اہل بدعت نئی بدعل پیدا میں
 نہال میں حق کا ہر دق ہی فیر وفان
 آہی مہدی ہو جو د کب آئیگی دنیا میں
 یہ غیر لہ کو بھی حاضر و ناظر سمجھتے ہیں
 ہزار دن بدعتی آج اپنی صورت بنا ڈالے
 ترشح میری سنت کی بیان کا کچھ بھی ہو جا

نویں غلط دوزخ ہی نہیں ہر بدعت
 تو دیکھیں کس سب اپنا قافیہ ننگ افسردہ بدعت
 کہلا ہی اہل بدعت پر دوزخ و بدعت
 وہیں دیکھو شکل فاحشہ ہی پیکر بدعت
 کہ بدعت ہر بدعت سنت ہر بدعت
 آؤ گی ایمان جو خاک شرک ہر بدعت بدعت
 کہ اکثر فاعل عصیان میں اور مصدر بدعت
 جو اک یرانہ سنت بدعت بدعت بدعت
 کہان ہی اب کہ اکثر بن گئی سوداگر بدعت
 وہ اکہین اہل بدعت کی ہیں ختم مخیر بدعت
 بنی مرور کمانی والی اکثر مضطر بدعت
 تو ہی اتم دلع انکی ہی گویا مادر بدعت
 اداک ہر گز ان کے سہراغ و قبر بدعت
 کہ اوکی سیف سنت ہو قطع ہر بدعت
 سدا شد یہاں تک چنچا امر شکر بدعت
 عجب یہ شکر سنت ہی میں جاوے بدعت
 تو ہندی محفل مولدین ہر بدعت بدعت

۱۰
 انتہا
 شکر و تحسین
 و تحسین
 و تحسین

<p>جہان بخش شد و خوش آواز مرد رگنی بین بین ملی ہی خیر ز جیسی میخوار دن کو مشوقہ عقیدہ کی بجاست نہان محفل کی زینت بین مقابل ہو تو بس یہاں ایک منت وہ جاست بنا رحم شیا طین نظم اہل حق کا ہر نقطہ یہ ہائیکہ بنا نہیں یاد رہی ہائیکہ اوس ہی طفیل احمد و بہر خلیل اللہ یا اللہ</p>	<p>بنائی کیون بیدل آج ان کو دلبر بدعت ملی ہی این بدعت کو محفل و خیر بدعت روان ہی پاکہ قازورات زیر مرمر بدعت نظر آجائی دن تنہا و یکس شکر بدعت تو بس آفاقین اہل سوختہ ہی اختیار بدعت جو سنت دری بھائی بین یہ یاد رہ بدعت مری جگت ہو بہوت جو ہو آذر بدعت</p>
---	---

ماہی مثلہ

فقیر اللہ یہ وہ تیرا گنی ہی رہ بدعت مین

روایت

مشابہ ہو گیا ہی جس سی ہرزور آور بدعت

۱۱

۱۱

<p>تو دین مردہ ہی ساری جہان کا ہو گیا مبعوث کہ تو مر جائیگا جسین آوین ہو گیا مبعوث رسول اللہ کو اللہ فی داعی کیا مبعوث کہ اب تو ہو چکی عالمین ختم الانبیاء مبعوث تو ہو پیشانی خندان تو پیش خدا مبعوث یہ انعام خدا کیل محمد بنین ہو مبعوث وہ ہوشن مرقہ عالی ہی جب چہر کو مبعوث ہو مای اور نہ ہو گا کوئی ایسا و نہ مبعوث جنو مصطفیٰ اعدائی تہی جب جا بجا مبعوث وہ جن خلق کی تمام کو تہی مصطفیٰ مبعوث</p>	<p>ہوئی جب بعض کہین رسول کبر مبعوث محبت مین رسول اللہ کی مر جائیوای نفس زہری قسمت مسلمانوں کی جنت مین ہو دعت پیریش عشر پر ایمان کمدین لائینگے کھنار رسول اللہ کی سنت پر پیش نظر ہر دم مسلمانوں میں ہی اسی کہو سر آگہوں پر تنہا ہی کہی اٹھوں کہیں خاک مدینہ سی جواد خدا اور فضل و رحمت ہی محمد پر جنو رحمت حق جا بجا و انکی سپا و ن تہی مقصا من پانچا تصدق و حق اللہ کی مرضی</p>
---	--

سلفی الحشر مثلہ
 زخم نعلون

آہی یہ کتاب ہے فقیر خستہ خاطر بھی
بقیہ پاک کی قبروں میں ہو رہی زامیہ

۲۱

۷۲

سخن درج حدیث سید المرسلین علیہم صلوات اللہ رب العالمین
وثنائے مجتہدین و محدثین و پند منکرین تقلید ائمہ

کبیکو وصف کی محتاج ہر شان حدیث
ہم کو دشمن جانتی ہیں دشمن جان حدیث
دشمنو دشمن ہو تم ہم ہیں ہجران حدیث
کوئے ہو گمراہ بن بن کر ثنا خوان حدیث
کس نے مجھ کو کیا ہوا ایسا بیان حدیث
دین کے مفند ہو بنکر میرا مان حدیث
ہیں تمہاری فہم ہیں تا فہم عنوان حدیث
ہوش کی باتیں کروا کر ترجمہ خوان حدیث
کس کو ہے بے فقہاری ہر طفل نادان حدیث
اور نہیں تم کو نصیب کز آذخوان حدیث
کوئی منصف اس کو تو لیکے میزان حدیث
وہ تو اتنی تم پر حکمت ناسان حدیث
معنی و اسرار میں ہیں بیگمان حدیث
خود سری ہی کیا لئے پھر تو ہو احسان حدیث

آسان ہیں ہر اور ہر دشان حدیث
پر ضرورت اس بیان کی سیلو ہکو ہونی
یوں صریح نامہ مثل غدہ قرع صباخ
مثل شیعہ لیکر نامہ اہل بیت مصطفیٰ
دیکھو اس ہر آہ پر ہوتی ہے تجدیدین
جس طرح تم اس نئی تحدیث کی احداث میر
ساکر اہل اجتہاد اور سبقتیان جہان
فقہ کو کہتے ہو قرآن و خبر سے تم خلاف
معنی قرآن و اخبار نبی کا علم و فہم
ظالمو وہ جو ہیں اہل مذہب اس علم کے
وہ تو بے علم حدیث اور تم محدث باکمال
جو خیر کا جنس اک کوہ کی نسبت ہو تم
ہیں محدث حافظ لفظ و سند پر محبت
کے احسانات کا ممنون بنو چاہئے

خبر آست بوحیفہ اور ہمارا اپنے طعن حشر تک فہم خبر حیکے سبب آسان ہوا شکر احسان چہر کر کر پیر ہیرا ہر مدام جملہ کہ شکر آسان ہر آیتے دیکھا ہینین ہر بجائے شکر تعلیم ائمہ دشمنی ہین معلّم محبت اور علم قرآن و خبر	تم محدث ہو جو محض اک تریدہ ان حدیث چسے لاکھون ہو گویا ہان اہل عرفان حدیث یہ بھی کیا آتر ہی ہر ہیرا کوئی قرآن حدیث زیدہ غائر ہو کیوں محمد امعان حدیث ولکی آنکھیں ہین بہت گوئی عیمان حدیث ہم ہین ملح ائمہ اور شاخاں حدیث
---	---

ای فقیر اب لکھ کہیں لغت حدیث مصطفیٰ
ہو چکی بس گیر و دار فعل و زوان حدیث

۱۱

۷۳

ہے پناہ نور ایمان زیر دامن حدیث چشم گریان ہوئی جبنازل ہو باران حدیث و مبدم اقرون ہر ہمیر بار احسان حدیث بس یہی جی چاہتا ہر ولیدین کھلون سکون عین بجز قلم اک چھوٹا سا نقطہ ہو نو واہ وا کس نے کی ہین و رواہ کیا باتین کفر و شرک معصیت کے ملک ایران ہو سینہ ہر اہل دعوت میں سنان خار ہے کیون گریبان بچار تے ہین مشد آجکے ہے طبیب دل تن جو حیرت کے طفیل معنی قال لبتی ہین فقہ ساری فقیر	شان یان مجمع ہر فالوس ہر شان حدیث زخم دل خندان ہون پیش ہر گلستان حدیث سرگٹھا سکتے ہین کب ہم پیش تے مان حدیث جان بجا جسم ہو اور اسمین ہو جان حدیث اذن فرما ہو جو اسکو نون عرفان حدیث جان ہو قربان محمد دل ہو قربان حدیث جب گز فرما ہو عالم ہین سلطان حدیث امر سنت ہین جو ہجراتی ہو قراگان حدیث چھوٹے ہین کب ہم اہل فقہ دامن حدیث کفر افلاطون کا اک طفل ملبتان حدیث بالتین ہم سب ہین مطیعان حدیث
--	--

مجتہدین کا علم فقہ و ارکان حدیث
 مہبط جبریل پر نازل ہوا قرآن حق
 مطلع تفسیرت عظیم اسماعیل
 باب جنت کیوں نہ مفتوح ان کے لیے
 جو تاجر آدمی اک شکرِ دادتی میں ہوا
 کس قدر احسان و ناکا سب جہان پر آج ہر
 خوشگوار آدمی نیکوں میں انھیں علم دین
 مثل موزناتوان زین جو محدث ہند کے
 صورت۔ دباہ اب جو سید کلبہ نفس میں
 زمین وہی اسرار حق ہیں ملکِ ظل کران
 ہیں مطیعانِ الہی جانِ تار ان رسول
 آج کل کی کوچہ گرد لذت نفس و ہوا

دافعِ شرش ہیں مسیحا عقیان حدیث
 اور صحابہ پر ہوا وار و یفرقان حدیث
 مجتہدین منظر تفسیر قرآن حدیث
 زندگی بہر جو کردار سلطان حدیث
 یہاں نہیں سب قطرہ بحرِ فراوان حدیث
 جن سے ہی کشوت با بقہ و تمیان حدیث
 ہیں حکیم علم قرآن ہی وہ تھان حدیث
 کس سے ہو سکتی ہی نگریم سلیمان حدیث
 سوئے ان کی ہاں شیریا بان حدیث
 جو قوی بازو ہوئی تھال میزان حدیث
 یعنی اہل اجتہاد دین مطیعان حدیث
 قدر کیا جانیں گے کیا تہی مرد میدان حدیث

ای فقیر اب تلخ شامی بہر بند و عظیم خلق

سر پر کہ فرمان قرآن اور فرمان حدیث

۴۵

بہر کامل ہے مصطفیٰ کی حدیث
 دین باطل ہے مصطفیٰ کی حدیث
 قرب منزل ہے مصطفیٰ کی حدیث
 دورِ تمثال ہے مصطفیٰ کی حدیث
 شمع مغل ہے مصطفیٰ کی حدیث

بہرِ دل ہے مصطفیٰ کی حدیث
 واقعِ غل ہے مصطفیٰ کی حدیث
 عمل اس کا ہے قربتِ موملے
 فقہ ہو تو حدیث آسان ہے
 آدمی پر دانی ہیں فرشتے جہان

۱۳۳

بعد قرآن کی رکھو شغل اسکا	کر مکمل ہے مصطفیٰ کی حدیث
اُسکو حامل ہے مرضی مولے	جسکو حامل ہے مصطفیٰ کی حدیث
شغل ہی ہجو سابقین جنکا	اونکی قاتل ہے مصطفیٰ کی حدیث
قلب مومن میں نکل جو جہان	کیا ہی رفل ہے مصطفیٰ کی حدیث
کیون نہو زندہ جسم فقہ جہان	روح داخل ہے مصطفیٰ کی حدیث
آج کل کی محدثین کے ساتھ	یہ جو شغل ہے مصطفیٰ کی حدیث
کیا عمل ہے حدیث پر ان کا	انپہ عال ہے مصطفیٰ کی حدیث

۷۶	فصل اعدا کو بھی فقیر بس آج شاہ عادل ہے مصطفیٰ کی حدیث	۱۳
----	--	----

خاص فقہین ہی روح جو معنای حدیث	تو مقرر کرتے فقہین ماواہی حدیث
مدعی ساری ہیں اور محض کچھ ہما حدیث	اہل حق اور سارے مسلاہی حدیث
جیسے سلطان دو عالم کی ہیں صدیق وزیر	فقہ بی شک ہی زیرِ شہد الاہی حدیث
اہل سنی ہیں ہی اہل زیادہ ہیں وہی	جنگو ہی حسنِ عمل کی لپی حسناہی حدیث
بوجیفہ نہیں ہوتی کبھی مقرون قیاس	جب تلک کہیں ماونکو ضیف آہی حدیث
ضعیف ایمان کا بے بیگ یہ کلام اعدا	کہ اگر پیش نظر اونکی ہوا قواہی حدیث
تو ہی وہ رای کو کہتی ہیں مقابل ادسکی	کہیں مقبول نہیں آپکو پی رای حدیث
رای بدھی تری ای منکر تعلید عسید	سکے محض ہم حدیث اکٹھے بجای حدیث
اور نہو رکھی متاثر حدیث اونکی لیے	جو کہ ہیں خود ہم عرفان مسماہی حدیث
کہتی ہیں شمن دین یہ کہ نہیں مانتی ہم	بوجیفہ سنی اگر لاکھ ہوں انماہی حدیث

ہو گئے جنکے عدا کے تمام سارے تباہ و ق	دو ہی ہوئے اگر ایسے جہن آئے حدیث
صوت برگ خزان یہ تو دو قو و کل من	ہوئی ہر جا بھر تم اسے پیر و اہل اسے حدیث

فقہ ذی عظمت شان لسی نہ کیونکر ہو فقیر	۱
۴۷ کہ نصیب سکو ہوا ماخذ عظمائے حدیث	۱۱

ہم زینتِ کمالی طرح رہتے ہیں شیدا ئی حدیث	ق	مثلاً یوسف ہر گرامی جہن مشوارے حدیث
فقہ فانوس ہر ادھ شمع سرا پر حدیث		کیون جدا رک کے عدا کرتے ہیں اظفار حدیث
جو کہتے ہیں کہ کافی ہر سرائے حدیث		بکھو حاشاک ہو مطلوب محبتا ئے حدیث
جو نہوتے یہ طو شی ہی تو حاشا شد		تمسے آتی نہ سمجھتے کہیں معنائے حدیث
بتدا سے نہیں ممتاز خبر جن کے لئے		اب تو گویا وہی ہیں ماہر اقصائے حدیث
نیر عالم ایمان ہی سبحان اللہ		شمس عرفان ہی توصیف مساک حدیث
ایسے سلطان بیان کو ہیں مقرر ناجی		زلف حورائے لکھ کیون نہور لقا حدیث
کیون یہ بدر آہیں لائے فہما پر طعن		فہم معنی کو ہیں ورا ی وہ قرائے حدیث
سو درارہن یا نقد دل جان دیکر		لا زار محمد سے جو سوائے حدیث
جا بجا فتنہ و آشوب ہی اور خاک نہیں		کیون نہو چکے ذرا دلمین بہنیں جا حدیث

۴۸	اے فقیر آج بہت حلیں فروشانِ فساد	۱۷
	ہن تو نے کو لگائے ہوئے دیبا حدیث	

دہن پاک مہر سے ہیں دھندلے حدیث	کیون نہون دیدہ دل محو تماشا حدیث
منہر نورِ قدم ہے رخ زیبائی حدیث	کاش بلبلے ہیں نہم عجبائے حدیث
یا خدا آنکھیں اگر ہوئیں تو بینائی حدیث	اور جو دل ہو تو لبریز تمنا ئے حدیث

بعد قرآن کے لازم ہے تلاوت اسکی
یہ کلام انکا ہے جو کرتے ہیں آپ کلام
شور عرفان قدم عالم بالاتک ہے
اسکی لذت میں کہ کس برقع سے نکلا
جیسے پیمانے جہاں آپ سول حق ہیں
کیا فصاحت احادیث میں سبحان اللہ
ہم غریبوں کا ٹھکانا کوئی کیا پوچھتا ہے
سر جیکنا ہی ہمیں چاہو سر جا تو جائے
فہم پناز نہیں اپنا عمل ہو اس پر
زنگ ہر منکر تقلید کا فن ہوتا ہے
لب خندان کا سخن ہوں یہ کہو دیتا ہے
زندہ ہو جائینگے لاکھوں دل مردہ
اجکل قاصر مہمت یہ محدث جو ہیں

اسے فقیر آج تراجو سخن جوش میں ہے

ٹکلیا اسمین کوئی قطرہ دریائے حدیث

۱۷

۷۲

وہی ہشیار ہیں جو ہو چکے شیعہ حدیث
پھوٹیں آنکھیں جو نہوں جو تجلائے حدیث
سروہ کٹ جا کہ جہین سودا حدیث
وہ زبان گنگ ہو جس سے نہ افتا حدیث

آلوا ابصار ہیں جو کہ ہیں بنیاد حدیث
بہر ہو جائیں وہ کال سے جو نہ بہر ہو
ٹوٹیں وہ یاؤں جو کرتے ہیں سنت کا سفر
ماتہ شل ہوئیں جو کھنڈ ہیں ملفوظ رسول

بسمِ بھان چو چمن نہیں یہ روح نفیس
زندگی موت کے ہتھی جو یہ شوق نہیں
کیا غمباری فی کیا سر و ہمارا ہداث
ہر مین سگھی قیامت میں ہلاست یارب
مثل مجنون تھی یہ سب باد یہ کیا کچھ
کونسی غل مہارک کے گھر میں یارب
کور ہی دین فرعون مہاند ہر جاے
حیف قرای صحاح آج مطیعان ہوا
ہیں مین مجتہدین نسخہ نویسان شفا
کس قدر قسمت نمان ہی نتیجہ و اللہ
اکلی تارک مین ہلاک اہل عمل ناجی ، مین
یہ بیان اسلی روایت کہ ہی اوس منہ سی

دل پہری نہیں چمن تنہائی حدیث
موت کے بیٹے ہی بہتر بتو لائی حدیث
جائیں دوس مین کسی چمن آرائی حدیث
ہیں یہ دربان درخیمہ ستمائی حدیث
کاش مجاہد نہیں ناقہ لیلای حدیث
ساری عالم مین تبرک ہو خرمائی حدیث
طلح افروزی جسک یہ بیضیائی حدیث
تشہد لک تی مین کر لے یا ی حدیث
جس مطب مین عجیان شان اطہائی حدیث
پاس جس شکل مین منبری سے کبرائی حدیث
حسب سنت لا جکو یہ منجائی حدیث
کان انوار رسالت کے چو منشیائی حدیث

بادشاہی ہے فقیری مین فقیر اپنی سیلے

ل کیے مجکو جو یہ نعمت عظمائے حدیث

۸۰

۱۳۳

کاش مجنون ہوں مین باد یہ پیامی حدیث
جیسے مین کی گہر مین ہی قدم رنجہ کیا
نہیں ہی شکر کہ نبت کا نمونہ آ یا
ناشناسا ہوں مخلوق ہی مین یا اللہ
اس مین قرآن لکھی ہی جو ما آتا کم

دل ہو میرا جس ناقہ لیلای حدیث
یہی ہی چاہتا ہی چوم نوین پائی حدیث
آج کہ گہر مین جو ہی مایہ طوبائی حدیث
میں ہوں ہر قرآن شناسائی حدیث
دیکھو قرآن ہی کیا کچھ فقر خزانہ حدیث

کیا ہی قرآن کی تفسیر ہی انشاء ہے حدیث
کو قبول اسکو نہ لکھی کوئی اعمائے حدیث
فقہ کو جانتے ہیں معنی و فوائد حدیث
ہم نہیں کہتے کہ ہے فقہ ہی ہوتا ہے حدیث
و شمنو تم نہیں ہمارا جتنا ہے حدیث
تم تو بچا رہے ہو لیس کا ہیکے و انکا حدیث
پھر سمجھ سکتے مہلا کچھ کہیں معنائے حدیث

واہ کیا متن حدیث نبویؐ ہی قرآن
فقہ تفسیر حدیث ہے ماشاء اللہ
لنشد الحمد کہ ہم سارے حنفی حنفی
سخن شکر کے ساتھ یہ ہمپر بہتیاں
منکر کوئی مامون کو نبی کہتا ہے
یہ یقینی ہیں سارے علماء کے استاد
وہ نہوتے تو ہوتا ہے یہ محدث سارے

ہیں فقیر اسمین قنادیل جلالِ رحمت

ذکرِ احقر ہے جہاں سخن آئے حدیث

۹

۸۱

سیر دل ہو معنی ہو دل جائے حدیث
خلوتِ لمین فرگوش ہو آجائے حدیث
دکھتی ہیں جو آنکھیں رخ زیبائے حدیث
طورِ دلپر ہے ہر لحظہ تجلائے حدیث
یکسے خوشبو کے ہیں کس نگاہیں گہاں حدیث
یہاں علم و عمل میں مدد ملے حدیث
کس طرف کو ہو بہا کر لیے ایسا ہے حدیث
یلگی جنکو یہاں ولت کبرئے حدیث

یون ہو محویتیا سمار و سمارے حدیث
دلے پوچھے کوئی پہراز کی باتیں حدیث
چشمِ دل دیکھتی ہو گویا محمد کا جمال
کاش اس لذتِ یدار میں بیہوش نہ ہو
اَنْظُرُوا يَا اُولٰٓئِیْ لَا بُصَا رَا لٰی رَوْحَہ
قصہ کو تہ ہے اگر طولِ دل کے بدلے
چاہیں گے ان دھڑا کہیں دھڑلے
گرچہ مسکین ہیں پر ہیں ہی سلطانِ جہاں

اے فقیر اپنا ہی زادِ سفر ہے و شہر

حج کرنا ہوں کہ دارین میں کام آئے حدیث

۱۷

۸۲

یعنی حدیث
میں لکھی ہو
الغیر از حدیث
نہیں لکھی ہو

حسن فقہ و حسین عجم قولہ حدیث
گواہ آفاق میں ہیں شہر زید آج تک
کہتے ہیں میں اپنے تیرا بیچ کو بدعت ہے
ابن رواں کہے نقل حدیث عشرین
دکے بیمار و کو دو تین عمل کر لیے ہیں
اسمیں اٹھ جاتے ہیں ہوش آنی تک
اختیار کہتے ہیں جو فعل عمر کو بدعت
کیون جی مذہب ہوں یوں خلفا کی
کہیں ہو جائے نہ اسحاق ان کا خطاب
ہیں قرات میں رعایت میں نہ سے محرم
عالیم شہرہ آفاق محمد اسحاق
نکے قطر و کو یہ دعویٰ ہے کہ جو ہم
سیر استاد محدث ہیں محمد قاسم
وصف صدر ان کا مناسب عرفان
میرے وہ مرشد کامل جو بشیر احمد ہیں
ہند میں حضرت نعمان ہیں گویا موجود

کیا ہی کہتے ہیں خنک مدہ زید
یعنی یہ فقہ کے دشمن ہیں احمد
کیا کہیں خیدہ کیسا ہر کچھ افتاح حدیث
بانے را دیو تو مالک کی تھکائے حدیث
مرض غیب کی طرح آتی ہر حائے حدیث
کچھ سے کچھ اسلیے جتنے ہیں مناسبت حدیث
وقت کھڑا ہیں منکر لائے حدیث
مہلنا چہ تعمیل میں فرمائے حدیث
ابا ہو فزون جنکو ہر دعویٰ حدیث
اور چار گھاہ آفاق میں غائے حدیث
ہند میں جسے روان ہو گیا حدیث
نہوا لے بھی عالم میں کچھ فائے حدیث
جامع علم و عمل نوی مدہ لائے حدیث
دکھی تو صیف بجا ہے دریکتائے حدیث
آج آنی سی یہاں کوئی تو سمجھا حدیث
عارف میں حیفی و مسائے حدیث

اسے فقیر اب جو معنی ہے بدعتی میرا

۱۳

کیون نہویں رہے جیسے علیا حدیث

۸۴

غزل فارسی در مدح حدیث فارق الطیب من النجس

حاکم زار و راہ عدم میشود حدیث
 جلاب جان بسو غم میشود حدیث
 وقتیکہ بزبان قلم میشود حدیث
 اینجا ز دل چو نایع غم میشود حدیث
 کافیش بہر حل قسم میشود حدیث
 دے دے صید درم میشود حدیث
 در سینہ یکیکہ بہم میشود حدیث
 شاہ کلام جملہ عجم میشود حدیث
 مقبول بعد لاؤ نعم میشود حدیث
 رحمت بر اعیان غم میشود حدیث
 کشف آفتاب حکم میشود حدیث
 چون وارد از شفیع امم میشود حدیث

از ما چو درو جو در قم میشود حدیث
 با کعبہ اشتیاق محمد شنیدہ ایم
 سر ہائے اہل برعت طینان قلم از دست
 مارا نوید مسکین بے خوف حزن داد
 سو گند کس سکا لست حور اگر بود
 در حیات ہاں ز اہل حدیث ہوا کفر
 صد حقہ ز مشک عبیرش تار باد
 حرفے ز باد شاہ عرب چون ہمیرسد
 مارا حدیث مدعیان قبول از انکہ
 ز صحت براغنیاست اصحاب فیل از
 دانستہ ایم از انکہ بفتح باب شد
 از بہر ما شفاعت عرفان ہمیکند

در سر دل چو انکم جمع لے فقیر

چون حرف حرف نور و غم میشود حدیث

۱۳

۸۴

چیز و بیان از خوبی تقدیر مہم ہدین ضوان علیہم اجمعین

وہ جو کہتے ہیں کہ سب جہتہا و قیاس مجتہدین عبث

توضیر دیون ہی کہینگے وہ کہ یہ آسمان وز بہن عبث

یہ جو خاکسار مئی اتباع ہے کیماے نجات ہے

نہیں ایسے خاک نشین عبت نہیں ایسے خاک نشین عبت

+ نہیں جنکو فہم کتاب کچھ عمل اپنی فہم پر ان کو حیف +

یہ ناز سائے بھول ہے پئے اخذ جبل متین عبت +

+ یہ جو بحر مصحف و سنت بنوی عمیق عظیم ہے +

جو ائمہ اس سے نکالتے ہیں نہیں وہ در شین عبت

+ یہ ہمیشہ فقہ و اصول فقہ چناہ فہم غلط سے ہیں +

مگر اتباع ہوا سے ہے یہ امان حسن حسین عبت

آہین خوف و حزن و مان نہیں وہ جو مصلحین ہیں مصلحین

جو ہمیشہ غم میں اسی کے تھے تو تہا دل انکا فرین عبت

جو خفا ہیں رونق دین سے یہاں وہ عبوس یوم عبوس ہیں

نہیں انکی چین چین عبت نہیں انکی چین چین عبت

+ سنو اے فریق مفرقین کہ یہ اجتماع نجات ہے +

یہ نہیں عبت یہ نہیں عبت یہ نہیں عبت یہ نہیں عبت

روشن خفاق و نفاق تم جلوے معاند و لاکھ بار

+ یہ کہی ہوئی شریک روش اکابر دین عبت +

یہ جو کہتے ہو کہ مقلدین ہیں مشرکین تو کہو گے مان

ہوئی آفرینش کبریا وہ نعیم خلد برین عبت

یہ جو محض چند نفوس تم ہی رہو گے وہاں تو قلیل ہو

جو وسیع ارض و سما کی شکل ہے ہونہ جائے کہیں عبت

جو جیم لڑتا نفس میں تو وہ مستحق جیم میں
ہوا انکا حشر میں اذاعے غم حایت دین عبث

۸۵ نہیں اے قصیر جہانیں بات ترا سخن نمکین عبث
نہک جو راحت مفسدین ہی یہ اہلین کا بیان ہی آج

آفاق میں اک چین ہے تقلید کے باعث
کیا متنِ حادث کی ہے فقہ مُفسر
ہر فہم نہیں قابلِ قرآنِ حدیث آج
تقلیدِ مقالید فتوحِ دو جہان ہے
احسانِ ائمہ ہے بہت سارے جہان پر
ہر مسئلہ مشکل نظر آجاتا ہے آسان
وِشاہی دینِ شان ہے ہر عیب کی شان
ہاں طوحِ نبی طوحِ ائمہ بہ نیابت
ہیں اس کے حجاز و یمن و شام و مرین
شُرک و عجم و چین و چکل سندھ و سند
کیا راحت دارین ہے تقلید کے باعث
دلِ مجمعِ بحرین ہے تقلید کے باعث
آسانیِ رُجز میں ہے تقلید کے باعث
مسجوسی کوفین ہے تقلید کے باعث
شکر انکا ہی ہاں دین ہے تقلید کے باعث
کیا قرۃ عینین ہے تقلید کے باعث
جس شان کو میانِ شین ہے تقلید کے باعث
خود نائی اُشین ہے تقلید کے باعث
اور زینِ عراقین ہے تقلید کے باعث
ہر ایک کو ہاں دین ہے تقلید کے باعث

۸۶ تقلید کی خوبی ہے قصیر امر بدی
کیون جبک فریقین ہے تقلید کے باعث

روکلماتِ بریلوسیؑ در الخیات مضمونِ شرک و احداث

اہل دین کو پس ہی درگاہِ خدا میں لغت
مشرکوں کو غیر سے ہی ہر بلا میں لغت

۱۱
نفس کے بار
اور مول سوز
۱۲
بہن ۱۳
۱۴
قرآن و حدیث
۱۵
آسان ہے
۱۶
جن واث کے
۱۷
دردن و غم کو
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ہے خدای محض قلب پارہ میں لیتا
خود رسول اللہ نزدیک مشرک ہیں لوگ
عاشق صادق نہیں کتاب میں نہیں
یہ عام غیبت جہاد ہے بارشاد رسول
کیونکہ وہ مجبور اور اسکے عابدین
جو ہوا عابد رسول اللہ کا مشرک ہوا
اپنے عابد سے رسول اللہ ختم شد
جب رسول اللہ کی نسبت ایسا کیجئے تو
کیونکہ یہ سب کفش بردار رسول اللہ
لطفت کو دعویٰ تو یہ حجت رسول اللہ
یہ کثافت ہے عداوت پر رسول اللہ کی
حاضر و غائب کب ایسا ہی کوئی دارین
اہل ایمان کو معاذ اللہ تو یہ ہو کر ہو

غیر ہی ہوتی ہے قلب شقیہ میں لیتا
جو کر کے ہیں جناب مصطفیٰ میں لیتا
جنگ و محنت اوقات میں لیتا
چاہئے درگاہ بیچون چار میں لیتا
انکو خود ہر حق سے برائے اور میں لیتا
آنسے جسکو دعا میں یا نہ میں لیتا
چاہئے خالص جناب کبریا میں لیتا
کب اہو کی حضو اور یا میں لیتا
محور کتب ہی انہیں مجھ و تباہ میں لیتا
پیر اسکو شان محبوب خدا میں لیتا
منع ہی یوں حضرت خیر الوری میں لیتا
غیر حق جو خود سے ہر التجا میں لیتا
غیر حق ہی عافیت میں یا بلا میں لیتا

یا غنی یہ مانگتا ہے بس فقیر مستغنی
تجھے ہونے محض قلب پارہ میں لیتا

۸۷

حیہ از مدارج قرآن حدیث مختصر الطیب من المحدث

قلب حدیث ہوتی تنزیل قرآن حدیث
کیفایت ہوئی تقبیل قرآن حدیث
کیونکہ نہویر غوثی قرآن حدیث
آدمی کو چاہئے تقبیل قرآن حدیث

فلسفی گو آج ہوا استاد افلاطون کی
ذکر موقوف و مکاتیب سنجے آگے حسب
گبر و ترسا کی طرح مغضوب ہیں مگر ان
فقہ و اقوال ائمہ ترجان انجو ہیں ہیں
کیا حدیث ہیں و تھی حد ہر زہ گو جو کچھ تیر
فہم قرآن حدیث انجو طفیل آسان ہوا
کیون ہوا امر شد حشر ان لوگوں کو ہل
ہیں کلام کہ بڑا و نون وصف انکا ہر
راستی راس آئی انجو و جہان ہیں جو
خلد میں ہر عالم دین کا تجمل دیکھنا
شیل مہر و نور مہر ایدل نصیب ہوا
جو ہر شمس و قمر و ہندو نہ پائیں
بالیقین مہر جامی سردی روح جو ہم ہر
ان خستہ یوں ہر یوں عاشق دل عالم کہ

اجہل عالم ہے بے تحصیل قرآن حدیث
آدمی پر فرض ہے تجمل قرآن حدیث
برعتی جو کرتے ہیں تبدیل قرآن حدیث
و شتمو ہم کب ہیں بے تفصیل قرآن حدیث
حضرت نعمان کو بے تمیل قرآن حدیث
وزر چہ نسبت اور تعطیل قرآن حدیث
راش ان کرتے ہیں تسہیل قرآن حدیث
ساکر عالم میں ہنیں تمیل قرآن حدیث
باعمل میں باعث تعدیل قرآن حدیث
جسے عالم میں ہوں تمیل قرآن حدیث
ہر عمل معلول اور تعلیل قرآن حدیث
آج اگر روشن ہوں قذیل قرآن حدیث
مصر عالم میں فوات و نیل قرآن حدیث
سایہ حسن قدیم تشکیل قرآن حدیث

۱۰۰ حدیث با اعتبار
۱۰۱ وائلیں عن ابیہ و امہ
۱۰۲ یعنی حدیث
۱۰۳ کہ قرآن کے بارے
۱۰۴ میں جو قرآن
۱۰۵ اور حدیث کے بارے
۱۰۶ میں جو قرآن
۱۰۷ میں جو قرآن

اپنی قسمت کے مکان جنت میں بے خالی چھوڑ
اے فقیر اکرم نہ کر تعطیل قرآن حدیث

رویف احیم

۹

۸۸

ہوا فلاک چہ تفاق صاحب
تو کس کس ب میں تھا انطلاق صاحب

عجب عشق ہیں جنس پر ہونے ران جان عاشق
وہ صرت ہمت خیر و دعا کیم شفا عین
رسول اللہ کا سینہ تجلیگا و مولیٰ ہے
مزا آنکھ جات خلک کا سازندگی میں ہے
خدا کے آگے ہتی شکل غلامی اقتدار انکا
عیان ہو جائیگا مخلوق غیر شفاعت میں
اشارہ تھا کہ زیر بار سنت کچھ نہوشوخی

ہر اک عشق کو ہی آشتیاق صبا معراج
کہ سدن بچھا شدہ نطاق صبا معراج
سہج نور حق ہے اور وہ قی صبا معراج
ملا کچھ عشق میں جنگ و مذاق صاحب معراج
کہ تہی بلوس میں کشت و نطاق صاحب معراج
کہ کیا کچھ ہے اجابت میں قی صبا معراج
جو شوخی سی ہوا دم براق صاحب معراج

دینہ ہو فقیر لے کاش میری روح کا سکون

تو مر کر بھی نہو بیخ فراق صاحب معراج

۸۹

۱۱

رب غفار صاحب معراج
ہو شفا ئے عروج خدا اسکو
کس بند مئی صدق پر ہوا
شب معراج میں رہا کیا کچھ
کہیں نماز میں ہاں پچاسے پانچ
کہ شفاعت عاصیان حق سی
یا خدا جانے یا وہ عارچ عرش
شان افلاک کچھنا کہ ہوئی
رات دن بس سنا ئے جائے کوئی
اتری ہیں آسمان سے کیا ہے

رکھ مجھے جا رہ صاحب معراج
جو ہے بار صاحب معراج
شان گفتار صاحب معراج
رحم دیکار صاحب معراج
تھانرا وار صاحب معراج
ہوئیں مختار صاحب معراج
کیا ہے اسرار صاحب معراج
حامل بار صاحب معراج
مجاہد اخبار صاحب معراج
دیکھو انوار صاحب معراج

<p>۹</p>	<p>یا خدا پھر فقیر کو لے جائے شوق دیدار صاحب معراج</p>	<p>۹۰</p>
<p>تیرہ جان کو ہی درود مصطفیٰ دل کا علاج حبیب طراز رو بہا سے عناد کا علاج راسل یا اس قدر اس شاہ عادل کا علاج سخت یل ہو گیا آپ کی یاد کا علاج بے مہینے جائے اب کچھ ہو چکا دل کا علاج ہے درود یاسمائی و جمال کا علاج ہے مہینہ سرسبز راحت فزاد کا علاج بہر پلا یا رب ہی آپ بقاد کا علاج</p>	<p>مردہ دل کو ہے توبہ یا خدا دل کا علاج یون طبیب روح کا مسکن ہنود کا علاج سب غلاموں کو شفا ہی درود ظلم کفر کر تھامدینہ بین قیق اگر عجم میں لائے پھر کس لیے میری دوا کی فکر میں جواب میں راہ انہار صوب دراجر عقبے پائیں وہ نہر دم فنون تھا دل بیمار کو وہاں اک شہر مردہ دل ہم ہو گئے آپ مدینہ چھوڑ کر</p>	<p>۹۱</p>
<p>۱۱۱</p>	<p>کیون چلا آیا مدینہ سے فقیر افسوس اب کہاں نہ جان مخروں کی شفا دل کا علاج</p>	<p>۹۱</p>
<p>لے لیکے انکا نام درود اور سلام بھیج کر بیک تیز گام درود اور سلام بھیج اور ختم ہر کلام درود اور سلام بھیج عالی رہنے مقام درود اور سلام بھیج ایدل رکھ التزام درود اور سلام بھیج ہو ہو کے شاد کام درود اور سلام بھیج بہر لحظہ یا سلام درود اور سلام بھیج</p>	<p>ایدل تو صبح و شام درود اور سلام بھیج یا رب میری روح کو میری طرف دہان اے اہل مین ضرور شروع سخن میں تو غفار سے سوار غفران میں تب ترا لکھا دکھائے یا کہ سنائے کوئی وہ نام گر شاد کا جی دو جهان تنجو چاہے اس داعی سلامت یارین سے عدم نور ان</p>	<p>۹۱</p>

۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

ہر دم مرا پیام درود اور سلام بھیج
 رکھنے لے اہتمام درود اور سلام بھیج
 لے عیدِ شہداء ہم درود اور سلام بھیج
 بالآلف اقرارم درود اور سلام بھیج
 آپر بھی تو دام درود اور سلام بھیج

یا رب تو اس پیامبرِ ذوالکرام کو
 آزاد ہو مجھ و عموں جان سے تو
 تو ساکنانِ خلد کا ہو جائیگا سہم
 اس سرورِ چاہنے یارِ شہداء روز
 اور جو کہ ہیں سؤل کے اصحابِ اہل بیت

اس شاہِ دین کے در پر شہدِ روزِ لے فقیر
 رہ صورتِ غلام درود اور سلام بھیج

دیفِ احیاء

۹۶

کیا نورِ کبریا نے دکھایا علی الصبح
 وہنِ شیل صبح بکھنسا یا علی الصبح
 برسوں کا کا ہاتھ اٹھایا علی الصبح
 دیکھینگے ہم مدینہِ خدا یا علی الصبح
 کیا لطف چشم شوق لے پیا علی الصبح
 جز روضہ کچھ بھی یاد نہ آ یا علی الصبح
 کیا نورِ دین وہ نور ملایا علی الصبح
 ہر روز غم نے دکھو جلا یا علی الصبح
 ہکو وہاں سلام پڑھایا علی الصبح
 وہاں صبح بھر نے جوڑ لایا علی الصبح

شہرِ رسول جب نظر آیا علی الصبح
 کیا کیا سرورِ وصل حبیبِ قلوب نے
 ہم کیونٹ جا بٹھائے وہاں مسجدِ محل
 کیا رات تھی وہ رات کہ کہتے تھے مسافر
 وہ نورِ صبح اور وہ نورِ مدینہ اور
 محل کہاں ہی ناقد کہاں کہاں ہر رخت
 وصلِ حبیب اور وہ وقتِ نمازِ صبح
 شبہاے وصل حیک گزرنے لگیں تھ پھر
 آخر کو ایک دن جو فرقہ نے آخری
 اتنا ہمیں نہایا تھا صبح وصل نے

لے پیچ بند
 نہ سؤل سؤل
 دس دن سؤل
 ج سؤل سؤل
 سؤل سؤل

<p>۹۳</p>	<p>بھیر وہاں فقیر شکر کا سجدہ داکرے بھیر ہو وہاں یہ بار خدایا علی الصبح</p>	<p>۹۳</p>
<p>۹</p>	<p>کون شہر مکان ایسا جہاں ہے رحمتِ ارواح تو حل ایجاں نزع بینہاں ہے رحمتِ ارواح کہ وہاں عشاق کو شور و غل ہے رحمتِ ارواح غنی ہو کر جہنم میں رہتا ہے رحمتِ ارواح جہنم میں رہنے والے انسان ہے رحمتِ ارواح کہ جو کچھ ہو دینہ کا بیان ہے رحمتِ ارواح تو گویا آنسو دوزخ کا دہان ہے رحمتِ ارواح کہ ہر دم صورتِ بانج جنان ہے رحمتِ ارواح</p>	<p>۹۳</p>
<p>۱۱</p>	<p>فقیر ایسا علاج درو دل ہے مسجد احمد کہ جو فردوس کے ہمد استہان ہے رحمتِ ارواح</p>	<p>۹۴</p>
<p>بھیر بھی مدینہ ہو مری منزل کی طرح جو غل برج سبز ہو حاصل کی طرح عاشق تو گوہنہیں تساہل کی طرح عرض سلام کو رہون شامل کی طرح آسان ہو یا خدا مری شکل کی طرح دریائے غم کا پھر وہی حل کی طرح وہ مسجد رسول کی محفل کی طرح</p>	<p>بھیر ہی قرار پائے مراد کی طرح ہے وہ مرا علاج تپ جسم و جانِ دل آسان کرے خدا تو جہی وصل پہل کی طرح ہے درو یا سلام کہ زوار میں مدام میں ہوں نیہ ہو وہیں گھر ہو وہیں ہوں غرق بحر غم نظر آجائے یا خدا بھیر کاش حاکم روضہ جنت میں کچھ لون</p>	<p>۹۴</p>

ہر کلمہ یادہ شوق ہو یا رب مدینہ کا
وہ طیب ہے کانس گناہوں کو ہو کر ایک
شغلِ وطن میں ل ہو وہاں یا سفر میں

شکلِ وطن پین نہوں بالکل کس طرح
ہو جاؤں اس میں سحر کے قابل کس طرح
یا رب نہو دینے سے خاقل کس طرح

۹۵

تجھے غبارِ دل میں پہنایا ہے فقیر
ورنہ وہاں بھی خاک میں تول کس طرح

۱۳

آب و ہوائے شہرِ نبوی ہر بقلائے روح
کہلتی ہیں آنکھیں دیکھنے سے چہنہاڑوں
خارِ مدینہ ہر تو ہے شرکانِ چشمِ عیش
آپ بیت ہے تو وہ ہے آپ زندگی
بیماری مدینہ ہے تو ہے شقائے دل
کہنت بھی ہر تو باعثِ الفت ہے بس ان
دفنِ بقیع ہے تو وہ پہاں ہر راہِ خلد
عرضِ مہلوۃ وہاں ہے تو رحمتِ خدا کی ہے
طیبہِ طین یہی ہے تو محمد کا ہے وطن
فراش ہیں ہاں تو ہیں فرشتے و رسول
اُممہ جائے کیونکہ مرقہِ عالی سحرانِ حجاب
قالب ہو میرا قالبِ مرغِ مدینہ کا غل

وہ ارضِ اُت نخلِ جبرِ رحمت فرمائے روح
آن جالیوں سے ہوتی ہے کیا کیا صلاح
خاکِ من یا رب کی جو تو ہے کیا ہے روح
خراٹے طیبہ ہے تو ہر طیبہ اے روح
وردِ مدینہ ہے تو وہ ہر بس اے روح
وہاں ابلا ہی ہر تو ہے دفعِ بلا اے روح
ہر مرقہِ بقیع تو ہے اک فضا اے روح
برو و کون ہر تو وہاں ہے بارے روح
مہا نسر ہی ہر تو ہے مہا نسر اے روح
جاروب کش ہاں ہیں تو ہیں ہر مرقہ
کیونکہ مرقہِ حنیف ہے کشفِ اعجاز
عشقِ خدا و عشقِ نبی ہو جائے روح

بے جنت البقیع خدا یا فقیر کو
ڈر ہے یہیں کہیں نہ نکلی جا کر گرج

۹۶

رویف الخاء

۹۴

۱۱

درگاه کبریا میں ہے دستِ عافراخ
 وسیع عجم سے یوں دشتِ دہ سے تنگ
 لیجائے سب مری تجلِ تسلیم و آرزو
 تنگ آگئی بدن سے مدینے کو دیکھ کر
 دولائے حق نے منزلِ فردوس میں
 عشقِ شباک کب سے سنان زن ہو سینہ
 وہاں لے لے لے روزِ زمین ہما گئے
 تنگ آئے رنجِ جان تو آئے خطرِ نہیں
 جو تنگنا سے دہر میں ہیں تلخِ حبیب
 دیکھا ہے جب کو سعتِ راہِ مدینہ کو

عشقِ نبی میں ہوئے مرا حوصلہ افراخ
 اسکو تو محض دشتِ مدینہ ملا فراخ
 اتنا کہاں ہے دہن بادِ صبا فراخ
 رنجِ سفر میں ہو گئی تھی جو قبا فراخ
 ایسا کیا رسول کا دستِ عطا فراخ
 سونے سینہ کیونکہ ہوں جا بجا فراخ
 دیکھو تو کس قدر ہے یہ ملکِ خدا فراخ
 جب نہتِ رسول میں ل ہو گیا فراخ
 جس سے اسکو صحتِ ارض و سما فراخ
 فکرِ سخن میں ہے روشنی ہی کیا فراخ

کلمہ یعنی شباک
 درجہ عشقِ شباک
 بکثرت دل
 چون آئے ہیں

اللہ بھیر مدینہ ہوا اور یہ فقیر ہو +

ہے اس سوال کے لیے دستِ افراخ

۹۵

۹

نہیں اس دہر روشن پر حجابِ کمِ برزخ
 وہاں ہیں رحمتِ اللعالمین تو ہیں کیوں عاصی
 گزر گاہِ شمیم مصطفیٰ ہے تو عجب کیا ہے
 طفیل سا کرنِ طیبہ سکونِ دل ہو یا اللہ
 بقیع پاک کے مقبرے سے ہو یا رنجِ دنیا

نظر ہے خیرہ پیش آفتابِ کمِ برزخ
 طفیل آنکھ نہ ہو گیا عذابِ کمِ برزخ
 کہ ہو مشکل بابِ حلدِ بابِ کمِ برزخ
 بزمِ ہمیں ہم وہ رد و اضطرابِ کمِ برزخ
 نصیب ہے ہو یا رنجِ جبکہ خوابِ کمِ برزخ

ابھی زور زورہ میرا چشم شوق ہو کس گلشن
جو گورستان میں نہ کر مصطفیٰ آئے تو پہچان
نخیریں آئیں سیرا پس جب رسول اللہ

کھینچے روئے انور سو نقاب کیم برزخ
غدا کیم برزخ نوا کیم برزخ
نہو ہیت قدایا بار پاد عالم کیم برزخ

فقیر اللہ سے امید ہے مرگیشیہ میں

۱۱

نہ پوچھا جائیگا مجھ سے حساب کیم برزخ

۹۸

لگا دینا تھیں جہنم شوق کے شکار بانی
مدینہ میں غشی ہو تھا جو رنگی خندان سرخ
وہاں کھسار کو عسکر کے گہستان طیبہ پر
فراق جان جان میں کیم نہ ہو زنگ روتا
یہاں عشق رسول اللہ میں لخم ہو چکا
ہو زور و سیہاں کے اسکار و غداوت کے
دل عاشق کو وہاں ہر خار ہر شرک گان چشم
وہ گل ہر جلوہ گر حسد کے گلزار مدینہ میں
وہ کیا کچھ سرخ و ہو لگے جا بنا زور و
حدیث مصطفیٰ آئے دیو ایسی شہر ہے

سرخ شامی نسو میں جنتی بانی شرکان سرخ
بدلی میں ہی انبیا ہر اور چشم گریان سرخ
تو یوں دل کھسار ہر لعل بدخشان سرخ
کہاں تھی ہو جان بانی ہو کل دیوان سرخ
مکان باقوت کے جنت میں کیم یوں سرخ
گو تار سیہ میں نہیں تار سوزان سرخ
دل شمن میں کیم یاتر ہو اور چو پیکان سرخ
بشکل لالہ ہو وہاں گل خون کی چشم حیا
کہ ہر دم خون عدا تھا اور انھی تیغ تیرا
کہ ہو گو مشکبوس نب خرم اور خون شہیدان سرخ

بہی ہوں سرخ و جو ایک نوا محمد میں

فقیر اپنا بھی ہو خون شہادت کے گریان سرخ

روایت الدال المہمۃ

۱۲

۹۹

لکھنؤ
مکتبہ الامام
لکھنؤ

عرب ہے منظر نشان محمدؐ
 بخار خون کفر کدم پی جان
 رنج مہر قیامت کا نمونہ
 گئے اک حرف طرف تفرین
 ادا کب ہو شکر انکا کہ جو پین
 بہت ان باپ پر میرا احسان
 الہی کو نسا دن ہو یگاہ وہ
 الہی عاشقان! صفا کو
 لگا بین جائے سنگ آستان
 غم امت میں تھا اللہ کیا کچھ
 پیام آیا ہم اتنا خوش کرینگے
 یہ جن جانوں کا غم سی جان
 ہنسنا ناہکو عشرت میں خدا یا
 بنے قلم بھی اک چھوٹا نقطہ
 ہمیشہ روح احمد کے لیے تو
 بہت رکھ مجھ پر احسان بھائی

عجم ہے زیر فرمان محمدؐ
 لب شمشیر و پیکان محمدؐ
 رنج شمشیرِ عربان محمدؐ
 ہوئے جو حرف گزیران محمدؐ
 خدا کے بعد احسان محمدؐ
 آہنیں کرتا ہوں قربان محمدؐ
 کہ ہو غمین پھر ہی جہان محمدؐ
 ہوئے داغ ہجران محمدؐ
 مجھے ایک کاش دربان محمدؐ
 وہ جوش چشم گریان محمدؐ
 نہوگی پھر خون جان محمدؐ
 وہ جانیں ہوئیں قربان محمدؐ
 طفیل روی خندان محمدؐ
 درون نون عرفان محمدؐ
 مرے اللہ رحمان محمدؐ
 طفیل روح جستان محمدؐ

مجلس مدنیہ میں آیا
 دلا اندر کھڑے تھیں
 احوال جو پہلے
 اس میں مدنیہ میں
 میں دیکھ کر ہنس رہا تھا

فقیر اپنی کہاں طاقت ہے ولہ

کہ ہوں میں کچھ شتا خوان محمدؐ

۹

۱۰۰

کان کہ دعا و ناصیل علی محمدؐ

نخن نقول ربنا صل علی محمدؐ

دل ہوا آرزو میں خن وضعہ کاشن جا کہوں
ہے ہی گفتگو نے دل ہو یہی آرزو کی
جن بشر کو روز و شب حضرت حق سے ہر
اول و ختم ہر کلام ہی عرب میں الترام
طیب سے وہاں کان ہی مثل عطر دہان
عرض صلوٰۃ کا مرا کیا ہی زانیہ ہاں
نقش ثواب وادان کے لیے رہا بیتان

شام و سحر ہی صدا صلی علی محمد
وروز زبان رہے مرا صلی علی محمد
ریت غفور مصطفیٰ صلی علی محمد
صلی علی نبیا صلی علی محمد
جس سے سنا ہی سنا صلی علی محمد
جس نے کہا ہی کہا صلی علی محمد
جو کہ قلم سے لکھ گیا صلی علی محمد

مکہ بھی عارین
اور کاشن جا کہوں
صلی علی نبیا
صلی علی نبیا
صلی علی نبیا

عرض قصیر موقبول رحمت ص ہو نزول

لحمہ بنظمہ یا خدا صلی علی محمد

۱۰۱

وروز زبان ہو ہر زبان صلی علی محمد
حاضر و غائب یکساں حال مرا ہوا خدا
میل ہی وردیہ نہیں کہتی ہیں بلکہ کہ ہیں
وہ سے ہمیشہ تابع ہی شغل و شوب
رگیا ہا سے میں ملول حضرت قدر و دل
اسکی ترازو سے عمل ہو فیصل بے خلل
کیا ہی عمل درود دہے و نو ہا نہیں ہے
سب کی طرح بار بار لاکھوں و دوں شمار

کہتی ہو ہر زبان زبان صلی علی محمد
کہتا رہوں یہاں ہاں صلی علی محمد
حور و ملائک انس جان صلی علی محمد
و کہ ہو ظاہر و نہاں صلی علی محمد
کہنا نصیب ہے کہاں صلی علی محمد
رطل ہو جب کس گراں صلی علی محمد
بے وہ مستراح بے زبان صلی علی محمد
ریت غفور جاودان صلی علی محمد

اسکو خدا یہاں نہ کہہ مجھ میں نیجاں نہ کہہ

فقیر دل تو درون مدینہ ہے میرا
اگرچہ میں ہوں برون مدینہ احمد

غزل ثانی فارسی بے نقط

۱۰۴

۱۳

دل اگر مجھ دعا گردد	حاصل راس امر با گردد
اگر آو دلم رسا گردد	در دِل را سہمہ دوا گردد
وردا لا اِلہ الا اللہ	روح و دل را سرود با گردد
گم رود در درو محال رکس	در درو بیچ رہگا گردد
کاسہ عمر با اگر معمور	در درو سرور و را گردد
گردد اسلام مادر و کامل	دیر دار السلام وا گردد
گر رود در درو ہر در دل او	ما و کامل درو شہا گردد
کلک را و سح کو کہ در ہر عمر	ما و راس دوسرا گردد

طالع کو فقیر گاہ و دوا
وصل نصیر رسول با گردد

۱۰۵

۱۳

غزل در مدح مسجد محترم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نظر گاہ دو عالم ہر رسول اللہ کی مسجد	مہو جنت کیا کم ہر رسول اللہ کی مسجد
کبھی سجدا کرتے تھے اس مسجد میں ہم ہر	ایسا پیو دلیں ہر ہم ہر رسول اللہ کی مسجد
وہی ہر مسجد گاہ مصطفیٰ طاعت رسولی میر	عجب جا بگو کریم ہر رسول اللہ کی مسجد

<p>کہاں کی سنجھو کی ٹہنڈک بنا زونین ہلایں اگر وہ ایت حمتہ للعالمین مخفی اسی میں ہے بشکل خلد و بان لکونھا مریخت خوف و غم ہم اُسکو دیکھ آئے شکر ہو اگر دن کہتے تھے ریاض جنتا سیدین و صد سیدین منبر سیدین جناب بحرِ حمت صدفِ بروجِ سبز ہی زیبا حیاتِ مروگان لہو اسی میں مثلِ روح اللہ زناہرت میں بشکلِ ظہم سوہ فاتحہ کے بعد وہ بروجِ سبز سا کافرون کو زیر و تیا ہے</p>	<p>کہاں کی چشم پر غم ہی رسول اللہ کی مسجد وہ از حق کی محرم ہی رسول اللہ کی مسجد عجبی دافع غم ہی رسول اللہ کی مسجد کہاں واللہ اعلم ہی رسول اللہ کی مسجد وہ انوارِ محجم ہی رسول اللہ کی مسجد کہ لطفِ خاص کا ہم ہی رسول اللہ کی مسجد تو گویا الطینِ مریم ہی رسول اللہ کی مسجد رسول اللہ سو ضم ہی رسول اللہ کی مسجد حق کفار میں ہم ہی رسول اللہ کی مسجد</p>
---	---

<p>صفائی قلب کو جاربِ کش ہوا یو فقیرِ ہمین کہ بس اکیسیرِ اعظم ہی رسول اللہ کی مسجد</p>	<p>۱۰۶</p>
--	------------

اپن کلماتِ مُصدّرہ و عشق و مدحِ روضہ منورہ

<p>ہنیں کی رام اس لکو کہاں ہی روضہ احمد دنِ بخش خود کو خصلت کے دن جبے شائستہ مدریہ میں نگاہِ شوق تھی جالی کر دین کہاں ہو چین لکو دیکھو کے بعد حیران میں مجھے تم ہی رفیقو کسلے پھر ہاں لے آئے حضورِ مین یہ حیرت تھی کہ میں نبی ہی ہو کر</p>	<p>کوئی رستا بنا دے جو کہاں ہی روضہ احمد تو کہتا تھا کہ دکھلا دو کہاں ہی روضہ احمد مگر یہاں ہاں ہی آنکھوں کہاں ہی روضہ احمد تصور کیا جو ہو تو ہو کہاں ہی روضہ احمد تمہارا پاس ہے در دو کہاں ہی روضہ احمد یہ کہتا تھا کہ دیکھو تو کہاں ہی روضہ احمد</p>
--	--

غنی ہو کر غلام ہند ہوا ای انضیا خسوس
 بہت سی ہی ہیں ان دُشمنِ فردوس کے طالب
 جو دامنِ حق ہی میں اور دامنِ باطنِ حق نہیں دیکھی
 نگاہِ شوق کا رخصتِ دن بہرِ تقاضا مٹا
 پڑا کوہِ الم سر پہ بونٹاں جبکہ زیرِ کوه
 یہ مینا بی تھی لاو سن ہم کینی تھی ڈرا ہر بھی

کہی تو ڈھونڈتی جاؤ کہان ہی دُشمنِ احمد
 خبر اب تک نہیں ماؤ کو کہان ہی دُشمنِ احمد
 تو وہ کیا جانیں ہی یاد کہان ہی دُشمنِ احمد
 کہ پیرِ ہر کھیتی جاؤ کہان ہی دُشمنِ احمد
 نظر سے چھپ گیا بتو کہان ہی دُشمنِ احمد
 کوئی بہرِ حسد اکہد کہان ہی دُشمنِ احمد

۱۰۷

فقیر اب نو مدینی کا ہی رستا دیکھ آئی تم
 جلوہ ہر چوہی کیا ہو کہان ہی دُشمنِ احمد

۱۵

سراجِ حق و جانِ اشتاق ہی رو دُشمنِ احمد
 مجھ کیا دُشمنِ فردوس کو ہی اس کے آد سپر
 دو عالم بن مسطرہ کی خوشبوئی رسالت سی
 مدیرِ ہمارک اندر کوٹ ایسا فوجِ صورت ہو
 قیامت میں عالم جس کے زیرِ سایہ ہو یمنے
 ہوئی اہِ نظر سد و دیارِ حبیبِ جانی سے
 چراغِ شمع کی محتاج کیوں خاص مسجد ہو
 ہزاروں عیاشانِ دُشمنِ حق ہر دم ہیں
 اثرِ حسنِ قدم کا حسنِ حادثِ پیچہ جس سے
 دامنِ یں ہی دلِ فارغ را در خونِ دُشمن سے
 وہ قیوم تو انا ہر کہیں لکھا دامنِ مجھ کو

الہی تو دامنِ لیلِ جہان ہی دُشمنِ احمد
 کین گون اوکریں مکان ہی دُشمنِ احمد
 وہ عطرِ طبع ہی کا عطر دان ہی دُشمنِ احمد
 وہ قالبِ مہینِ جہان ہی دُشمنِ احمد
 اوی غلِ کرم کا سا تھان ہی دُشمنِ احمد
 وہ کیا گنجینہ سیرِ نہان ہی دُشمنِ احمد
 منورِ حسین ہر دم ہر شان ہی دُشمنِ احمد
 یہیں گویا شفا کا مکان ہی دُشمنِ احمد
 زیارِ نگاہِ خلقِ دو جہان ہی دُشمنِ احمد
 وہ آفاتِ عالم کی اماں ہی دُشمنِ احمد
 کہ پیرِ مقصود جانِ ناتوان ہی دُشمنِ احمد

یہ دُشمنِ احمد ہی ہے
 جو دامنِ حق ہی میں اور دامنِ باطنِ حق نہیں دیکھی
 نگاہِ شوق کا رخصتِ دن بہرِ تقاضا مٹا
 پڑا کوہِ الم سر پہ بونٹاں جبکہ زیرِ کوه
 یہ مینا بی تھی لاو سن ہم کینی تھی ڈرا ہر بھی

بیانِ حیلِ خد گدِ رگاہِ رسول اللہ الصمد

۱۰۹

چشمِ سر ہوا در تماشا ئے اُحد
موم دل ہو جاوے دیا ہر شکل
کیون نہ اُس کا بول بالا ہو م
شرین عشاقِ احمد کے لئے
کسی آفت کا سبب جس کے
میں نہ کیوں تریکِ طوبی کی
یا خدا پھر بھی مدینہ ہو مقام
وہاں ہو کس شکِ نیست کا گرد
ہیبتِ نوری وہ ہے تو پھر
ہے انیسِ مصطفیٰ تو کیا عجب

طویرِ دل ہو اور تجلا ئے اُحد
دیکھو وہ روئے زیبا سے اُحد
مصطفیٰ جاتے تھے بالائے اُحد
سنگِ میزان کیون بن جائے اُحد
دلین ہی جوشِ تمنا ئے اُحد
کیا کہوں صفتِ سراپے اُحد
و مبدم پھر بھی نظر آئے اُحد
ہی دلِ عالم زلیخا ئے اُحد
کوہِ عالم کب ہیں ہمتا ئے اُحد
خلد میں انسان بن جائے اُحد

ملہ مدینہ میں
جگاہِ رسول اللہ
مکرمہ دستِ رگاہ
چہاں ہوا اس کی
دوستِ دل کوئی

جو نہوا درادِ مولے اسے فقیر

تجگو پھر بھی کون دکلائے اُحد

۱۱۰

کیون نہواں سورہ لطیفِ خد شانِ اُحد
ہو یگا آنجے لہرِ سنگِ ازوئے ثواب
رشتہ سے ٹکڑے سر کوہِ عجم کو ہوئیں خاک
سرِ سرِ محبوبِ احمد ہی وہ کوہِ پر شکوہ
دولتِ ملکِ خد کو مل گیا خازنِ آئین

لعلِ حُتِ سرورِ عالم ہی بہانِ اُحد
بہرِ غیبِ مصطفیٰ ہیں جو مہمانِ اُحد
کب ہیں ہنسنگے گ کاہِ میدانِ اُحد
اور رسول اللہ پر قربان ہی جانِ اُحد
ہی یقینِ پاک میں گنجِ شہیدانِ اُحد

<p>پھر کھائے مجھ کو وہ رو درخشان اُحد اللہ اللہ یہ فرخی ہائی دامن اُحد چشم گریان میری اور وہ رو خندان اُحد کاش میں یوانہ ہوں دروہ بیابان اُحد شعلہ زن ہو آنکھ و لہن نار حرام اُحد کیون وہاں لڑتے کھائیں سنگ طفلان اُحد دستِ حاسب میں ہو جہدِ راسِ میزان اُحد جو میں شہید طفلی میں خاکساران اُحد کون کون اسپر ہے ہمراہ سلطان اُحد</p>	<p>پھر ہو غائب مجھے یارب چہرہ تارکیش جسکی دست میں ہا گنزار دیار حبیب رو آتا ہے اسی غم میں کہ ہو میں بچہ بچم ہر مرا سمورہ ہندوستان میں دل خراب کیا اسی غم ہی ہوئی ہر سنگ میں آتش نہا ہو چکی ہیں جو یہاں دیوانہ حُبِ سول ثقلِ میزانِ محبت مجھ کو یارب ہو نصیب سنگِ یرسیر ہو آنکھ غیرتِ بالینِ عیش مہجِ خیرِ دو عالم ہو وہ کوہِ با صفا</p>
--	---

<p>موم دل ہو جائے یارب یہ فقیرِ نیکدل بہر سلطان اُحد بہر شہیدان اُحد</p>	<p> </p>
---	-----------

توصیفِ شانِ شہداء اُحد علیہم الرضوان من اللہ الا

<p>عجم خیر الناس ہیں شاہ شہیدان اُحد جسکو ہے یہاں حبِ اللہ شہیدان اُحد تھا میرے حبِ لخواہ شہیدان اُحد کوہِ میزانِ ہر خشک و شہیدان اُحد نسبِ بیلِ غلہ وافر و شہیدان اُحد اللہ اللہ جہد فی اللہ شہیدان اُحد</p>	<p>کس طرح عالی ہو جاہ شہیدان اُحد کیون نہ ہو محشور ہمراہ شہیدان اُحد آپنا اُحد کی نماز اور دفن ہو نا سامنے تو لے کیا بارِ عمل آنکا ترازو عقل کی آپ شہید شہادت کا مزا گویا کہ تھا زخمِ خندان آنکھ تھو رشکِ خنجرِ عیش</p>
--	--

سنگر نیرنگی و رستگاری کی زمین
کو کبھی ہیں جو دفون میں آتے پاس
کیونکہ عشاق کو ان میں ہو مو کر شہید
بہنہ ہی جانتا ہے کسی وہ مقبول ہیں

شامل تسبیح ہمارے شہیدانِ احمد
اور مزاحمت ہے ہی ماہ شہیدانِ احمد
مضطرب روح ادا شہیدانِ احمد
یاد دل احمد ہی آگاہ شہیدانِ احمد

۱۱۱

رحم شہیدوں کی زیارت کی لیے ہر ای فقیر
توئی مان دیکھی تو ہی راہ شہیدانِ احمد

۱۳

جو خدا دکھائی ہو کدوہ مدینہ محمد
نظرانی دکھی ان نظرانی اب یہاں کیا
وہ فتا گوردانکا ہو کنارہ مادر حسد
بہت سی ہیں کا وطن ان کو وہ مدینہ
ادنی ہوئی ہے ہر لہری پہی کہ کنگ
چلی جائیں پیریں تو فیت کیوں لائیں
وہی کا جنت بنا ہو جو خاکیش اک دن
نظرانی ہندوین ہر پیریں شکل کافروں کی
وہی ہر برگ تک کہوی درد سے خدایا
جو وہ جانیو کی آگین ہی لین پیری ہیں
وہی خندہ سحر ہو تو سام ہر سفر ہو
نہ ہو پیر و مان سی پیدا ہو جسم جان سی

تو غنی بنائی ہو کدوہ مدینہ محمد
جو نظر نائی ہو کدوہ مدینہ محمد
جو پیر چھپائی ہو کدوہ مدینہ محمد
نہ سلا تو نائی ہو کدوہ مدینہ محمد
کہیں بھی پائی ہو کدوہ مدینہ محمد
جو وہیں شہائی ہو کدوہ مدینہ محمد
کہیں لہن لائی ہو کدوہ مدینہ محمد
کہیں پھر پائی ہو کدوہ مدینہ محمد
اگر آ ز مائی ہو کدوہ مدینہ محمد
تو نہ کیوں بلائی ہو کدوہ مدینہ محمد
وہیں پھر تنہائی ہو کدوہ مدینہ محمد
نہ کہی رولا ئی ہو کدوہ مدینہ محمد

مین ہزاروں آدھین ہمارے فقیر افسوس

کہندی تو جانی بکودہ مدیت محمد

وہ حسن و جمال محمد
وہ عارض صورت محمد
سب ظل من قدم بین
ہی ابر رحمت رحمان
قرآن ہی اگر دیکھو تم
حق جسکا مصدق ہی آپ
ہیں تہ نظر عالم کے
کیا وصف کسوں عالم میں
مختر بین نہونی یا رب
چون خاک مدینہ ہم کاش
اسکے لپی تھا کیا کچھ
تجوہ ای است ناشکر

وہ جاہ و جلال محمد
وہ خط و خال محمد
اللہ ری کمال محمد
وہ ہود و نوال محمد
توصیف خصال محمد
وہ حق ہی مقال محمد
وہ میم و دال محمد
ہی کون مثال محمد
خرمان وصال محمد
ہوتی پامال محمد
وہ ریح و ملال محمد
کچھ یہی ہی خیال محمد

برای شرف و جلال شفاعت
ابلاغ

ہر دم سے فقیر پنا
مولی سے سوال محمد

۹

۱۱۴

رخ نبی چکون سپہ نگران رخ محمد
وہ جو کہتی تھی نور دہان رخ محمد
کہ ہی آفتاب محشری ان رخ محمد
نہیں ان حجاب ہر رخ نہان رخ محمد

ہوا مہر آسمان لجان رخ محمد
وہ نظر تھی کتنی عالی کہ جوتی نصیب اصحاب
کہ کمال شفاعت ہی سب جہان خاک شہم
وہ شکل مہر انوری نہان شعاع میں خود

ایک
وہ بطن من الجوہ
ان ہر لاری جوی

بخ ستر حق نظر میں ہا غیب سے وہ گیا
یہ زمین شترابی بنی گلستانِ فردوس
بخ بیگلون کو اس ہی ہو کیونکر شانِ اعراف
ہوا برقی قبر مولیٰ وہی کافرون کی جائے

رہا خلیفہ دینہ میں عثمانِ بخ محمد
اگر اسکی نظم میں کچھ مویانِ بخ محمد
جو کسی شقی ہی متعرض ہو یہاں بخ محمد
پہلو مینوں کو انوارِ جنانِ بخ محمد

یہ فقیر قولِ ثابت یہ ہو قبر میں خدایا
کرد کہا میں جب تکیر میں سی دمانِ بخ محمد

۱۱۵

۹

قرآنِ اعجازِ محمد
مٹی دل سے صدائے خشیت
حق سے اعطاءِ علو میں
کیا جانیں اہلِ نہایت
اللہ ہمارے دل کو
بے برگ و ثوابین چین
وہ دل سے نکلیں اسرار
حاضر تھے سنگ و شجر بھی

سمت ہے رازِ محمد
اللہ سے نمازِ محمد
ہے کون انبارِ محمد
سترِ آوازِ محمد
دسے سوز و گدازِ محمد
بے سوز و سازِ محمد
ہے حسین طرازِ محمد
شکرِ آوازِ محمد

مرجاؤں فقیرِ ابر کاش
میں ہوں جانتا محمد

۶۱

ذکر مقامِ محمود جاری و در رسول اللہ الود و دور
۱۱۴۱ | یومِ نوحہ و کہ آن چاکینِ عرشِ الہی بہت

کئے محمد سے حقائق نے خوش نصیب مقام محمود
 مقام محمود ہے حبیب انکا وہ حبیب مقام محمود
 اگرچہ محشر وہ درو دل ہے کہ اُسین ہر کوئی مشتعل ہے
 مگر دوا بھی تو متصل ہے وہاں طبیب مقام محمود
 مقام محمود میں الہی جو جلوہ گر ہوئے بخت انہی
 تو دیکھتی ہوئی چشم عاصی کہیں قریب مقام محمود
 یہ دیکھے کیسی وہ ثنا ہو وہ کیسے الفاظ میں ادا ہو
 جو بہر تحمید خوش ذرا ہو وہ عندلیب مقام محمود
 وہاں ہے وہ بوئے باغ سرمد کہ بہن مطبق اسکے بس
 تو ہوئے کسا سولے احمد دماغ طیب مقام محمود
 یہ پنجگانہ دعا ہے میری اذان سن سن کے یا الہی
 مقام محمود منزل امنی ہو یا رقیب مقام محمود

فصیح اسوقت کوئی دیکھے مقیم ہو گرجہ پائے سکے

۱۱۷ قریب ہوگا رخ بنی سے رخ عجیب مقام محمود ۱۱۸

سبیل جنان ہر سبیل محمد
 پسند آئی طرز جمیل محمد
 ہوئے جو کہ اعدا قلیل محمد
 نہ چھوڑے گا اخذ و بیل محمد
 جب آئیں گے عیسیٰ و یسلیٰ محمد

رہ رویت حق و پیل محمد
 جمال قدم کو بہی شہری کچھ
 وہ مقہور قہر و جلال خدائے
 جو یہ گہر و ترسانہ لائیں گے ایمان
 وہ یعنی تریخ آجائیں گے سب

اشعار و کلام
 شاعرانہ و ادبی
 کلام و شعر
 کلام و شعر

<p>خدا ی جهان ہی قلیل محمد محمد سی ہر جزیل محمد کہ ابد سی جبریل محمد کلام خدا ی جلیل محمد ہوا او کو قوم یہ قیل محمد سنا جب قیل قلیل محمد وہ جو کہ تہیل قلیل محمد محمد سی شمع طویل محمد یہ ہر جا خدا فی حدیل محمد</p>	<p>کفیل نجات جهان مصطفیٰ مین نہو نیکا دانند احب مقطوع نظر لالت لام سیم اس لی ہی محمد پ لائی تبرات و کرات مقدہ محتایان جن طبعین کا قواریر دلہای کفار ٹوسے کہاں کفیل جہان ہی قبول ہر شے ہی مصر و تسبیح و تہلیل سنایت تو دیکھو کہ قادہ ہی لیکش</p>
--	---

<p>فقیر اس پس کہین قلیل جان ہو مدین مین زیر قلیل محمد</p>	۱۱۸
--	-----

<p>تو دکھا گیا وہ انوار خفی عشق محمد بہین عالم مین نہیں خط عشق محمد تو ہوا او کو حیات ابدی عشق محمد جو بنائی مجھی بواب نبی عشق محمد تری اللہ ری نادک غلبی عشق محمد ہوا سودا دل ہر غری عشق محمد یہ ہوا کیا نہوا تج کو کبھی عشق محمد ہوا قوت دل ہر پیر و صبی عشق محمد</p>	<p>جو خضیات لی سی ہی حلی عشق محمد ہوا نور دل ہر سعد و قس عشق محمد یہاں جولی آیا سید الی عشق محمد سین ناقلی ہوید قیس مین گو یا ہو ی مقول جو عشق ہی شاق کی قاتل یہ مجھ کیون نہو دیوانہ کہ مانند سودا کبھی ای عشق دنیا نہیں دیکھا ہی مدینہ ہوا لایان جسد کی لپی یہ قوت نامی</p>
--	---

۱۱۸
کہاں کفیل جہان ہی قبول
ہر شے ہی مصر و تسبیح و تہلیل
سنایت تو دیکھو کہ قادہ ہی لیکش

دو سہجہا ہی اسی ملک میں ستر ملکوں کی
دل عالم میں اثر آج ہو جس اہل سخن کا
کہ بنا تا ہی جب انسان کو ذکی عشق محمدؐ
تو سہجہا کہ یہ ہی او سکودلی عشق محمدؐ

۱۱۹ کہین ہو جانی فقیر اب غم دارین سی فارغ
وہ نصیب اسکو ہو یارت یعنی عشق محمدؐ

یہ دل ہوئی ادھست و جوئی محمدؐ
حدیث محمدؐ ہو اور گوشن دل ہو
قدم ہوئیں اور گر در راہ مدینہ
وہ گلزارِ روضہ ہو اور بلبلِ دل
یہ بات اپنی ہوئیں وہاں جالیوں میں
یہ میرا دہن ہوئی اور وہ صراحی
وہاں رات دن ہوئیں اور مین گنہگار
تنہا ہی اکدن ہو وہاں آستان پر
بقیع مدینہ میں ہو قبر میرے
محبان احمد محبان حق میں

یہ اٹکھیں ہوں اور شوقِ رومی محمدؐ
زبان ہوئی اور گفتگوی محمدؐ
یہ عاشق ہو اور خاک کوئی محمدؐ
دلیغ روان اور وہ بوی محمدؐ
نظرِ محو حیرت ہو سوئی محمدؐ
یہ لب ہوئیں اور وہ سہوئی محمدؐ
بہرونِ شل سگ کو بکوی محمدؐ
جسازہ مرا روبروی محمدؐ
پی تربتِ مشکبوی محمدؐ
عدوِ حسدِ امین عدوی محمدؐ

۱۲۰ فقیر اپنا دل ہے زیارت کے قابل
کہ اس دل میں نے آرزوی محمدؐ

کیون صبرِ سخائی دلِ ناشادسی برباد
نہرِ جیلِ طیبہ دکھائی اگر اسکو
جو دشمنِ سنت میں مطیعان ہو امین
وہ عاصفت ہیں صفتِ عادی برباد

۱۱۹ کہین ہو جانی فقیر اب غم دارین سی فارغ
وہ نصیب اسکو ہو یارت یعنی عشق محمدؐ
۱۲۰ کہ اس دل میں نے آرزوی محمدؐ
۱۲۱ کیون صبرِ سخائی دلِ ناشادسی برباد
نہرِ جیلِ طیبہ دکھائی اگر اسکو
جو دشمنِ سنت میں مطیعان ہو امین
وہ عاصفت ہیں صفتِ عادی برباد

کیا یہ محکمستان عجم ہو چکے جس طور تب مع دل اینا ہو کہ شوشت مدینه	نشد او ہوا گلشن شداد سے ہر باد اور خاک مری جائے وہاں دیر باد
مخلص کسی ہجو ریدنیہ نہیں کیوں ہو اک خار مدینہ جو دو امیرے جنون کی	ہر در ہم خالص ہر نقاد سے برباد کیوں خون کیا نشتر قصا د سے برباد
یہ جاتے دیر و صند پافتاد اگر ہم جالی ہیں چنسا دل ہو طائر فردا	کب ہند میں ہوئے کسی افتاد برباد کیوں جاری وہ سن شیکہ صفا د برباد
آپادی دل و دیر چرخ نبوی ہے	یہاں تل ہیں چرخ زلف تم اسجاد سے برباد

نہیں ہر دل کی
عجیب دلی سے
نہیں ہر دل کی
عجیب دلی سے

۱۶۱	عجم یہاں کا نہ کہ دلیں فقیر اب وہاں چل کیا ہو گیا گھر اجرت آزاد سے برباد
-----	---

جو نقوش دل ہیں اوصاف جمیلہ محمد ہمیں خلعت قیامت کے خطر نہیں کہ ہر	نظر آئی گئے وہ انوار جلیلہ محمد یہ حاج دلیں روشن ہر فیتلہ محمد
رہ چل حصیت میں تو حلوں قہر ہو گا وہ اگر چہ ہو فلاطون بھی سرسبز ہستی	کہیں ہوئے محل مشکل وسیلہ محمد کہ یہاں عقل جسکی ہو عقلہ محمد
ہمیں طوق فہم انسان شرف کو پہنچ میری مٹھنے یتیم و صلوة یا خداؤ	کہ نید ہا براق جنت تطویلہ محمد جمع آل اصحاب و قبیلہ محمد

۱۶۲	یہ عجیب ہمیں کہ حبت تین فقیر ہی جی وہ ملا ہے ہکو دنیا میں وسیلہ محمد
-----	---

ترغیب سنی نبی محمود و زود عات محفل مولود

وے خدا وہ محبت احمد
 شخص ذکر ولادت احمد
 چاہئے یوں ہی اُمت احمد
 جیسے کرتے ہوئے سووم و قیوم
 چھوڑ کر سہیت کذا یہ
 وہ عبادت نور ایمان ہے
 اور یہ بدعتین جو کرتے ہو
 بدعتی بنکے پہر نہ ہنا تم
 حشر میں بدعتی نہوینگے
 ہمکو کہتے ہیں سائے مبتدعین
 کہ جو کہتے ہیں یوں مجالس میں
 ہم یہ کہتے ہیں ہر عدو پر آئے
 ہمکو بدعت کے بس عداوت ہے
 حال دلو ہمارے جاتا ہی
 کہ مجتہان مصلحتے ہیں ہم
 کہ ہر اک امتی کو ہو معلوم
 یہ حقیقت کھلیگی مشرین
 کون بھوٹا ہے کون سچا ہی

دل ہو نحو اطاعت احمد
 بہین اس طور سنت احمد
 ذکر میلاد و رحلت احمد
 ذکر اخلاق و سیرت احمد
 جو کرو ذکر حضرت احمد
 اسمین حاصل ہر غربت احمد
 تم ہو اور تمپہ نفرت احمد
 انتظار شفاعت احمد
 زیر ظل کرامت احمد
 انکو ہے یہ عداوت احمد
 ہنو ذکر ولادت احمد
 لعنت اللہ و لعنت احمد
 ہم ہیں شیدائے سنت احمد
 وہ خدایت غرت احمد
 مقتضی یوں ہی لعنت احمد
 راہ و رسم شریعت احمد
 خاص وقت شفاعت احمد
 کون ہی اہل سنت احمد

مسفر سنت اب ہوا تو فقیر

تیرہویں دن کو جو حاضرانِ محفل مولد
 تو بڑی سنت آجادِ باطنین اور نسکے
 نقلِ خلوتِ آمِ رسول حق ہی جلوتِ عین
 ولادتِ آبکی پس ہوگی یکبار عالم میں
 جو کہتی ہوتی تھانہ روزِ پیدائش حضرت
 ہمیشہ کہتی ہو پیدائش ہی وقتِ مہرِ سل
 تولدِ آپکا ہونا ہزار دنِ بارِ عالم میں
 کہ مادت سے کین لوگوں کی اور کسکا عقیدہ ہی
 نہیں نہ تہا رہے غلت ہمارے دشمنی تم سے
 وہ منبرِ مبارک میں جو پیدا ہوگی یکبار
 کہ جسکو دسید تم آپ پیدا کرتی ہو ہر روز
 کوئی مشکل کشا کہتا ہی اس محفل کو تو بہری
 وہ بی نام نشان ایسا متہا ہو گیا کوسے
 ہمارے غلطی ظہرِ شمسِ آئی عالم میں
 محبتِ دیرِ چمکا سیکو میر و فرخ و افغان کے
 تہسک لگایا سلا دیتی ہی ہو کو ذکرِ سنت کے

لگا رکھیں مجاہدی عطر دانِ محفل مولد
 تپائی گندِ برکت و نہ میانِ محفل مولد
 بڑی گستاخ ہیں عساکرِ لانِ محفل مولد
 بڑی جھوٹی ہوا ہی ازلِ بابتِ محفل مولد
 یہ کذبِ افترا ہی وارِ شانِ محفل مولد
 اور اس سے پوری ہی عزتِ شانِ محفل مولد
 ذرا انصاف ہو آغا شتانِ محفل مولد
 بین کشی تو سو قوم دشمنانِ محفل مولد
 کہ ہم خود کی ہیں دشمنانِ محفل مولد
 اور مریل ہی تہا کوئی جانِ محفل مولد
 بڑی شرمین ہو تم ایستہ انِ محفل مولد
 کوئی حاجت روا امیرِ کانِ محفل مولد
 جو تم کو ہی غمِ نام و نشانِ محفل مولد
 نہیں محتاجِ نرم و محمدِ شانِ محفل مولد
 فقط ظاہر کی ہی آہ و فغانِ محفل مولد
 کچھ ایسی پرسوں داستانِ محفل مولد

فقیر الہیایانِ رزقِ برکت میں سنت ہے
 کہ ہیں سنت کی عالِ منکرانِ محفل ہے

ترغیب جن صلوٰۃ و سلام بحباب الہام صلی اللہ علیہ وسلم

نذیب انبی ہی تم تو بہ کرد پڑ ہو در و در	بدعت و شرک ہی ہی پتی ہو پڑ ہو در و در
سنت مصطفیٰ کو لو بدعتیں ساری چھوڑ دو	مبتدعو پڑ ہو در و در مبتدعو پڑ ہو در و در
نوحہ گری ہی ہو چکی ناموری ہی ہو چکی	صلوٰۃ علیہ کو ذرا تو سنو پڑ ہو در و در
کر چکی خوب محظنین دلی نکل چکی دہو میں	دہان کی فزی آڑاوا نیک بنو پڑ ہو در و در
چاہی ایسا الترمذی لیل و نہار مصلح و شام	جس ہی سنو در و در جو کہ پڑ پڑ ہو در و در
اتو نہو حدین تلخ خیسر مسلین	بدعت و شرک کا کہی نام لو پڑ ہو در و در
ہنرہ و انہوین ہائی کاسہ عمر بہر بخائے	وقت کو خالی ہی تم جانی نہو پڑ ہو در و در
محفل محدثہ کی بس اتو نہو کہو کچھہ ہوس	گوشتہ نشین نہو چلو بیٹھہ ہو پڑ ہو در و در

۱۲۵	نیت خالص ای فقیر ہی تو بہت دستدیر	۷
	عرض جناب مصطفیٰ ہو شیکا جو پڑ ہو در و در	

یہ ذکر نہی ہو کفر سرمد الہی صلی علی محمد	آلہی صلی علی محمد آلہی صلی علی محمد
آلہی مکن ہو شہر احمد عمل ہو اپنا در ویدی	کہوین ہر دم قرین قد آلہی صلی علی محمد
ہری میں اب تک خرم دلی کہ یاد آہی ہم اب تک	تو در دقتا نیز سبز گنبد آلہی صلی علی محمد
آلہی صلی علی نبی آلہی نبی استجب دعائی	اقول کل المساء والغد آلہی صلی علی محمد
سان در و سلام یا نبی بن ہر در دل شب	زبان میں ہر زمان کہ گوید آلہی صلی علی محمد
در و دفع ہر لا در و در خود رحمت خدا ہے	تو کیوں نہو میر کا مقصد آلہی صلی علی محمد

طفیل حمد خدای عالم پی صلوٰۃ رسول اکرم

۱۲۶

نہو دعا پختہ کی رہا ہی صلی علی محمد

۱۳

نازل ہوا ہدیہ خیر الوریے درود
غیر ہے یوں کلام آہی علی الدوام
یہ وہ خبر ہے سید اخبار جو کہ ہے
پھر اسکے بعد امر ہے وہ سید الامو
لازم ہے صرف عمر صلوۃ و سلام میں
اوقات سارے محض سین اکر زمین
اللہ کو صلوۃ و سلام آسرتی ہیں
دس نیکیاں ہیں ایک میں عفو و گناہ
یہ ہی طیبے روح کو تحفہ تو کیوں نہ ہو
جانی ہر جب بان پر ملاو قلیب میں
تعمیر ہو رہے ہیں بان قصیر سیم و زب
مطلب شہادتین کا موجود آئین کے

خود ہیجتا ہے خالق ارض و سما درود
کہتے ہیں سب ملائکہ کبریا درود
یعنی رسول حق پر عطا ہے خدا درود
ایمان والے کرتے ہیں سب ان درود
معمول کیوں ہو صرف کسی وقت کا درود
کافی ہے بہر ذرا عی ہر دعا درود
عرض سلام جب کو پیش ہے یا درود
دس مرتبوں کا باعث رفعت ہو درود
امراض حیم و جان کو کامل شفا درود
ہر دل سے آتی ہو یہ نام حجاب درود
ہر آنکھ کا شغل عجب کیسا درود
ایمان کا منیر ہو اجتہاد درود

لے سارا تو
دعا کی صورت
میں ہی ہو درود
جا اور ایسا درود
نہو دعا پختہ کی
رہا ہی صلی علی
محمد

۱۲۷

ہر شغل میں بھی کیوں نہ ہو آسان امر پختہ

ہر جبکہ رتبہ صلی علی المصلیٰ درود

۱۳

ہے ناقبول ہو نیسے حفظ خدا درود
لازم ہے درود جو ارشاد خاص ہے
دیکھا درود اکبر موضوع غیر کو
پر جو درود خاص ہے مرفوع و مخفی

مقبول ہیں عابین اگر پڑھ لیا درود
پڑھتے ہیں کیلئے کسی غیر کا درود
الفاظ میں تو مان آئے دیکھا پڑا درود
موضوع و طول اور کیا ہے کیا درود

پڑھتے ہیں سبغات درود آج بشیر
 دیکھا وہی ہر ایک کیسے کیا جانیں بے تمیز
 پڑھتے ہیں یوں درود ہزارہ ہزار
 سو لاکھ بار بس وہی بہتر ہی یقین
 اور جنکا اب لائل خیرات و روستے
 قرآن کو حدیث کو یک نخت چھوڑ کر
 اتو عمل ہی کل جبرید لذہ بر
 چھوڑا ہے صیغہا ہے صلوة و سلام کو
 افسوس کیوں شیافل موضوع غیرین
 تصنیف کر کے لکھتے ہیں وہ معتبر
 کذاب ہونڈین اپنی جگہ فعرا میں
 محفوظ مصطفیٰ ہمیں کافی ہر مختصر
 دیکھو وظائف نبوی اور صلاح کو
 اسنے حضور اب کوئی موضوع غیر کو
 مرفوع مختصر کو پڑھو لاکھ بار غم
 کچھ حاجت طول ہنیں اسنے

اور کہتے ہیں کہ ایسا ہنیں دوسرے درود
 انور ہی جہان میں کہیں ہو گیا درود
 یہ ایک در لاکھ سے بہتر ہو اور درود
 فرما چکے ہیں جو کہ رسول خدا درود
 گویا کہ انپر آتر ہے وحی سما درود
 پڑھتے ہیں بس لائل خیرات کا درود
 کچھ ہو کہیں ہو چاہے ہر دم درود
 یعنی جو ہیں حدیث میں تسلیم یا درود
 کیا معتبر حدیث میں کوئی تھا درود
 گویا کہ جبریل نے لا کر دیا درود
 جو اقراسے لکھتے ہیں کچھ دیا درود
 کس کام کا ہے غیر کا تنو جلد کا درود
 کیا کیا صحیح ائمین ہیں انتہا درود
 کیا یوں بھی جانتا ہر کہ بیگیا درود
 جو دل میں شوق ہو کہ پڑھو ناما درود
 طول مل ہی وضع طول اور کا درود

جہ سے درود
 اور دعا میں تصنیف
 کر کے اسنے فضل
 مینوع اور صحبت
 از سر مصنفین کا
 کھا سکتے ہیں اور
 چچی کہ کر نکالے
 جا کر درود

لازم ہے اے فقیر شب روز اسکا درود

۱۵۱

جو سنت رسول سے ثابت ہو اور درود

۱۲۸

دل میں کو ہر دم کس طرح گلشن آئے یاد

مجھے کیونکر رسول اللہ کا مسکن آئے یاد

<p>قیس سمورہ لیلیٰ پے عبت مرتا ہے روح مشتاق سول سی ہی محوس بدن یا خدا دینِ محبت جلا دے دل کو کیا محبِ نعت میری جو خدا رضی ہو</p>	<p>عاشق نسی ہی بینی کا سیا بان آباد جیسے تھا حضرت یوسف وہ نزلان آباد نہو ظلمت کبھی پیر شہستان آباد نام ہوئی میری بہت کا رضوان آباد</p>
<p>۱۳۰</p>	<p>وطن اپنا ہی مدینہ تہو اور نہ فقیر کبھی آباد ہی دیران کبھی دیران آباد</p>
<p>سر سیر کی طفیل ہی یہ گہان آباد چل دینی کو کنت اد کی اپنی آباد ہی گل سرخ سہی گلستان آباد ر دلق افزای شہینہ سلطان رسل مسجد خاص اور ادسکی وہ نازی کیا ہیں ادس کا دل خون ہوا ہجران اچھی یعنی کیا ہی سمورہ رحمت نبی کا مولد سایہ حسن قدم حسن محمد کا ظہور</p>	<p>رکھی رحمت مدنی کو وہ حمان آباد ہند کو چہور کہ صفا اسکا ہی شیطان آباد یا کہ ہی نعت ہر صفحہ دیو ان آباد قلب من پسین یا جلوس ایسان آباد گو یا فردوس اور او میں مسلمان آباد کیون جنتانیں ہوا لعل بدخشان آباد آج دنیا میں وہ شیک سلیمان آباد جو نہوئی نرہی عالم اسکان آباد</p>
<p>۱۳۱</p>	<p>گر مدنی سی ملی در دہر اسکو فقیر ہو دل مال صد زلف پریشان آباد</p>
<p>چہرہ ہی تہی مدینہ میں ہکو وطن کی یاد خارای طیبہ بتر عشاق ہو تو بس جو کہیں جہاں دل با اس میں ہی حیف</p>	<p>رہتی کہاں بہشت میں بہت اہزن کی یاد وہ بہول جائیں بہت نازک بدن کی یاد یا خدا کی جائی رہی راہزن کی یاد</p>

ملے احمد نیرائے فقیر اپنی شفاعت خواہ
جو اقلیم نبوت کے ہیں سلطان اسمہ احمد

۱۳۳۲ اغزل فارسی بمضمون معرفت بانی جل جلالہ ۱۱

<p>شانِ امل طول چہ باشد چہ نباشد این علت و معلول چہ باشد چہ نباشد از فاضل و مفصول چہ باشد چہ نباشد کین مسکن منقول چہ باشد چہ نباشد ز آن پیش تو مقبول چہ باشد چہ نباشد ہادی تو این غول چہ باشد چہ نباشد چون روشد معمول چہ باشد چہ نباشد کین سیف تو مسلول چہ باشد چہ نباشد از غیر تو مکول چہ باشد چہ نباشد این مریح ماکول چہ باشد چہ نباشد</p>	<p>یا غیر تو مشغول چہ باشد چہ نباشد دنیا و غم او ہمہ دور نیست ز مقصود علی کہ محل نیست در محض فضولیت آبادی دل کن چہ کنی طول عمارت در بیم و امید ہم ز اعمال شب و روز رو سوی حرم اے غنی از مال خدر کن یار با محمد صلواتم برسانی تینم قلم مدح بر اعداست گویا اے خاک حرم کاش شوی سرچشم وقف مرغ طوع ہو کشت لست</p>
--	--

امید فقیر است مدینہ دہی یارب
بے فضل تو معمول چہ باشد چہ نباشد

۱۳۳۲ ردیف الذال المعجمۃ ۱۱

نہ کیوں معوذتین آمین پر شفا تعویذ
خدا نے انکو کیا بہر مصطفیٰ تعویذ

جو غم خاک نشین او کا نقش پا تو نیک
جو نقش صفیہ دل سورہ غم ہو
نہوئی ہیر مرض حرص قائم و سنجاب
علاج تیر گئی دل ہی ہی اسے ہدم
ہمیشہ رونی کا آزار ہی ان آنکھوں کو
ذرا ہی ہول قیامت کے دل نہ ہیرائی
بنیہ کو ہیر دیوار دل و ہرکت ہے
رحمت ڈرتی ہیں اس جہنم غول کفر و شرک
جو شہر ہو گئی ویران دہائی بدعت کے

کہان ہوا کیا کہین و نفع بلا تو نیک
تو دہل کی لہی ہو دوا دہا تو نیک
جو ہو دینہ کا اک نقش پوریا تو نیک
کہ تو دوا دینہ سی لکھ کے لا تو نیک
وہ نقش جالیوں کا دی کوئی ذرا تو نیک
جو شگب طیبہ بنی میری قبر کا تو نیک
یہ کیوں نہ ہو کہ ہوا طل سی جدا تو نیک
خدا کی جسک یہ قرآن دیدیا تو نیک
لگا دو آئین حدیثوں کی جابجا تو نیک

یہ کیسی شج کی مضمون ہیں ای فقیر امین
جو ہر ورق تیری دیوان کا بن گیا تو نیک

۱۳۵

۱۱

رقم نام یہ سب ہے نازان کا غز
کیا بترافت یہ مجید کے طفیل اسکو ملی
وہ حدیث نبوی عزت قرطاس ہتھی
میں غزل تابی یوں نعت کے مضمون گویا
صفت ردی محمد کو جو میں لکھتا ہوں
کسکا مضمون جہن عرق افشان باندہ
کیا عجب وضع احمد کا جو نقشہ لکھوں
دم رخت کی چو تیا بی دل لکھی جائی

عارض جو سی افروزی ہوا ذی نشان کا غز
ساری المین ہوا حال قرآن کا غز
کہ بنا اسکے سبب دفتر ایمان کا غز
لا کی تیا بی مجھی میں غ سلیمان کا غز
دیدہ حرقہ رہجا تا ہی حیران کا غز
میری دیوان کا ہوا نوری افشان کا غز
ورق جنت فردوس بنی یہسان کا غز
ورق بید کی صورت ہر لرزان کا غز

یہ کیسی شج کی مضمون ہیں ای فقیر امین
جو ہر ورق تیری دیوان کا بن گیا تو نیک

سینہ کھا شوق سو بار ہو جائے تو ہو ہیں شوق سدرے مہر سپر ستر حق جو یقین جاتو نمون ہو غر ہر مجروح کفر دوزبان حق بیان بگر جہان میں کر گیا ہو کے خاکستر زمین گو سائے کا فولا گیا	کس طرح دو وحسد میں مہمان شوق کیونکہ کہلا میں شوق لاش جان شوق البتام زخم کافر سے یہاں شوق القہر صدق تو حید و رسالت کا بیان شوق القہر کس طرح ہو جائے نام نشان شوق القہر
---	---

عالم اول و دوم
صحت و کفایت
دوسرے سال
مسی اور مسعودی
درمان فارسی و عربی
دوسری اور سوم
صحت و کفایت
دوسری اور سوم
درمان و شوق
نور و کفایت
درمان و شوق
نور و کفایت

۱۳۸	کیونکہ نہ وہ میں اس فقیر ان کافروں کے دل و نیم انہی ہر دم شاق ہے مثل سان شوق القہر	۹
-----	---	---

کیونکہ چلی ہم بند کو شہر مدینہ چھوڑ کر پہر چلی آئی ادھر ایسا جگہ تھیں گے دلو چین آئے تو کیا آئے دیار مدین جائے حیرت کہ آفاق صحابی بن گئے وقت رخصت مدینہ میں کچھ ایسا نظر آ استدر پر نور ہے جالی کا ہر وزن ہا دور سے لازم ہر کج و عرض تسلیمات ہا عقل ہو تو خاک طیبہ ہو میں شاہان	جائے گئے گرداب میں کیا یہ سفینہ چوڑ کر اُس بیج پاک میں ایسا دھند چوڑ کر وہ مدینہ جائے لشکریں سکینہ چوڑ کر اور نہ نمون ہو سکا بو جہل کینہ چوڑ کر کیا عجیب دل نکلی تا جو سینہ چوڑ کر دیکھتی رہ جائیں آنکھیں آگینہ چوڑ کر کیا قرین ہو میں غلام اپنا قرینہ چوڑ کر تخت جاہ و لشکر و ملک خرنہ چوڑ کر
--	---

بھیر چلا آیا ادھر کیوں لے فقیر افسون اُس در سلطان کو مجھ بیا کینہ چوڑ کر

۱۳۹	غزل در زبان فارسی	۱۱
-----	-------------------	----

صبا بخار سے از آن روضہ حضور بیا بسنک طنبہ خوا بد چو شاہ مہفت اقلیم بو صفت چشم کبیل رسول امی رضوان چو روئے طنبہ بہ بنیم نخلد عرض کم کسیکہ طین مدینہ یکد از لبت ق صبا ز باغ سلیمان بادشاہ حجاز نوید وصل محمد چو نغمہ عشاق زمین بذر بنور صحابہ ناز است نسیم صبح دم از روضہ بقیع لطیف چو غم شست بر آن وضہ جانفشانیہا	بدیدہ دل ما از مدینہ نور بیا نگوید آن کہ دگر قاتم و سمور بیا ہما داد سوار سے ز عین حور بیا باہل عشق الہی ہماں سرور بیا دگر گفت کہ ہاں ساغر بلور بیا مبور او گہی از منطق طیور بیا بگوش روح خدا یاز لفتح صو بیا کہ ہاں فلک ہما اینقدر بدور بیا تو زندگانی ما بوئے آن قبور بیا دلا و فاکن و بر خیر خوان مذور بیا
---	--

فکر شجرہ با شتی بگو صلوٰۃ و سلام

فحشیر یاد ز سنگامہ فثور بیا

۱۱۴

۱۱۳

سے خاک مدینہ میں عا شق در نشان ہو کر بھر گیا عمر کا پیمانہ کیا حسرت ہی حسرت میں مدینہ کی جدائی میں نہو جو حال دل میرا وہ خیر ظاہر و باطن محمد کی محبت ہے دل احوال دل بہر دل مشتاق ہر دم ذرا میں تو ان بچوں کی آن نہ ہو کو جو کچھ وہ شکل روضہ وہی وصف کا امیر ذوقی	وہ جنت میں بیٹے ذی سچا جاؤں میں روانہ ہوں امیر کو صحت عمر روان ہو کر کہ ہر بات کسی لب آتی ہے آہ فغان ہو کر ہی ہر دین بیان ہو کر عالم میں ہو کر زبان مصطفیٰ آئی کسی تر جان ہو کر آدھر کا کوئی زائر کاشن اگر جائی ہوا ہو کر وہ کیا شو میر و لمین گہی راز نہاں ہو کر
---	---

ہزاروں گلشن ہند و مجسم پر خاک ڈالی وہ جو میں دستانِ طرح میں دستانِ سرکش حدیثِ مصطفیٰ لوطی لایاں عرفان ہی وہ محدث کیا محدث میں یہاں جو شہرست مرا یا قوت لپٹاں بیانِ غلط سنت ہی	ہم ہی میں ہی جو صورتِ برگِ خزان ہو کر رہی انوای شیطانی ہی وہ ہستان ہو کر تو حاضر چاہیں گوشِ دلِ سرِ مظر دان ہو کر انہ کو مخالف بانی ہیں بد گمان ہو کر ہوں قاہر اب اور بانیِ بد دہوان ہو کر
---	--

۱۴۱	حقارت اور تو ہی بر فضا اس طرح کی باعث رہا آخر ترا دیوانِ مشہورِ جہان ہو کر	۹
-----	---	---

آزادی کی یارب ہو چکی اکثر سفر کیا سفر میں جائیگے مگر جو مل جاتی نہیں پہرتی میں سارے ہائیں ہائی دنیا کی جیسے مسجدوں تک پہنچے کسی جو مڑل آتی نہیں جو کہ کش مگر مسجد تک جہاں ہی نہیں گو وطن میں چکی میں زائریتِ الحرام پلوں میں مل کر تو سب جا میں پر یارب مجھے جیکے جی میں آ رہا نیلے پہر ہی غافل	اب سفر تیری لپی ہو بہرِ شیبہ سفر ہو چکا ہی فرضِ بیتِ اللہ کا جنہر سفر پر خدا کی راہ میں ہی دو قدم دو پہر سفر ہو سکے پہر اس بیتِ اللہ کا کیونکر سفر کب آجائینگے وہ دون بہت پہلا سفر ہی وطن میں بھی نہیں میں دیکھتا ہوں اکثر سفر دی وہ بہت قطع کر ڈالوں سپاہی سفر آخر تکا جب پھر ڈیگا یہاں دم بہر سفر
--	--

۱۴۲	ای فضا سب سلمان مجکوں کیا چاہیے کر سفرِ وطن سے اور جلدی کر سفر	۹
-----	---	---

بجیلِ قربِ منیر مدینے کا سفر پتلے پتلے مر رہی جا تو ہی امیدِ نجات	نصیبِ خالقِ اکبر مدینے کا سفر یہاں لاکھ آیام سی بہتر مدینے کا سفر
--	--

۹
نصیبِ خالقِ اکبر مدینے کا سفر
یہاں لاکھ آیام سی بہتر مدینے کا سفر
بجیلِ قربِ منیر مدینے کا سفر
پتلے پتلے مر رہی جا تو ہی امیدِ نجات

بسته جان و آلی سیه شدی کیون آج این
جان بول می پیردی بس نهانکی چایمی
خشدی آنگین شمع و چشم کنکر نوین
کب دن بر کا دم بر خست گیسنگه اقر با
دای حزن که خوشحال مدینه جسکه طری
یا خدا تیری بنایت بود که چه شکل نهین

چایمی لازم بود آن دیر...
عاشقون کاری بزار بهر مدینی کا سفر
جب دکائی گنبد خضر مدینی کا سفر
لے مبارک تجلوی مضطر مدینی کا سفر
کر گئے مکے سے شمع مدینی کا سفر
در نیون آسان ہو کیونکر مدینی کا سفر

کیا ہوا تو کیون نہیں چلتا فقیر خستہ حال

۱۱

عاشقون کو بھی ای کچھ دو بہر مدینی کا سفر

۱۲۳

غزل فارسی شوق گنبد خضر و حضرت خیر الشیر علی اللہ علیہ وسلم

تاب کے دارم چو برج سبز اینم ز دور
چون شود عالم چو برج سبز اینم ز دور
کے بود صبرم چو برج سبز اینم ز دور
پاک سازم چشم ہر دیدن آن قصر پاک
حیرتم باشد ز ہجوری دآن مقصود دل
در کعبت پایم سنان خار برگ گل شود
کے شکست رگم آید چون بتا باد سرور
آنچنان از خود دم گویم ہوا ز من خفی است
چیت در دست من کلین از بہر تشار

کے بود ہوشم چو برج سبز اینم ز دور
بر زمین اتم چو برج سبز اینم ز دور
چون ہوا گردم چو برج سبز اینم ز دور
من چون گریم چو برج سبز اینم ز دور
کے یقین دامن چو برج سبز اینم ز دور
گل بود خارم چو برج سبز اینم ز دور
رنگ بر رویم چو برج سبز اینم ز دور
یا کہ می بینم چو برج سبز اینم ز دور
جز در اشکم چو برج سبز اینم ز دور

<p>گر شان میں تاجِ حق ہو مستیِ جبلِ ثور اُس کا وزین پر تو فقط بارِ زمین آ خانی کیا دیدہ غار اُنکا نگہبان اُس غار کا قرآن میں کیا ذکر خیر ہے وہاں برقِ نبیِ خالص اِستارِ عدد کیا کام تھا دلو کسی صحر اوجیل سے گویا کہ وہ خود گا و چرا گاہِ جنان ہے تھا خیرِ دو عالم کے لیے حسنِ بان</p>	<p>زیبا ہے کہ ہے قبۃ احمد جبلِ ثور ہو حالِ انوارِ محمد جبلِ ثور تھا واقع اہلِ نظر بد جبلِ ثور واللہ ہی مدوح مؤید جبلِ ثور تھا چشمِ عدو کے لیے مرید جبلِ ثور محبوب ہوا بہرِ محمد جبلِ ثور ہے رحمتِ اللہ کا مورد جبلِ ثور رکتا ہے وہ خیریتِ سرمد جبلِ ثور</p>
---	--

۱۴۴	<p>دی اُس نے جگہ دلیں فقیر اپنی بنی کو پانگدلی سے ہے مجرّد جبلِ ثور</p>	۶
-----	--	---

<p>جو لبشیر و نذیر پر ہے فقیر جادو راہِ طیبہ پہر ہو نصیب جس کو ہے سب راہِ تحبیب ہاتھ پہر جالیوں میں بیکار تاجِ سنتِ رسول ہے وہ زال دنیا لے ہاتھ مرتے ہیں</p>	<p>اک جہان اُس فقیر پر ہے فقیر دل مرا اُس لکیر پر ہے فقیر گو وہ ہوئے امیر پر ہے فقیر پہر دل میں سنگیر پر ہے فقیر خوش جوانِ شعیب پر ہے فقیر ہر جوان ایسی پیر پر ہے فقیر</p>
---	---

۱۴۵	<p>کیون نہو خلق سے فقیر غنی اپنے ربِ تقدیر پر ہے فقیر</p>	۹
-----	--	---

<p>اللہ اللہ ہے وہ عرفانِ محالِ خیر البشر اخیرتِ عرشِ معنی ہے دلِ خیر البشر</p>
--

اقتضای اہلین کہ عین کو نکر ہی جو وہ
 نسخ عشق مصطفیٰ کا سقدہ جہان ہے
 اونچہ مال کیون نہ ہوین جان دل سی غلہ
 کیون نہ شکایتہ حاصل وہ نافرہوی آج
 شوق بعلیک نترضی اہی عطا کن ہوی
 افضل عالم میں بعد از انبیاء و مرسلین
 با خدا خیر البشر پر دمدم لاکھون درود

بانتی بین اس زمین پر نزل خیر البشر
 دل جو بسم اندر ہی ہو بسمل خیر البشر
 جسکی جان دل بین ہر دم مال خیر البشر
 بقدر حق جو بقدر حق خیر البشر
 سقدہ آسان ہوئے ہر شکل خیر البشر
 عالم برزخ میں بین جو نیال خیر البشر
 اور جو حق وہ حاضر ان محل خیر البشر

۱۲۸

ای فقیر آسان ہو تب بسمل جہم و جان و جان
 ہر عین اپنا خدا مرسل خیر البشر

۹

دل ہی دل ہی کہ ہی جسکو خیم خیر البشر
 اندر اندر تہہ نشین دیکھا چاہیئے
 نارد و نرغ ہے حرام اول محمد ہر ار پر
 کیون نہ ایک بر دشمنی ہوئی آگ نر
 میں شرف جس شخص زید و سلمان حبیب
 ہی حق آسما میں تہمات و فرخ بہشت
 گل میں اوس مرغ کی ہوتی کاش سیر کی خاک
 کون جانی خیر ذات پاک اسرار سول

چشمہ اجنت ہی چشم پر ہم خیر البشر
 عالم برزخ میں ہی اہل کیم خیر البشر
 یعنی جو بین جان دل سی محمد خیر البشر
 ہی بین دریا رحمت نشین خیر البشر
 بگیا محروم دیکھو تو عجم خیر البشر
 جن پے وارد ہو چکی دم خیر البشر
 جو ہوا متاثر کا فانی نسیم خیر البشر
 کون ہی عالم میں جو ہوا علم خیر البشر

عقبتیہ
 کہ درویشی
 کہ درویشی
 کہ درویشی

۱۲۹

ای فقیر اب تو دینہ ہر دم اپنی دل میں ہی
 ہو مبارک زخم دل کو مرہم خیر البشر

۹

بحر رحمت نامہ ۱۲

<p>ایمن مین پر ہی مدینہ مسکن خیر البشر امد الد قسمت پیر امن خیر البشر جو شفاعت کے لیے سجدہ میں جم ہو بار بار یا خدا تیری عنایت سے علی ماں ظل من بی غار و ہمرہ قارون فرعون و ابی کا تیغ قہر ہوا و سب گزین کسرتین چشم سر سی دیں دل سے تاریکی گئے ہی غلاب حق سی یمن ماں اونکی طفیل</p>	<p>کیون نہیں پھر کب س پیر امن خیر البشر جو رہا اکدم بھی بلوس تن خیر البشر کیون نہ ہوئی سب کے عالی گردن خیر البشر دست امت ہوئی جب دامن خیر البشر تم ہوا بعد ازل اور دشمن خیر البشر جب ہنوش انداز نقل سن خیر البشر جب دیکھا ہی دہ ہر روشن خیر البشر چین کی سیران ستا سن خیر البشر</p>
--	--

۱۱

رخصت پر واز ہو پس روح کو سب ای فقیر
 کاش بخوانی میرے گلشن خیر البشر

۱۵۰

<p>پوشاک حسینان نہیں ز نہار معطر ایسی ہی کہان کا کل دلدار معطر رکھتی ہی وہ ہر کو چہ نیاز معطر جو زلف کیا کرتی مین سو بار معطر کیسا ہی وہ جسم شہ ابرا معطر ہی موسے محمد کا وہ ہر تار معطر دیکھا عرق احمد سخت معطر ہوتا ہے دماغ دل ہی معطر کیون نہ ہوں جنت کے خریدار معطر</p>	<p>مین جیسی دان کی در و دیوار معطر ہود و دھرم آگ کی سجد کا ہی امد ہی عطر فروتن ایسی مدی کی ہوا واد یکجہی مدینہ کی ہر شتاق و ہشتون اس رحمت کو پوشاک کے لیے کوئی پوچھے اک تابہ بی سونا فہ تا تار مین قربان یون عطر نذر است ہی تو پون توار پر خوشبوئی شغاب مین مین ہی ایسی کیون شاک کے بوٹن خون شہد امین</p>
---	---

جنت کی طرح آئی تھی جب بوی مدینہ کیا ہو گئی ہنی دور سے نڈاڑا مضر

۱۵۱

ہی نعت محمدی فقیر ایسی ہو اسین ہ
خود جیسے رہا کرتے ہن عطار مضر

۱۵

شرح صدر ربیع شہدای بدر علیہم الرضوان ہن جابل

لیلة القدر خیر المہین

کیون نہو تسبیح خوان یک بیان بدر
بدر میں نازل ہوئی جبکہ وہ سلطان بدر
چسپ کر امانت پر بندہ بی نشان بدر
بن گیا یک اہل سایہ پیکان بدر
ہات جورضوان کو آئی گہمت ریحان بدر
کیون نہو بدر الدجی روی رخشان بدر
غیرت شرکان حور سبز میدان بدر
داسن محبوب ہی گوشہ دامان بدر
تہی یہ نعمت میں خاص ہم شہیدان بدر
لائی کہان سی فلک تر فراوان بدر
حبکہ ہوا وہ قلیب مضر شیطان بدر
شوق محمدی اور نفس فروشان بدر
یہ شرف السری شان شہیدان بدر

منظر سبحان ہے مرقد مردان بدر
فوج ملائک وہان کیون نہی زیر حکم
شیل یہ چارہ وہان نہیں پہنچ جان
قالب کنارسی جان کو پر گام کیا
باغ جنان کی لئی رکھی اسی ارمان
منزل تمس و بدر ہوشی تاثیر سے
فرحت روح ایسی ہی وہاں کی زیارت کیا
دیکھی و برائی کو ہوتی ہین آبادی
ہنی ملک الموت بھی گویا زیارت کو ہاں
کیونکی مقابل ہی کی یہ چارہ وہ
جیفہ بوہل تھا کیا ہی سرور قلوب
ستری اسدی اور من ہی جنان
اعلوا استنبوا دنگے لے آچکا

فخر شریعت ہوئی نور حقیقت ہوئی | پیر طریقت ہوئی واہ جو امان بدر

۱۵۲

صورت بدر تمام خلد میں ہوں ای فقیر
گر یہ ثنا ہو قبول اور یہ ثنا خوان بدر

ردیف زای مجھ

فرج جان و دل ہی جانی برج سبز
شاہ نیکان ہی گدائی برج سبز
گو دکھائی ہند اپنا سبز باغ
شکل دل تھا بگیا، بجنس دل
جائے اعدا پر گلے کے آب و تاب
اشک گرم آتے ہیں یارب پیروں
کیا کہوں اب تک ہری ہین زخم دل
سبز ہے گردن ہی زہر رشک سے
قرۃ العین دل عشاق سے ہے
جاسکی کیونکر مریض حب مال
رکھیں آنکھوں میں غبار اوسکا اگر
کیون نہ کہہ لوں شوق سی مثل نگاہ

پہر خدا جلدی دکھائی برج سبز
اوسہ ہی خلہائی برج سبز
ہو چکی ہم تو فدائی برج سبز
کیون نہ سب کا دل لگائی برج سبز
ہیں بروق قہر ہائی برج سبز
آنکھیں ہوں اور تو تیا می برج سبز
کچھ نہ چو جاہر اسے برج سبز
کون ہیں رونق فرائی برج سبز
جو میسر ہو لقاے برج سبز
تا در دار الشفاے برج سبز
دست مرگان ہوڑ سائی برج سبز
جو ان آنکھوں میں سمائی برج سبز

۱۱

اب توحی ہو اور مدینہ ہو فقیر
دل ہو اور دار البقائی برج سبز

۱۵۳

برج فلک سے قدر میں علم ہی برج سبز | آرا نگاہ خیر دو عالم ہے برج سبز

نویں "۱۱" علم کبریا کے لئے
 جو کچھ کہنا چاہتا ہوں
 وہ سب تم کو پہنچا دیتا ہوں
 جس کی تم کو ضرورت ہو
 وہ سب تم کو پہنچا دیتا ہوں

سایہ میں ادنیٰ حزنِ عالم ہی آمان
 یہ بوجِ مصطفیٰ وہ بوجِ آفتاب
 اس فکرتِ حد و ہوا بشنم کا آفتاب
 سر و جهان کو آج تیسرے نہیں یہ بات
 رہی دیدِ سرِ عشق میں اونچی نگاہ تیر
 ادنیٰ خیالین بھی اک آرام دل کی ہی
 کیا کچھ نگاہِ شوق پہ گزری جو غل ہوا
 گو پاک جان سایہ طوبیٰ میں تہی وہاں
 ہر لحظہ بحرِ رحمت حق حسین ہی نہاں

مومن کو غلِ خلد کا ہندم ہی بوجِ سبز
 بیشک نہی چرخِ یکریم ہی بوجِ سبز
 ہر شب میں تعبتِ دوستِ شبنم ہی بوجِ سبز
 جس رازِ قریبِ خاص کا محرم ہی بوجِ سبز
 جسکے قرینِ دین پر غم ہی بوجِ سبز
 دل کیلئے علاجِ تپِ عظم ہی بوجِ سبز
 وہ دیکھو اور تو دو بہت کم ہی بوجِ سبز
 کیا خضرِ بہان ہی مجسم ہی بوجِ سبز
 اس شانِ کجبابِ رخِ یکریم ہی بوجِ سبز

ای کا سن جو چلن ہو مسکینِ افق
 جس سے نظر کے سامنے ہر دم بوجِ سبز

۱۵۴

۹

کیون نہ یاد آئی معی مسجد احمد کی نماز
 دلِ بی عشق مجھ کہیں مرحوم نہیں
 ایسی مغز بھی رتی ہیں خدا ہی کیا کچھ
 میں مسافر بھی جو ہوں مسجد احمد کا مقیم
 مسجدِ خیر و دِ عالم کی مناسازی جو ہیں
 روضہِ خاص میں اوسِ ضلہِ نور کی قرب
 کیون نہ ہو یادِ خدا کیلئے سیدار سے دل
 اس طرح مسجدِ اقدس ہی علاجِ زوار

ایسی پُر ذوق کہان ہی کسی عہد کی نماز
 کون پڑھتا ہی کسی میتِ مرتد کی نماز
 امداد وہ پر خوفِ محمد کی نماز
 کیون نہ بہتر ہو وقتِ سی مؤید کی نماز
 اونکی ایک ایک خیریت سپرد کی نماز
 قرۃ العین ہی کیا سایہ مرستد کی نماز
 جسکو ہر جگہ نصیب لوں مسجد کی نماز
 بیسے ہوتی ہی دوا ہر مرضِ مد کی نماز

گر بیان سجد احمد میں فنا ہو تو فقیر
لذت افزا ہو و مان عمر خلد کی ناز

۱۱

روایت سین مہملہ برحق از شوق کعبہ مطہرہ و مکہ معظمہ

کہیں پھر بھی مجھ کو تو یا خدا نظر آئے بیت سیہ لباس
کہیں کچھتے کچھتے یہ عرجاؤں کہ مانے بیت سیہ لباس

کہیں بھی ہوں عرفات میں اونھیں جلیو کی صفات میں
کہیں سنگ نیرے ہوں مات میں بمنائے بیت سیہ لباس
جو را دین چور ہو جو حصول خامہ نو رہو

تو پیر رقم کا مورو ہو بٹنائے بیت سیہ لباس
رہا جو میں شوق جو ہر نفس تو طواف کعبہ میں جتنی ہوں

کہ اوٹھا کے سینہ میں رکھ لوں بس جو سما بیت سیہ لباس
گئے جو گناہوں سے رو سیاہ وہ جا کے ہو گئے رشک ماہ

علی عاصیوں کو عجب پناہ وہ جائے بیت سیہ لباس
وہ مقربین خدا ہوئے وہ مقیم خلد میں جا ہوئے

کہ جو رہے رہتے فنا ہوئے بقائے بیت سیہ لباس
رہا ظلمتوں جو مشتعل وہی نور حق سے متصل

تو سفید جسکی پوشیم دل وہ دکھائے بیت سیہ لباس
تہی چین ہو دل زار کہ مناجی اپنے خدا سے ہو چشم دل کو

نجات اور ناز
کے واسطے

مرے ہاتھ میں کہیں آئی وہ جو قبای بہت سید لباس
وہ عجب ہے جانی طرف ہوئی در معرفت کی صفا ہوئی
جو مصافق حق کی طرف ہوئی وہ بنائی بہت سید لباس
کہوں کیا جدائی کا ماجرا کہ اندھیرا آنکھوں میں آگیا
گئی جبکہ آنکھوں میں تیز چہلادہ ضیائی بہت سید لباس

لکھنؤ
مصافق بہت سید لباس
اور نام کا صوفیہ
پانچویں باب

۱۵

بہی از روی کہ کعبہ ہو وہ طواف اوس کا ہمیشہ ہو
بہت اس فقیر کا سجدہ ہو چہ پائی بہت سید لباس

۱۵۴

اور وہی قبل احمد کو نہ کیا فوس
کیون نہ میں نہ کیا کہیں گس
دلین رہا ہی ہر شئی نہ کیا فوس
ہی لب روح پندار علم نہ کیا فوس
ایسا رہتا ہی ہاں ہاں نہ کیا فوس
کیا ہوا دین کعبہ نہ کیا فوس
کیون فوس جبر میں دوران نہ کیا فوس
وہ عذاب اب ہی کہاں نہ کیا فوس
چہ گپ آنکھوں میں نہ کیا فوس
دفع کردہ امراض ملی نہ کیا فوس
یاد آئی ہیں تو آتا نہیں کیا کیا فوس
بہر نیجائی نہ کیا فوس

خوب ارمان زیارت کا نہ کیا فوس
ہات آیا تھا اگر جگو مطاف کعبہ
صورت یوسف کعبہ بھی یاد آتی ہی
اور وہی بوسہ اسوئی مینی تو ہائی
اشک سان عجائب لکھو دین نہ کیا فوس
کیا نرا دہ کی مساجد میں نہ کیا فوس
جا لگا تھا اوسی تو اور قدس سی یہ سر
بچ کعبہ پی نظر صورت نہ کیا فوس
قیس شش ہم ہی حرم میں نہ کیا فوس
نہ ہم صاف کہاں نہ کیا فوس
وہ جماعت وہ نوافل نہ کیا فوس
حیف میں پر ہی نہ کیا فوس

۱۳۹	مصطفیٰ کے ہیں پیغمبر یاقین روح القدس	۱۵۹
<p>اوسکی ہاں ہیں تو ہیں کیا نفیس نفس رہا ہر نفس اپنا نفیس طیبہ ہے صد غیرت عذر نفیس بحر سخن ہے کوئی دریا نفیس ہے یہ زمین غزل اب کیا نفیس مثل دم حضرت جیسے نفیس مکہ ہے اور شہر نبی کا نفیس ایسا کہان دل ہی ہمارا نفیس صورت معشوق زینا نفیس دیکھتی تھی غیرت لیلے نفیس روضہ اطہر ہے سراپا نفیس دیکھ چکے شہر سراپا نفیس</p>	<p>کیونکی مدینہ نہو ایسا نفیس در و سلام اوسین را دم کیساتھ دین دامن نگہان میں تمام اسمین ہیں لاکھوں دم مضمون نعت مسکن اوصاف محمد ہوئے دیکھا مدینہ میں دم باد صبح خوف خدا ہو تو یہیں دوہشت جامی روضی کی قنادیل میں روز و رمان پسر زلیخا نگاہ یل مدینہ کو بھی ہم قیسن و سن رشد دل جنت فردوس وہ جنت دل ہی عجم اونکو جو آج</p>	<p>۱۵۹</p>
۱۱	ہو تا مدینہ میں وطن امی فقیر نفس خبیث اپنا جو ہوتا نفیس	۱۶۰
<p>ہو گیا دیکھ کی جسکو وطن اپنا پر دیں پوچھیں مجھ کو کہ ہی کو چہ لپلا پر دیں نام جنت کا بھی نہیں گی وہ کیا پر دیں مصر کو بھیجے اگر جان زلیخا پر دیں</p>	<p>کون کہتا ہی کہ تھا شہر نبی کا پر دیں جو یہ کہتی ہیں مدینہ نبی وطن یا پر دیں جو کہ پر دیں مینی کو کہا کرتے ہیں سمجھیں پر دیں مینی کو بھی ہم عشاق</p>	<p>۱۶۰</p>

۷
میں نے جنت خدا اور
میں نے قصہ کہ
میں نے اور مدینہ
میں نے کا شکل ہے
میں نے جنت خدا اور
میں نے اور مدینہ
میں نے کا شکل ہے
میں نے جنت خدا اور
میں نے اور مدینہ
میں نے کا شکل ہے

ن
برادر
عالم
کی گمان کا

<p>ابن لیان کشتہ نہیں ہوتا پر دس کیا کہون شہر محمدی وہ کیسا پردیس جسکو وہ دیں بنی کا نظر آیا پردیس جو ہا جزئی اور اذگہری دنیا پر کیا ایسی تاقا قبت اذ لشو کو عقبار دیں یہاں تو عکین ہر تین دیں ہون ہا پر کیا</p>	<p>بکھی جنت کی طرح دیوان نہیں جی گہر تاقا پہرین لاکھون دیوان اسی تو فدا ہن ہا پر کیا غلامین نظر آس عاشق دنیا کے سوتے اڈ نکا مکہ ہی بدیشہ ہی دیوان یا جنت اتخام اس عتبہ کا ہوا جن سی تو ہی اہل تو کے یہ مدتیے اسے ہے دل خوش ہا پر</p>
--	--

۹	<p>دیس سازمک جو سستی ہن بہت ہا کی غنی ای فقیر کو سنادی یہ ہمارا پر دیں</p>	۱۱
---	--	----

<p>رو گئی جسکی گفتگو ہوس پیر مراد دل ہی بی و فو ہوس رکتے ہن ساری خمیہ ہوس دلے کیون جا بیگا کہ ہوس اب کہاں ہی ہاں وہ ہوس ہاں وہ سیر کو کہو افسوس ہندو دوزخ ہے چار افسوس ہنن افسوس مثل ہوس</p>	<p>اب کہاں دلی آرزو ہوس اب کہاں ہی ہاں کہو افسوس رو برد بندہ کیون نہ ہے مین بیان آگیا مدینے سے ہندسی سخت بید باغ ہنن ہاں وہ خوش ہو ابدینی کی سیر جنت تھی بس ہاں ہی اہل شہید کو دیا بکے لئے</p>
--	--

۱۱	<p>ای فقیر اب سفر نہیں کل کر رہا ہی عبت یہ تو ہوس</p>	۱۶۲
----	---	-----

<p>جسم مواد مثل تو رخصت ہوئی ہر حال ہوس</p>	<p>عمر پر دوری طیبہ تھی ہن بیان ہوس</p>
---	---

<p>بے مدینہ ہی نصیب دل نالان فہوس وصل پہ گھٹتہ رہا درد و ہفتہ کا علاج اب کوئی دن کا ہوں جہاں ہی غم کمین ایسی مہمان کی مدارات کہاں ہو گئی ریخ محبوب کے ہم دیکھنے والی نہوی نہو امین کہے دربان مدینہ نہ ہوا بے مدینہ تو غنا صر سے مفارقت ہی نہین رہتی رہتی دہن مر جاتوں تو میں جاد مری آنکی مدینہ ہی خوشی کا ہیکسی ہی</p>	<p>کیون زلیخا کو ہندو درئی کسان فہوس پہر وہی مین وہی ریخ و غم ہجران فہوس اور ہی کیون نہ رہا ایکما مہمان فہوس تہی ضیافت مین دہان لذت ایمان فہوس یہی آثار ہی بہت دیکھکے قرآن فہوس نہو اقیس ہے یلی کا شربان فہوس آہ وزاری الم جان غم نہیان فہوس نہین نکلے مری لکے ابھی ارمان فہوس چاہی اوسکا تو ای جمع عزیزان فہوس</p>
---	---

۹	مری قسمت ہی تھی اچھی فقیر دشتی درد نہ خالی تھا مدینہ کا بنایا بان فہوس	۱۶۳
---	---	-----

<p>پُر درد ہی سینہ فہوس دل کا آئینہ فہوس دو جا بے سکینہ فہوس اموال و خزانہ فہوس ای اہل کینہ فہوس جا بے دیر نہ فہوس پہر وصل مدینہ فہوس ہے یہاں کیا جینا فہوس</p>	<p>ہی دور مدینہ فہوس بی خاک مدینہ کہاں صاف بہچن ہوں چور کے مین بی حج و زیارت ہونگے محرور ہو عشق نبی سے انسا رہا قسائے یعنی کہو بیگ دل سے بے دار بقائے مدینہ</p>
--	--

کہتا ہوں فقیر وطن میں
افسوس بدینہ افسوس

147

دین ہی نہ یا خاکیں غلطان فہوس
 ساتھ لیجا بیگی اک روز میران فہوس
 اس ہنہ گاری سے روضہ و نہون فہوس
 پھم جلاتی ہی مجھی دنیج ہجران فہوس
 اب تھی مین کہان نون ایمان فہوس
 نفس کس کا علاج اب کہان بیان فہوس
 اب ہی سگریہ اور ہند کا دوران فہوس
 اب کہان شہر محمد کی خوش اسحان فہوس
 نہوا مین در محبوب کاہ بان فہوس
 مین ہون او محسی فراق سلطان فہوس

کیون اوٹھالائی بدیسی ہی بھی ہیں فہرست
عظیم طیبہ کو لگا رکھتی ہیں جان کی ساتھ
دور ہے، روضہ محبوب تو گویا محبوب
کیا ہوا روضہ بہشت وہ قرین روضہ
دیکھ کر منبر عالی کو جو مٹی دمان ہر دم
جو کہ محراب محمدین رہا اسکو خشوع
محو سجدہ تھا کہی مسجد احمدین پیر
ہنہ کی زاغ و زغن سم خراب جان ہیں
غیرت خازن فردوس مری جان ہوتی
سیکڑوں محبی گلدستی ہیں فی امت دمان

بسم الله الرحمن الرحيم

شکر کے شکر فقط ایک زیارت کے ہزار
مبجول جا تا ہی تو آمد کی حسان نہیں

140

جبر لفظ ہوں مبتلائے فہوس
 کیونکر مری دل ہی جائے فہوس
 اب ہے وہی اور جدائے فہوس
 کیا توڑ دیئے تھی پائے فہوس
 اللہ نہ چھوڑ دے فہوس

کس سے کہوں ہاجرے افسوس
چھپ جائے مدینہ اے افسوس
مصرفِ صلوة چوز بان بھی
جب سوئے مدینہ ہم دوانِ تھی
دیکھا جو روزِ بھرِ طیب

<p>مقدور تھا کہ آئے افسوس یاد آئیں تو کیوں نہ کھا افسوس بلجائے مجھے دوائے افسوس اور ہند ہے محض جائے افسوس نازل ہوئی جو بلائے افسوس کیون ہم سے دل لگائے افسوس پھر نور بیک عطاے افسوس کیون دلو مرے جلائے افسوس افسانہ جان گزائے افسوس</p>	<p>جس خلوت میں بان خوشی تھی خراے مدینہ جسکو ہر دم بلجائے مدینہ کاش بلجائے جائی نہا ^{۱۲} جائے سرور بس مدینہ عشاق پی ہے خدا کی رحمت میں بکسیں سب طیبہ ہم لوگ ایکاش اوٹھائے چشم دل سے جو آب مدینہ آج بلجائے کرتا ہے یہ اہل دل کا دل خون</p>
---	--

۱۵

پھر تجکو قصیر اودھر کو الدن
یہجا سگاہ بہنائے افسوس
الشارعہ قائم ^{۱۳}

۱۶۶

باقی نر ہے سوائے افسوس
کب تک مرغی اک اڑائے افسوس
کب آگیا انتہائے افسوس
اس ہند میں ہی بائے افسوس
اوٹھتی ہیں شعلائے افسوس
ہو کا سن وہ کھپائے افسوس
اس ل کا مری سوائے افسوس
جان جانی تو پھر نائے افسوس

وہ لذت وصل ہائے افسوس
کب تک رہوں زیر پائے افسوس
کب دمن یقع ہو میں گے ہم
اے زندہ دلو نا موچہ کر ^{۱۴}
آتی ہے مدینہ کی ہوا یاد
ہو آہن دل نہ رہ مدینہ
کب سطح زمین شمس میں آج
اوس وضہ جان جان پے جا کر

میں بھی جانی

بہارِ دل و دماغ
درمیانِ دل و دماغ
بہارِ دل و دماغ

محلِ مرا باندہ کراؤ دہر کمر اب دیکھئے کو کہاں وہ جالی مستوق ہی عشقِ مصطفیٰ میں زلفِ یوسف میں جسکے دل بزار دنا جیسا ہی دینِ دل بس ان عالم محبوب کی آرزو میں دل کو	باندہ ہی کوئی دستِ پائشی نہیں ابا کہہ دین بکھون کپاشی نہیں ہیں وقفِ غم و فدا ہی نہیں یہاں میں وہی اور بلا ہی نہیں یہاں انکی میں دل اس ہی نہیں محبوب ہے بس تقاضی نہیں
---	---

۱۶۷	دو ذرخ بھی ہو اسی قصیر یانی کاٹی اگر اڑا دای افسوس
-----	---

مدیر تہا کنار عایت تابم کیا نہیں مدیر کیا ہوا سکین دل آں رام جان نہیں دہان تہا دل گل خندان نہیں دیار ہی تھا دہان ہی اشک شادی میں تہا تیر نم کو تہا دہان اپنی ربان جو وقفِ تسلیم محمد نہیں یہاں ہیماں باتانی کفِ افسوس نہیں مدیر میں کہی جلوہ ہم ہر وقت پہر ہی نہیں بو تو خولِ صلوٰۃ آوار ہی ہر دم عینی میں وطن سی میں خفا چہ وطن میر میں مدیجہ زمینِ تعزین ہی رگسین ہمار ہو پسدا دہی ہر دم رگسین شبنم اسچشم گریان	بڑی گردا پین پیر شتی عمر و ان نہیں کہ جسکی غم میں تیل سر دہ نہیں آواز نہیں یہاں پشور دہ ہر دم دل ہی ہر دم خندان نہیں یہاں آتشِ زین دل ہی چہم غولستان نہیں ہوئی مصروفِ لغو و ذکر دنیا پر یہاں نہیں بہی ان جالیو نہیں اندن تھی وہاں نہیں ابا ان اکھنوں بہر ہی میں مدیکے مکان نہیں وہی آواز اپنی ہو گئی آہ و فغان افسوس یہاں کیوں آگما مثلِ بلائی ناگہان افسوس جو ہو شتاق دیدار محو کا یہاں افسوس کہاں دہر دہر کہہ کہان دہ ہستان افسوس
---	---

جل میں مین لباس صوف رکھتے تھے
چھوڑ ملک ہند اور یہاں عجیبان لباس

صفت جیل موز درجت عزوجل یعنی ابوبقیس جانی ظہور
شوق انقر معجزہ سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

کیا جانی رحمت صدی ہی ابوبقیس
کیون اوکی عشق میں نہایت دان و نیم
کیا حکمت حکیم ہے دانہ دیکھنا
دہن میں اوکی وہ گل کعبہ شگفتہ ہی
کیا کیا جلیس اوکی صفا اور مردہ بین
ہر سنگ نیرہ ہے قیس موسوی اثر
کوہ احد کو ہے تو مدینے سے احترام
آم القری کے اوس پہ پہلی ہی رائد
جوڑی کو ہی سفید نوح افتخار مان
سننے ہیں کوہ قاف کو روشن جہیز ہی
عکس جمال کعبہ سی ہے ہر قدر جمیل
ہر سنگ او کا غیرت صید سنگ صوف ہی
ہر سنگ سرمد اوس کی کمان نصیب
گویا کہ اوکی ساسی لیتی ہی لیلی غم

ہو کیون نہ منزل پوری ہی ابوبقیس
شوق انقر سے قصر علی ہی ابوبقیس
گلزار و گل سی جوڑی ہی ابوبقیس
ہر گلشن جہنم سے غنی ہی ابوبقیس
رکھتا وہ از قلع علی ہی ابوبقیس
وہ مبصہ جمال غنی ہی ابوبقیس
کعبے سے اہل وزیر ہی ابوبقیس
گویا کہ ائم طویر ہی ابوبقیس
عمال شان مصطفوی ہی ابوبقیس
کیا بہر سبب وہ او کو علی ہی ابوبقیس
منظور ایں و جن پری ہی ابوبقیس
مختار ہر سبب و شعی ہی ابوبقیس
نواہر عمارت خستہ لی ہی ابوبقیس
یون قیس کا حبیب صفی ہی ابوبقیس

ہر سنگ سرمد اوس کی کمان نصیب

شیرین سے تلخ ہو کر وہاں خاک چاٹ کر
کیون نہ تھا بے عشق میں یہاں سیدہ تنہا
افسوں کو کہیں نہ تھی ہے ابوقبیس
خود جلوہ گاہ نور نبی ہے ابوقبیس

دیکھوں جمالِ کعبہ فقیرِ اتو پر کہیں
دیکھوں یہ آرزوے ولی ہے ابوقبیس

۱۷۰ ریف شین مجھ ۱۱

ہے بجا اس رشک سب کا ہم جلالِ عرش و شرف
استوار حق وہاں ہی بہاں نزلِ مصطفیٰ
کس طرح خاکِ مدینہ میں ٹوہ میری خاک
حاملِ عشقِ خدا مصطفیٰ انسان ہوا
فرشِ راہِ مصطفیٰ ہو کر مقیمِ عہدِ نبی
مہر و بارِ قدم تابانی ل حادث میں تھا
جو میں مدفون تھے عرش کے سایہ میں تھیں
جن پہ صلی اللہ ہو و رد و عالم کیا عجیب
شاملِ امت میں یوں وہ رحمتِ عالمیوں
بارِ عزت ہو وہاں بارِ رسالت ہی بہاں

یہاں تیرے میں ناں جنت میں جا فقیر
ہوا یہ دل مدینہ دیکھ کر یوں بخیر پیش
رسول اللہ کے مرقدہ میں جن بشر ہو
کہ جیسے ہو عاشقِ سچل جاناں دیکھ کر پیش
وہ کیا منظر ہو جیسے میں بھی اہلِ طہر ہو

جسد آہ و نالہ حدی گزشتی آگ سنا
 نہ آیا پھر وہ ہن آتک ان جسد مرقوم
 قراق مصطفیٰ میں زندگی ہے نیز ایسی
 غنی ہو کر ہی محروم حج و زیارت سی
 کلام اللہ ذکر کیا ہی ہیبت ہے
 سب سراج میں تھی وہ تجلی ذاتِ اخیر
 عبت طول اُن کی کردیا ہیاں ہکودون
 جسی ضعیف و باغ البت دنیا و ان ہی ہے
 وہی ہشیارین او تاج احمد ہی میں
 یہ حالت تھی ان آریہاں ان کی کہاں

یہ حالت تھی ان آریہاں ان کی کہاں

دینی میں ہونے سمندر وقت سحر ہون
 سنا کر ذکر و نصرت کروا وقت سحر ہون
 کہ ہون میں بسکون جبریل جگر ہون
 شراب تہرق ہی ہو گئی وہ سقد ہون
 کہ ہون تھے نزول حی امن خیر البشر ہون
 ہوئی جسکی برق سی جان سی طور ہون
 عبت قمری کو رکنا ہی یہ سرور ہون
 اسی کرتی ہی خوشبوئی مدینہ ہون
 کہ جو خوف خدا ہے ہی ہون ہون ہون
 سرور وصل احمد ہی ہوا میں مقدر ہون

یہ حالت تھی ان آریہاں ان کی کہاں

فقیرانی سخن ہی ہونی میں بے ہوش اہل عشق

۱۵

۱۴۲

یہ جب مجھ کو رکنا ہی کا اثر ہو ش

صلوات نبوی سی ہوا انسانِ خاتم
 یا خلا عشق مجربین رہون سوختہ دل
 داکر و محمد ہے مرادل ہر دم
 کیا گلِ روضہ انور کی تجلی ہی مہیب
 یاد آتا ہی جو سگام زیارت کا سکوت
 خود دینی اہل دین کو ہی دہانِ دوزخ
 ذکر سست سی میں محروم ہیبت مرود صفا

زہری نعت محمد سی مسلمانِ خاموش
 اور نہ ہوئی کہی یہ آتش سوزانِ خاموش
 کیوں ملاوت سچو حلقہ قرآنِ خاموش
 صورتِ بیل تصویر تھی ہیٹ ہانِ بکر
 آہ سی رہ نہن سکنا دل لانِ خاموش
 جو دین ذکر محمد سی راہیانِ خاموش
 شہر کے شہر میں چن شہرِ غمناں خاموش

کہد ابوابِ جانِ مین وہ کہلی منہ آنکی
ہی دوان اذنِ حکم تو محمد کے لیے
عاشقوں کی بی ہے شورِ تالواں پر
یاد آتی ہی دینی کی ندائی صلیوات
جو کہ دیکھا ہی دینی مین کہی دیتی مین
مورِ رحمت حق کہ زبانِ دل مین
سبکو محشر مین ہنسائی وہ خدا کی طفیل

نہین تذکیر سی جو صاحبِ ایمان خاموش
سبکو کھیگی جانِ ہنیت رحمان خاموش
گو وہ جالی کی لب آتی مین نظر ومان خاموش
رہنا دشوار ہے بی تالہ واقفان خاموش
گو کہ مین بولنی سے دیدہ گریان خاموش
جو تجلیات سی مین ظاہر و پنهان خاموش
تہا و عاسی نگہی جو لب خندان خاموش

یا خدا پر مین معروض ہو تسلیمِ قصیر
رہ بخانی کہیں ہو کہہیں سچان خاموش

ردیف صا و مہلہ غزل خاص پنج کسر سورہ خلاص

تجربہ ہوا جسمِ نزولِ سورہِ اخلاص
جیات جاودانی اہل ایمان کی لینی یہ ہے
یہ وہ سلطانِ توحید خدا کا کہ رکھتا ہے
علوِ خستِ الفردوس کی جانب مقرر ہے
یہ کسکی ذکرِ برائت بی عاشق مین باو
سر اسر ذکرِ اللہ بصر ہے قل ہند مین
جو دل نکٹ تہہ جاسکتا نہین ہم لگانیکو
غذای روح عالم کیون نہو قلبِ محمد پر
قل ہوا اللہ

ہوا صدرِ رحمت عالم نزولِ سورہِ اخلاص
حق کھار مین ہے سہم نزولِ سورہِ اخلاص
حصون مین کو مستحکم نزولِ سورہِ اخلاص
ظہورِ رحمتِ آدم نزولِ سورہِ اخلاص
زمانِ مود لیس ہے سہم نزولِ سورہِ اخلاص
مہو کیون شان مین مہم نزولِ سورہِ اخلاص
تو زخمِ دل کا ہی مرسم نزولِ سورہِ اخلاص
ہوا تہا روح سی منضم نزولِ سورہِ اخلاص

سے
نفاذ اسکی
ادب آؤ ۱۲

<p>یہ وہ اکسیر ہے اعظم نزل سورۃ انفاس کہ رشکِ قلزم و مدیم نزل سورۃ انفاس غنیمت جانتی ہوں ہم نزل سورۃ انفاس کہ یہ خود خالص عالم نزل سورۃ انفاس</p>	<p>مس کفر و فساد است یگیا خالص بر توحید یہ وہ دیانے وحدت کو نہ العاط میں آیا کہان وہ دل ہمارا کہ سب قرآن محفوظ یہ وہ توحید خالص ہے کہ یہ تائید اسکی ہے</p>
--	---

<p>۱۵۰</p>	<p>فقیر اپنے لیے ہو کیوں نہ تھا خالص عمل مائل جو لب سے دلیں ہو ہر دم نزل سورۃ انفاس</p>	<p>۱۷۴</p>
------------	--	------------

<p>باقی ہوں رسول کے پاک آستانہ میں کیا کچھ ضعیف بگئی یہاں ہر جوانی میں لیکن ضعیف ہے تو فقط یہ وہاں کی حوص اللہ سے اس موقوف دیرم جہان کی حوص لیریزد کہیں رہ گئی آہ و فغان کی حوص گویا ہمیشہ جی کی ہے نیم جان کی حوص جاتی بنیں زبان کبھی جس یہاں کی حوص ہو جیکو دیو جہان میں نام و نشان کی حوص ہر گوش و لکویوں ہر مری داستان کی حوص آن عاشقوں کو کیا رہی زلف و تباہی حوص آن نازکوں کو دور گئی سائیاں کی حوص کہ ہے زبان کو کہیں جو فدا کی حوص حوص مکان پر اسکو تو محض اس کی حوص</p>	<p>اب میرے دلوں آٹھ گئی سیر چانگی حوص افسوس رنج بیت و زیارت کے واسطے دیکھو ہر اک ضعیف کی ہر حوص ہے جوان کیا کچھ حوص مشرقِ امت آب میں یاسِ ادب سے ہم تو وہاں کچھ نہ کہے شوقِ دینداریں ہر دل ناتوان کو ملے کسکے سبب یہ ذکرِ دینداریں کا ہے بے نام و بے نشان ہر شہرزی میں وہ اس میں حوص بخشِ امت کا ذکر ہے دل جکے کہہ رہے گہا و مدنیہ میں + جو ہر ش آفتابِ مدنیہ میں رہ چکے وہاں دیکھو کہان ہر صلی میں آبِ پاک دشتِ مدنیہ سے دل و جی کو عشق ہے</p>
--	---

یہی باب
 ماحول
 کی حوص

شفاق وصل کسی ہو یا رب جو دمیدم | زقارمین زیادہ ہو عمر روان کی حرص

۱۷۵

دیکھا فقیر جب سے مدینہ رسول کا
دلین نہیں سکونت ہندوستان کی حرص

۱۳

ملا جو خاک مین ہو کر برائی مصطفیٰ خالص
زیرِ معشوس دل وہ خود بخود ہو جائیگا خالص
کامد
ملے سیم و تریر خالص کے گھر حثیت مین انسان کو
بہت ایسے مین جو اترتے مین حج و زیارت پر
جو شے مقبول درگاہِ خدا ہو کام کی وہ ہو
بنایا دلو اپنا سامع و دانشیاتی نے +
دینو مین رہا دل فسا اب یہاں پہر کد رہی
ملاج دل ہو تھا اس شفا خانہ مین ایسا کچھ
نماز پتی تھی خالص موم خالص ذکر خالص تھا
ترقی کیون نہ ہو تو اس سے ایمان کی حلاؤ کو
سرا پا کیون نہ زبورِ رحل کی سعی ہو سکوت
حیات جاودانی ہو حدیث مصطفیٰ کا عشق

ہوئی وہ خاک اسکی اسکی حق مین کیا خالص
رہا حج و زیارت مین جو با صدق و صفا خالص
مدینہ کی محبت مین جو یہاں ٹکری گیا خالص
بنائے ہر مرائی کو رہا سے کبریا خالص +
عبادت چاہیو انسان کو یہ خدا خالص
پیا آبِ مدینہ اور ہمارا دل ہو خالص
بنائے دلو خالص اب کہاں ہے وہ دوا خالص
مدینہ مین ہمارا بر عمل شد تھا خالص +
سلوٹہ مصطفیٰ خالص قحاطا خالص شفا خالص
جو خراخرا مدینہ ہی رہی میری غذا خالص
کہ شمع مسجدِ محبوب موم ایسا بنا خالص
غذائے روح ہو وہ انگبین مصطفیٰ خالص

فقیر آج ایک عالم اسکی توشہ ہو مہر
یہ عطرِ نعت احمد تھی سوا سا کچھ بنا خالص

۱۷۶

رویف ضاد مجھ

۱۱

جلوہ گریو نیکی جب خیم رسل بر سر عرض
کیا ہی رحمت ہی محمد علیؐ سے کوثر
غرق دریا معاصی جو رہا تو امی دل
جو حقیقی مین می بیعت ہو جان مین بدست
آب کوثر مین ملا ہو شگاکا خوش نگلاں
اہل دریا حنا ہی تو پہنچ سکے ہیں
گردنیں اکی ہیں اہل دل مین یہ گو بلندین
اہل خلق نبوی ہوئے سیراب وہاں
کہوں نہ سوختہ عشق مجھ کے لیے
آب کوثر کا مزا کس قدر ایمرون ہو گا

یہ جو شاعرانہ
مستعدیت ہے

ایک دست نکر ہو شگاکا گل بر سر عرض
ہو نیکی راحت نسوان راجل بر سر عرض
سب حقیقت تر ومان جانگی کہل بر سر عرض
اہل حران مین ہی شارب ال بر سر عرض
جلوہ عارض صد غیرت گل بر سر عرض
جان مین توبہ کا اگر نازہ کر لیں بر سر عرض
نشہ کامی ہی بچاتی ہیں گل بر سر عرض
پراسی ہو نیکی بد اخلاق و غفل بر سر عرض
منزل رحمت رحمان نزل بر سر عرض
سیاقی مین ہرچہ سلطان رسل بر سر عرض

مین بھی اک تینے وہ عشق محمد ہوں فقیر
کاش بلو اہمن وہاں دتی بٹل بر سر عرض

۱۷۷

جو کہ ہی عشق معصطفے کا مریض
آب طیبہ ہے درد دل کا علاج
ہو بد نہ مین جا کے خاک نشین
تد رستون پہ ناز کرتا ہے
ہی ظہیر رسول رحمت کل
ایسا دار السقا دینہ ہے
مین رہوں کاش زائر خالص

یہ جو شاعرانہ
مستعدیت ہے

مستحق ہے وہ ہر شفا کا مریض
نر ہے شارب اس دوا کا مریض
مرض کبر و اعتلا کا مریض
اپنی مقبول لئے دوا کا مریض
مستحق رحمت خدا کا مریض
کہ شفا پائے ہر جا کا مریض
انکرے کبریا ریا کا مریض

اجا پیسے دل کو نندسی پر ہنس
وہاں سکے خرما کو دھونڈتا ہوں
کحل خاک مدینہ کیونکی سے
جو یہ ہے شہر مصطفیٰ کا مریض
پھر ہے مشتاق اُس غذا کا مریض
دیدہ ہے گریہ و بکا کا مریض

۱۷۸
کیوں نہ ہوئے فقیر دل کا غنی
ہے یہ سلطان انبیا کا مریض

یونہی معمول ہی مخلوق میں محبوب ہی فیض
روقی روتی ہی مدینہ نظر آیا آخر
دل مجذوب مدینہ کا اثر دیکھیں فرا
یوں ہی درد محمد دل پر صبر میں کاش
قلب عشاق نبی کی سے جہان میں تاثیر
غیر شمس و قمر ساری جہان میں کیوں
مری غم نے کیے مشتاق مدینہ اکثر
زائر شکل مدینہ ہوئی دنیا سے غنے
دیکھا ایمان سے پہلے اہل ایمان فردوس
نقش سنت کے لگے ضرب تو دل ہو غلام
مری اشعار کہاں کہاں اہل نظر سے
طالب ہم محرابین وہ خطا عظیم سے
ای فقیر سیمین شاہان محمد ہے تو
ساری عالم میں نہ ہو کیوں تری مکتوب سے فیض

۱۷۹
۹

یہ بھی ذات باری کا نور
عالم صلیع کے محبوب
انہی سے اور نورانی
اس کی ساری جہان
میں تابان ہو گیا ہے
یہ بھی بزرگ سکران
روانہ کا اور غلام
ہو گیا ہے

<p>نقش طیب دلیس پر سال مدینہ کے خوش جاو کھاؤں کونسی منزل مدینہ کے خوش دل لگایا کس سے اے عاقل مدینہ کے خوش سول لیتی ہر بہن عاقل مدینہ کے خوش ہو گئے کب تھو پر ایل مدینہ کے خوش جا ہوئے وہ ملک میں منزل مدینہ کے خوش خوش رہو کوئے دل پہ قتل مدینہ کے خوش کوہ و صحرا تجھ کو جا میں بل مدینہ کے خوش</p>	<p>ہے یہی اتو علاج دل مدینہ کے خوش اے دل بیتاب تجھ کو پر چینے کے سوا کہے غمی ملک جہم میں کس کو رہتا ہے تو اندر قتل دین کو دیکر عیش دنیا کے مکان ماستون کو گر نظر آیا ہے دنیا میں تو یہ یہاں مدینہ کی طلب میں مر گئی جو نا تو ان بند ظلمت ہے پر کینہ ہے اس کے کس طرح قابل شہر دینہ میں نہیں یا رب لدان</p>
--	--

اے فقیر افسوس ہو تجھ کو کہ تو پہر سے یہاں
 ہو گیا کیوں بند سے شامل مدینہ کے خوش

۱۱

رویف طای مہملہ

۱۸۰

<p>یہ تن دہان خاک پر سا تھا ہوا دین کے باقی جو ہو بے ذکر احمد ہو دین سے وہ زبان سا تھا بجا ہے ہو اگر پہنچو وہ دل سنگساں سا تھا قتیل جہم سے ہو جائے وہ بار گران سا تھا رہی ہے نور طیبہ نور چشم خود نشان سا تھا مدینہ نے نظر سے کر دیا سارہاں سا تھا وہ بام خوشدلی سے ہو گئے ساگر دہان سا تھا</p>	<p>تدلیا ہر ان مدینہ میں کہیں میں ناتوان سا تھا جو بے عشق بنی ہر اس بدن سے ہو جان سا تھا نہ ہو جس دلیں در مسئلے کس کام کا دل ہو جو سر سودا نہ ہو کس کام کا سو ہے جو آنکھیں ہوئیں بے دیدار طیبہ کو رہتہ میں نظر اب کیجہ نہیں آتا مدینہ دیکھ کر ہم کو جواہل قصر بے چہرہ زیارت ہیں تنہا میں</p>
---	--

<p>دلین نقش و قداح سی ہے یہ کچھ سہو جسکو آئی خاکساری ہی مدنی کی پسند کچھ نہیں یاد انکو اپنی سر ہو جائیگا قد فرخوس مدینہ اس مناق کو کہاں جائیں کیونکر اس طرف کو اختیار مخر کیونکہ آئی انکو ہانگی آہ وزاری کا فرا وہ یہودی یا کہ نصرانی مگر بے جہت بستر خاک مدینہ کی دعا کرتا ہوں میں</p>	<p>ناتقہ دیوری گویا محل عیش و نشاط کرب ہو تائی یہاں پھر قابل عیش و نشاط گرم رکھتی ہیں جو ہر دم محفل عیش و نشاط مل گیا یہاں جسکو رک سافل عیش و نشاط چھوڑتی ہی کرب مہنگی گل عیش و نشاط جو یہاں رہتی ہیں ہر دم خوشدیل عیش و نشاط اہل زرجو مگر مشکل عیش و نشاط اور کیا ہوں میں یادہ سائل عیش و نشاط</p>
--	--

۱۸۳	<p>جو کلیم فخرین لذت ہے مجکوی فقیر اس نری ہی بخیر ہیں غل عیش و نشاط</p>	۹
-----	--	---

<p>ردیف خامی مجملہ</p>		
------------------------	--	--

<p>نہوئی تشنہ زبان آب سہو محفوظ ہمیشہ دست مدینہ ہوا و دل وحشی وہاں نیکو ہیں گے وہ شمس مہر پر کش وہ سرخرو ہیں قباست میں جیہاں شوق جو اختیار نہیں جاوے وہ میر طوح وہ برج سرفہ ینار پہر دکھایا رب ہر اک ستون سر پست کر ہوا دل اتنا شوق</p>	<p>جودل سی اپنا مدنی کی گردی محفوظ تو ہوں نہیں ایسی بیابان نور و محفوظ رہی مدینہ میں جو حور و مدنی محفوظ غم رسول میں ہیں رنگ زردی محفوظ الی ہوں میں مدنی کے درد و محفوظ رہوں مدینہ میں آن سچ و فرد و محفوظ کہ جیسے ملے کسی نیک فرد سی محفوظ</p>
---	---

لعل الدین مدنی کی لکھی
 اس مسئلہ کی "نار" ۱۳۳۰
 علی بن موسیٰ بن عیسیٰ بن
 سکال کا اصل نسخہ ۱۳۳۰
 درجہ اولیٰ فیہا نسخہ
 درجہ دوم ۱۳۳۱
 درجہ سوم ۱۳۳۲

نہوئے مرجع مخلوق ہو کے بند میں شاد	جو ہی نجوم مدینہ میں طرد سے محفوظ	
۱۸۲	تری سخن سی جو خوش ہیں فقیر عاشق لوگ نہیں نہ شربت قند اور ورد سے محفوظ	
۱۱	گرندای نجوم مرزا و غرض صلوٰۃ	
پا چکایا رہبان میں چکی پھر آئیکہ خط دل اگر آنکھوں کی جا پھوٹا تو یہ بھی دیکھتا کیا نگاہ چشم عاشق ہو رسا اس لوٹک میں وہ مجنون ہیں عزیز و کچھرواوشی شراب ز فرم اکل خرمای مدینہ طیبہ کیون نہوں گوش صحابہ عطر دان جنگوٹ کیون نہ صدحاک مثل شانہ غیرت خیر کیون نہو آباد اب میرا دل میرا کین کیا ہی ہم محفوظ تھی قربت مدین کہ تھا کسترد وہ خاک ہی سیرت جنت مدین	ابتود کہلا دو میں رہ کر مر جانیکا خط جالیوں سی جہانک دہا محوہ جانیکا خط شیخ سی بس خلکی مر جانای پروا کا خط غیر صحرا مدینہ ایسی دیوانیکا خط واہ کیا کہنا ہی اس پنی کا اس کنا کا خط اس مان شکو کی بات سن جانی کا خط سچ کر موی رسول ہدی سی شانیکا خط دیکھہ یہوں انکی شہر ویر لے کا خط دیکھنی کارج خبر اور اسکی دیکھنا کا خط ہو گیا اب مدینہ جسکے نیانی کا خط	
۱۸۵	خرمن دیا وافرہا سی کیا حاصل فقیر نچکو گر حاصل مٹی سی ہوا کے انی کا خط	۱۳
اگر دعائیں نہو خوف کا رجا کا خط خدا کے گھر میں رہا خانہ خدا کا خط مگر ہوا ہی دم پھرنا کہ کشن یہ دل چل اب مدینہ کو اسی جان خود ہو	تو کیا اثر کو ہو انسان کی دعا کا خط رہا مدینہ میں سلطان انبیا کا خط کہاں ہی عاشق بیتاب کو حیا کا خط یہ انتظار میں کب تک تجھی صبا کا خط	

لعلی صبی کی ایک یاد
چرخہ نہا جاسنہ
دیر کیسکو یاد دلا دیکھنا
۱۱۱۱
لعلی صبی جس خاک کا
یاد نہا کر اب مدینہ
۱۱۱۱

اچھی تبت بدینہ ہوا اس طرح دل کو
یہ وصف جو زبان پر قاصر ہوا طرف
اچھی رہت چھت کو راہ طیبہ میں
یہ آنکھ کیوں نہ آون جانیسی شرک
نظر سی کیوں نہ بنائیں خاک کو کسیر
سحاط مال سی جولی سحاط دوان گنگی
لگا کی خاک بدینہ کو سیر چشم رہے
لگائی آنکھ جیساں فی زالی نیا ہے

کہ جیسے رہتا ہی بیمار کو شفا کا سحاط
ہوا ہی عکس فلک چشم مصطفیٰ کا سحاط
یہ حکم ہو کہ رہی اس شکستہ کا سحاط
بجای رہی رکھی گنہگار پارسا کا سحاط
نصیب جنکو ہو سید الوہی کا سحاط
ہو گا نایب کو کچھ اسی اغنیاء کا سحاط
عجبت ہی چشم مہر کو کھینچا کا سحاط
کب ہو کو بیگا جو ان ایضا کا سحاط

فقیر دل میں تائی دی حب دنیا کو
خدا اسی در کھین رکھنا خدا کا سحاط

ردیف عین مہملہ

۱۴۶

کس ضیائی پر ضیائی مسجد احمد کی شمع
رات دن سجدا ہی مسجد احمد کی شمع
مسجد احمد میں کیا حاجت شمع و چراغ
گھر میں گیارہ تار کی دل کا علاج
جمع بین روح و ملک جن بشر پر وادوا
ہی قیام لیل و صوم نہارا و سکو نصیب

غیر شمس الضحیٰ ہی مسجد احمد کی شمع
بادی نور بدی ہی مسجد احمد کی شمع
خیر الوہی ہی مسجد احمد کی شمع
جو تبرک لی گیا ہی مسجد احمد کی شمع
کیونکہ نور مصطفیٰ ہی مسجد احمد کی شمع
گو یا مروپا رسا ہی مسجد احمد کی شمع

خدا کا سحاط
خدا کا سحاط
خدا کا سحاط
خدا کا سحاط
خدا کا سحاط

<p>شک انہا غسل ہیں آشکھای شمع و کیوں نہ ہو نظارہ ساق مصیبتان غفور اللہ اندکیا ہی نہ ہو غسل خجش نصیب محو حیرت کسکی ہی کس قرین رات بھر</p>	<p>کیونکہ موم اگر بنا ہی سجد احمد کی شمع جو کہ عاشق و محبت ہی سجد احمد کی شمع موم اسکا بن رہا ہی سجد احمد کی شمع کس تجلی پر فست ہی سجد احمد کی شمع</p>
---	---

۱۸۷	<p>کاش گل نگر گر تین ہونختہ دلای فقیر دمان جہان و فتنہ ہی سجد احمد کی شمع</p>	۶
-----	--	---

<p>قیامت میں یارب طفیل شفیع ہمیشہ تھے مصروف خیر و صلاح مساکین امت پی پی بی شمن جو آئینکے آدم سے تار و زحشر یہ زوار کے حق میں امید ہے رہی مہر شہر بہین امر سہل</p>	<p>مرامات ہو اور ذیل شفیع پے عاصیان یوم و لیل شفیع وہ ایہائی میزان و کیل شفیع قیامت میں ہو تنگی خیل شفیع کہ نیل شفاعت ہو نیل شفیع مقابل ہو کر یک نیل شفیع</p>
--	--

۱۸۸	<p>فقیر انپہ یال ہے رضوان حق اگر عاصیوں پر ہی نیل شفیع</p>	۱۳
-----	---	----

<p>یاد ہی جب بچہ دم و مان تھی ندای الوداع جوتن ن کیا کچھ تھی آہ و نالہای الوداع پھر وہیں بکرو دواع جان بونفن ہو بقیع کیا سرور وصل یاد آئی حریص وصل کو یوں ہو میرا آستان وصل ثریب قیام</p>	<p>تازہ بین تہک ہ دلیر زحمہائی الوداع جب پڑھا تھا معلم و مان و مائی الوداع پھر نہ سنوائی مجھی مائی صدای الوداع ہو گیا جو دم دم میں مبتلائی الوداع مجھے ہو جائی و دواع و تقاضای الوداع</p>
---	---

<p>دروازہ بہشت کہلا ہی جہان میں ہ جی چاہتا ہی مرے کو وہاں ایسی کہ ہر کہہ کر گئے ہوئے جہنم کہ جس کا دل ہمسایہ رسول خدا وہ ہوئے تو پھر نہ پر زمین وہ رفعت فردوس کے ہی را جنت زبان حال سی کہتی ہی رات دن</p>	<p>جس کا ہی نام اور نشان جنت البقیع آرام گاہ روح و روان جنت البقیع ہی و سکی دافع خفقان جنت البقیع ہو کیوں نہ جای امن امان جنت البقیع ہی زربان اوج جان جنت البقیع خالی ہو غنیمت کچہ اور پی بان جنت البقیع</p>
--	---

۱۹۰	<p>اندیشہ ہی کہ دیکھی جس روز امی موت اتو ہو کہان فقیر کہان جنت البقیع</p>	۱۱
-----	--	----

	<p>ردیف غلین معجمہ</p>	
--	------------------------	--

<p>جہان جمال بشیر و تدری پای فسر و غ جو بی نصیب ہیں زایہ بین انسی عالیشان جہان مدینہ ہو مرجع ضمیر خائب کا ہجوم اہل سلوۃ اس لئی ہے غفا جو دو شمع مزار نبی سے آئی شہیم بجائیں نور نبوت کو کس طرح کف ہمیشہ خوان محمد بہ بھی عجب کیا اگر یہ ظلمت شب ہو نہ ہوئے راہ کہی سفید بال ہو اتو نور عشق رسول</p>	<p>کب اس جہان میں محرمیر یا فروغ کہینچہ نیکو نکر خیر یا فروغ کب اس ضمیر بہ روشن ضمیر یا فروغ کہ آخرت میں یہ خیم غفر یا فروغ کب اسکی سامنی عطر و عیر یا فروغ کہ جو قدرت رب قدیر یا فروغ کہ محرم و مہمچہ نان شعیر یا فروغ رخ نی سے نگاہ بغیر یا فروغ الہی ولین بوقت اخیر یا فروغ</p>
---	--

مری غلو جو مری کلاں سی قیچون	مد کی تونسی لریکان تیر مای فروغ
۱۹۱	<p>بہشتہ اسیح عالم کلج جوان بی</p> <p>تو آج کیوں نہ کلام فقیر کو فریغ</p>
<p>جیسے دنیا سی راکرتی ہیں تامل فارغ</p> <p>یا خدا پھر بھی مان مٹسی جو ہر دل فارغ</p> <p>دل رہی عشق محمد میں اکتی بی چین</p> <p>تہنیت تھی لب خندان سحر پر گویا</p> <p>اغنیاج وزارت سی چو فارغ رہی ہیان</p> <p>چاہی حد وصلوۃ اپنا وظیفہ ہر دم</p> <p>ہو گیا پھر چین کیوں بند میں آسان</p> <p>نہیں بزرغ میں بھی مختاری بی جدا</p>	<p>ایسی جیسی ہو اگر تہی ہیں جاہل فارغ</p> <p>پیر نہ ہو سی پتی کی وہ منتزل فارغ</p> <p>نہو اس دسی اک سطر یہ شغل فارغ</p> <p>صبح دم سی دان جیجی محل فارغ</p> <p>قہر حق سی نہیں مان وہ تسال فارغ</p> <p>اس سی کیوں ہوئی زبان اول تامل فارغ</p> <p>ہم عرب میں ہوئی تھی اس سطر شکل فارغ</p> <p>اسطرش نشی کی سیت رہی ظل فارغ</p>
۱۹۲	<p>روح احمد سی تو ادم نہ ہو خاموش قصہ</p> <p>کہ نہیں دوس سی گوش دل محفل فارغ</p>
<p>کیا ہوئی شہر محمد کے وہ مہمانی دیرغ</p> <p>چھٹ گیا ہے مدینہ شہر ایسی فیض</p> <p>اب زیارت سی کہاں رہ شہر جانی دیرغ</p> <p>یا تو لگیں تھیں ان جانیں آت دن</p> <p>کاسہ شہم اپنا ہر دم کیوں جو پر آب شک</p> <p>ہی اسی غسی وطن میں مجکو تنہائی پسند</p>	<p>وہاں کی دہانی کی جی قدر کیا جانی دیرغ</p> <p>کھینچ لائی پھر ایہ صراخوا نفسانی دیرغ</p> <p>ایہاں کاسا کہاں آرام خستہ جانی دیرغ</p> <p>یا وہی نکھیں ہیں دن رستہ آخرانی دیرغ</p> <p>ہم سے فرقت مذہبی کا کیا پانی دیرغ</p> <p>کیوں نہیں میرا وطن شہر لائانی دیرغ</p>

ابی زینارت جو بیان جینی پی مرتبی من عنی در ہم و دینار کور کہلک درین اس سی جو فقط دانای کا علیش ویا من سقیه ہو گئی کتنی دہان جاتی ہی مد فون بقت	کس قدر ہی انکو حب عالم فانی درین کیا مسلمان ہیں ہی ان مسلمان درین ان کی نامی یہ بن جاگی نامی دانی درین رنگی محروم و ان ہی سیر روحانی درین	
۱۹۳	رنگی سیر مدینہ میں فقہر اسی رفیق آہ وزاری حزن سیرانی پریشانی درین	۹
نرکھین حج و زیارت اثر دروغ دروغ یہ کیا جو ہرزہ در اوقم جبرئیل میں ہیں مدینی میں نہیں مخلوط صادق کا ذب کبھی یہ جان میں جاگی اس آہ کی ساق جو حق ہی ذکر توبہ کبر حق و ماوالا کہیں خلوص عمل کسے ابن عتین مضروب برگ خزان مدینہ باغ ارم ہمیشہ سیر و سفر میں غنایا لیکن	کہان میں حاجی و زائر مگر دروغ دروغ سمجھ کی رحمت خیر البشر دروغ دروغ کہ صدق صلی ہی اس جاگرد دروغ دروغ میں اور آہ میں میری اثر دروغ دروغ یہ سامرین اور انکی نحر دروغ دروغ یہ خود کھاتی ہیں کبر و فخر دروغ دروغ جو ہو تو دیکھی ہمارے نظر دروغ دروغ یہ اور ملک عرب کا سفر دروغ دروغ	
۱۹۴	فقہر نعت محمد توب درست درست جو کہتی ہیں شعرا ہمیشہ دروغ دروغ	۱۳۳
رونی تھی جب مقام کز واکھی کا غلا کیا ہی چکی ہی ہان کرتی تھی ہم عذرتنا	ردیلت الفا و خزائن اس طرح ملبوس بیت امد مشکین لباس مقالا ابرو رحمت غفار کعبی کا غلاف تھا جب ان بھون میں با ستار کعبی کا غلاف	

۱۹۳
سامرین خاص
سیرانی خاص
سوتی

خلف غفلت و سرک محفوظ اس نہ ہو
 انکی چشم دل پہ جیسی ہی نشا و نہ کوئی
 کیونکہ تنہائی وہی باز نگاہ چشم دل
 مردہای راز تہی انکو ہنکی سیر و عکس میں
 کس مری کی تھی وہ تو نہ یا ابی جیسا
 دفتر بیان ہی وہ شاید ہی تحریر نہ
 اول ہو جانی تو رنگ حال لے کر ہو
 ہن ہزاروں رشک لیلی جبکی جھونک
 مردم چشم دہشت ہی وہ مثل نور میں
 نسبت ابر چشم و محلج دیکھا جاہت

جو لگا ہی سیدی دیندار کبھی کا غلاف
 رکھ چکی انکو ہوشہ جو کبار کبھی کا غلاف
 گزرتا پنا دی اک تار کبھی کا غلاف
 دیکھتی تہی جب چشم زار کبھی کا غلاف
 ماہمین تہا وقت استعما کبھی کا غلاف
 کر رہا ہی اسکو خود اطہار کبھی کا غلاف
 دلی نگیں جو کئی رخسار کبھی کا غلاف
 وہ حسین ہے لیلی اسرار کبھی کا غلاف
 کیا سیاسی میں اپرا نو ار کبھی کا غلاف
 بر گیا جو بکی پر دو تار کبھی کا غلاف

لے
 جیسا کہ مذکور
 ماحول
 سیر
 عکس
 جیسا کہ مذکور
 ماحول
 سیر
 عکس

۱۹۵
 آئی بن جو چوم کر سوار کبھی کا غلاف
 ۹

کون کہلائی بھی راہ میرے کی طرف
 خوف تہا مرگ مفاجات نہو جائی توی
 پھر ہی بانی ہو نصیب کا یہ جی چاہتا
 خاکسادی کو سمجھنے میں وہ عزت اینی
 طوع معبود حقیقی ہے اگر طوع رسول
 اس رولائی ہی وہ یاد لب خندان سحر
 جسم لاغر کو مری کاش دینی کی ہوا

مجھ کو پہنچائی پھر الدین کی طرف
 جب چلی گئی ہی ناگاہ دینی کی طرف
 خاص مشروب ہیں جو چاہ دینی کی طرف
 جاتی ہیں یہاں ہی جو ذی عاہدینی کی طرف
 تو سحر ہی ابلی ہر دینی کی طرف
 ہم جو چلتی تھی سحر گاہ دینی کی طرف
 لی اوڑھی مثل خض کاہ دینی کی طرف

لیلا نفس جد ہر کو یہ معنی ساتھ چلے	نخل تو بچے واہ مدینی کی طرف
دیکھنی اُس در سلطان کی زیارت کو فقیر	بچہ ہی جاتا ہوں کہی آہ مدینی کی طرف
<p>۱۹۴</p> <p>نہو کیوں سا کرن شہر رسول اہدے تکلیف یہ کس آرام جان کا شوق ہے جسکی لگی جویدر و محمدین طن سی کیونکی نکلیں اگر خوف خدا ہو تو یہین جنتین لجا میں سمجھتے تہی یہ عاشق غلڈین ہم جیاب آئے رسو اس شک سے تکلیف گر یہ میرا نگہ کو زمین شعریاں آرام گاہ روح انسان کے الہی کس مئی کا حشر ہی جو خود بخود عالم یہ تکلیفات دینی اہل دین کو راحت جان مقام امن میں رہو والی سب سے کے</p>	<p>۱۱</p> <p>گدا می شاہ رہتا ہی حضور شاہ ہے تکلیف مدینی کے سفر میں لگئی ہے راہ بی تکلیف نکلتی ہی کہاں لسی کسو کی آہ ہے تکلیف وہ مکہ اور مدینہ دو زیارت گاہ بی تکلیف ہوئی جب بچہ کہ وہ روضہ و منجوانی تکلیف مدینہ دیکھ لیتی ہیں یہ بہر واہ ہے تکلیف بیان ہی اس میں وصف شہر عالیجاہ تکلیف رسول اہد پر قربان آئے آراہ فی تکلیف سطحان نبی رہتی نہیں اللہ ہے تکلیف کہ میں جال سے وہ سیاق میں اہد ہے تکلیف</p>
قصہ دل حزین ہی مالہ زن چر مدینہ میں	یہ دیکھا چاہی کس دن ہو یہ آواہ فی تکلیف
<p>۱۹۵</p> <p>میں مدینی میں عجب کوچہ و بازار لطیف نکے بک وہیں صورت نظر آ جاتی ہے جب سی انبر رخ محبوب ہوا عکس سنگ دم سرد اس لہی بہر تار ہوں کج یاد آتی ہے</p>	<p>۹</p> <p>اسکی ہر جنس لطیف اسکی خریدار لطیف ایسی میں شہر نبی کے در و دیوار لطیف صورت ائمہ گویا میں وہ کہہ سار لطیف جو مدینی میں ہوا چلتی ہے ہر مار لطیف</p>

خونِ فاسد کی طبعِ شبِ طوطی لسی گئی کیا مدینہ کی شبِ روزِ بہینِ سہان آمد ہم گنہگارِ تجھے کیسے کہتی تھیں وہاں جاہلی روضہ پر نور کی اندر یکبار	پانی پی پی کی مدینہ کا سناںِ لطیف صورتِ یوسف و لیلیٰ بہین پر انوارِ لطیف ہم کثیف اور یہ دل سچ بتا رہا لطیف اس قدر کب سے نگاہِ دل بہارِ لطیف
--	--

دل کی اصلاح میں ہر شوقِ محمدی فقیر
دیکھی تھی نظرِ قدرتِ بخارِ لطیف

۹

۱۹۸

صورتِ قبلہ نادل ہی تھی کی طرف یا خداؤ الدی کشتی مری اوں یاہین اوں تھی سی کہو فرخ سی تسال پرگا تسبتِ شمس و قمر دیکھ تو ایدل من رہت کو یا فردوس کی منزل تھی جہاں کہی تھی اتسکین ہی شوقِ بہین کہ جبکا ہر دم کیونگی مائل ہو اخورشید کی جانب سایہ انہیا کو غمِ دنیا کے سفر بہین آسان	کیا ہی بیتاب یہ دل ہی تھی کی طرف جسکی تندرستی سال ہی تھی کی طرف جانی ہی جو تسال ہی تھی کی طرف دیکھ لینا انھیں مل ہی تھی کی طرف آخری آج یہ منزل ہی تھی کی طرف پانو رفتا میں مثال ہی تھی کی طرف دلِ مال و مالِ غل ہی تھی کی طرف ہی تو جانا انہیں شکل ہی تھی کی طرف
--	---

حوا بہین آبلہ پاہونی کی تعبیرِ فقیر
بھر بیتاب سے محلِ ہی مدینہ کی طرف

۱۹۹

روایت

القاف

شہرِ نبوی سی ہو کی ساغرِ نگاہِ شوق اولِ جالبو نہیں کیوں تھو حاضرِ نگاہِ شوق جاری رہی جو شوقِ مدینہ میں شیکِ شہم	کیا چیز دیکھتی رہی پھر غیرِ نگاہِ شوق ہی دل کی اوس جمال ہی غیرِ نگاہِ شوق اکہ و زجاری وہین آخرِ نگاہِ شوق
---	---

بہرے تا اباغ غم بھرتے مگر یہ بھی
 وہاں جلو قیام بشیر و نذیر سے
 کیا وسعت جمال محمد جہان میں ہے
 مرنے ہی کیا بقیع کی مرقد پر جو وہاں
 حسینؑ بنہ سی ہوئی تسخیر دو جہان
 جاتی کہان ملک خدا جانی پر تہی
 اوس تہرین عذاب الیم فراق سی
 اسود ہی پاک حسرت حسنؑ رسول میں
 شکرؑ نبی کا آئینہ خانہ مدینہ ہی
 سنقوش اس صحیفہ دل پر وہ کیوں ہو
 بن دیکھی ظل حسنؑ قدم کی مدینہ میں

طیسی میں تھی وسیع وہ ساغور گاہ شوق
 تہی رویت خدا کی مبشر نگاہ شوق
 ساری جہان کی پس ہی قاتل نگاہ شوق
 حسرت دہشتی تہی مقابلہ نگاہ شوق
 اوس حسنؑ کی ہو کیوں کی مسخر نگاہ شوق
 تاب جمال اوضہ پہ قادر نگاہ شوق
 پانی رقاب ل کی محرز نگاہ شوق
 کجی کی ہو کجی متحجرؑ نگاہ شوق
 رجائی کیوں وہاں متحیرؑ نگاہ شوق
 شکل مینہ کی ہی مصور نگاہ شوق
 کیونکر حدوث کی ہو بصر نگاہ شوق

مکن نہیں قصہ کہ ہو مرنے دم تک
 شہر رسولؐ دیکھنی صابر نگاہ شوق

۲۰۰

صبرؑ میں لگی جوتان سان الفراق
 اور صطل مردہ کی زبان منجھوٹے
 زندگی اور موت ہدم میں یقین آیا مجھی
 وسعت فردوس بے مطلقہ دکھلا مجھی
 پھر وہاں ہم سوئیں یاربؑ نہ میں پھر ہم
 کیا محب ہو نا کہ سن مثل نالان مستلم

کیا کہ نہیں جو کہ تھا شور و فغان الفراق
 ہو سکی کا سیکو پھر ہی کچھ بیان الفراق
 بیگانہ محل دیکھا مکان الفراق
 تنگ کر مجھے خدا یا پھر جہان الفراق
 یہ دل محنت زدہ اور بخت الفراق
 کچھ رقم جو سی سی اپنی دستان الفراق

۱۔ اوس کی ہو کیوں کی مسخر نگاہ شوق
 ۲۔ تاب جمال اوضہ پہ قادر نگاہ شوق
 ۳۔ کجی کی ہو کجی متحجرؑ نگاہ شوق
 ۴۔ رجائی کیوں وہاں متحیرؑ نگاہ شوق
 ۵۔ شکل مینہ کی ہی مصور نگاہ شوق
 ۶۔ کیونکر حدوث کی ہو بصر نگاہ شوق

۷۔ مکن نہیں قصہ کہ ہو مرنے دم تک
 ۸۔ شہر رسولؐ دیکھنی صابر نگاہ شوق

۹۔ صبرؑ میں لگی جوتان سان الفراق
 ۱۰۔ اور صطل مردہ کی زبان منجھوٹے
 ۱۱۔ زندگی اور موت ہدم میں یقین آیا مجھی
 ۱۲۔ وسعت فردوس بے مطلقہ دکھلا مجھی
 ۱۳۔ پھر وہاں ہم سوئیں یاربؑ نہ میں پھر ہم
 ۱۴۔ کیا محب ہو نا کہ سن مثل نالان مستلم

مرے مرنے کی وصل بھی ہوتا یا اگر کوئی نصیب بوجہ عشاق رسول ہمدرد دل ہو کر کوئی مثل سنگ لاش پیدا و فتر استعار میں دی جگہ کہ کس مسافر کو دینے طلبہ	وہاں قریب رہا چون نہ ان الفراق کیا ہو سود و صل و کیا نہ بیان الفراق کچھ بھی لکھو نہیں اگر سوز نہاں الفراق ہو ٹینگے ہم جیسے لاکھوں خستہ جلا الفراق
---	--

۲۰۱	جالی پادرب پھر دینی کو فقیر ناتوان اور نہ ہوتے اسیہ بہار گر ان الفراق
-----	--

بیان کیا ہوئی شکل پاک بیت اس کے نمازون میں ہوا فون میں جیش میں ہوتے چلی وہاں سوز دینی کو گویا ذاتی میں ہر جملہ نظر آید دینہ صدم ہو کو توحیت سے تھے اگر زوار کے اجسام کل انجہین ہی بنجانی ہمیشہ دور بہاگے کیوں وہاں ہر نگاہ بد	آزادی ہوئیں لگو جس تجلی گاہ کی رونق مقام واسود و سیرت کو خواہ کی رونق وہ جو جس شوق اقرقون ہر دم گریں راہ کی سحر ہے یا کہ ہے بیت رسول اس کے رونق سما سکتے کیسے اس درگاہ عالمی کی رونق کہ وہاں اقرقون ہو ہر دم دیکھو اس کے رونق
--	--

۲۰۲	فقیر اپنی سخن کو کیوں ہر رونق زمانہ میں کہ رکشتی ہی اثر قلب گد امین شاہ کی رونق
-----	--

ہو ای دل اگر شہر رسول ہمد کا مشتاق رسول حق کی صورت میں بدتہ رحمت حق گلیم اور بستر خاک دینے پر ہے قلن وہ کیا دیکھا دینی میں غذا یا جسکی دوری دینے ہو گیا تھا جسک دعوت ایک دن ایک	تو یہ مومن ہی ہوا کہ جنت دیکھا کا مشتاق رسول ہمد کا مشتاق ہر اللہ کا مشتاق کوئی دنیا میں ہو جاپنی عز و جاہ کا مشتاق وہ اگر نہ لکھیں جی میں دل راہ کا مشتاق الہی پھر ہوا سانل ہی پھر ترس کا مشتاق
---	--

کہ جو رہتا ہر ہر دم ہانکی آپ جاہ کا مشتاق مرا دل کیوں سہو سکل نہ ہوا کا مشتاق دل ہر مرد و زن پر اس تجلی کا مشتاق کہ مشتاق مدینہ خود پر بیت اللہ کا مشتاق نہیں رہی نبی میں اس کی سوئی کا مشتاق فرشتی کاش ایسا میں ایسے محو مومنوں تک	نیکو بخور دوب کر مر جائے جاہ و غم میں عاشق یہ ولوں قدر کو ہر دم و یکہ لیتی ہیں جہاں کی عاشق و مشوق اس مضمحل عاشق جو عاشق ہیں خدا کی وہ مجھ کے پیسے عاشق فرشتی کاش ایسا میں ایسے محو مومنوں تک
--	---

۲۰۳	گدا اس کے شاہانِ چان تھا کہ پر لاکھوں تو کس تہی میں ہے تو ای فقیر شاہ کا مشتاق	۹
-----	---	---

ابلیح مصطفیٰ ہی نیک کرداروں کا حق جو بیان ہیں آج انکار شفاعت کو مرخص متصل ہیں مرقہ عالی سے صدیق و عمر جو نبی کے حکم سے سجدا ادا کرتا تھیں حکما لغت جان ہی اور بازار مصر مصطفیٰ جگو دینار و درم سی بخل ہی اس ماہیز کیوں نہیں پچا سا ظالم حق اپنی جان کا کچھ حق ہو حق احمد ادا ہوتا تھیں	بدعت و احداث ہر دنیا میں کار و کا حق کب شفای مغفرت ہی ایسی بیمار و کا حق کیا ہی قربانی ہے ایکی بار و کا حق وہ مسکند کش ہے تاخیر تلوار و کا حق یوسف ایماں ہی پس ایسے خریدار و کا حق جان مال ان سب کی میں فروغ کر کا حق نفس کشش ہی ادا ہو اور سب بیمار و کا حق اس طرف سے سب ہی ہم خطا کار و کا حق
---	--

۲۰۴	حق تو یوں ہی خاتمہ یا بخیر ہو تو ای فقیر بایقین بخار ہر ہر گنہگار و کا حق	۷
-----	--	---

روایۃ الکاف

<p>اگہی پیر وہی شہر مدینہ ہونزدیک نکاحہ دل کی لپی روزِ بخت بنی بجای ہی دوسری عرصہ سلام کا آواب اگہی پھر یہ مرا بجز شوق جو نہیں ہی جونا ز کان جہان کو گلیہ دان تجای زمین و مان جو سلاطین خلعت خاک نشین</p>	<p>عیوبہ دل کا مری آگینہ ہونزدیک جو تیر عشقِ محمدی سینہ ہونزدیک غلام کیونگی وہاں قریب ہونزدیک کنا بچہ وین پہر خینہ ہونزدیک کب دن کی جہم سی لٹکنہ ہونزدیک تو کا ہیکو غم ملک و خزانہ ہونزدیک</p>
--	---

۲۰۵	<p>اگر مدینہ میں مل جائی تجکو جای مکون فقیر دل ہی مرتب یکینہ ہونزدیک</p>	۹
-----	---	---

<p>نور دل ہی حنیالِ مرقدِ پاک خوابِ غفلت نائے دے ہرگز نور ایمان کی شکل ہر دم ہے دیکھنا اوس زمین کی قسمت کو رہتی اصحاب کہف کیونکے رقد کس تجلی کا محو حیرت ہے تہی خوشی عید سے زیادہ بہن رات دن ہی تجلی رحمتِ حق</p>	<p>دیکھ کر وہ جمالِ مرقدِ پاک دل کو شوقِ جمالِ مرقدِ پاک دل میں میری مثالِ مرقدِ پاک جس سے ہے ہمتاں مرقدِ پاک سنتی اگر قبل و قالِ مرقدِ پاک کس سی ہی اشتغالِ مرقدِ پاک جبکہ دیکھا بلالِ مرقدِ پاک رحمتِ حق ہے حالِ مرقدِ پاک</p>
--	---

۲۰۶	<p>در سلطان پی ای فقیر رہون ہی خدا سی سوالِ مرقدِ پاک</p>	۹
-----	--	---

کیا ہی آرام جان ہی مرقد پاک کیا بھی نیست آئی راتون کو ہی زمین بازگشت روح قدس اوس میں ہی روح بلبل ضلوات اوس میں ہیں خاص مرسل قدوس وہاں ہی خواب عدم حیات ابد رہ گئی جالیوں میں پھنکر دل رشتک ہی ہکویوں کہ ہر لحظہ	جان جانکا مکان ہی مرقد پاک میں کہان کن کہان ہی مرقد پاک جنب سی اسپر عیان ہی مرقد پاک آج رشتک جنان ہی مرقد پاک مرج قدسیان ہی مرقد پاک مصطفیٰ کا جہان ہی مرقد پاک کس قدر دستان ہی مرقد پاک منظر آسمان ہی مرقد پاک
--	--

خاک و سبھ زمین ہو چکی فقیر
جسین فردوسان ہی مرقد پاک

۹

۲۰۷

کچھ یہی دیکھانہ ہائی مرقد پاک اشک جاری رہی وہاں ہر دم پہر لب و لسی چوم لون جو کہین دل عاشق کو چین کیونکر ہو رہ چشم شباک سی پسر بھی چشم فرعون کفر کا غلط رشتک نور شمع مسجد آپ ہی زیر مقلوب قلب خالص ہو	پھر یہی مولاد کہانی مرقد پاک کہا کہیوں ماجرای مرقد پاک نہج کو لمجائی پائی مرقد پاک دل میں کیونکر سما ہی مرقد پاک کاش مجھ کو بلا ہی مرقد پاک رخ بینا ضیائی مرقد پاک قصر مہر نجلائی مرقد پاک جولے کیسی ہی مرقد پاک
--	---

ای فقیر اپنی درد دل کا علاج

<p>وہ تیرے رکھتی ہی کسیر میں خاک سبک ناچیز ہے گود میں حقیر میں خاک کیون لگی رہتی ہی اس خاک میں خاک ای غنی ڈالے اس کثرت تعمیر میں خاک ہو بیٹنگے جل سکری آتش فقر میں خاک ڈال جائینگے ایسی عزت تو قیر میں خاک قوی جانی شکر کس قسب شیر میں خاک غیر کحل ہی افزونی تویر میں خاک ہم سیر آب وضو ہو گئی نظیر میں خاک کیا ہی کام آئی یہاں خشکی تحریر میں خاک تیمہ ہوتی ہیں عبت ماتم شبیر میں خاک ای جہوس اگر آجائنگی شمع میں خاک</p>	<p>والدی خاک میں سر کسیر میں خاک خاک ہو جائاد میں سر میں ہی تو قیر عظیم خاک کسینے کو یہاں قصر کی حاجت کیا جارم کو کہیں جنت میں بنا گھر اپنا سگت نیامیں جو دیتا روم کے بستہ ق اور جو ہو بیٹنگے دیندار وہ سنکر یہ سخن خاکدان ہند کا جس آنکھ کو آب سے پسند ہو تو ان آنکھوں میں ہو خاک میں کہ وہاں کیا ہی رحمت ہیں سول عربی چکی طفیل خاکساروں لیاقت مدینہ ولین شادک ہو بیٹنگے بی حب ابو بکر حسین خاک چھلکی بدنی میں وہ کیا خاک ہی پیر</p>
--	---

میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے

<p>احمد کے سبب ہی وہ سبھی جانے تبرک ایمان کی ملاوت آہی آجای مقدر دارین میں تکلیف نہو بال برابر وہ اب دہن زندہ ایمان ناسے</p>	<p>والد مدینہ ہے سسر اپا سے تبرک خرامی مدینہ جے اہلہ آسے تبرک اک موسیٰ مبارک جسی بلجای تبرک ہر مردہ دل کفر جو کچھ پائے تبرک</p>
--	---

کیا اکل سی ہی شرب قرین رحمت حق ہو
 آثار محمد کا توجہ ہی ہر اک جا پہنچے
 ہو خاک مدینہ تو وہ آنکھوں میں لگا لیں
 آن لیں کی آنکھوں سے پوچھی کوئی پوچھ
 عربان رہو نہیں خاک مدینہ میں کہ زمین
 ہر ذرہ سے حیرت تھی مدنی میں یہ محلو

وہ زمرہ نورانی و خراسانے تبرک
 ہے شہر مدینہ ہم دور یا سے تبرک
 خوابان جہان اُسکی ہیں شیدا می تبرک
 کیا دیکھتے ہیں دیدہ بنیا سے تبرک
 آنو دگی خاک ہے الہائے تبرک
 میں اور مجھی یہ نعمت عظمیٰ سے تبرک

مرا دگر بڑا کرا

۲۱۰
 اک خطہ فقیر آنکھوں میں کہیں
 جو پوچھتی ہیں مجھ سے کہ کیا لائے تبرک

جسکے تقدیر سے آیا وہ جہان نزدیک
 بہر گئی دیکھتی ہی دلیں وہ آہ وزاری
 زیر و بوار مدینہ رہوں ایکاش کہیں
 الہا ابصار یہ ہوتی جو در احمد پر
 بوی جنت کو نہ کیوں شکست اس کو
 زمرہ و آب مدینہ جو پی حیف ہی حیف
 اس سفینی سے ہی ہم دور ہیں انسو میں
 یوں ہی جالی نظر شوق کا رستا گویا
 فرقت روضہ محبوب میں دل ہی چین
 اٹھی کیوں مجلس معنی کوئی ندون پیر

ہو گیا ابدن آخر کو مدینہ نزدیک
 کہ ہوا جو شمع شوق ہونے سے سینہ نزدیک
 ہو نصیب اپنی کوئی دکان یہ جہان نزدیک
 ہوتی جالی کی طرح دیدہ بنیا نزدیک
 جس سے ہو جسم محمد کا پسینا نزدیک
 کہ پھر اسکی دل صافی ہو گئی نزدیک
 لے گیا تھا بہن ابدن جو سفینا نزدیک
 داخلی کے لپی ہی کعبہ کا رستا نزدیک
 کیوں نہیں ہر وہ تابوت سکینہ نزدیک
 کہ رہا جس سے اسی ابہ کا فہم نزدیک

میں فقیر اور وہ سلطان جہان کیا نسبت

جی مدینہ

۸۵
 وہ ماہ قیسینہ
 سین ۱۱۰

کیونکہ نہ کہین ارض و سوات مبارک
ایدن مدینی کی زیلات مبارک
ایمان کی صلاوت تہی مانجی الہی پر
اوس خیر و عالم کی ساکنین شہادت
کچھ خیر مدینی میں ہی رہ کر نہوئی تائی
ہر جاحی و مان مجمع خیر و برکت ہی
آواز صلوٰۃ اور وہ نظارہ مرقد
وہ چند جز ایک کی ہی محبت حق سی
نہر غسل تعلق حدیث نبوی ہی
کیا جامع و فان حکم پر کلمہ ہی
ایمان کی صلاوت کلمات اولیٰ میں و
خود خیر میں اور شری بری الہی صلاوت

یہودی کہیے عالی سی کینہ نتر دیک

اوس جایی کو جس ہی ہی توین اہل مبارک
وہ عرض سلام اور تحیات مبارک
مہسانوں کو ہوئی وہ مدارت مبارک
جسکو رہے مصروفی خیرات مبارک
غالی گئی افسوس ساعات مبارک
یاد آتی ہیں ہر دم مقامات مبارک
پہر سمیع و بصیر کو ہی عزت مبارک
کیا ذات محمد پہ ہی صلاوت مبارک
ای لطف بشر تکوینہ لایات مبارک
کیا بات ہی اس مہم کی ہی ہر نامبارک
یہ ذوق ہوائی اہل سادہ مبارک
شوق سخن خیر بریات مبارک

بیت مصطفیٰ سی تہی جم کی الگ الگ
کتی مدینی سی غنی رہتا ہی الگ الگ
جوش سرور و صلہیں جہر و کرمیون بخانین
زحرہ صلوٰۃ و مان نکاح کوئی نہ نہشت

ہوش و خرد و مان صحت الگ الگ
کسیکی جگہ خلہ سی نخل کی خواگ الگ الگ
پک بیک گیا نظر تھا جو کچھ الگ الگ
آتی تہی بگڑی کیا صلوٰۃ الگ الگ

<p>گو یا تویی اک غار زمین کرمی فصولک الگ جب سے ہو میں مٹی جام سبواک الگ موجہ لسی مثل کف خوش کفو الگ الگ تار نگاہ شوق کی بہرہ فواک الگ ہو کی مینی میں ہوں اک سنگ الگ الگ رہتی ہیں جیسی اس پاس ٹانگی بدواک الگ ام ولد جدا جدا از وجہ و شو الگ الگ کہتی تھی ہم صبا کیوں بکھو پھر الگ الگ پرچین نبی کی ہی سب ہی بواک الگ ہو گئی جب مینہ سی فصلیہ گو الگ الگ صلوۃ مجھے دلا ۱۲</p>	<p>دین تر نزار با جاب روضہ یون ہے ہو ٹوٹو نکو چاٹا بنون آب مینہ کی بی حب محمد ہقدر کافی ہوئی کہ ہو گئی زخم دل جگر کا ہو جالیوں غم جو ہو میں کلب جال کہف کا تانی اگر خدا بنای قابل شہر اگر نہ ہوں دست چل میں جا رہوں میں ہوں مصطفیٰ کی ساتھ ہوں الہی جگہ ہری خاک مینہ جب ان جسم فی تھی لگی ہوئی نکھت گلشن رسل حظ دماغ کل ہی ہاں لیگی سب بان دل آہ و خان بھر ہوئی زوارہ ۱۲</p>
--	--

۱۵

ہم ہی چہی ہیں فقیر دل ہی تلامذہ ہیں
ان طن ہی اس لی رہتا ہی تو الگ الگ

۲۱۳

ردیف اللام این دو غزل فارسی بمضامین عشق الہی

<p>غیر نامت ای دوائ درد دل بر در دار الشفای درد دل حملہ گرداغم فدای درد دل پردہ از رازہ مای درد دل طوق ضبط ہو دوائ درد دل</p>	<p>حیست درمان از برای درد دل کے مرین حب دنیا را برند گر بودیسا و ما فیہا مرا کوہ بنگافد ہو بکشت ایم گاہ درد دل خواہیم از تو ہم نہ تو</p>
---	--

از سیم دنیا شوم نا آستنا
 من میں عیسم سدا پا در جهان
 گرجیات جاود است آرزو ست
 آه زین خود رفتگان نیستها
 لنگ پائے آرزو پاکے رسد
 تاج کج خسرو در آرد زیر پا
 آ می عصا بخت نده موسے مدد
 در دمندی پائے ایمانی کجا
 آب سازد زهره ناپرسقرا

کن چنانم آشنائے در و دل
 کاشش یا بم کیمائے در و دل
 نوشت کن آب بکمائے در و دل
 برخی خیزد صدائے در و دل
 تا دیار جافنند اس کے در و دل
 بر که ماند زیر پائے در و دل
 ماضیقان را عصا بکمائے در و دل
 شد چو قسوت یا حیائے در و دل
 زهر پیش از دوائے در و دل

یا غنی جز تو فقیر حست جان
 با که گویند جسر اور و دل

۲۱۴

۱۳

۱

بشنو از مسکین دعائی در و دل
 ہم دہی تو استقامت ما بجا
 تا تویر سی گاہ از جباریم
 در جناب تو جہمت ما کہ نیست
 بجز وید نہایش بینائے کند
 سینہ تار یک لورائے شود
 در تمنای آفتابیت جان من
 چہیت در دنیا و ما فیہا لذت

در و دل یا خدای در و دل
 ہم تو سازی بستانے در و دل
 من بے خواہم غفائے در و دل
 دہ ہیکیشان صلائے در و دل
 چشم دل را تو پائے در و دل
 گر رسد روی ضیائی در و دل
 ہست مجوہم نقائی در و دل
 ذوق جان را با سو گور و دل

<p> رَشکِ ناجی در نعیمِ جنت است : کعبہ مقصود را خواہی رسید ^{ای نقش} راحتِ روح است بھجرِ جاودان تا بدرگاہِ طیبِ روح کا شش </p>	<p> جانِ عاشق در بلائے دردِ دل باشِ قربان در منائے دردِ دل گرو زبردِ دل ہوائے دردِ دل : رہ نماید رہنمائے دردِ دل : </p>
<p> ۲۱۵ </p>	<p> ای فقیر این رشکِ قصرِ جنت است ساکنی گرو در سدائے دردِ دل </p>
	<p> ۱۷ </p>

نعتِ حضرت روح الامین جبریل علیہ صلوٰۃ اللہ علیہ

<p>جبرِ نقصان ہو کر وصفِ کمالِ جبریل قلبِ حمد سے دکھائے شکلِ سرورِ حق اللہ اندہ قربِ نمونے کلامِ اللہ میں کس قدر فرمانِ برقدوس میں روحِ اللہ سر آسمان کو دیکھتے ہیں دم بدمِ خیر اور قربِ یومی اعرش میں تعلیمِ نور فرشتوں دیدہ دل میں ہماری شکلِ قرآنِ یکبارہ ہے عبادتِ انکی تحسینِ زبان کا اشتغال حالِ کیا پوچھتے ہو جب سے قرآنِ حدیث جی میں ہے دیوانِ بسٹو اور بھی لکھو نہیں قہر حق سے کیوں نہیں تھی وہ شاعرِ نابکار</p>	<p>دشمنوں پر قہر ہے ذکرِ جلالِ جبریل اگر نصیبِ چشمِ دل ہوا کمالِ جبریل وصفِ قول تمکبوا نازلِ مقالِ جبریل امر و نہی مرسلین ہے امثالِ جبریل کس قدر ہیں آپ مشتاقِ وصالِ جبریل دیکھنا کس کس ہے یہ اشتغالِ جبریل یا جمالِ مصطفیٰ ہے یا جمالِ جبریل کیونکہ ہے قرآنِ سرورِ مِشتالِ جبریل محکومِ کہلاتے ہیں احوالِ مِختالِ جبریل جبین ہو وصفِ کمالِ فضلِ حالِ جبریل مبتذل جو باندہ تہو ہیں ہر مثالِ جبریل</p>
---	---

غیر حق سی محبت کیا جو حق آدمی میں
یعنی ایک دم میں کہیں مثل مکان سلیم
اس میں جو تائب ہیں تو جبریل ہیں ان کی
شاعران ہندو فارس پاکر ایسی فقیر
خاک پر سجدی میں کہہ سہ کو جنتو کیر

اور پنازل ہر ذوال فز یاں جبریل
ہو بخائیں حق سی یا مال جبریل
اور محبت نکا ہر دست ذوال جلال جبریل
تجربہ ہیں انعام حق توصیف حال جبریل
کراد اشکر خدا لا ینزال جبریل

سل لہ یار تباصل علی روح الامین

کن مینا لے تمہیں خصال جبریل

۲۱۶

رہت وجود کبریا شان وجود جبریل
حضرت کبریا میں سی جو سی جو جبریل
کا ایک کو سقد رزنا اور کہیں کہ جس قدر
گوشت و زبان صطفیٰ حق سی شایق میں
جو شعرا ہر زہ کو کچھ بھی حق جبریل ہیں
سدرہ نشیبی ہی یا آپ کا قلب مستحق
دست سفیر کبریا کیوں سلطان خلق ہو
کائنات میں ہوں قبول امت احمدی کی

چاہی ہر ہر رسول صل وود جبریل
صحت انبیاء میں جو سی جو جبریل
حضرت مصطفیٰ میں خاص شاہ شہود جبریل
منفصل الیکم نہ ہو گفت شنود جبریل
میں عدو مصطفیٰ جو میں جو جبریل
جس پر با علی الام خاص وود جبریل
سبح شدا کی ملک سب میں جو جبریل
ہر سجود مصطفیٰ جس سجود جبریل

رحمت خاص میں رہون حشر ملائکہ کی سامنے

ہی یہ فقیہ کے دعوت وود جبریل

۲۱۷

ہر دم میں ذات پاک کی ستار جبریل
اکرام حق سی کیوں زہین شاہ جبریل

کیونکہ نہ کہیں سدرہ کو آباد جبریل
محبوب کبریا کی ہیں اسناد جبریل

جبریل علیہ السلام کی شان و کرامت کی تعریف و ثناء ہے۔ یہ شعر و کلام اس کی عظمت و جلال کو ظاہر کرتا ہے۔

ذی قوہ و ہین مطاع و مین ہین وہ
کیون مرشد خوہم و عوام جہان نہ ہین
ذکر خد او وصف محمد کے ساتھ ساتھ
ہین خود حقیران کی حقیر جہان ہین
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۱

ہین وصف دم و سوسے آزاد جبریل
لاقی ہین ات پاک کا ارشاد جبریل
آتی ہین میری دل کو بہت یاد جبریل
رکتی ہین عروشان خدا داد جبریل

۲۱۸

جنت ہین یا الہی دکھانا فقیر کو
جب ہو مین و مان رنج و محامد جبریل
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۱

یاد آتی ہین مدینی کی وہ ایام صہال
کیون مر جائیں الہ می عاشقان برج سہر
مستخرج ہی جہین کا نور خوشبوی ہول
ہر لعلیا و ش کو ہر بخون ش کو ہر ہی مان
عشق احمد مین ہون بچین بے آرام مین
یا خدا بھر نہ نصیب اون جالیوسی جھٹنا
ہند پر دلت مین آگیا ہوا ہون ذلیل
گر شب وصل مدینہ مشکبو کا آئی ذکر
غنیا ی منہک ہین جفت الہام منجور
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۲
صل نیا پر فنا ہین جو کہ دنیا مین شہت

دم کے دم مین کیا ہوا افسوس الہام صہال
قعر جبران مین گرائی جنکو وہ باہم صہال
کاش بلجائی مدینی کا کوئی جام صہال
یوسف جیلی صفت بر صبح ہر شام صہال
ہو مر ایا رب سنی مین یہ احرام صہال
او خچہ پوری صید نظارہ کو پھر صہال
پہر عطا فرما لی ذوالاکرم انعام صہال
کیا عجب بنجائی زلف حوریہ لام صہال
اونکی گوش دین کیجے تہی الہام صہال
موتے اونکی لپی بیشک ہ ہنہام صہال

۲۱۹

شہر پیغمبر مین ہونی یا خدا اولدن فقیر
موت کا پیغام ہر جب آگیا پیغام وصال
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۲

غاک مدینہ ہی وہ عجب کیمیائی دل
لاکھوں نفاق و کفر سی مومن بادل

یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۱
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۲
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۳
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۴
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۵
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۶
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۷
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۸
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۹
یہ شعر ان کا ہے وہ ۲۰
یہ شعر ان کا ہے وہ ۲۱
یہ شعر ان کا ہے وہ ۲۲
یہ شعر ان کا ہے وہ ۲۳
یہ شعر ان کا ہے وہ ۲۴
یہ شعر ان کا ہے وہ ۲۵
یہ شعر ان کا ہے وہ ۲۶
یہ شعر ان کا ہے وہ ۲۷
یہ شعر ان کا ہے وہ ۲۸
یہ شعر ان کا ہے وہ ۲۹
یہ شعر ان کا ہے وہ ۳۰
یہ شعر ان کا ہے وہ ۳۱
یہ شعر ان کا ہے وہ ۳۲
یہ شعر ان کا ہے وہ ۳۳
یہ شعر ان کا ہے وہ ۳۴
یہ شعر ان کا ہے وہ ۳۵
یہ شعر ان کا ہے وہ ۳۶
یہ شعر ان کا ہے وہ ۳۷
یہ شعر ان کا ہے وہ ۳۸
یہ شعر ان کا ہے وہ ۳۹
یہ شعر ان کا ہے وہ ۴۰
یہ شعر ان کا ہے وہ ۴۱
یہ شعر ان کا ہے وہ ۴۲
یہ شعر ان کا ہے وہ ۴۳
یہ شعر ان کا ہے وہ ۴۴
یہ شعر ان کا ہے وہ ۴۵
یہ شعر ان کا ہے وہ ۴۶
یہ شعر ان کا ہے وہ ۴۷
یہ شعر ان کا ہے وہ ۴۸
یہ شعر ان کا ہے وہ ۴۹
یہ شعر ان کا ہے وہ ۵۰
یہ شعر ان کا ہے وہ ۵۱
یہ شعر ان کا ہے وہ ۵۲
یہ شعر ان کا ہے وہ ۵۳
یہ شعر ان کا ہے وہ ۵۴
یہ شعر ان کا ہے وہ ۵۵
یہ شعر ان کا ہے وہ ۵۶
یہ شعر ان کا ہے وہ ۵۷
یہ شعر ان کا ہے وہ ۵۸
یہ شعر ان کا ہے وہ ۵۹
یہ شعر ان کا ہے وہ ۶۰
یہ شعر ان کا ہے وہ ۶۱
یہ شعر ان کا ہے وہ ۶۲
یہ شعر ان کا ہے وہ ۶۳
یہ شعر ان کا ہے وہ ۶۴
یہ شعر ان کا ہے وہ ۶۵
یہ شعر ان کا ہے وہ ۶۶
یہ شعر ان کا ہے وہ ۶۷
یہ شعر ان کا ہے وہ ۶۸
یہ شعر ان کا ہے وہ ۶۹
یہ شعر ان کا ہے وہ ۷۰
یہ شعر ان کا ہے وہ ۷۱
یہ شعر ان کا ہے وہ ۷۲
یہ شعر ان کا ہے وہ ۷۳
یہ شعر ان کا ہے وہ ۷۴
یہ شعر ان کا ہے وہ ۷۵
یہ شعر ان کا ہے وہ ۷۶
یہ شعر ان کا ہے وہ ۷۷
یہ شعر ان کا ہے وہ ۷۸
یہ شعر ان کا ہے وہ ۷۹
یہ شعر ان کا ہے وہ ۸۰
یہ شعر ان کا ہے وہ ۸۱
یہ شعر ان کا ہے وہ ۸۲
یہ شعر ان کا ہے وہ ۸۳
یہ شعر ان کا ہے وہ ۸۴
یہ شعر ان کا ہے وہ ۸۵
یہ شعر ان کا ہے وہ ۸۶
یہ شعر ان کا ہے وہ ۸۷
یہ شعر ان کا ہے وہ ۸۸
یہ شعر ان کا ہے وہ ۸۹
یہ شعر ان کا ہے وہ ۹۰
یہ شعر ان کا ہے وہ ۹۱
یہ شعر ان کا ہے وہ ۹۲
یہ شعر ان کا ہے وہ ۹۳
یہ شعر ان کا ہے وہ ۹۴
یہ شعر ان کا ہے وہ ۹۵
یہ شعر ان کا ہے وہ ۹۶
یہ شعر ان کا ہے وہ ۹۷
یہ شعر ان کا ہے وہ ۹۸
یہ شعر ان کا ہے وہ ۹۹
یہ شعر ان کا ہے وہ ۱۰۰

<p>نقشِ حیرتِ کما ہی زنجیر پائے دل کرتے ہیں اک تلمیذِ حج کشفِ لفظِ دل کیا پوچتا ہی اور کوئی ماجرایِ دل پھر کیونگی وہ یہاں کسی لسی لگائی دل جنگلِ نگاہِ نازِ تہی خود آشنائی دل کیونکر زمین درو سی بھر کیوں لگائی دل پھر کس طرح چان میں ادا پائے دل سینو میں لگی بول نہیں تپری جاؤ دل رقت میں ہے کچھ اور ہی آن اداؤ دل</p>	<p>مسجد کی خاک میں ہیں بل کیونکر لگائی دل کشفِ ہر روزی در کے نور سے جاری ہیں اشکِ چشمِ فراقِ مدینہ میں دل جس کا قلب روضہ النور سے جا لگی ماہِ شہناؤں ہو اُن جالیوں میں و جب پوچتی ہیں ہر کوئی فی الدینہ سے آرام پا چکا جو مدینہ میں ایک بار جو ہم وزر کے غم میں نہیں جاؤں طرف جب ہو نماز مسجدِ احمد میں کے ادا</p>
--	--

ہو تو گدا ہی روضہ سلطانِ انبیا
ہی ای فقیر و بان کی فقیری بنگاؤں

۲۲۰

<p>کیا سخت امتحان ہی ہمیرِ بلائی دل کب فرہی ہی جو سما میں شہناؤں دل حاصلِ شہنائی ہی اگر ہے شہناؤں دل قربان لگہر پیکہ ہی رہنا سے دل اہلِ نگاہِ نازِ سی بھر ہی لگائی دل عشقِ نبی کی داغ اگر کہا ہی جاؤں دل بھڑکار کچھ نہیں کہتی سو ہی دل پہنچے وہاں تلک جویدِ نارِ سامی دل</p>	<p>اکٹل ہی اور بزارِ جہوم ہوائی دل ہو جائی گریہاں غمِ سنتِ خداؤں دل تو لسی پوچھتے ہی خدا خوش ہی ہائیز جان روضہ یفدا ہو کہ ہی آسین جان دیکھیں تو عشقِ بازو بان دیکھ کر شہناؤں پھر کیا ہی آفتابِ قیامت کا دغضہ وہاں کاشقِ مقبولِ مساکینِ عشق وہاں مصطفیٰ کو چھوڑی کنہا گار</p>
--	--

ہو یا ہی سوزِ عشقِ محمد سے دل منیر	جودِ جلالی اسکی لمبی ہے چلا دل
یارِ یدائتِ گل مری پھر بقیہ ہیں	پھر ہوئیں آبِ خاکِ مدینہ دو اکل

۲۲۱	کیا حال ہی فقیرِ ترکِ عشقِ مین	۱۱
یا اشکِ چشمِ زارِ مین نا اکل		

جلوہِ تحریکِ حق مین حرکاتِ رسول	موردِ تسکینِ خاص مین سکنا تِ رسول
کیا ہی حلاوت کی شئی مین کلماتِ رسول	دل کو مرض کی دوا ہی وہ نباتِ رسول
ایک کے وہ چند مین امتِ عاصی کو بھی	کب تنہا ہی ہوئیں پھر حناتِ رسول
اور کلامِ ایک ہی میرِ زبانِ پر نائی	بس یہ کلامِ خدا اور کلماتِ رسول
دیدہٗ صحابِ خود تیرہ ہومی بعدِ وفات	آج کو کیا کہتی ہو بعدِ وفاتِ رسول
اپنی عمل کی لیے کاش ہو پیشِ نظر	صوم و صلوة رسول حج و رکاتِ رسول
پھر بھی دکھایا خدا قبلہ احمد مجھے	پیر وہ سنائی رسول پھر عرفاتِ رسول
جا کی مدینہ مین پھر وہ انسِ اسوٰں کے	وروزِ زبانِ رات دن ہو صلواتِ رسول
میتوں و دوسوں ہاں ہی بنجائینگے	نخلِ شریعت سبز مین جو ثمراتِ رسول
وسعتِ جنت میں کاش جا کہیں ہم اکین	ہم کو مبارک ہوں آج یہ برکاتِ رسول

۲۲۲	خوب ہو دیوانِ ترا کیونکہ فقیرِ اسین ہے	۱۷
خوبی ذاتِ رسول وصفِ صفاتِ رسول		

بیان حالِ غمزدہ و زخمت از مدینہ طیبہ

ہو گئی پھر مفارقت ہائے مدینہ رسول	کیون نہ رہی ہوا صلتِ ہامی مدینہ رسول
-----------------------------------	--------------------------------------

۲۲۳
 پیر و بی هندی کا دیار اور فقیر دل نگار
 پیر و بی جای چغت آدینہ رسول

<p>اور یہی تو بہ کرتی ہم پیش رسول محترم آج خستہ جهان کج و خستہ آستان کج آج کج کج دل کج کج دل ہی خیرہ تر ہو کی جا انگاہ شوق و کج کج کج کج پیر و بی ہو کج کج کج کج کج کج خاک جہان کج کج کج کج کج کج جیسے بہت فقیران ہی ہیں کج کج کج تو ہی تمام طیبات میں ہوں کج کج کج دانسی نکلتی ہی کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج عرض الام صبح تمام کرتی ہی ہم باز و حام میں تو ہیست کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج پیر و بی راہ ملک پسند حال تباہ ملک پسند</p>	<p>نالستی ہی ہی منفرت کج کج رسول کیا ہ کج کج عافیت کج کج رسول آج کج کج کج کج کج کج کج رسول کیون نہ ہی مشاہد کج کج رسول معدن نور معرفت کج کج رسول دیکھتے تیری مسکنیت کج کج رسول میں ہی ہوں کج کج کج کج کج رسول تجھے کج کج کج کج کج کج رسول کیون نہ ہی کج کج کج کج کج رسول پیر و بی ہوتی مقدرت کج کج رسول کیون نہ ہی کج کج کج کج کج رسول کیون نہ ہی کج کج کج کج کج رسول شکی پیری کج کج کج کج کج رسول چاہی کج کج کج کج کج کج رسول پیر و بی کج کج کج کج کج رسول</p>
---	---

۲۲۳	پیر و بی ہند کا دیار اور فقیر دل نگار پیر و بی جای چغت آدینہ رسول	۱۱
-----	--	----

<p>یک بیک آہ کیا ہوا ہی کج کج رسول دل ہی جو چوہتا ہوین کج کج کج</p>	<p>وصل بخاک کج کج کج کج کج رسول آتی ہی اس ہی صدا کج کج کج رسول</p>
--	---

<p>رواکی فباہی ہی بقا کا مدینہ رسول کہتا بس اتنی ہی صبا کا مدینہ رسول دیکھ کے نور مصطفیٰ کا مدینہ رسول جیسی سی آتی ہی حیا کا مدینہ رسول دیکھتی تھی کہ چھپ گیا کا مدینہ رسول سانس کھاتے لب پہ تھا کا مدینہ رسول جس سنا ہی رہنا کا مدینہ رسول جسنے کہا ہی کہا کا مدینہ رسول</p>	<p>زندگی ہو تو ہو وہاں شیش ہو تو وہاں اور تو میری دہتان یاد رہی کیا تھی دیکھتی تھی چشم دل اوجہاں مدینہ میں ہجر مدینہ اور ہم جیتی ہیں نہ کھال ہی جبکہ وہاں سب جلی پھر ہی دیکھتی ہی روز و رات کیا کہوں ایسا دکھ رہا تھا کسکو سنا تی حال غم چلے مدینہ سے ہم پوچھا اگر رفیق نے حال رفیق روزِ سحر</p>
---	--

۹

ہند میں کیونکی خوش ہی اب یہ فقیر خستہ
تجسے تو اسکا دل لگا ناے مدینہ رسول

۲۲۴

<p>ڈھونڈی تو کیوں بیقرار پا مدینہ رسول اور لب سی چوم لون پا مدینہ رسول کھتی ہی گئی کہ مایا کا مدینہ رسول جسکا خیال سامنے لائے مدینہ رسول زلزلہ ہی اوکی لیل شک کا مدینہ رسول صاحب دل کو بقدر بہکا مدینہ رسول محض خوابِ خیر ہی رہا مدینہ رسول مایا مدینہ رسول کا مدینہ رسول</p>	<p>ہات نامی کب تک جای مدینہ رسول خواب میں سیر یا خدا کی مدینہ رسول ہو کی مدینہ سی جدارہ گئی بیقرار دل دیکھ چکی ہیں جو او کیوں نہ ہو لکھن روزِ مدینہ عارضِ مہوشِ معرفت ہی اور دیکھی جو اسکا دل پہا کر ہو یہ جہاں محض خطا و شر ہی آج حبلِ طعن کا دھڑا ہند میں مرغِ خاؤ نہیں کہتی ہی ہستی خدا</p>
---	--

عاشقِ صادق ای فقیر تو ہی تو دل بھی اودھر

کیا کہیں جان لی آئی مدینہ رسول

جسکی زبان میں بسی بوی مدینہ رسول
 کوئی دن کہیں گے یوں کر کے دماغ جھکوا
 دلو ہی آرزو کمال ہی ہی و مبدع سوال
 سو حاکمان معصیت ہوتے ہیں اس سے مست
 آنکھ ہی جنت نعیم کوئی مدینہ رسول
 حفظ نہ ملے جانے تو سوئی مدینہ رسول
 جھکو دکھائی ذوالجلال بروئی مدینہ رسول
 آئی ہی کس ہشت سی جوی مدینہ رسول

ہوش خود بخائیں یوں سوی مدینہ امی فقیر

۲۲۵

آئی اگر مدینہ سی بوی مدینہ رسول

کوئی بتادی ہی کہ ہر راہ مدینہ رسول
 صورت کہ سب سے رنگی رہی سے ہوا
 نور سی جسکی ہنگی یہ راہ فلک ہوا نمود
 لاکھوں یہاں کی مردہ ل ہو گئی زندہ ل
 نکلون وطن ہو میں ہی پوچھ کلی ہے چشم طرح
 طیبہ کا دانہ دانہ ہی خرمن نور معرفت
 دیکھ لو نہیں وہ روضہ شاہ مدینہ رسول
 ساری جہان سی عتیر چاؤ مدینہ رسول
 دیکھی کیسا کچھ ہے وہ راہ مدینہ رسول
 آب بقا کی بحر میں چاؤ مدینہ رسول
 آہ مدینہ رسول آہ مدینہ رسول
 قدیم کوہ طور ہی گاہ مدینہ رسول

دیکھنی کیا ہو میرا حال مجھی کہیں کج فہم

۲۲۶

دیکھ فقیر روضہ شاہ مدینہ رسول

وی مچی اس قدر خدا شوق مدینہ رسول
 جاہ راہ طیبہ کے ہونین لکیر فقیر
 کون ہی ایسا وہ شقی جسکو ہوا نہیں شوق
 کبھی کا شوق دلو ہی محض خدا کی واسطی
 ہوی غم وطن کو جاشوق مدینہ رسول
 کر ہو نصیب اغیار شوق مدینہ رسول
 اور کسی نہ ہو شوق کا شوق مدینہ رسول
 صرف ہی ہر ہر مصطفی شوق مدینہ رسول

حاجت منت رفیق اسکو ہو گئی کہی	جس کا رفیق بن گیا شوق مینہ رسول
آجاسی دور سو قطر شہر بنی تو کس قدر	ہو تاسی باعث بکا شوق مدینہ رسول

رب مجھی ساکن عرب کا شنائی ای فقیر	
رہنا جیلانی ہند کا شوق مینہ رسول	

۲۲۷	روایت اسیم	۱۷
-----	------------	----

<p>خداوند طفیل روح حسان ابوالقاسم گرامی ہیں جہان خاکساران ابوالقاسم خدا ہی و تراور و صفی حبیب اوتز کامصد رسیکی شمع ایمان روشن اس کا شانہ دیز ہیں دین میں پنج والہ سی ستکاری ہو درمی جنبش نبوی کفہ شان محمد کو الہی پیر روح پر قیوم سید الکونین الہی پیر اعجاز جناب مورد قرآن طفیل حضرت جلیل مرسل بچو شبانہ طفیل ربہ صدیق و بھر شان فاروق طفیل جامع قرآن باب علم خیر الخلق طفیل حلیہ صحاب رسول ہدیہ اللہ مجھے عشق رسول اہداتا کچھ عیانیت ہو</p>	<p>رہون میں عمر بہرج و ثنا خوان ابوالقاسم مجال بواہوس کیا یون ہو جہان ابوالقاسم محی نام اور کنیت دو لفظان ابوالقاسم نصیبو نین میں ہی جسکو حفظ و امان ابوالقاسم اگر بجائی یہاں کلجائی ندان ابوالقاسم اگر بن جائی عالم سنگ میزان ابوالقاسم الہی بھر عز و جاہ شایان ابوالقاسم طفیل امروہی و خیر و مان ابوالقاسم خدا کے پاس سولائی تھی قرآن ابوالقاسم امین سلطنت میں جو وزیران ابوالقاسم کہ جان مال سی تھی جو کہ قربان ابوالقاسم طفیل اہل بیت پاک ویشان ابوالقاسم کہ مجھے رشک ایچا میں مجبان ابوالقاسم</p>
--	--

بیشمار دوزخیاں اور
 جو بہرہ ور ہے اور حق
 ہے کہ گویا صدق و صف
 اندہ کا کہ عین اوتز ہے
 حضرت کا ایک لفظ نام
 مبارک جو کا اور دو لفظ
 ابوالقاسم کی کنیت ہے
 بلکہ عین نبی و زمین اور
 مقبول عین سکین
 بیحد محبوب خدا ہیں

اس زمانہ کے ۱۲

عرض درود و سلام بر روح خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

چونکامدینه سی مقام اونپہ درود اور سلام
کیا ہی مری کا ہی نام اونپہ درود اور سلام
روضہ مصطفیٰ پد کاش میری بان سوسو
ہی ہی دل کی رزو عمر ہی میری جسد
اول ان آخر سخن کم ہی درود اگر چہ ہو
کیا ہی نخل میں جو پڑھتے نہیں درود کو
کام کی بات ہی تو یہ کچھ کسوسی کام ہو
خالق کل سی لکی تا حور و فرشتہ انس جن
سینہ ہی غمی چہن گیا کبھی نصیب ہو
حالت پرش میں درود میں محبی نہ لینے دی
ایک شکر سلام کیا عرض میں جناب میں
ساکن برج سبر پر نصیب ہیں درود سب
کیا ہو کہ میں ہی جابلون میں جو ابدن مان
باد صبا جو جا تو روضہ مصطفیٰ کی پاس

اونپہ درود اور سلام اونپہ درود اور سلام
میری فیس ہو مدام اونپہ درود اور سلام
یسا و نہار و صبح شام اونپہ درود اور سلام
کبھی ہی کبھی ہو تمام اونپہ درود اور سلام
چاہی ہی ہوئی ہر کلام اونپہ درود اور سلام
لی جو کوئی نہی نام اونپہ درود اور سلام
بھیجی نہی ہو پنا کام اونپہ درود اور سلام
کھتے ہیں سا خاص نام اونپہ درود اور سلام
روضہ کی جالی کو تمام اونپہ درود اور سلام
بلکہ بجا لت مستام اونپہ درود اور سلام
کھتے ہیں سب الدوام اونپہ درود اور سلام
کھتے ہیں فی اسخام اونپہ درود اور سلام
کھتے ہیں کہے از دھام اونپہ درود اور سلام
میرا بھی عرض کہ پیام اونپہ درود اور سلام

کہی درود اور سلام یہی تو کھ تو ای فقیر
جو میں صحابہ کرام اونپہ درود اور سلام

۱۷

۲۲۰

بس ہی علاج تہ نہ کام اونپہ درود اور سلام
کرتا ہی عرض جو غلام اونپہ درود اور سلام

کہی جو تہ زبان مدام اونپہ درود اور سلام
عرض حضور کبریا ہی کہ بلاغ نصیب

د لکون بهان قرار ہے رفع سبب انتشار ہے
 لکھی نجائیں پھر گناہ جو ہو نصیب است
 سبب اشتباہ کوئی کسب ہے دل طہیدہ
 اکی خیال پر ہی بان وندو صلوٰۃ چاہیے
 فخر رسل وہ مختار ہیں کہ ہی دو جہاں آج
 قیمت کو خراسانی پاس آج ہی جکول گیا
 کیونکہ نہ سپہام بی شمار دشمنین خلدیہ
 دخل کہان کہ جبط کو پیر ہی دستار
 ہر غم وہم ہی انسی دور جو کہ ہم جگر پران
 عرض صلوٰۃ ایک دم محسوس مغارب اب نہو
 راز حق ہو اعلیٰ مشغول صلوٰۃ کو
 کیونکہ نہو فتح باب خلد جو ہو نصیب کوئی
 اتہود کہا دی یا خدا میری ہی چشم زار
 صورت مصطفیٰ میں ہی ہم کو دیدہ خدا

کشور دل کا انتظام اپنے درود اور سلام
 اول و آخر کلام اپنے درود اور سلام
 لیجئے جگہ تیز گام اپنے درود اور سلام
 کہتے تو ہم ہیں لیکن نام اپنے درود اور سلام
 باعث فخر و احترام اپنے درود اور سلام
 عشق نبی کا ایک جام اپنے درود اور سلام
 جو ہو نصیب تہام اپنے درود اور سلام
 بھر عمل جو ہو ختام اپنے درود اور سلام
 پیچھے ہیں باب تمام اپنے درود اور سلام
 چاہی یون بالترام اپنے درود اور سلام
 یون ہوا کا شفا لثام اپنے درود اور سلام
 باب ہول پر قیام اپنے درود اور سلام
 روضہ سید الانام اپنے درود اور سلام
 رحمت حق نجاست جام اپنے درود اور سلام

عرض فقیر یا غنی ہو قبول چاہی

۲۳۱

ایل و نہار یا سلام اپنے درود اور سلام

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
 در ذریبان جو کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم
 نام محمدی ہی ہدم صلی اللہ علیہ وسلم

جان فدای سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 رحمت حق نازل ہے ہم پر تو ہیں ہم اس کے طفیل
 ذات محمدی قرین یون رحمت محمدی

سیدنا اکبر
الفضل دار السلام

جو میں بکرم آئس وہ اکرم جو میں عظمت ان عظمت
وہ میں اہل فواد صادق دیکھو چکر آیت کر
جب آئی اللہ رحمت و ربود لسی ہر رحمت
ایک دروڈ سپرد رحمت کیا انعام ہی پھر
رج و الم کے لاکھوں شکر مر جائیں مگر اگر
دل تک تہہ نہیں جا سکتا رخ گناہ تو تیار
روی مقدس خط کیا معنی قرآن کی صورت
کیونکی نہو عظیم محمد کیونکی نہو محمد محمد
صد ہا سال اللہ ثبت سی تہی فاقین کیونکی
تابع احمد ہی جو انسان ہی سلامت و توحید
سار درخت اک موسم کی مین یہی ایشا

خیر و عالم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم
سیرا اوجی کے محرم صلی اللہ علیہ وسلم
کیونکی نہوئی دافع ہر غم صلی اللہ علیہ وسلم
وروز بان ہو چاہیے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم
کیا ہی حاجی حسن محکم صلی اللہ علیہ وسلم
ہی مجروح نہان کا مریم صلی اللہ علیہ وسلم
چہرہ ہی قرآن تبرہ صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے وہ اتقی سب و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ہی ہر مشد ابن مریم صلی اللہ علیہ وسلم
راہ نامی حق اسلم صلی اللہ علیہ وسلم
جو دیتا ہی شہر ہر موسم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم شغل فقیر اپنا کافی ہے
حزب اعظم و رد افخم صلی اللہ علیہ وسلم

شامی حضرت رسول عربی و غزل فارسی از فقیر ہند

بعد خدا از نشان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
امش با عشق قربت کو نہیںش نامت و غصبت
چلیست ازین بالاتر و اعظم بر جان و احسان
نیر عالم دین ایمان بد پر سر منزل عرفان

ہر دو جہان احسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رحمت حق بلیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سیکندر قربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہر حجر از ایوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اگر خورشید برین یابی آن متعالی تر نیست یابی
 امتیاز و قوت شمس و شمس العین ساکن حبت
 جان غیر قربان از او شد نزل فال از
 الفت تن با روح مجرد کی رسد از اسکان معدود
 مولد پاکش ملک بشد لیک با هر حضرت بر شد
 راه جهانم در نظر آید چون چشم در محل بساید
 پیش کسان چون شمع در دل و نورش منطفی من
 عارف حدیث و اجد نیست قبول که در حد
 یارب فی صد الفت تحیت نازل کن بخیر به تبه
 صلی علی احوال کمالش برال و لوح و نباتش

بین افریضان محمد صلی الله علیه و سلم
 گوشه چشم از آن محمد صلی الله علیه و سلم
 جان و دلم خزان محمد صلی الله علیه و سلم
 اگر نشدی اسکان محمد صلی الله علیه و سلم
 بر در جهان سلطان محمد صلی الله علیه و سلم
 خاک ره دربان محمد صلی الله علیه و سلم
 آه من و عصیان محمد صلی الله علیه و سلم
 تا نبود مشن محمد صلی الله علیه و سلم
 سر دم با حسن محمد صلی الله علیه و سلم
 جمله عصیان محمد صلی الله علیه و سلم

خاص بروج شاعر صادق آنکه فقیرش تابع و عاشق

۲۳۳۳

یسنی بران حسان محمد صلی الله علیه و سلم

۲۵

باران ابر قلم سیرابی تشنگان عجم در معر خوانی آب مرزم

عجب کین دل بی تارمین کو حید از مرزم
 حضور کعبه سی جو یک یک پیدا هوا مرزم
 بنادی یا الهی یون می دل کی غذا مرزم
 علاج چشم دل جی چشم سحر ساعده می منظور
 مرخم جانوا لے سب نصیب کی کندین
 رگ پی مین آواز آبی همی صد مرزا مرزم
 حیات مردگان دل کا باعث برگیا مرزم
 که اکل شرب مین سیر رخی باقی بر از مرزم
 جو یک دلی کرتی مین مزاج تو تیار مرزم
 که مل طابوی او کو چشمه آب بر بقا مرزم

این شعر در کتاب
 تاریخ طبرستان
 جلد اول
 صفحه ۱۸۰
 آمده است

محب چشمہ ہی مشرق آفتاب عالم دل کا
 رسول ہند فرماتی ہیں حاصل ہی ہی مطلب
 الہی شکر ہی یہاں حسب اشارہ رسول ہند
 نایا یاد ہو اور پانی رہ کی کے میں
 اورانی ہکا پینا کیوں نہ دل ہی سچا میں
 طفیل شان اسماعیل شان اہم اسماعیل
 تبرک تھا ہمیشہ بارک ہند اور بھی افزون
 کیونکر نہ کہ لب دل ہمارا اور غبت میں
 ہمیشہ یاد آتی ہی محبت پیاسی زری کی
 محبت ہے فرمنا ال نیات کا ہر دم میں تھا
 وہ خرقہ القمہ جلو اٹھی کیا خوبیاں ہی خطاری
 دراز ہر دم کی قسمت دیکھنا معراج کی شبکو
 نمونہ سبیل خلد کا عالم میں گویا ہی
 ہمیشہ فرمنا پیرا ہر دم خلد ہو بینکے
 مشرف دیکر ہی کیونکر نہ ہو آئین سچ و آئین
 ہو جو سنگدل یہاں پانی پانی ہو پیسے ہی
 مسکن مشک شری بیابان قیامت میں
 ہوا یہ رشتہ اللہ عالمین کا جب مستعمل
 بہت کم دیکھتا ہوں ہو دین جہنم کو

نکلتا ہی جہاں ہوت شمس الصبحی از ہرم
 کیسے جس تمنا کیلئے یہاں کیا ہر دم
 شکم میں ہمیں کو کہیں تان تان پھر از ہرم
 ہمیں تو گرم بھی اور سرد بھی نہ دیکھنا ہر دم
 کہ عالم میں پر جبریل ہی طاری ہوا ہر دم
 جہاں میں تشنہ کا مان محبت کو ہلا ہر دم
 تبرک بن گیا بیشک طفیل مصطفیٰ ہر دم
 پیاسا کرتی ہی کس غریب محبوب ہر دم
 صراحی میں دھند اساسنی رکھا ہوا ہر دم
 مہتیار روزہ دار دیکھے تھا حاجب ہر دم
 اور انپروہ مہر لی کی پیاسا ہن مزار ہر دم
 رسول ہند کا دل دھونی کو لایا گیا ہر دم
 سبیلون پر دم میں جا بجا رکھا ہوا ہر دم
 جہنم کے مجمع حجاج میں جا کر پایا ہر دم
 اس کے ہر دم سے سار عالم میں گیا ہر دم
 بڑائی کیوں نہ آو حق میں تاثیر ہر دم
 حرم میں تشنگان رنج بیت ہند کا ہر دم
 ہو اس کی صورت پر دل کی دوا ہر دم
 ہو اس کے لیے بیماری دل کی شفا ہر دم

۱۰۰
 حشر غفر میں
 کہ از ہرم ہر دم
 جس کا دم
 پیاسا ہے
 ۱۰۱
 حشر غفر میں
 کہ از ہرم ہر دم
 جس کا دم
 پیاسا ہے
 ۱۰۲
 حشر غفر میں
 کہ از ہرم ہر دم
 جس کا دم
 پیاسا ہے
 ۱۰۳
 حشر غفر میں
 کہ از ہرم ہر دم
 جس کا دم
 پیاسا ہے
 ۱۰۴
 حشر غفر میں
 کہ از ہرم ہر دم
 جس کا دم
 پیاسا ہے
 ۱۰۵
 حشر غفر میں
 کہ از ہرم ہر دم
 جس کا دم
 پیاسا ہے
 ۱۰۶
 حشر غفر میں
 کہ از ہرم ہر دم
 جس کا دم
 پیاسا ہے
 ۱۰۷
 حشر غفر میں
 کہ از ہرم ہر دم
 جس کا دم
 پیاسا ہے
 ۱۰۸
 حشر غفر میں
 کہ از ہرم ہر دم
 جس کا دم
 پیاسا ہے
 ۱۰۹
 حشر غفر میں
 کہ از ہرم ہر دم
 جس کا دم
 پیاسا ہے
 ۱۱۰
 حشر غفر میں
 کہ از ہرم ہر دم
 جس کا دم
 پیاسا ہے

جو کہ قریب ہی من مقام ابراہیم
جہاں پر کعبہ بنا کر رکھا گیا
ہوئی ہے اس لیے کہ اس میں
کعبہ کا نقش پایا گیا ہے

۲۳۴	فصل اب کا سہ درجہ در کعبہ ہر دم عا کا تہہ کہ یارب پھر ملازم ملازم ملازم
-----	--

۲۳۵	قیام قلم دوم درج مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت کے مقام ابراہیم جو نقش پای خلیل عیل اس میں ہے وہاں ہجوم نماز طواف ایسا ہے شبانہ زور خوانوار کعبہ اس میں بشکل عین تہی بیتاب لہر کہا و ما وہ قرب حق میں مقام خلیل عالی ہے عطا ہے حق ہی مصیبت مقام ابراہیم تو کیوں نہ ہوئی محلی مقام ابراہیم کب ایک دم سے محلی مقام ابراہیم تو کس قدر ہی محلی مقام ابراہیم بشکل ہر دو جہاں کے مقام ابراہیم یہ اس لیے ہے کہ مقام ابراہیم
-----	--

۲۳۵	فصل اب تو مصیبت و ہن رہو کہ چنان عطا ہی حق ہے مصیبت مقام ابراہیم
-----	---

روایۃ التول جیری درج قرآن مجید و فرقان مجید

۲۳۶	جو مومنو نہ ہی رضوان خاص رب آن ہو اکبر الہی غیر پاک رسول نہ اقباب قیامت کا غم نہ قبر کا خوف رہیں گے انکی سب اعمال خطہ رحمت میں عجب ہے میل شین اس کا وصف ہی اسما تو کافروں کے الہ کا غضب آن دل رسول میں جنریل لای قرآن یہاں ہے خشکی تلاوت میں درویش درویش لہو محفوظ جسکو سب قرآن کہ ہر وصل الی الہی ہی سب قرآن
-----	--

<p>قرین خاص ہیں اور مہکلام ہیں قسرا اسیکی سامعہ اک حضرت حمیرا ہیں اسیکو سنتی ہیں عمار اور بلال صاحب اسیکو سنتی ہیں سلمان فارسی دیکھو ہی انتخاب ہم امت نبی جسکو بشر تو کیوں ہو یہاں جن ہی گویا جو محض ترجمہ خوان مدعی ہیں علم آج</p>	<p>کلام حق کا ہوا اسیلی نقب قرآن اور ایک سنتی تھی حالہ خطب قرآن اور ایک سنتی تھی بوجیل بولہ قرآن اور ایک سنتی تھی ہاں مشرک عرب قرآن ملاہی ساری کتابوں کا منتخب قرآن سناربان محمد و وہ عجب قرآن سمجھو کہ ہیکوین ایسی ہے ادب آں ۱۲</p>
<p>۲۳۶</p>	<p>فقیر میری دعا ہی کہ تا بوقت اخیر ۱۳</p>
<p>عشق مجھ سے ہے قالبِ لسان میں جان تھی عدالت کی جن ہاں بطفیل احمد چل طیبہ سو یوں رہ گئے پھڑکے ہوئے سنبھل کا ہندین ہی تو چل کر دیکھو قوت روح مدینسی میں تھی افروغ مسک جان چہاں کالب ساغر و شفا اغنیاسکو دعا کر لیے کہیتی ہیں بس کب نکل جائیگے ہم یہاں سو مہاجر ہو کر آنکھہ زیدار محمد کو لگی ہے گویا خاک خاشاکِ مدینہ سو جودل راہو</p>	<p>یہ نہوتا تو ناتی تن سچان میں جان مختلط جان میں انسان پیرا انسان جان وہاں تو گویا کہ تھی دیدہ حیران جان جسکے رہتی ہی کسی زلف پرینا نہیں جان یہ جو کہتی ہیں کہ اتی ہی وہاں جانیں جان زہر کہا جا جو عشق لب جانا نہیں جان چل سنگین مردی کہاں چور کو سمیٹا جان نہ نکل جائی ہمارا اسی ارمان میں جان رات دن جسکی لگی رہتی ہی قرآن میں جان راضی ہوئیگی وہاں رخصتہ زینو اندر جان</p>

عشق مجھ سے ہے قالبِ لسان میں جان

۱۲

یہ نہوتا تو ناتی تن سچان میں جان

دہن کعبہ جوات آئی تو آنسو بنکر
مرگ عشاق نہیں کچھ ملک الموت کی آ

کاش رہ جا کسے گوشہ دامن میں جان
جاتی ہی اونکی ہر قدرت رحمان میں جان

۱۸۴

محبت جان جہان آہن ہر ہی محقر
کہ ہزاروں کی ہری ہی تری یوں میں جان

۱۸۴

سرد و کاسات کی باتیں
ہے کلام قدیم یہ قرآن
سمجھے ذکر ہند او ذکر رسول
شکل محشر دکھاتیں نہیں ہکو
باعث رحمت و سلامت دین
ہست کی زندگی کا نام نلو
اور مدینے میں مرنے کے حالات
آج نہر بدیسہ کرتی ہے
بات بات آپ کی پہلاتی ہے
وصف معراج کس سے ہوئی وہ کیا
حسنت درود سے نابود
میر دم اول جالیوں کی منتا ہوں
نعت احمد میں خشکی لب ہے
مبصری و کو فی آب طیبہ سی
عج خان ہو گیا میں کیوں مشہور

میں سراسر نجات کی باتیں
شاہ عالی صفات کی باتیں
نفس خدائی ثبات کی باتیں
مضطرب کی وفات کی باتیں
ہیں سلام و صلوات کی باتیں
میں سراسر مہمان کی باتیں
جو ہیں سب ہیں حیات کی باتیں
آب نہر انھیانت کی باتیں
کوڑے ہست کی باتیں
باتیں ہیں اسی رات کی باتیں
ہو تیں میں سستی کی باتیں
ان لکیروں ہی بات کی باتیں
ہیں قلم سے دوات کی باتیں
ہو لی نکل و فراہ کی باتیں
ہیں گئیں ایک بات کی باتیں

۱۸۴
محبت جان جہان آہن ہر ہی محقر
کہ ہزاروں کی ہری ہی تری یوں میں جان

مری دن اور رات کی باتیں

کاش لکھیں ملائکہ صلوات

۹

کہتی ہیں ساری نکتہ منج فقیر
میں تیری کن نکات کی باتیں

۲۳۸

جنت کی مری اولوہین آئی ہوئی ہیں
کیا نہ سہی جسکو یہ غنی کھائی ہوئی ہیں
کیا جائیں گے دنیا پہ بدل آئی ہوئی ہیں
پہان جو گل ٹپل بہت اتڑی ہوئی ہیں
وہاں جائیں گے وہ یہاں گے گھبرائی ہوئی ہیں
کیا لہ ہرست ہمیں دکھلائی ہوئی ہیں
لائی کو تو ایمان بہت لائی ہوئی ہیں
وہ خاک نشین گوہر دل پائی ہوئی ہیں

جو عشق محمد کا مزا پائی ہوئی ہیں
بی حج و زیارت جو گوارا ہیں بہت مال
اوس درگاہ قدوس پہلی میں کبھی وہ
ایک سق ملی اک موت ہوئی مدینہ
کیا جائیں گے جنت میں یہاں صبح جنگو
نہر طلعت و بیاسی وہ انوار صبح سارہ
مومن ہیں وہ جو ساتھ لی جائیں گے ایمان
جو خاک نشین کو نہیں چھوٹی اک دم

۹

ہر حال میں رکھتے ترم فقیر اسی خدا ہی
مولیٰ کی وہ بندی ہیں جو تیری ہو ہیں

۲۳۹

مشہور یا یقین ہو دنیا کی خواہیں
مجنون بنائی ایک نظر آ کی خواہیں
گو یا مگر نصیب نے کھلا کی خواہیں
اک لختہ خفتہ بخت زلیخا کی خواہیں
کل کیون آئی بلبل شیدا کی خواہیں
کیا کیا ساکن آتی ہیں صبرا کی خواہیں

حسن رسول آئی جو اُمی کی خواہیں
لیل مدینہ آئی جو لیلہ کی خواہیں
دل بے ستر ار کر دیا شکل مدینہ پر
وصل مدینہ تھا کہ وہ بیدار سخی کہیں
خارجہ ز دامن دل چھوٹتا ہی پر
آبادی حرم دل پر نہیں پہرتی ہی

ہی عارِ ثورِ حشر تک راحبِ قلوب
بیدار دل گئی قدم سے اس طرف

اصحابِ کھیفِ دل میں ان کی جلی
اور یہاں قدم میں بندہ دیا کہ خواہ

۲۴۰

و کیا ہی آب و خاکِ مذہبِ جو ای فقیر
ایسی دوا کہاں ہی اطبا کے خواہ

۱۵

مری دیر ان سی اکثر چاکِ دیوان ہو جائے
جو عاشقِ بی رحمِ فرزندِ زن بیان ہو جائے
بیانِ مصفا میں آسانی دینِ محمد کے
محبانِ نبی کو وہ عطائیں ہیں خطائوں پر
مشرق میں طوافِ کعبہ عرفانِ قربت سے
وہی بنیا ہیں جو انگہ میں قدم ہیں پاؤں میں
مدینہ میں نظر آتی ہی یاربِ وری کیا چیز
نوابِ ہندی ہی مکتبِ سنت میں ابا ہی
رسولِ حق کا درِ عشق جس میں لکھنؤ افزون
مدینہ کی مسافرِ خلد میں جاتی ہوئی با
حرم کے اہلینِ پیدل چلی جاتی ہیں جو سکن
جوبی حم و زیارِ مرنی ہیں یہاں کی حکومت
دلِ ایران میں ہو کس دن بچھی آباد
بہت سس سس آگے جو ہوتی ہیں لکھیا

جو شاعرِ بدعتی ہیں لبِ لبان ہو جائے
وہاں مستاقِ آنکلی حور و غلمان ہو جائے
بہت مضبوطِ مکمل مجھ پر آہن ہو جائے
کہ خالِ حور کی داغِ عصیان منی حاشی
بنائی عشقِ احمد میں جو قربان ہو جائے
کہ پہلِ سرِ دہانِ خاںِ غمیلان ہوتی عالی ہیں
کہ جو کوئی حاشی میں حیران ہوئے حاشی میں
کہ بیانِ اوراقِ میزانِ قتلِ سیزان کو حاشی
شعاعی درِ جہمِ جانِ سامان ہو حاشی میں
ہمیں ہمراہِ سینک لی ہیں ہو حاشی میں
ضعیفے میں فوی پس آگے لبان ہو حاشی میں
وہ سارا دنیا محکمِ شہیدان ہو حاشی میں
خوابِ آباد اور آباد ویران ہو حاشی میں
مری شہوِ شرابِ انہرِ پہان ہو حاشی میں

۲۴۱

فقیرِ اب مدحِ احمد میں غصیلِ حضرتِ حسان

۱۱

مری مولی کی کیا کچھ مجھ پر احسان ہوتی جاتی ہیں	
<p>کہ زاور را کہہ پی بڑا نقصان جو کہوین نہیں تو ہمارا ہی ہات ایہی شیطان جو کہوین کیا ہی مل بعت کا ضعیف ایمان جو کہوین طواف کہہ گو کرتی ہیں برسی ہیمان جو کہوین جو ہو تو جان جو کہوین نہو ہیمان جو کہوین یہ نسیان کی سبب ہوتا ہی ہر نسیان جو کہوین نکلی شان بوسف کہہ پی میدان جو کہوین عبث یہ تاد دی دی گئی تاوان جو کہوین کہ کہی گئی ادنی سہی ارمان جو کہوین جو کہی ہیں یہ جان مال بی احسان جو کہوین</p>	<p>بہت اس نج سی ہی اغنیاء کی جان جو کہوین امان دولت ایمان بس توحید و سنت ہے لگا کر نفس شیطان ہزار دن چور ہوئے جو دل مال تجارت میں ہیں کیا مقبول چرا غنی کہتی ہیں جی جانی تو جانی پر بجائی ناں جو ذرا کہہ تو راہ منزل مقصود کیوں پہلو رہی قید شریعت میں دل بخوف ہوتا مہوس مل کہیں خاک بدینہ ہو کی کہو اسیر بجھلوئی نکلی کوئی حسرت بن دنیا کی دراقرآن میں دیکھیں قصہ درون عبرت</p>
<p>۱۵</p>	<p>۲۴۲</p>
<p>تبدیل وصل طیبہ سی میرا ہی غم نہیں ساحت کی فریبی پی سفر کا درم نہیں راہ وجود خلد ہی راہ عدم نہیں محراب مصطفیٰ کی لٹی کب وہ چہ نہیں موس او سکا کہہ پی نفس قلم نہیں دامن کشان کسویٰ بیت الحرم نہیں</p>	<p>کس جانی از دواج شفا و الم نہیں دماں اغنیاء کو خفت میزان کم نہیں راہ مدینہ میں اگر ایمانی موت آئی شنگی خمیدہ ہر قسم ابر و ہزار نہیں اگشت مصطفیٰ ہی قلم ہو گیا حشر السرری لطف عام کہ لا کہوں میں ہم</p>

۴۰
یہاں لکھ کر دیکھو
یہاں لکھ کر دیکھو
یہاں لکھ کر دیکھو
یہاں لکھ کر دیکھو

حال مدینه پوچموری چشم تری بس
کیا کبھی آپکی کف انعام کی مثال
خاشاک طیبہ کیون ہو غوغا چال
نوی نبی وہ رحمت دارین ہی وسیع
یہ امت آخری ہی جواد اہستہ میں
جیسے قسم کفر لطف لطیف ہی
بود عطامین صفت عادت رسول
دارین میں یہ امت عاصی کیون برشا

خاموشی اپنی روزہ عجم کی گم نہیں
ہستام ہوتو بوزہ کف بحر و سم نہیں
برگ خزان جی کی مثال ادم نہیں
جسکی حضور شیعہ کو شیر میں غم نہیں
منظور کشف عجب حضور اہم نہیں
شاگردی کف عجب کف نہیں
اندکی قسم کوئی ایسی قسم نہیں
ہم قافیہ بھی آن لی لاسی غم نہیں
مخدوم خوش غیر عات خدم نہیں

۲۴۳	مضمون ملح شہرہ آفاق بین فقیر دکبا سیری ات میں یہ علم ہی قلم نہیں	۱۱
-----	---	----

سہ تا غزل فارسی عشق رسول گزینی از فقیر ہندی

کی منتہی بطیبہ شد از ما گریستن
بر شک خضر راہ جهان گر شود چہ دور
میل مدینہ یکد مس آید اگر بحوا ب
در طول گریہ وصل مدینہ ہفتہ بود
سیمای عاشقان محمد چو کریم است
یکدین جمال محبت چہا کنند
روزی عیان نمود بانہر طیبہ را

کی بود منتہای تمنا گر یستن
در اشتیاق گنبد خضر اگر یستن
لازم شود چو قیس گنبد اگر یستن
از ہر خذہ بود مگر یستن
سازو بسنگ شست مہیا گر یستن
انست چون بر مہیا گر یستن
تا تیر کو شست ہما نا گر یستن

<p>ان خندهای سر و دینه بدین غنی کی تا مذاق نرم دلی سنگدل رسد هر روی من از عشق محمد بغیرت است</p>	<p>در حب مال گریه دنیا گریستن فراق است در گریستن و اگر گریستن در چشم خاص چو شبنم پیدا گریستن</p>
<p>۲۴۴</p>	<p>در گریه آورم در و دیوار ازین غزل نخل است ای فقیر تنها گریستن ۱۱</p>
<p>باید بشوق طینه و بطحا گریستن کی حیرت غیرت صرف مژده ما در شوق روضه گریه بود حسن العمل در عشق ظل نور قدم چون بگرید او خاک مدینه از مرص جسم جان شفاست خندان با خدای زلفا چو مستوی ای و اسق محبت دنیا بهوش باش تسکین بگریه و چشم بخون کاس دیدیم روی طینه چو خندیدن صباح کی خندهای آن لب کورش بود صیاب</p>	<p>عیب است عیب غم دنیا گریستن سازد نصیب این جور اگر گریستن حسن است بهر طالب دنیا گریستن نور آورد بدین اعمال گریستن عیب است عیب پیش طبایع گریستن ای و اگر تو رفت بیخا گریستن کی عذر باشد از پی عذر اگر گریستن چشمی شوم همه ز پی و اگر گریستن زیاست بهر آن رخ زیا گریستن آنرا که لمحه نیست گوارا گریستن</p>
<p>۲۴۵</p>	<p>فرض است تا بمرکز عصیانم ای فقیر گریم بخوف حضرت مولی گریستن ۱۱</p>
<p>در خوف حق اگر بود از ما گریستن یار عشق یوسف مادر نصیب ما</p>	<p>آفاق را کند ته و بالا گریستن لازم بود چشم ز لحن گریستن</p>

چشم و دلم بشوقی محمود مستند گریان مندم بچرخدینه ز عسیر با بر روضه پهل چ لذت روح یوم چشم شباک مرقد نور چراغ شب بس تا با بسینه خود کرده ام اسیر به عاصیان چو باغ جان گل کند که دم چو ضبط جوش بکا از پی او چشم من و عشق محمد سرشکس بار	زبان هر زبان امر سخت بهیا گریستن که باشد از سرور قاعا گریستن درو زباید و در دل ششها گریستن زین خسر تم نرسنت چو دریا گریستن زبید بر آبکود و بصرا گریستن از در درضیخ نعل گریستن گر دیده در گلو گره آس گریستن جنون و در عشق سید گریستن
--	--

۲۴۶	باش ای فقیر عاشق احمد بملک حال خندیدن نصیب پروا گریستن
-----	---

نگاه شوق یون سوزنی این دین دین جمال مصطفی حسن امین یکپون یکپاستر بیت لب بند هو جا این یون سیم محمدی تعالی نهرو مل اینی هوش عقل ساقی او در آینه دیوید روضه هو گیا مخفی خو حسن حسن الگوین کی و متافین نهو تازنگ چاندی گیایان تار یک سرک بزی یکو نگر خار خود سوباف زری بنکر جمال احمدی ده و لریایی لریا نون کا	که عیسی رشته روح سلمان فقیر هرین که ده سونا بهی شل رخ رتلی میزان مجتین مراقب کر کا هی این حرف کر دین جب اوس با قبل کل می متقل می شایسته ایده هر هی روضه سیم سیر قلب مضطرب گیای فکر حادث کس مصویر کی متویر جو پرو جا دمان مصروف بهی حلقه درین که هی چوئی آینه کی سایه سوی مغربین که ره سکتا این هرگز کسی لبر کا دین
---	--

نکته در
سوره اول در
مطالعہ عید و ملک
مباور میں
ش
پیش رسول الله صلعم
الترتیل لحدیث
نشر لیب بجانہ
سنتہ اور سید
انکلا ابر بزم
پیرار کشتی
سیرت و شفا
ہمارے ہمارے

ہوا صد بارہ پنچل کتان ہر پستین کفر	چک تھی بدر میں ایسی ہلال تیغ سرورین
۲۴۷	فقیر اپنا بیان مرعہ دو دریا رحمت کے زمانہ گو یا کہ دواست مایہی ہی کوثرین
۱۳	۱۳
جو خط لپٹت لب ہی قرب مذاق ہمیں تجلی ہو جمال احمدی کی خوابین جسپر کتاب شرح سی نقطہ ہی اگر مقبول ہو جائی قد مہوسی کی غیرت میں دل خوشید یوزا کف دست رسول اللہ حسرت میں غلین بنی امی کش عطر دہر و کافور کفن میسر خراج قرۃ گفتار میرا آج کل وہ ہے سٹائی شیعہ بی دین بغض نہیں تھا کچھ ہی کہاں مجمع زوار کیا خوش ہو دل محزون صدف فی سنن لیا کیا ذکر و یا کی سنگریڑ کا وانی میری شگاہ کی سراپائی اتر کیوں دہان ہستی ہوئی ہتا نہیں خوف و حزن	او گا ہی سبز گلزار عرفان پاکہرین بنی تار نظر ہر سوی تن ہر تار سترین مدا د اپنی عجب کیا مشک بکر جابی کثرین جو گزتا ہی دھنایہ پاد یوار سورین ہمیشہ سبیل ہے کیا یہ در در چہرہ زرین شائے مصطفیٰ جو ہی مری مغر معطرین کساد آئی تو کیا حیرت خراج ہفت کشورین محبت تھی ابو بکر و عمر عثمان و حیدرین ہنسی کیا آئی گھر کر دیدہ گریاں کے تشکرین ندمت سی غرق ہی نفس گو ہر آب گوہرین یکون مشہور ہی تاثیر بیان ہر سیر حقین مدینہ طیبہ دنیا میں ہی جنت کی پیکرین
۲۴۸	فقیر اتویہ اوصاف محمدین قسّم میرا دکھاتا ہی کلائی حور کی مرغوب زبورین
۱۱	۱۱
جو حیرت آئی کہ ہو کیوں نگر آسمان پہرین فلک ہی ناظر انوار مومنین اسطوبر	تو دیکھو روضہ سفیر آسمان پہ زمین کہ جیسے دیکھتی ہی اختر آسمان پہرین

<p>کیا حال دل کا ہو گیا یوں جب لگی گی لگ ایمان کے عرش کی سائی میں کیوں نہیں نعت رسول میں مگردوان کی درق</p>	<p>دنیا کی شغل میں جو بیت دل لگا کی ہیں وہ زیر سایہ آپکی دست دعا کی ہیں اعراض دل کی وسطی نسخی شفا کی ہیں</p>
<p>۲۵۰</p>	<p>تو بھی مدینہ تک جو سا ہو گیا فقیر رتبی تری نصیب میں کس پا سا کی ہیں</p>
<p>کچھ بھی نہیں کر سکی شمار زبان ہر لگت میں غم کی خامکار زبان حدیث عشق مجد کا ضبط مشکل ہے مجھے مدینہ کا پانی جو یاد آتا ہے جو پوچھتا ہی نہیں کا حال محسوس کوئی وہ صورت جیل نور ہے دیکھی ہے مجھے نام محمد مزی کا نام ہی واہ نہ ایک دم رہی حمد و صلوة سی خاموش ہزاروں دو جہتیں اس کے قتل ہوئی ہاں جو دل پہ گزری تھی میں اب یہ حیرت ہے نہو سکے عربی و عجم میں جو مفوظ وہ خود حبیب ہیں ہر بات انکی ہی محبوب</p>	<p>تو منہ میں چھپ گئے یوں ہر کئی شمار زبان بنائی دوسری گواہ اپنے دو ہزار زبان کہ شغل دل ہی یہاں سخت بقیہ از زبان تو پھر تاروں میں ہر ٹھون پابار زبان جوابی کو ہوتی ہی چشم زار زبان ہمیشہ درخشا کرتی ہی شمار زبان کہ جسکو یہی ہی لذت سی بار بار زبان جو کوئی دلی ہی ہی یہ شمار زبان ملی ہی آج یہ مجھ کو وہ ذوالفقار زبان وہ کس نہ نہیں کر ہی اسکو آشکار زبان تو نفس فراق پہ کیا کسی اختیار زبان نیکون حدیث محمد سی رہی سپا زبان</p>
<p>۲۵۱</p>	<p>فقیر اونکی طفیلی تری زبان ہی فصیح کہ جنکی ہی عربی کل کی افتخار زبان</p>

کے لئے جو کچھ
دور دور میں صوفی
پائی ہوا ہے وہ
باقی ہوا ہے وہ

مدح میراب رحمت یعنی ناودان بیت اللہ و اللہ شرفا

نازل جو وہ حلیم کی اندر ہی ناودان رحمت پر رحمت انگہری وہاں دُور ابرین بالائی کعبہ عودہ جنت کی شکل میں امید ہی قبول ہو زوار کے لیے سویکا زنگ فن ہو اہیبت کا سیلے خوارہ سکینہ دل ہو سو کو ہے	گویا سبیلِ جنت کوثر ہے ناودان باران سی آبِ نیرودہ جہان ناودان آسینم پر نعیم می ہوسر ہے ناودان دست دعا و ہٹائی ہوئی گری ناودان بالائی کعبہ ساخہ زردی ناودان حلقوم کافرین پہ شجر ہے ناودان
---	---

۲۵۲	لازم ہے آسوز رشتی لکھنؤ میں ای فقیر مدح اس غزل میں سر اسر ہے ناودان	۱۵
-----	--	----

بس یہی ہی یا اللہ کسی بو بدینی میں حساب جنت میں جا چکی تھی ہم گویا رب کو در نیو الو کو جنتین میں دوہیں آج گفتگو باقی رہی زبان پر ہا ہے زرد رو تھی ہیبت سی کیا ہی محو حیرت شکستہ زبان کو یہ میں زبانِ نوائے بیان بھی حسن لیا ہے نغمہ جنان لیل کیا عجب کنا ہو نکا اُسی ہو قلم مرفوع عمر رفتہ آتی ہے گویا اسکے پینے سے	بوی جنت آتی ہی چار سو سیکھیں دیکھتے تھے جہاد لگی آرزو سیکھیں جو کہو میں کی میں اور کہو بدینی میں کر لے تھے گہمی با ہم گفتگو بدینی میں جکے ہم جو حاضر و بر و بدینی میں بی زبان جب کیا ہر سو بدینی میں ہی ہ ساز خوش آہنگ ہر گاہ بدینی میں پہرتے ہیں جو جنتوں اور کو کہو بدینی میں کس جگہ سی آتا ہی آب جو بدینی میں
---	--

مدح
بیت اللہ و اللہ شرفا
ارسلو دیبا
بی و حبیب
مکہ اور مد
طاعتیہ
مجموع دیبا
میں وین
ماد غلام
در عثمان
کامکار
۱۲

<p>سکین محمدی سیاهی موج و تیران ہے وصل میں ہوا جب بان بکریاں پر دہونڈتی تھی یہاں جسکو سگودہاں یا گویا خازنِ جنت فادِ خلوسنا تھا ای فادِ خلدِ غلامین رفتن یقین ایدل خلدِ عالمی ہی و</p>	<p>منع ہی تھیں پہر پانی و نو مینی من تب ہوا دل صد چاک کور نو مینی من کرتی تھی نہیں اپنی جستجو مدنی من جب کہا مژدہنی آدِ خلوسنا ہی من ای فادِ خلدِ غلامین کسکا جسم خاکی اور وہ غلو مدنی من</p>
<p>۳۵</p>	<p>جانِ جسم و دل کو تب ہی پتھر ہو سکین ۱۵ دلین ہو مدینہ اور ہوئی تو مدینے میں</p>
<p>والد کہہ ایسا تہا دل شاد مدنی من یہاں چین نہیں دیتی دم بہر ہرچ جو آبادی جنت کامیری لٹی سامان ہو رگہائی فلاطون سی مکی ہین کفر ہر شمع ویا مکی ہی ابدال صفت گویا جو بد نظر تہا وہ دکھلا ہی دیا محکو کے کے زمین کو بھی کیا حزن ہوا ہوگا یہ نقد حیات اپنا ہو صرف ہاں ایکاش دل و دنون جہانگی ہین مرغانِ ہیر کے شیرین یہ وہ کیون مرنا گر شہنشاہ ہر قامت زبیا سی آزاد کیا دل کو کیونکر نہو منجر جان دہن کی طرح بخود</p>	<p>ہر سنج و الم سی تھی آزاد مدنی من بھولی سی نا آتی تھی وہ یاد مدنی من ہو خاک مری یارب برباد مدنی من اک خار جو ہو اسکا فضا و مدنی من مسجد کی ستون مثل اوتاد مدنی من جب لیگے بولے کے ادا مدنی من جب آپ ہو ہونگے آباد مدنی من رہ رہ کی محسد کا بقا و مدنی من ہین جالیان وہ دام حیا و مدنی من پانی کہین پی لیتا فرما و مدنی من کیا نخل من صدر شک شاد مدنی من صد غیرتِ عذرا تھی تہا مدنی من</p>

مین سجاد احمد مین افتادہ رہون ایکاش گھر نہ اندر نہ پروا اور کچھ نہ ہو روز و شب	سیر و مہر ہون مولی کا تجا و مدنی مین جزہ جمل علی اعتماد اور اودنی مین
---	--

۲۵۴	کیا لطف دعا کا صاحب سیر ہون مسی حق سی فقیر اپنی فریاد مدنی مین	۶
-----	---	---

ہم اپی سینہ میں شکل مینہ دیکھ لیتی ہیں جو ہر سنگ مینہ دیکھتے ہر جا مین سب مہوش وہ نور الہی اہل سینہ کی فرست مین کنار عافیت پر ہوتی ہیں گویا جہی عشاق نگاہ شوق کیونکر ہاکی اوس اک مرقد تک حسینہ نکو مدنی کی دین میں شوق شہر ق	توسینہ مین دو آدر سینہ دیکھ لیتی ہیں یہ صورت دیکھنی کو آگینہ دیکھ لیتی ہیں دل ال صفا و ال کینہ دیکھ لیتی ہیں روان یامین جیسا سینہ دیکھ لیتی ہیں کہ آخر سب عالم اپنا قرینہ دیکھ لیتی ہیں وہ گوہر طلسم بر شینہ دیکھ لیتی ہیں
---	---

۲۵۵	یہ کسا دہی دل مین فقیر خستہ دل کہدو جو ہر دم ہات ز کبکڑا پ سینہ دیکھ لیتی ہیں	۱۵
-----	--	----

اب وہ کہاں ای ای متا جو اثر دین مین دور گئی نگاہ دل کیلے اونگی شکل کو دل تھا وہ بقیارہ دیدیں نچلا کہ سطح گو یا کہ باز دستار مشکین سجادان کوئی کھستہ تھی ہم بہشت مین آگئی کیونکی دی اہل منزل قبر کیا پوی حشر کا دن کہاں گیا دلکی خبر سنو کہ وہاں گذری جو دل پہ ہر دم	کیا اپی علاج دل با دل تیر مدینہ مین جو جمال کسے ہی شہم گھر مدینہ مین پہلوسی آکے خود بخون مین شہر مدینہ مین ہاندہ ہری مٹی جب کہ خستہ سفر مدینہ مین زندہ پہنچ گئی جی بر وقت سحر مدینہ مین خلد مین آئی بحساب الیہ ہر مدینہ مین کچھ نہ رہی مٹی دلوں میں آخر مدینہ مین
---	---

۱۵ روز سنہ
کیا دیکھو
میں ہر دم
کے دل پہ
کے دل پہ

مگر زری ہی لاجی سی گزنی تک کبھی
 نہ نظر حتی جو کشتی جب نظر آگئی ومان
 صورت صلیبی اپنی پانی اپنی آگے
 محو جمال مصطفیٰ رہتی آہی ہن حشر تک
 گو یا حیات جاودان عمر روان ہو ومان
 یعنی بلائی نوحی اور عذاب قبر سے
 فرصت زیب تن کہاں جیکے سچ گئی ومان

دیکھئے پھر بھی ہو گیا اپنا گز مدینہ میں
 دین دل نی کر دیا قصر نظر مدینہ میں
 خاک مدینہ جب ہوئی کھل بصر مدینہ میں
 شامی ہوئی ہم حجر یا کہ شجر مدینہ میں
 موت کا ہلو کچھ نہ تھا خوف و خطر مدینہ میں
 کیونکی نہ بچ پرین گے ہم گھر گھر مدینہ میں
 کافی تھا اپنا سپرین خاک سفر مدینہ میں

ق

شوق حیات جاودان عیش اراک جنان
 ہی تو فقیر جاکی تو خاک پہ مردنہ میں

۱۳۵

۲۵۶

رخ ہجران تو ہم روز و شب دیکھ لیتی ہیں
 نجم لہر کی شکل کو کبھی لیتی ہیں
 تنزل لین میں شعر ازل موت آتی ہی
 جو حیل میں بیان بخشاں میں غیاثی
 حجاب دی مطلوب نکو ہی ولی یا کاری
 کوئی ساحل ہی گستاخ اور کوئی طائف معاویہ
 طواف روضہ و مسجدی کہ خوش میں سول لہر
 نگاہ چشم کو کبات بھر دیکھی شیعہ کو
 عجیبے اضطراب شوق تھا جب ہفر لولی
 مبارک مژدہ دیدار ہی کیف الایان کو

ذرا پھر بھی مدینہ دیکھی کب دیکھ لیتی ہیں
 عرب کیا دیکھتے ہیں قریب دیکھ لیتی ہیں
 ہوا فکر شمع ہرمان جنبش دیکھ لیتی ہیں
 کوئی دم میں تھری مار و مقرب دیکھ لیتی ہیں
 زیارت میں ہی جو دنیا کا مطالب دیکھ لیتی ہیں
 جاب میں صحن کو بعضی محو واپ دیکھ لیتی ہیں
 خوش ام میں چین میں مہذب دیکھ لیتی ہیں
 تو کس حسرت ہم ہرمان چشم کو دیکھ لیتی ہیں
 کوئی دم میں مدینہ دیکھنا اب دیکھ لیتی ہیں
 تجلی مدینہ جو مقرب دیکھ لیتی ہیں

۱۳۵
 یہ سوال کرنا
 ان پادشہ کی تہن
 ہوا ہی جہ و ہوا
 جا جانان کی تہ
 دنیا کے غافل ہوا
 کچھ فقیر کی تہ
 بعض شکرین کو
 دیکھ کر اور کچھ کو
 منور ہوا ہوا
 کیلک غار کا سا
 سجدہ کیا سداوند

وہ کم ہین جو ہین مجنون چشم لیلانی مدنیہ
دل شیدانی طیبہ پرین طفل تنگ یوں حیطہ

مدنیہ دیکھنے کو تو دہان سب دیکھ لیتی ہیں
کسی دیوانہ کو اچھا فال کتب دیکھ لیتی ہیں

۲۵۷

نہیں پہر دیکھتے دیوان مشور کیہ کیسا وہ
ترا دیوان فقیر اب جو مرتب دیکھ لیتے ہیں

۱۵

رحمت مخلوق کی مدح جو محفل نہیں
جسکے دلیں حب محبوب حاصل نہیں
اتنی جنگو جس انسان وہی انسان ہے
کہا مزا با نیگے وہ عشق رسول اسکا
عرش کی سایہ میں چین انکی ہی کو نکرو
ادبہ فریاں ہوں کہ جو آرام میں تکلیف
کب وہ دن ہوگا کہینگے قافلے والے کراچ
مدح احمد لاتنا ہی ہی تو اسکے ذکر میں
جو ہین نقصان عمل میں نسبت سکتا ہے
معفرت میں دیر ہوگی تو گہرا جائینگے
اہل حسن عشق ہن سب عاشق حسن رسول
تشنہ کام سوز دل ساغر مدنی کا بنی
اسکا دل ہی جو نہیں قربان آبرو رسول
کیون نہ ہو بحر حلال اپنا سخن مشہور آج

بالیقین اسکی حجت تہان نازل نہیں
تم یقین عبادہ کرنا گشت شک وہ دل نہیں
جو کہ دیوانہ نہیں انکا وہی عاقل نہیں
جسکے دل بیان بی غش دنیا نہیں بلکہ نہیں
جسکے دل ہی دیکھتے قلمت بی ظل نہیں
خبر میں اور حسرت میں اسکا وہ غافل نہیں
بچپن باقی مدنی کی کوئی منزل نہیں
بحر شرابا ہی وہ جسکا کہیں ساحل نہیں
نافض الایمان ہین ایمان میں کامل نہیں
اغصیا جواسطرف جاگو مستعجل نہیں
وہاں کوئی عاشق کسو مستحق مال نہیں
برہنوں قلب کا ہوس اس قابل نہیں
کون اس مشکل بسم اسکا بسم نہیں
شاعر احمد جو نہیں کچھ ساحر باطل نہیں

انا تو ان ہون میں سفر مشکل ہی ہوگا ای فقیر

۲۵۸	پر خدا آسان کری مشکل تو کچھ مشکل نہیں ۱۱
<p>ہی ہی دلی آرزو شہر نے میں جا رہوں کہتا ہے مجھے دل میرا تو ہی اگر کشے راہ مدینہ کیلئے پوچھو نہیں اپنے غیر سے روضہ پاک کی طلب ہی تو رہو نہیں باوجود دامن لے ہی چاک چاک تارِ نظر ہو شاک کہتی ہی خاکِ نشہ کام سیر رہو تہی ام بند میں ہیں جو گبریاں تہی میں شہر میں بہو لاہو کہیں کو میں ہونڈوں میں خاک نشین رہوں وہاں نشین رہوں وہاں دھونڈ کہیں نیا دھنیں دھونڈا ایسا جان</p>	<p>پیر تو ناؤں جو کہہ دو شہر ہی میں جا رہوں میں ہی چل سکی تو شہر ہی میں جا رہوں سو گھٹا جاؤں وہاں کی بو شہر ہی میں جا رہوں چاہیے چل کی باوجود شہر ہی میں جا رہوں تب مرے دل کا ہو روضہ شہر ہی میں جا رہوں میں ہی جو نیکی اک سب شہر ہی میں جا رہوں دیکھوں نہ صورت عدد شہر ہی میں جا رہوں پہرتی ہی پہرے سولہ شہر ہی میں جا رہوں بیت ہی کے روبرو شہر ہی میں جا رہوں کرتی ہی کرتی جتو شہر ہی میں جا رہوں</p>
۲۵۹	سُن تو قصہ دل خیرین چکی سی چل بھی کہیں کرتا ہے کس سے گفتگو شہر ہی میں جا رہوں ۱۵
<p>عاشقِ رویت یہاں آنکھیں گریاں کہیں بی زیاارت جیکے مالِ اُٹا پھسیاں میں گئے حسن احمد کی ثنائیں کیا غلِ خوانی رہی تخمِ ریزی سرِ گلزارِ جنت کی ہوئی کفر میں دیوار ہای مکتہ تہیں جو بشل دیو نذیر تیغِ حسن احمد چور کردلہائی خلق</p>	<p>وہ روانِ جنت کے دوسرے نمایاں ہو گئیں مرگئی عمر میں گناہوں کی فراوان ہو گئیں آج حورین گویا میر گہر میں مہاں ہو گئیں صورتیں خاکِ مدینہ میں جو پہاں ہو گئیں جلوۂ احمد سحرِ شک جو درِ عثمان ہو گئیں کافرا تارِ لہا ہی لا کہوں مسلمان ہو گئیں</p>

بر کل شاخ جهان کو غیرت او سپر کیوں نہ ہو
 کیا کہوں حال نہ ساری تہیں، بحر میں
 اس جہان پر اختیار آخرت سی کس قدر
 ہی وضو امنہ صحابہ کیلئے تو صیغہ خلص
 قہر و فزع میں چہ پایا کفر کفار جہان
 کاش میری جان بھی بوجہی تنازی میں نثار
 دیں یران نہیں آباد کو یہاں لاکھ بار
 حسن دلین پر مگر گویا ہزاروں آنکھیں آج

روضہ انور میں جو حسین گلستان ہو گئیں
 دہین میری حسرت فریاد و فغان ہو گئیں
 مہات المومنین مختار رحمان ہو گئیں
 کس قدر ارواح او کی محو ضروان ہو گئیں
 جب سیوت احمدی عالم غیب میں ہو گئیں
 اونچے جانیں کس قدر بڑی کہ قربان ہو گئیں
 بستین یران بسین آباد ویران ہو گئیں
 حسن یوسف پر زنان مصر حیران ہو گئیں

ای فقیر المدحیر و صلحینہ ہو تو بس
 دیکھنا سب شکلیں اکدم میں آسان ہو گئیں

۲۶۰

۱۵

قلب ہوس میں جو حفظ آیات قرآن ہو گئیں
 جب نازل حمتیں پیدا و نہیاں ہو گئیں
 المدد الہی شان شفاعت کا وقار
 خوش و خاشاک ہر صرل فلک طیبہ میں ہی
 عرص تسلیم صلوٰۃ او سپری میں ذکر حق
 ہو گیا نظارہ مرقسی چاک دل رفو
 روضہ انور میں ہیں انہار جنت اشک شمع
 خوف الہی ناز و نین کچھ او سکو ہو تو ہو
 کیا مدنی کی اہل کا ہو سکندر کو مزا

منزلین فردوس کی جگہ سب آسان ہو گئیں
 طاہر طہر کے تہن ساری عرفان ہو گئیں
 جس سے تقصیر نہت نقل میٹرن ہو گئیں
 کب کسی دلیری یوں نصیب پستان ہو گئیں
 ہامی کیوں حالات انسان چوکیان ہو گئیں
 سوزن آرنی گویا کہ مرگان ہو گئیں
 قسمت انگلی جو دامن حسین زان ہو گئیں
 جسکے انہار وضو و چشم گران ہو گئیں
 آرزو میں جسکی محو آب حیوان ہو گئیں

دل ہی دل میں سپرد دل را جو سوچکے ہم خطا کاروں کو نگشت شہادت ملگئی جبکہ عشق حضرت یوسف حقیقی ہو گیا دین دل کی نگاہیں سوزِ عالمِ انیسوب سرد مہراب کیوں نہ ہوں ہر گرم عشقِ مصطفیٰ	جانِ جانین میں تسلیم جانان ہو گئیں گو معراجِ جنانِ تعویضِ رضوان ہو گئیں حضرتِ عبدل کیسی پاکدامن ہو گئیں کیا ہی دینِ نگاہوں کی نگہبان ہو گئیں میری دیوان سے نہیں شکر افشان ہو گئیں
---	---

خلد سی دوزخ میں گویا آگیا تو الفقیہ
پھر مدینہ سی جو یہ دلی کی گلیاں ہو گئیں

۲۶۱	ردیف الواو	۱۱
-----	------------	----

یہ دل محبوب کس کیوں نہ کہتی ہے جان کو سمجھ لی متفق ہو اگر خشتِ ہوسان کو صحابہ کی وہ سنکھیں جو ہم جو کہتی تھی آپ یہ خرابی بدینہ اور یہ زفرِ مرغان کہانیٹکے طفیلِ مصطفیٰ ہی فکرِ وسیع شناسی اس عجب کیا ہی کہ جو مومن یہاں منجوس تھے کہ وہ خاصانِ حق مسرورِ جہانِ بیکر نمودی صورتِ محبوب کے ہیں دیکھو عبرت سے ہمیشہ عالِ معمول کہنا ہم کو لازم ہی وہ کیا دن تھی کیا تھا صبحِ قسمتِ بدی میں	خدا کو مصطفیٰ کو ذکرِ قربت کو حسان کو ناز و ن کو دعا کو توبہ کو بخشش کو غفران کو نبی کو وحی کو جبریل کو آیت کو قرآن کو عزت کو نخل کو نہار کو کوثر کو مدیان کو زبان کو لبِ دل کو جان کو خاطر کو وجدان کو ریا کو شرک کو بدعات کو عصیان کو طغیان کو شعاعت کو تقاضا کو خلد کو حورو نکو غلمان کو گل تر کو قمر کو شمس کو کعبی کو قرآن کو عبادت کو حیا کو تہلا کو جسم کو جان کو دوا کو درد کو رحمت کو جان کو دل عرفان کو
--	--

۲۶۲	خدا رکھی قیامت تک فقیر اپنی برقاقت میں شنا کو حمد کو توحید کو سنت کو قربان کو	۱۱
میسر ہو اہی جمع رکھنا پر مسلمان کو بہین لازم ہی حاضر رکھیں ہدیہ طیف جان کو ہدیہ رحمتہ للعالمین لائی ہیں مولے سی محمد کی سبب کا ہر وطن ہی اپنی انس عجب تہا حال دل جب دہری نرویک سے کیا صلوۃ مصطفیٰ محبت لایاں روی ہے اکہی جمع کردی پر مدینی من عنایت سے اکہی پر سنادی پر دہادی خاص مسجد میں مدینی من حرم میں دروز جنت جاتی تو ہم نیت جانی ایکاش ہم چھ وزبارق میں	زبان کو ذکر کو لب کو ثنا کو فکر کو جان کو عبادت کو صفا کو صدق کو احسان کو غفار کو عطا کو عفو کو انعام کو رحمت کو خیر ان کو رجا کو خوف کو سلام کو طاعت کو ایمان کو مدینی کو جبل کو باب کو مسجد کو ایوان کو شجر کو سنگ کو حور و ملک جن کو انسان کو بیابان کو قبا کو نخل کو اسنائی کو بان کو نذا کو ذکر کو محراب کو منبر کو ارکان کو تمر کو ششون کو آب کو زمرم کو تان کو دعا کو آہ کو تسلیم کو زاری کو قربان کو	۱۱
۲۶۳	دکھایا ای فقیر آنکھوں کو کلزار جہان تو ہے شنا کو مدح کو مستطعم کو مضمون کو دیوان کو	۱۱
اکہی ایسا تو محبوب زور کسو کو نہو ہزار غم ہوں تو اپنی انہیں دو غم جہاں ہزار دن ہیں سفر محبت میں ان جوبی اثر ہے خدا یا یہ میری آہ بلند جو گزری مجھ پہنی میں ہم روز و داع	کہ ہو مدینہ قریب اور خبر کسو کو نہو غم زیارت خیر البشر کسو کو نہو ستم ہی یاد او دہر کا سفر کسو کو نہو نصیب یہ شجر بے ثمر کسو کو نہو نصیب ایسا تو وقت سحر کسو کو نہو	۱۱

<p>وطن میں آنا مبارک تو مجھ کو کہتے ہیں کہ تو مدینہ سی کیوں آگیا یہاں خوش انسان طیبہ میں ایمان سی گئی جو وہاں زمین جو راہ محمدؐ و برین یہاں دل زبان زمین ڈاکری دسی محفوظ</p>	<p>ق غصبت سے حیف مری جان پر کسو کو نہو نصیب او دہر سے تو آنا اید پر کسو کو نہو تو کیا عجب کہ عذاب مقرر کسو کو نہو تو آخرت کی سفر میں خطر کسو کو نہو اکہی دشمنی بحر و بر کسو کو نہو</p>
<p>۲۶۴</p>	<p>فقیر بنی جب انار مصطفیٰ دیکھے تو پر سخن سی مگر کیوں اثر کسو کو نہو</p>
<p>جان مضطر کو قرار اب پہر زیارت ہو تو ہو غافل و ماتہ آئی جنت بی مصیبت کس طرح ای یا کارِ عمل تیری یہاں نیت بخیر دلو ہو ناچا ہی ہو لائی سنت کا غلام اہلِ نصرت کو کہاں نصرت ہو آنفس سے بی مدینہ اب کہاں دلیں سکینہ ہا ہی ہا کوہ طیبہ ثنیہ میں عیب باہن کے لیے جو مزاج ہم و صراحی سی مدینہ میں لیا آفتابِ حشر میں ظلِ لوا و محمدؐ تک وحشتِ مجنون کا صحرائی مدینہ علاج جو کہ دو دشمنِ روضہ مشکبوس ہے کیا کوئی کاش میں عریان بیابان مدینہ میں رہو</p>	<p>بس سکونِ دل مدینہ کی سکونت ہو تو ہو چل بھی دورا مدینہ میں مشقت ہو تو ہو کر نماز سی احمد کی نیت ہو تو ہو اسکی رقت میں اس قاسمی رقت ہو تو ہو عازم طیبہ کوئی اہلِ غربت ہو تو ہو دور و غم رنج و الم حسرت چسرت ہو تو ہو او نہیں تاریکی ہمارا عکس صورت ہو تو ہو بوسہ ہا ہی حورین اسی ہی لذت ہو تو ہو رہنا اپنا محکمِ محبت ہو تو ہو ہاں پہر او کسو کو چہ لیلیٰ ہی حشر ہو تو ہو زلفِ حورین میں اسی ہی نکبت ہو تو ہو بسم پر خاکِ مدینہ جابی کسوت ہو تو ہو</p>

پیر مدنی کا سفر آسان ہو جاوے
دبدم الد کی حیرت پر حیرت ہو تو ہو

۲۶۵

ہو وہی ترنگا جو بالکل مدینہ ہو
پہر بھی نصیب ہو استدال مدینہ ہو
منزل خستہ جان لگے قرب دل مدینہ ہو
ہندسی ہو کی منفصل متصل مدینہ ہو
یہاں جو ہر دم غم سے دل مضعل مدینہ ہو
میرا بھی حصہ کچھ اگر مشتمل مدینہ ہو

اوسکو فراخ ہو جو دل شتعل مدینہ ہو
آپ ہو ای ہندی دل ہی مرلین یا خدا
جانیں جان کیوں تائی دوسری کیوں سجا
پاک ہو غل ہی تیت دل شکیل ضمیر متصل
توچہ ملک کی طرح ہو رگلا خن زان مان
نکاح یقین کر بھیجے ایسی کرم سے یا خدا

کون نکالتا ہی بھر ہو کو دان سی ای فقیر
تو بھی ٹان جو اک گدای ہستندل مدینہ ہو

۲۶۶

گھنٹہ بھنوی کعبہ کان یا نش جای احبابہ

اور یہ اپنا حرم پاک دکھایا ہم کو
انوسی یہاں نعرہ لبیک سنا یا ہم کو
ابو مولیٰ فی وہی نوزد دکھایا ہم کو
شکر ہی ابو لا کعبہ کا یا ہم کو
بات یہاں دامن کبہ اگر آیا ہم کو
پاک کر ابو گناہوں سی خدا یا ہم کو
اپنی ہی سچے مہین مولیٰ فی جہا یا ہم کو

شکر حق ہی کہ وہی دوسری لایا ہم کو
رسی حجاج کو سنو ای صد کے لبیک
رات دن ہر ہی جس فر کی آنکھوں کو تلاش
دھوپ میں ہی گناہوں کی جلی محی ہم لوگ
ہوئی ہدیکہ دان کو سویت جنت لمجای
ہم گنہگار چلے آئی ہیں تیرے در پر
سبحن شکر ہی وجہ کہ نزدیک مقام

<p>دوان نہسایگا وہی جس پہان چاٹھو نہیں کیا عجوبہ ہیں اصحاب یمن میں لیجائی المدد اندینہ منہ اور یمن میں مونسے تشنہ شوق تھی ہم شکر خدا لاکھوں بار یا خدا اب ہمیں دنیا کی محبت جو سہرا</p>	<p>دہن کجہ دیا اور رولا یا ہم کو جسے یہاں کن پانی لگا یا ہم کو یعنی یہ دوسرے سود کی عطا یا ہم کو پانی اس چشمہ زمرم سی پلایا ہم کو یہاں جو احرام میں عشاق بنایا ہم کو</p>
<p>۲۶۷</p>	<p>شکر کر شکر فقیر اپنی نصیب چھی تھی ڈھونڈتی تھی جسے درخت وہ پایا ہو</p>
<p>آہی زندگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو آہی عشق ترک تازہ بند وسند نصرت یہی ہی آرزو دل کی مرا فرقد بھی یا المد آہی یہاں ابھی کچھ میر سنی میں جو حکمت بیٹی گی بند میں کا سیکو اب یہ میر دلکی سیا جو سنی میں مجھ کی دوست اپنی جی کی دشمن ہیں</p>	<p>مقام موت ہی ہو تو محمد کا مدینہ ہو جو محبوب دلے ہو تو محمد کا مدینہ ہو ابھی ہو تو کبھی ہو تو محمد کا مدینہ ہو تو وقت آخر ہی ہو تو محمد کا مدینہ ہو علاج تشنگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو نصیب دوستی ہو تو محمد کا مدینہ ہو</p>
<p>۲۶۸</p>	<p>کہاں اب جی نہیں لگتا فقیر اپنا تلوں دہند یہ جی میں ہی کہ جی ہو تو محمد کا مدینہ ہو</p>
<p>دو بتولائی مدینہ سنی عبت تم مجھ کو سحر وصل تھی دوان مجھ پہ خدا کی رحمت سامنی روضہ انور کی جو جی حالت ال دیکھتا ہوں کہ مدینہ کو یہی دیکھتی ہیں</p>	<p>خاک میں ہونی دیا ہوتا وہیں گم مجھ کو یا وہی صبح مدینہ کا تبسم مجھ کو کچھ نہ بڑھو چھو کہ نہیں تاب تکلم مجھ کو نظر آجاتی ہیں جیل میں انجم مجھ کو</p>

پھر مری کا سفر آسان تجھ کو ای فقیر
دیمدم اللہ کی رحمت پر رحمت ہو تو ہو

۲۶۵

ہو وہی ہر نگار جو پائے بندہ ہو
پھر بھی نصیب ہو خداوندی بندہ ہو
منزل خستہ جان گریب دل بندہ ہو
ہندی ہو کی منقصل متصل بندہ ہو
بیہان جو ہو غم غمیل متصل بندہ ہو
نیرا بھی حقہ کچھ اگر مشتمل بندہ ہو

او سکو فراخ ہو جو دل مشتعل بندہ ہو
آج نہوای ہندی ل ہی مرصن یا خدا
جانیں جان کیوں تائی ایسی لکھن بجا
پاک ہو غل ہی تبت دل شکل ضمیر متصل
تجھ سے خلہ کیطرح ہو گنا خن زان مان
نکاح یقین کر مجھے ایسے کرم سے یا خدا

کون نکالتا ہی پھر تجھ کو دان ہی ای فقیر
تو بھی ڈان جو اک گدا ہی مبتذل بندہ ہو

۲۶۶

گھر تجھ کوئی کعبہ کان باش جای احباب

اور یہ اپنا حرم پاک دکھایا ہم کو
اوی یہاں لہو لبیک سنا یا ہم کو
اب تو مولیٰ فی وہی نورد کیا یا ہم کو
شکر ہی ہو لا کعبہ کانت یا ہم کو
بات یہاں دامن کعبہ اگر آیا ہم کو
پاک کر اب تو گناہوں ہی خدا یا ہم کو
اپنی ہی سجد میں مولیٰ فی جہا یا ہم کو

شکر حق ہی کہ وہی دوری لایا ہم کو
ہی حجاج کو سنوای صدکے لبیک
رات دن ہی حق ہی جس لڑکی نکھو نکھو تواس
دھوپ میں ہی گناہوں کی جلی ہی ہم لوگ
ہوئی امید کہ وہاں کسوت جنت لمجای
ہم گنہگار چلے آئی ہیں تیرے در پر
سج شکر ہی واجب ہے کہ نزدیک مقام

وہاں ہسایگا وہی جسے یہاں صاحب نہیں کیا عجب ہمیں اصحاب یمن میں لیجائی اللہ اللہ یہ منجھ اور یمن مولے تشنہ شوق تھی ہم شکر خدا الاکھون بار یا خدا اب ہمیں دنیا کی محبت جو سرام	دہن کبہ دیا اور رولا یا ہسکو جسے یہاں کن پانی کا یا ہسکو یعنی یہ دوسرا ہود کی عطا یا ہسکو پانی اس چشمہ زمرم سی پلا یا ہسکو یہاں جو احرام میں شاق بنایا ہسکو
---	---

۲۶۷	شکر کر شکر فقیر اپنی نصیب چھی تھی ڈھونڈنی تھی جسے مدت وہ پایا ہسکو	۷
-----	---	---

آپہی زندگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو آپہی عشق ترک تار بند و سنگ نصرت یہی ہی آرزو دلکی ہر امر قد بھی یا اللہ آپہی یہاں ابھی کچھ سیر سنی میں جہکے بجھی گی ہند میں کا سیکو اب یہ سیر دلکی پیا جو دسی میں مجھ کی دست اپنی جی کی دشمن میں	مقام موت ہی ہو تو محمد کا مدینہ ہو جو محبوب دلے ہو تو محمد کا مدینہ ہو ابھی ہو تو کبھی ہو تو محمد کا مدینہ ہو تو وقت آخری ہو تو محمد کا مدینہ ہو علاج تشنگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو نصیب دوستی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
--	---

۲۶۸	کہیں اب جی نہیں لگتا فقیر اپنا توبہ اللہ یہ جی میں ہی کہ جی ہو تو محمد کا مدینہ ہو	۱۷
-----	---	----

دوستو لائی مدینہ سی عبت تم مجھ کو سحر وصل تھی وہاں مجھ پہ خدا کی رحمت سامی روضہ النور کی جو بختی حالت دل دیکھتا ہوں کہ مدینہ کو یہی دیکھتی ہیں	خاک میں ہونی دیا ہوتا دین گم مجھ کو یا وہی صبح مدینہ کا تبسم مجھ کو کچھ نہ بوجھو کہ نہیں تاب تکلم مجھ کو نظر آجاتی ہیں جبین انجم مجھ کو
---	--

صدیق ہجر مدینہ سے قرون ایک تھا
پہر و ہن کیوں نہیں جاتا یوں جیو جیو
دل بیمار کو ہو جائی وہ کوثر کا و جنو
بر اوٹھائی کوئی پہر غیر تم اسرافیل
چشمہ بارودی جبریل لکے دیکھے دستان
ہند کی راحت و آرام حذاب جان ہیں
پاؤں سے خوش و ازنی علمان جنان
اشکسان خاکین بین ملا ہوتا میں
خواب میں دیکھے کئی ہی مدنی سے حیا
پادا تاجہ دمان وقت شفاعت کا حجم
اسی لیے اور کو محبت کے فدا کر تا ہوں
والذون قابلہ اشعار میں روح عرفا

جو حوادث نے دیکھائی تھی ناظم محکو
کیوں نہیں حال پر اپنے یہ ترجم محکو
جو ہستہ ہو دیکھنے کا تم محکو
سنگریزی ہیں مدینہ کے وہ قلم محکو
ایک قطرہ نظر آتا ہی وقت نرم محکو
کرتے تکلیف مدینہ میں تم محکو
سینکے اطفال مدینہ کا ترجم محکو
کاش زبان آگہو نہ ہو تا یہ حکم محکو
یعنی بیان زندہ پر انہی ترجم محکو
دیکھ کر اہل زیارت کا ترجم محکو
کہ تیرے دل ہی میں محبوبیت کا نام محکو
روح حسان سی ہو کاش علم محکو

سلا
یوسف بنی ناز
لہذا ہر وقت
جو ہن کیوں نہیں جاتا یوں جیو جیو
دل بیمار کو ہو جائی وہ کوثر کا و جنو
بر اوٹھائی کوئی پہر غیر تم اسرافیل
چشمہ بارودی جبریل لکے دیکھے دستان
ہند کی راحت و آرام حذاب جان ہیں
پاؤں سے خوش و ازنی علمان جنان
اشکسان خاکین بین ملا ہوتا میں
خواب میں دیکھے کئی ہی مدنی سے حیا
پادا تاجہ دمان وقت شفاعت کا حجم
اسی لیے اور کو محبت کے فدا کر تا ہوں
والذون قابلہ اشعار میں روح عرفا

ماجد عت کو بہت سرد کہا تا ہی صبر
آب شہر قلم کا یہ تلاطم محکو

۲۰۷

بیان ادب سفر حرمین شہر لہذا یار گاہ نقالین او ہما لہ شرفا

رفیق نیک تیری ساتھ ہو اور مال جہاز
جو راہ راہ طیب ہو اور ملکین نورید ہو
زیارت کے لئے لازم ہے دل مراد ہوا

یہ لازم محکو ہی جیسا سفر کو غم تیرا ہو
رفیق اچھا بجائی شری اور دیکھا راہ خیر
نہ کہہ حال حجاب ساتھ ہو سیکھا کدرد دل

رہی اس اہمین شیرین کلام ہی فقیر نے
 حدائقِ فسق اور بیہودہ بات ہمیں نہ ہرگز
 نہ کچھ زینت محل نہ زیبِ عماری کچھ
 نو سکینوں کی صورت ہو کی حال اس میں
 جو ہر دم چین ہی فکر میں ہو سفر میں ہی
 ہوئی عاشق تو کیا باقی رہی ہر چین کے حاجت
 کہی تو جانی تھجو سولہ سی اور تباہی
 نہ کہہ اسپر بہت سا بوج رہ تو نرم دل سپر
 نہ غمگین صرف مال ہی تو اور کلفت سے
 سمجھ سکے قبولِ چہ کی آثار اسی مسافر تو
 حرم کی جانی والوں کو سفر ہے آخر کا سا
 چلی حبیبانی گھر سے عین اسکونے کی گشت
 وطن ہی دور ہو نہ کچھ دنیا سی جلد دنیا
 پسٹا جانی تیرا جو ہم جب احرام میں اس جگہ
 وطن ہی چلی جہدم بجو بیعتِ حرم آج
 کہیں آواز نہ اور رہ نہ تو کی ہول نہ کو
 در ندی ہی سفر میں جب کہیں تھجو نظر جان
 جبارہ جانی تو جو وقت ہر خوشی آثار سے
 سے لبیک کہتے تیرا کردہ دن کہ قبر و سی

طعام اتنا ہو جس سے کچھ تو صرف اوجھے ہو
 ضروری بات ہو بس اور ہر دم ذکر مولیٰ ہو
 سواری ہو اگر بی زین ہی تھجو زیبا ہو
 پریشان موی سر ہون خاک لودہ ہر پایا ہو
 عجیب نام وہاں ہی چین والوں میں تمہارا ہو
 کہیں چین ایسی ہی جینو کو بی مطلوب کیا ہو
 کہ اوسکا بوج ہلکا ہو تھجے تخفیف اعضا ہو
 کہ تجسی مالکِ مرکب دل ہی خوش بہت سا ہو
 جو تیرا مال لٹ جائی تو تھجو مثل لیا ہو
 اسی صورت ہی قربان بیتِ رب اعلیٰ ہو
 نمونہ اس سفر کا ہی تھجو کہو اگر چاہو
 جد ایک ایک تجسی جبکہ اہلِ خویش تیرا ہو
 سمجھ چلتا جنازہ جب سواری پر تو چلتا ہو
 کفن میں مثل مردہ ہوں یہ تو فی اسکونے
 کہڑا محشر میں گویا چڑھ کر تو دار دنیا ہو
 سوال گور کا تو فی تصور کین باندھا ہو
 لحد کی بار و معبر کا خیال اسوقت آتا ہو
 وہ ساحت یاد کر جب تیرا ہو تو ہی تھا ہو
 صد لبیک کی ہو جبکہ ہنس گام نہ اکا ہو

سے اپنے مسافر
 اور ہر دم ذکر مولیٰ
 جاکم دنیا کے
 ساری
 پر مرکب رہنے
 سے ات باؤن
 نہ سارے تھجو
 کچھ پیدل چلے
 تو اس آج ہا ہو

دو ہی ہی حج منبر وای فقیر اس بات کو سن کہ
کہ تو ہوئی مناسک جو میں خوف حق تعالیٰ ہو

۲۴۰

۱۱

عزل نصیحت و انتباہ از غفلت

ہوش رکھتی ہو اگرچہ ہی تو ہشیا در ہو
اب تو کارۂ دنیا کی نہ تم یا ر ہو
کہیں دنیا میں اگر خبر شہادت نظر آئی
دم کی آواز دم خواب بلند اس ہی
نغم تمہارا نہیں تلو جو یہ غم ہی ہر دم
وسیدم تو یہ کرو پتی ہیں ہر دم جو گناہ
باری بستر و یکساری دیا والدہ
نا درستی ہی رہی ن کی حسین ہر دم
سیم و زردی رہو را و خد این اکثر
سینے سی آنا ہی ہر خط یہ کہتا ہوا دم

یہ خبر سب رہو اس سی خبر دار ہو
یا رمولی کی رہو سال ابرار ہو
نقد جان کو پی سب آؤ خود یاد ہو
غل مجاہد ہی کہ کیوں تلو ہو پیدار ہو
غم کچھ اپنا ہو تو کیوں غم میں گرفتار ہو
کون کہتا ہی کہ اکدم ہی گنہگار ہو
بار عقی کو اوٹھا تو تو سب کسار ہو
تدرست ایسی نہو کا شکے بیجا در ہو
لو بچو ناری بی دریم و دنیا رہو
رہی کی جائی نہیں کوچ ہی طیار ہو

جائی عبرت ہی یہ دنیا تو تیر دل سی فقیر
سال فاعلم و ایا لوی الالبصار رہو

۲۴۱

۱۳

رویت الہام چیری عشق بارگاہ عالیہ بیت اللہ

دل کو نین کی شیر سی ہدیہ
بیت نبی میں وہ تاثیر سی ہدیہ

سکونت و ہا کی دم بہرہ یافتہ تکیہ چٹا رہی
 نصیب نادر و مزین المہر سی جسد نعل حکمت
 تمنای کہ میرا سر ہو اور تنوای کہ میرا ہو
 بنادی سیر ظلمت کا دل کو جلوہ گاہ و نور
 بہشت حیرکا باز نگاہ ہی میدان کہیں
 خطائیں عمر بہر کی دور ہو جائیں تو ممکن
 عجیب کیا خوش رہیں گلزار جنت میں جان
 سینے پیشوا صاحب میل آنکے جہنم میں

عجب قسمت آنکے جو کہ ہیں سکاں بہشتیہ
 جیسا دتری تو اتری یہ شب حیران بہشتیہ
 تمنای سہرا نگہین ہون اور حیران بہشتیہ
 دکھاؤ کیا الہی شکل نور افشان بہشتیہ
 تو پیران طریقت کیوں کھلان بہشتیہ
 نظر آجائی جسکو دور سے ان بہشتیہ
 خلیل اس کے نزدیک شقائق بہشتیہ
 رہی جو لوگ اس سیامین بدخواہان بہشتیہ

۲۶۳

فقیر ابو حرم میں جا کے یارب پیر ہو محروم
 رہی وصل تو بند پیر ہو بحر ان بہشتیہ

۲۱

سجدہ رہبری قلم درج و شوق حج بیت اللہ اعظم

مرغیوں کو ملی یارب وائی حج بیت اللہ
 ہوئی جان دو عالم کو فدای حج بیت اللہ
 مریض حبال زر کی قسمت میں بکری کرکے
 دکھائیگا اسی شہر بہشت لیسیدی اگر نہ
 بنا لوں پیر تو میں ہی فقیر سہم و زبشتونین
 قیامت میں لوار احمد کا سایہ ہی اور وہیں
 کہا ہوا میں میری وجہ فی ہر اس گہری لیک

نصیف کو غنایت ہو علای حج بیت اللہ
 بہت از ان رہی تو ہی بہائی حج بیت اللہ
 کراؤ کے جسم جان ہون اور شفا حج بیت اللہ
 یہاں ملجائی جسکو رہنمائی حج بیت اللہ
 اگر ملجائی جسکو گمبائی حج بیت اللہ
 یہاں جو رہ چکی زیر لوائی حج بیت اللہ
 خلیل اس نے جب کی ندائی حج بیت اللہ

بیت چنگیز اور اعلیٰ ہی فرشتے آپر
 سرین گی وہ یہودی ہو یا ہو کچھ نظر
 ہزاروں حجتین حق کی تمام ان غلیا پر
 کہان نظارہ ناز و ادائی یاری صفت
 سنوای مال الو کیا قضا نکو نایکے
 نہو صرف نعال او کا کہی تیار کچھ خسرو
 حیات جادوانی کی منری شجاعتی لوطی
 غبار کوی جانان سرین او نگاہن ایک
 بنون دیوانہ حق پیر نہون ہیشا کصورت
 عجب کیا عالم بالانک مشہور ہو عاشق
 صراط تیز عرفان پر ہومر کب ہی انسان کا
 جو عاشق ہی تھ ایدل نقد جان داپ کار
 اگر کہا قلزم سی وان دریا بیا کی ہوین

بہانی انکی ہین گویا ابائی چر بیت ادر
 سجاوین گے غنی جو خود باری چر بیت ادر
 مگر کیا ذکر ہے جو یاد آئی چر بیت ادر
 کہ ان اہل ہوا سی ہوا دئی چر بیت ادر
 جو کرو تیتے ہو غفلت سے قضا چر بیت ادر
 رہی جو ہو عاشق زیر پای چر بیت ادر
 کیا جنت ش جان آب بقای چر بیت ادر
 زبان لبیک گو ہو اور صد چر بیت ادر
 مجھے ایکاش وہ صورت کہا ہی چر بیت ادر
 جسی عاشق کی صوت پہنائی چر بیت ادر
 جو دل ہو جا قربان منا چر بیت ادر
 کوئی تیری لینی کیامل لائی چر بیت ادر
 نہو پر ہی بیان حرف ثنائی چر بیت ادر

نظر آتا ہی پیر ہی ہند میں تو امی فقیر سنوس
 تجھے مدت سی ہی شوق بقائی چر بیت ادر

پر خطبہ جس کا دل ہی رسول خدا کے ساتھ
 شرمندہ ہوئی لینی وہ شفیع ہین
 جنت شعلہ پیش ہین کو نہو نہو وہ
 سجاوین گارین فل اس لعین کا پس

گویا وہ متصل ہی رسول خدا کے ساتھ
 عصیان سے منقل ہے رسول خدا کے ساتھ
 جو دینی شغل ہی رسول خدا کے ساتھ
 جن دہین کہ بھی علی ہی رسول خدا کے ساتھ

خونابی کا سایہ ہی صدیق اس لیے	ہر جہاں شل ظن ہی رسول خدا کی ساتھ
اترائی آسمان ہی کیونکر نہ یزیدین	ہر دم جو متصل ہی رسول خدا کی ساتھ

۲۷۵	خاک مدینہ ہونیکلی امید ہے فقیر گر عشق آب و گل ہی رسول خدا کی ساتھ	۹
-----	--	---

خوشاوقتی کہ ہو میرا سفر سوئی رسول اللہ مجھ کی بال بال ہو کانچے ناہر جو تم سے ہا ایذا الہی شریعتی دعائی خیر کی باعث یہاں بھی جنت الفردوس میں آدھ دان بھی غریق آبِ خیر ہو گئی سب کافر و مشرک سوم گھڑی ٹکڑا رایان اونکا ہی محفوظ محب کیا جو جنت کو تمنا سے مدینہ ہو آہی مجھ کو پتہ چا منزل مقصود کو تلبدی	اور ان اکھوٹ کھوٹ کھوٹ ہر سوئی رسول اللہ کہ جس میں گناہات گناہی یکسو ہی رسول اللہ تو کس جنت ایسی تم ہی غوی رسول اللہ ہوا ایمان ہی جو ساکن کوئی رسول اللہ دکھایا ہوتی جب کچھ نور بادہی رسول اللہ روان چٹائی میں دل میں ہی جوی رسول اللہ کئی ہو گئی ان تاک سے تو خوشبوی رسول اللہ دکھادی یا آہی خواہین روی رسول اللہ
---	---

فقیر خستہ دل سی یا خدا لا کھول درودان پر
اور اون پر تو کہ ہیں مدفون پہلوی رسول اللہ
الو کہ درود

نخل فارسی

۲۷۶

چنانچہ کن تو یا عنقا رشتہ تاق رسول اللہ بخاک افغان اندر دیر دیوار مدینہ کاش تصدق کرد جان مان بر و جاہ را صدیق	کہ با تم خفتہ و بیدار مشتاق رسول اللہ بسان سایہ دیوار مشتاق رسول اللہ چنان بود آن رفیق غائب مشتاق رسول اللہ
---	---

<p> بلا در عامہ شد از عمر معمور دین حق بود ظل حیاتی مصطفی در وصف مصادق تیر تیغ آورم رفاض یارب بگرداخم عدوی احمد است آنکو خدا یار او باشد اگر سنگ شجر در گریہ آید کے عجب باشد خدا یا کن توار خاک مدینہ سرمہ چشم نہ بیند خویش را در خوشن گاہی اگر بیند اگر کوہ احد قصہ جہان گرد و چہ دور است این بفر دوس صالٹاں خاں شود یارب جہان را </p>	<p> کہ بود آن قاتل کجا مشتاقِ رسول چو عثمان شد حیا کردار مشتاقِ رسول بشکل حیدر گرا مشتاقِ رسول کہ با اصحاب ماند یار مشتاقِ رسول چو ساز و حال لہر ہار مشتاقِ رسول کہ میام چشم زار مشتاقِ رسول مزار مصطفی یکبار مشتاقِ رسول کہ بہت آن خیرت کہ ہار مشتاقِ رسول ہمید اند عذاب ہار مشتاقِ رسول </p>
---	--

۲۴۶	<p> بدست تم کہ ہستی ای فقیر دل خرم عاشق کہ میخواند چنین اشعار مشتاقِ رسول </p>	۱۱
-----	---	----

<p> ز کی جان تک اشار مشتاقِ رسول عنایت ہو جواب ایک اکو بس عرض کرتا ہی نیکو نکر خبر ہو جا اس دنیا سی سن سن کہ روان میرا غینہ ہو مدینہ کو کہیں جلدی شفا ہو جانکی امید ہی ہر درد عصیان بسجنا چاہیے آثار رحمت او کو جب دیکھی نہیں اپ بیکھتا یہ بآین دیکھی مدینہ کی دل خانہ سی پوچھو تو فرزد ہجران کو </p>	<p> جو پائی مکنظر دیدار مشتاقِ رسول سلام اول پہنار دل ہار مشتاقِ رسول رسول اللہ کی اخبار مشتاقِ رسول کہ ہو دریائی غمی پار مشتاقِ رسول ہو اے جو دل بیمار مشتاقِ رسول رسول کے آثار مشتاقِ رسول کچھ اپنی ریت کی طور مشتاقِ رسول کہ اس سی کس قد میں ارشتاقِ رسول </p>
--	--

یہ شعر حضرت مولانا
 محمد رفیع الدین صاحب
 دہلی نے لکھے ہیں
 جو ان کی کتاب
 "معارف" میں ہے

مجل گفتگو باقی بین آنکو جهان من لی	رسول الله کے گفتگو شتاق رسول الله
کمال اس ملک سی یار مینی کی طرف مجھ کو	یہاں مینی ہی ہی ہزار شتاق رسول الله
فقیر آنکی محبت اہل حیت کی علامت ہی	
کہاں ہوتی ہن اہل ناز شتاق رسول الله	

غزل فارسی

۲۷۸

تا بافتہ پیر قدش جا سے مدینہ	شد کھلی بے سیرت ہم خبر ای مدینہ
ایں شکل پدپیہی اسف با شتاق شفتا	صغرائی چہا ناست بکبرائی مدینہ
دہائی جہان صورت مجنون تعجب باند	در محل حسن اسف چہا یکلامدہ بنم
اس جان کہ مشہد شیرین بقی شد	کی یافتہ شیرینی خسہ مائے مدینہ
سنگ رتجر طیبہ شدی کاش تن من	پروم شدی محو تماشا سے مدینہ
ملکے لگوت اندہیم صورت عشاق	در طیبہ بی انجن اراسے مدینہ
جہنم بچان کو فہ فردوس بربدی	گردا شمس دبدہ بیاسے مدینہ
کی خوشنق از خودی دید شامد	آنکس کہ بگردید شتاسائی مدینہ
سٹموزہ اچہ بودم مسکن و مرقد	عمرم ہنہ رفتہ تمنا سے مدینہ
در طیبہ چہ محبوب عرب جلوہ گمان شد	دہائی عجم ساختہ مشہد سے مدینہ

۲۷۹

مصرف و فدا جمید پند او مد قیصرم	شد قیصر من تمنی عظمای مدینہ
کیون چپ کیا آنکھوں سری ہائی مدینہ	باز ب چپی پہر ہی نظر آجای مدینہ

<p>بات آئین تو پر جو ہم لوگوں پائی مدینہ نویرینہ ہوئی تھی جو تباہی مدینہ مشکل تھی ہر امر و کفر و فرادی مدینہ جس آنکھ نے دیکھا ہی تھا شاہی مدینہ سرورہ ایران جسکو ہی سودا مدینہ ہر دم ہو دل اور تجلای مدینہ بہتر تھی اب آنکھوں میں جو صحرائی مدینہ کیا کہتے ہی سیدائی شہبائی مدینہ اوگر بند خضر ہے سویدی مدینہ پہر ہر جگہ وہ موجہ دریای مدینہ مین اور مجھ پر نعمت عظمای مدینہ</p>	<p>پابوس کی ارمان بہت رنگی دین پہر تازہ ہوئی دین سرخ کی صورت ہر دم تھا حضورِ مبین ہی فردن غم اس آنکھ کا رونما ہی تاشای جهان دل وہی مدینہ کا جسے بیان خفقان ہی بیہوش ہوئے غم دنیا سے اس کچھ پہر تے تھے ہم اس میں بھی خود بہر زیارت اس از کو بیدار دلوسی کوئی پوچھے کہتے ہیں مدینہ جی وہ دل ہی جہان کا پہر میرے سینے کو جو لچائی خدا یا تھی اپنی نصیحتی وہاں محکوم حیرت</p>
--	---

<p>۳۸۰</p>	<p>ہم جیسے غلاموں کو فقیر اب کہیں بہر ہی پہنچای مدنی مین وہ مولائی مدینہ</p>	<p>۳۸۱</p>
------------	---	------------

<p>اُسے کہیں نقاب مدینہ منورہ قرآن ہے کتاب مدینہ منورہ جبریل مین صحاب مدینہ منورہ ہر دم ہی باریاب مدینہ منورہ گردن ہے اک حجاب مدینہ منورہ وہ ایک ہے اب مدینہ منورہ</p>	<p>ہی دیکھا خطر اب مدینہ منورہ عالی وہ جناب مدینہ منورہ آیات کا زول ہی مثل مطروبان تاب آفتاب کہ نہیں اس شکستہ گریہ ہر دم وہ بحرِ رحمت حق وہاں ہی جہن دکھلا رہا ہی صورت دل شاربین کو صفا</p>
---	--

دیکھے تو اپنی شکل ہمائی مجھ کہیں
 رشک و غزال ہند شمال مدینہ میں
 دیکھا ہی ہے او کو وہ ہر دم نظر میں ہی
 تعبیر ہے کہ طالع بیدار ہو میں گی
 کیا طالع طیبہ طیبہ پاکیزہ آئی ہیں
 محفوظ کیوں نہ ہو کہ فرشتے خدا کی دامن

جین چوہاں منہ بنو
 بنو

ہو ہمیں غشت رات مدینہ منورہ
 رشک اسد کلا سے مدینہ منورہ
 کب ہجرت ہے حجاب مدینہ منورہ
 جو دیکھا ہے خواب مدینہ منورہ
 اسمائے مطاہر مدینہ منورہ
 میں پاکستان بابت مدینہ منورہ

چھوٹی مذاہب دوزخ دنیا سی تو فقیر

ہو جائے گر تر اب مدینہ منورہ

۲۹۱

ہو خط روح طیب مدینہ منورہ
 وہ حالت طیب مدینہ منورہ
 وہ صورت طیب مدینہ منورہ
 اندر سے نصیب مدینہ منورہ
 ہوتے کہیں قلب مدینہ منورہ
 ہو چارہ گر طیب مدینہ منورہ
 احباب اور قریب مدینہ منورہ
 اندر سے رقیب مدینہ منورہ
 ہو مع میں حبیب مدینہ منورہ
 ہو جائے جو تربیب مدینہ منورہ
 منبری تھے خطیب مدینہ منورہ

پسر کاش ہوں تربیب مدینہ منورہ
 دل کا پتی تھی مسجد احمد میں یاد رہی
 رہتی ہی پاری پاری ان انگوٹھ کے ساتھ
 سردم ہی وصل خیر و عالم نصیب میں
 تحت اثری رشک میں ہی فحش مجھ
 کا فر بھی دم میں ہو میں شفا یابین اگر
 سر بند کو زائے شباب طہور میں
 دامن کیوں نہ ہوئی ناری فلک تاب غلغ
 ہی ذرہ مہر شرافت تو کس کا فخر
 ہر غار راہ او کو ہو مگر گانچ شیم عین
 طوبی پرچن طوطی جنت عقی یا کہ وہ

<p>۲۸۲</p> <p>مقبول حق ہی ذات مدینہ منورہ</p> <p>پانی ہی اس مری کا کہ گویا مدینہ میں</p> <p>ریشک نبات مصر ہی کیا بات اور بھی</p> <p>جرات ہو رات اجل کھری وہ کاش</p> <p>خاک بقیع میں کہیں میری بھی خاک ہو</p> <p>وہ عمر جادوان ہی جو اپنی نصیب میں</p> <p>ہمسایگان رحمت عالم ہیں اس لیے</p> <p>انصار ہند یاد تائیں اگر نصیب</p>	<p>۲۸۳</p> <p>جینے کا بس مزہ ہے تو ہی آئین ای فقیر</p> <p>جو دن ہے ہو حیات مدینہ منورہ</p>	<p>۹</p> <p>مقصود ہے حبیب مدینہ منورہ</p> <p>محمود ہیں صفات مدینہ منورہ</p> <p>کوثر ہی ہی فرات مدینہ منورہ</p> <p>خرنایے وہ نبات مدینہ منورہ</p> <p>ہولہ سہ الہیات مدینہ منورہ</p> <p>ہی زندگی و فات مدینہ منورہ</p> <p>لکھی گئی کمات مدینہ منورہ</p> <p>منغور ہیں عصا ت مدینہ منورہ</p> <p>ہو سکے فلا ت مدینہ منورہ</p>
<p>یاد آتی ہیں اب اوقات مدینہ طیبہ</p> <p>کان ہیں مشتاق اصوات مدینہ طیبہ</p> <p>منہ ہوا اور حرف و حکایات مدینہ طیبہ</p> <p>کے فرشتے سائبان ہو کیا مقررین نصیب</p> <p>آب حیات آجے شیرین ہیں مثل جان</p> <p>تھیں نمایان مہم فہم خیرات حسان</p>	<p>کیا مبارک تھیں وہ ساعات مدینہ طیبہ</p> <p>جان ہی شیدائے مفتا مات مدینہ طیبہ</p> <p>دل ہوا و فہم و در اسات مدینہ طیبہ</p> <p>جستار صحن و ماواست مدینہ طیبہ</p> <p>کیا کہ نہیں کیا ہیں لذات مدینہ طیبہ</p> <p>جملہ صلوات و خیرات مدینہ طیبہ</p>	<p>۱۰</p>

۱۱	خردوس بن ہو تخت مدینہ منورہ	۲۸۵
<p>دل ہوئی اور سرور مدینہ منورہ مدفن بنین قبور مدینہ منورہ جنگو ملا صید ویر مدینہ منورہ پہان اگل سحر مدینہ منورہ کوہ احد ہے طور مدینہ منورہ سر عام میں شہور مدینہ منورہ اب وہ کہاں حضور مدینہ منورہ پہان ساکن قصور مدینہ منورہ دیکھے شب تور مدینہ منورہ ہین نور دل بکور مدینہ منورہ</p>	<p>انگہین ہون اور وہ نور مدینہ منورہ ہو ختم اس جناب میں امید سیری عمر کیونکر نہ شرح صدر دل از کو گصیب ہو آسان ہی صوم روز قیامت جو ہو گئی نازل ہی نور لطف خدا و سپہ اتدن ہین نسبت شہور عجم خیر الف مشہر حاضر ہے پہان دل وحشی تو کس طرح حور و قصور از کو مبارک جو ہو چکے پہان ہی شب سو میں بخواب جسنے وہاں ہر شام وہاں کی شام میل کا علاج ہی</p>	<p>۲۸۶</p> <p>ایکاش بعد مرگ یہ روح فقیر ہو اور قالب طیور مدینہ منورہ</p>
<p>نور جان ہی نور مدینہ منورہ جنین ہوا طور مدینہ منورہ بوی خوش بخور مدینہ منورہ دار جان ہین دور مدینہ منورہ روزی ہو گر فطور مدینہ منورہ زخم نگ عقور مدینہ منورہ</p>	<p>ہی شک نفل حور مدینہ منورہ کیا خوش نصیب دیبا بان ہانگی ہین یار ب بخار دل کی دوا پر نصیب ہو اک نور ہر مکان میں ہی اتدن وہاں خوف شکستہ دزدہ تقوی کہی نہو رم میں نکالی عرق فلاطون خون کفر</p>	<p>۹</p>

مومن کو پھر نہ جویم تقویٰ ضوی دل	لجائے گھر طہور مدینہ منورہ
ہر دم ہو کاش منظر بلیدہ سیر جان	اور دل ہونا بصورت مدینہ منورہ

۲۸۷	اشعار طبع مین مری استاد مین فقیر	۱۳۳
ظفران بے شعور مدینہ منورہ		

دل کیوں نہوا سیر مدینہ منورہ	دلبر بے جائے گھر مدینہ منورہ
وہاں ہر منیر ہی نظر آتا ہی خوش کیر	میں اغنیا فقیر مدینہ منورہ
دلہا ہی وہاں جو جس منج پر نشانہ	وہ برج بے خیمہ مدینہ منورہ
صرتی ہی رستی مری آنکھوں میں آ دن	وہ شکل دہنیز مدینہ منورہ
الندری برج سبر کہ جس میں ہمیشہ ہی	وہ نیتہر سیر مدینہ منورہ
کیا خاک جت آئے تھے اوکاب سلسیل	جن سے بنا خیمہ مدینہ منورہ
کیا صبح ستہ میں دن دین دیکھ دیکھ کر	وہ مجمع کثیر مدینہ منورہ
وردی کو دیکھ لوں آنکھوں میں جبت لک	کیا کہ سکون نظیر مدینہ منورہ
سرو قرار کی اوی کیونکر خبر ہے	جو ہو چکا بسیر مدینہ منورہ
مخروج عشق ہی دل ہر مصر و ہر بلد	سے کس کمان کا تیر مدینہ منورہ
شیریں جان کس فی کیا یہ بھی پا چکے	لذات جوئی شہر مدینہ منورہ
بالیدگی رزق دو عالم کی ہی بشیر	وہ نان پر فیسر مدینہ منورہ

۲۸۸	عایان رحم والقت و توقیر مین فقیر	۱۳۳
ظفران جوان و سیر مدینہ منورہ		

ہو جائے گھر خیمہ سیر مدینہ منورہ	سلطان رہنے فقیر مدینہ منورہ
----------------------------------	-----------------------------

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اب تو قیام سگد عار آتے ہے مجھے
گندم کا سینہ شق کہیں اس شک سگد
ایجا نگا ضرور مدینے مین ایک دن
ہوشت تاج قیصر کسری کہاں نصیب
کوثر سے ہی پلائی خدا ہم کو جیسی ہم
ہوش و خرد سگرم نصبت اوڑا گئی
کب ہوتا ہوں یاد رنگی اخیر تک
کیا پوچھے غیر سے کوئی ہاں جانکی صلاح
آزاد طیبہ جو ہیں اسیر گناہ ہیں
کیون بوی گل پی باد صبا کا عبور ہو
نازل ہوا لکھ بارود و داو نہ جو کہ ہیں

دیکھا جو لطف غیر مدینہ منورہ
ہوتا یہ خود شیعہ ^{۱۲} مدینہ منورہ
ہے شوق وہ سفیر مدینہ منورہ
اور پایہ سیر مدینہ منورہ
پیتے تھے آب سیر مدینہ منورہ
وہ صبح مستطیر مدینہ منورہ
وہ حالت اخیر مدینہ منورہ
ایمان ہے مشیر مدینہ منورہ
آزاد ہیں اسیر مدینہ منورہ
پائے اگر عبیر مدینہ منورہ
سلطان اور وزیر مدینہ منورہ

ہے لطف زلیست ابو فقیر اسے منحصر
وہاں مین ہوں اور حیر مدینہ منورہ

۲۸۹

ملک ہائی دل مین جاگیر مدینہ طیبہ
دل مین ہر دم ہی وہ تنویر مدینہ طیبہ
اب ہمارے دل مین کیون نہ ہو خوشنور
کیا عشت کیا نماز اور کیا صلوة اور کیا سلام
اس غائب بند سی یارب رہا ہو نصیب
آکھیں کھل جاتی ہیں ہاں انا فتحنا کھلے

الہامہ شان سنجہ مدینہ طیبہ
پھرتی ہی آنکھوں مین تصویر مدینہ طیبہ
احسن خوشنوی تجمیر مدینہ طیبہ
کیا اذان اور کیا ہی تکبیر مدینہ طیبہ
رکھ مجھے تو پاؤں تجمیر مدینہ طیبہ
فتح باب دل ہی حیر مدینہ طیبہ

لکھ کر بیک وقت
صلی اللہ علیہ وسلم
میں اکثر
تھے اور مذم
غیر کلمہ

نہ ہمارے
اور طبع ہوا
کے بعد ہوا
کے بعد ہوا

فیض روحی کو تشریف مدینہ طیبہ بر شکر شفا طیس تا تشریف مدینہ طیبہ ہی زبان کو ذوقِ قہر پر مدینہ طیبہ ہرم افزون شان تو قہر مدینہ طیبہ	ہم بسہ پہلای بروغہ مسجد بنین مثل این کیون ہون مجنوں کا کہن کی ہو یہ مذاق عشق غیر لطیفین سے اسلئے ساعتِ اولی ہی آخری میری ہر کوین ہون
--	---

۹	یا غنی بہر ہے فقیر نا تو انکی آرزو پہر ہی ہو رحمت ہی تشریف مدینہ طیبہ	۲۹۰
---	--	-----

ہم کلا وہی سراغ مدینہ منورہ ملک رہنے یا باغ مدینہ منورہ ایکاش ہو سراغ مدینہ منورہ بنایا یہ اک چھاغ مدینہ منورہ مشتاق سپر باغ مدینہ منورہ و شکر ہما سے زاغ مدینہ منورہ قہ کوہ دباغ و راغ مدینہ منورہ ہن جو کہ مد بلخ مدینہ منورہ	ہا دلین جو کہ داغ مدینہ منورہ یارب وہاں کی خاک میں اس تشنہ کچھ نک بتیاب عشق جو مین میری لونی کر جائے جنا ہی تھا اگر مرئی ل کی نصب میں انسان کو کیا ہی صاحبِ سر ہی ہن یا سلطان شان میں خاک نشینان طیب باج سمورہ عجم میں شاد باد نیہ الی ہن جنت کی تو ہی در میں وہ عاصیو شکل
--	---

۱۱	فارغ سفر می ہو تو چکا لیکن ابی فقیر کب دلو سے فراغ مدینہ منورہ	۲۹۱
----	---	-----

دہ ہی اور مشتاق مدینہ منورہ اسد سے خلاق مدینہ منورہ کیونکر ہو اتفاق مدینہ منورہ	جودل ہی در مذاق مدینہ منورہ قسمت میں انکی صاحبِ خلقِ عظیم میں ہو خاک میری خاک مدینہ سی متونی
---	--

میں نے یہ شعر لکھے ہیں جو کہ مدینہ منورہ کے بارے میں ہیں

میں نے یہ شعر لکھے ہیں جو کہ مدینہ منورہ کے بارے میں ہیں

<p>یار بے ہوا فراقِ مدینہ منورہ دے مجھ کو وہ مراقِ مدینہ منورہ آنکھوں میں زرقاںِ مدینہ منورہ گلہ سستہ بامی طاقِ مدینہ منورہ حاصل ہی اے رتفاقِ مدینہ منورہ ہو خلوتِ درِ واقِ مدینہ منورہ وہ باہر سے محاقِ مدینہ منورہ</p>	<p>پہر ہی اگر نصیب میں ہی نسل تو کہو یار بے ہوا ہند میں گدہ دل لگے ہم جن میں تھی کہی ہی اب اتدن یہاں پر داغِ دل میں لالہ خوں کی کہ پوچھیں اہلِ شمع کو نہ کیوں حسینِ ہر تعلق ہوئی صفائی ظاہر و باطن اگر نصیب وہ کیوں منورہ نہ ہو ہر دم و بانِ طلوع</p>
--	---

<p>۲۹۲</p>	<p>ہو ہی فقیر جبکہ اسے ایک المساق ای کاش ہو مساقِ مدینہ منورہ</p>	<p>نم ۱۳</p>
------------	--	--------------

<p>جان ہی غمناکِ مدینہ وہ میں فی الدرکِ خیال بنجائیگی حشر میں کوثر حفظِ عصیانِ دہن ہو انثارِ اندر لٹا لے ہے اہلِ غلہ کے صورت ایکاش مری میت کو یہی ہی اشاری میں دل ریشکِ فرشِ استبرق قلنا بلطیفة فی الوصل</p>	<p>دل ہے صد چاکِ مدینہ میں بی ادراکِ مدینہ چشمِ مناکِ مدینہ گر ہو مسواکِ مدینہ ہم ہو تیسکے خاکِ مدینہ ہر خوش پوشاکِ مدینہ ملجائے مناکِ مدینہ وہ چشمِ شباکِ مدینہ خاک و خاشاکِ مدینہ اؤ قد چٹناکِ مدینہ</p>
---	---

اَلَا اِنَّ تَرَاکِ مدینہ	اَمَ فِیْ رُؤْیَا نَا هَذَا
پون ہو امساک مدینہ	ار سال وطن نہو پھر کاش

۹	در بان فقیر مسوم بس ہی تریاک مدینہ	۲۹۳
---	---------------------------------------	-----

ہو جاؤن کاش خاک مدینہ منورہ ہو بس معناک مدینہ منورہ مساک یہاں آراک مدینہ منورہ کیونکر ہو انفاک مدینہ منورہ کعبے سے اشتراک مدینہ منورہ وہ نور ہے ملاک مدینہ منورہ ثابت آئے خاک پاک مدینہ منورہ صحرائے فسطاک مدینہ منورہ	ہے مجکوا نہاک مدینہ منورہ دیکھے تو ہر سیر سلاطین اپنا منہ بنجائے شام میں جنت جو ہر نصیب مشک نہیں ہی تو عاشق کئی سی ہی ضرب لٹل ہی ذکر میں اور شتیاق میں کیونکر مدینہ مالک نور است در نہو بنجائی غارہ رخ خوابان اگر کہیں سمورہ مجسم حزن ہوں کیا وہی
---	--

۱۳	ہی مرگ بے ملاک مدینہ منورہ ہی سحر و دان جو نصیب نہیں ہی فقیر	۲۹۴
----	---	-----

ہو جاؤن پائیں سال مدینہ منورہ آتا ہے اب خیال مدینہ منورہ اندر سے خیال مدینہ منورہ بھرے سوال مدینہ منورہ میں کیا کہوں مثال مدینہ منورہ	ایسا ہوا بے سال مدینہ منورہ اکدن یہ کہتی تھی کہ ہم آئی مدینہ میں ہے مسکن حیل دو عالم شہانہ روز بہر خدا سوال حرم ہے خدا اور دیا لون کیونگی پوچھنی والو نکو ہی آنکھ
---	---

کہو "تو کاشکے اور کاشکے
 کہو "تو کاشکے اور کاشکے
 کہو "تو کاشکے اور کاشکے
 کہو "تو کاشکے اور کاشکے

بیہوش ہوئی گریختن دل آون کی نرسی
 فردوس میں ہی عاشق طلیحہ کیا مجب
 دیکھی تو اپنا منہ درگوں پر بر خان
 محسوس چشم ناز حسیناں نین
 رخسان مدینہ تو ہے بروشنہ رسول
 ذوقی ہے امر ذوق مدینہ کہاں لفظ
 یک ہفتہ میں نہفتہ میں اصرار دیکھیے

کیا طور ہیں جبال مدینہ منورہ
 گریہ ہوئی اجمال مدینہ منورہ
 ہو ہر سفر جمال مدینہ منورہ
 بے دین غزال مدینہ منورہ
 اور برج سبز جمال مدینہ منورہ
 جس ہی بیان ہو جمال مدینہ منورہ
 کیسے میں ہاہ و سال مدینہ منورہ

کیا کچھ ہے احترام مدینہ منورہ
 رہتا ہوں دلوں کا کی جب میر سامنے
 ہر صبح صبح میرے شمع رسول میں
 اس غم میں نیندا آئی تو کیوں آئی مجھے
 کہہ سکتا کیوں کی گوشہ نشین سے میرا دل
 کیا رات تھی وہ مای کہہ تھی ہی ہر سفر
 کرتے تھے باہم ہوش دل جبکہ دور
 پانی ہی ہانکی سیر دل سے ہو تو ہو

۲۹۵	تا وقت انتقال فقیر اب تو ہندسی بہتر ہے انتقال مدینہ منورہ	۹
-----	--	---

کیا کچھ ہے احترام مدینہ منورہ
 رہتا ہوں دلوں کا کی جب میر سامنے
 ہر صبح صبح میرے شمع رسول میں
 اس غم میں نیندا آئی تو کیوں آئی مجھے
 کہہ سکتا کیوں کی گوشہ نشین سے میرا دل
 کیا رات تھی وہ مای کہہ تھی ہی ہر سفر
 کرتے تھے باہم ہوش دل جبکہ دور
 پانی ہی ہانکی سیر دل سے ہو تو ہو

سلطان میں سلام مدینہ منورہ
 لیتا ہے کوئی نام مدینہ منورہ
 ہے رشک صبح شام مدینہ منورہ
 اک خواب بقایا م مدینہ منورہ
 میں یاد از و حرام مدینہ منورہ
 کل ہو یگانا قیام مدینہ منورہ
 ہم دیکھتے تھے باہم مدینہ منورہ
 ہو میرے خاک جام مدینہ منورہ

۲۹۶	شب زنن دار ہندسی بہتری ای فقیر ہر صاحب ستام مدینہ منورہ	۱۵
-----	--	----

باغ رضوان ہے مدینہ طیبہ
 جان ان ہے مدینہ طیبہ
 کوئی لیجائے سچے اور چوڑی
 میری ان انگہوں نے اک نظر ہی کون
 قالب ارض و سماوی روح ہیں
 یوسف عرفان ہے وہاں قرب رسول
 بنتی ہیں حامی ہی القی الناس ہاں
 گر کہو فردوس دنیا میں نہیں
 بہر نقل و خفت ایسا خلق
 جا بجا نازل ہو میں زبان آیتیں
 ہیں فرشتی جیسے مرغان چمن
 شکل طیبہ میں ہدیہ خلاق کو
 وہ کتاب رحمت اسے سونپ دیا
 گرد ہیں جن دلشور حسن طیور

راحت جان ہے مدینہ طیبہ
 شمع جہان ہے مدینہ طیبہ
 اور کہے یہاں ہے مدینہ طیبہ
 ہائے تنہاں ہے مدینہ طیبہ
 دیکھو جان ہے مدینہ طیبہ
 معبر عرفان ہے مدینہ طیبہ
 بجائے اتفاق ہے مدینہ طیبہ
 کیون نہیں ہاں ہے مدینہ طیبہ
 کیا ہی میزان ہے مدینہ طیبہ
 دار قرآن ہے مدینہ طیبہ
 وہ گلستان ہے مدینہ طیبہ
 لطیف رحمان ہے مدینہ طیبہ
 جسکا بخوان ہے مدینہ طیبہ
 چون سلیمان ہے مدینہ طیبہ

۲۹۷

ای فقیر اللہ کا مخلوق پر
 فضل احسان ہی مدینہ طیبہ

۱۵

دل ہی خدا نہیں ہے مدینہ منورہ
 محبوب عاشقین ہے مدینہ منورہ
 انوار مسلمین ہے مدینہ منورہ

کیا جا ہی دہشتیں ہی مدینہ منورہ
 مرغوب ترانہ ہیں ہے مدینہ منورہ
 اور ناریہ کافریں ہے مدینہ منورہ

والد حصن دین ہے مدینہ منورہ
 قہر منافقین ہے مدینہ منورہ
 مقبول عاملین ہے مدینہ منورہ
 وہ دلسر حسین ہے مدینہ منورہ
 گو وہ کہیں کہیں ہے مدینہ منورہ
 خورشید ہرزین ہے مدینہ منورہ
 ہے اور تراکین ہے مدینہ منورہ
 اور اس یہ بالیقین ہے مدینہ منورہ
 اور نسل انگین ہے مدینہ منورہ
 اوسکے لیے گین ہے مدینہ منورہ
 جن میں بہت قرین ہے مدینہ منورہ

کجای مذہبن ہے مدینہ منورہ
 کیا امن مومنین ہے مدینہ منورہ
 وہ کون ہی جو آپکا عاشق نہیں رہا
 شیدائی حسن جسکی ہیں امصار اور بلاد
 اک خطہ کب ہی دیر زوار سی دور
 نور ہی مدینہ سی تاغرب شرق ہے
 اسد ری زمین تری قہمت کہ تو مکان
 کیا بی یقین ہیں اہل زمین جو نہیں گئی
 اہل مذاق کو یحیٰی کسب سے نشین
 تدویر ارض کجی جو خاتم کی شکل فرض
 رحمت قرین ہی انی کہ نعم القرن ہیں

۹

ہندوستان میں یاس میں رحمت سی ای فقیر
 چل راجت حسن ہے مدینہ منورہ

۲۹۸

محبوب حق ہیں مشاہد مدینہ منورہ
 وہاں میں ملک سپاہ مدینہ منورہ
 ہے بے کسوف ماہ مدینہ منورہ
 گردون بنی کلاہ مدینہ منورہ
 اور کہہ رہا ہے گاہ مدینہ منورہ
 حال اسے بنا مدینہ منورہ

عالی ہو کیوں نہ جاہ مدینہ منورہ
 وصال کی مجال کہاں جا سکے وہاں
 دائم منورہ صفت طیبہ کیوں نہ ہو
 بالیدگی حسن ہے ہر دم تو کیا عجب
 آہن صفت ہی عاشق کوہ مدینہ دل
 یارب عذاب و عفتہ دارین کے مجھے

اوپر بجای کیونکہ نیک یاد آتی ہیں مجھی
پوچھا جو دل سی باعث سوز تہاں قہیں

لذات استیادیت منورہ
نکلے صدا کہ آہ مدینہ منورہ

پھر کمر بان بند کو چھوڑا سے فقیر تو

پھر تو ہوا درزاو مدینہ منورہ

۲۹۹

ماہر وہین عاشق ماہ مدینہ طیبہ
با ادب استاں ہی حبیب گمان گسرود
عاشق چاہو زرخدان کہ ہیں عاشق تخرج
سایہ خن قدم حسن محمد ہے کہ یہاں
حسن جنت کو ان کا گیسوی نہ کیوں جیتلک
باب دوست پر لیا ہوئی گویا جو مان
جان بڑا ہو جائی اللہ کا شہ نہ کرمان
وہ آہ و نالہ میں جن ہوشوں پر مشتبا
سورہ قرآن و التواریخ و خیر علی بی
ہم ضیفون کو خدا پہنچا پیکار اسید بی

سنبلیں موطالب کاہ مدینہ طیبہ
زرد وین گلرو بدر گاہ مدینہ طیبہ
دیکھ پائین وہ اگر چاہو مدینہ طیبہ
ہر حسین ہے عاشق شاہ مدینہ طیبہ
کیا کہوں ایشال و ایشاہ مدینہ طیبہ
میں بھی ہوں پان گاہ مدینہ طیبہ
دل ہوا ہے گر ہوا خواہ مدینہ طیبہ
وہ ہیں وقعت نالہ و آہ مدینہ طیبہ
الہ العزت و جاہ مدینہ طیبہ
کیونکہ پیشے میں میرا وہ مدینہ طیبہ

پاٹنی میری دعا پھر میری ہی پھر میری ہو

یہ فقیر اور وہ دو شاہ مدینہ طیبہ

۳۰۰

دیکھنا نہ کچھ مجھے تائے مدینہ منورہ
کیونکہ نہ کہ لے عاشق تیشاہ بیقرار
دل کیوں سجا ماتے ہر دم کہ یاد ہی

اند پھر کیا ہے مدینہ منورہ
دل میں اگر سجا تائے مدینہ منورہ
وہ شکل دلربائے مدینہ منورہ

یارب یہاں کہیں مکرول کو تائی چمن پھر کسکا آشنا رہی اس جہاں میں آج میں رشک بوسہ لہجے اس غری کی، میں کیا عاشقوں کو راہ بتائی کوئی کہ عشق اہل لہو ای حمد کا مسکن وہی تو ہے مقدور و صبر کیا ہی کہ وہاں یہ بھی جاسکی یارب کہا کیسے ہیں وہ جگہ عشق میں یارب تر فقیر بہت رہتی ہیں وہاں ٹھوکر لگائیں فسکر کسری کو کیون نہ وہ اندری اون پہاڑوں کی قسمت کو دیکھنا اجرائی اشک چشم ہی بس اور کچھ نہیں	جب تک نظر نائے مدینہ منورہ جودل ہوا شنائے مدینہ منورہ خرامی جانفزا کے مدینہ منورہ ہی ساتھ رہنا کے مدینہ منورہ عالی ہی وہ لوائے مدینہ منورہ جس دہلین یاد آئے مدینہ منورہ ہیں جان دل فدا کے مدینہ منورہ میں بھی رہوں گے اے مدینہ منورہ جو سرہن زیر پائے مدینہ منورہ جنہیں ہوئی بنائے مدینہ منورہ اظہار ماجرا کے مدینہ منورہ
---	---

۳۰۱	اپنی عجم جدائی میں اب دیکھیے فقیر کب تک مجھے رولائے مدینہ منورہ	۱۳
-----	--	----

لب ہو میں اور نائے مدینہ منورہ آنکھیں ہوں اور دیدہ بیتہ پور ات دن جیسیم اور خاک مدینہ نصیب ہو یہ بات ہو میں اور وہ پرنور جالیان یہ پانوا و فضا کے مدینہ بدام ہو یارب یہ جان ہو اور مدینے کی موت ہو	ہوں کان اور صدائے مدینہ منورہ دل ہوئی اور ہوا کے مدینہ منورہ پسہ ہو اور پائے مدینہ منورہ چشم اور نگائے مدینہ منورہ سیر اور غلبائے مدینہ منورہ فانی ہو اور فنا کے مدینہ منورہ
---	---

ہو آستین آن آکھو نہ اور کس نہ ہو
یہ تہ لب ہو اور وہ پانی مزے کا ہو
کم طرف مجسا اور مرے پر آزمائتین
وہ عالیہ یہ ہماقلہ دیکھے تو اپنا منہ
گرا پائے جسم اور وہ جان یوں ہم پر
پہرین ہوں اور رحمت غفار کجگو کا تر

ہو در داؤد و اسے مدینہ منورہ
ہو جوج اور عذرا سے مدینہ منورہ
مین اور بستلا سے مدینہ منورہ
بدخان ہو اور فراسے مدینہ منورہ
دل اور دریا سے مدینہ منورہ
لجای اور دیکھائے مدینہ منورہ

۳۰۴

یارب فقیر خندہ اور انعام تیری یہ
مسکین کو اور عطای مدینہ منورہ

دل ہے شیدا ہی مدینہ طیبہ
دل سے آتی تہی صدار خست کردن
نارہ دوزخ سر دھوئی دیکھ کر
مردم صد چشم دل سے بالضرور
کاش میں پہر تار ہوں دیواندار
دیکھ کر دل میں زیادہ ہو گئے
سر سجدہ ہوں کہ پہر آنکھوں میں
حق شناسی اور سکا حق ہی جو کہی
جائیں قربان اور سپہ میر جوش اگر
رکھی وہاں ہر دم غلامی طرح

جان ہی جانی مدینہ طیبہ
دمدم ہائے مدینہ طیبہ
جوش دریا سے مدینہ طیبہ
میک نماشتائے مدینہ طیبہ
سر لہجرا سے مدینہ طیبہ
وہ نمشای مدینہ طیبہ
تور سیما سے مدینہ طیبہ
پہان شہنشاہی مدینہ طیبہ
خواب میں آئے مدینہ طیبہ
مجھ کو مولا سے مدینہ طیبہ

سے فقیر اس شکایت کو سنا کہ

مدینے والے ہیں ہمسایہ رسول اللہ
 الہی او کو ہوشتر میں ظل عرش نصیب
 زمین کی مائدہ کبریا ہی عیش میں وہ
 ہمیشہ ہوئی گے حیران حق وہاں جو یہاں
 مبارک او کو حیات ابد بقیع میں ہو
 لوائی جگہ ہے ظل رحمت اور کے لیے
 امان و رحمت حق سائبان وہاں جو یہاں
 جلائیگی اور نہیں اسد کی بجلی تہر
 قرین ہیں عالم برنج میں بھی عشق و
 کچھ آفتاب قیامت کا علم نہیں ہم کو

وہ کیا ہی اچھی ہیں ہمسایہ رسول اللہ
 جو ہو کی آفتی ہیں ہمسایہ رسول اللہ
 جو ہو کی پیاسی ہیں ہمسایہ رسول اللہ
 ہمیشہ رہتی ہیں ہمسایہ رسول اللہ
 جو مر کے ہوتے ہیں ہمسایہ رسول اللہ
 جو دین والے ہیں ہمسایہ رسول اللہ
 خدا سے ڈرتے ہیں ہمسایہ رسول اللہ
 جو بواہت ہیں ہمسایہ رسول اللہ
 وہ دونوں ایسی ہیں ہمسایہ رسول اللہ
 کہ سر پہ رکھتے ہیں ہم سائہ رسول اللہ

یہ شعر
 ابن عربی
 نے لکھا ہے

کیون لائی پھر مدینہ سی یہاں کو فتن کو
 ہجر ہلال برج فی اس خستہ تن کے ساتھ
 نہرا آب آہ ہند کو پیٹے ہیں ہای ہای
 وہاں قیصر سلوانہ و دو دو چرخ تھا
 بیت کو مسکے ہر در و رخسہ اگر نصیب
 ان جا کیوں نہی طائر دل کا یہ حال تھا

جو لگے تھے وہاں مجھے غنچہ اربن کو ساتھ
 ایسا کیا جو پیشہ فی وہاں کو کہن کی ساتھ
 آب مدینہ پی چکے ہم جس ہیں کے ساتھ
 کیا خوش ہوں یہاں کہیں فرسوں کے ساتھ
 وہاں میلہ بندہ کوئی نہ چھپانا کفن کے ساتھ
 ہوتا ہی حال صید چنواؤں فتن کی ساتھ

دیوانہ بنے رہے گیمین مدینہ میں
 ہوا رد و لعل خلد کا باعث اگر ہے
 الفت جو مع خاص سی طرف من کو ہے
 ذی ہوش وہ بین ہوا الو الالباب بحر
 جنت سمجھ گئے تھے مدینے کو ہم تو کیوں
 آنکھوں میں پھر رہی ہو وہاں پر نگاہ میں
 کو یا جان سی دور جنم سی ہوں قریب
 دل میرا غلیب گلستان طیبہ سی

کیا مان کر بھی کوئی لا تارن کی ساتھ
 عشق ہی بیان دل ہر روزن کی ساتھ
 ہی اس ہی زبان کو الفت دین کی ساتھ
 دشت مدینہ میں رہی دیوانہ پن کی ساتھ
 ایسا ہی حال دل کا وہاں جزن کی ساتھ
 آتا تھا جالیوں سی اک نور حسن کی ساتھ
 ہر جہر مدینہ میں ہوں خوب وطن کی ساتھ
 کیا کام ہی حزن بہار چین کی ساتھ

عشق مدینہ میں یہ خیال آگیا فقیر

کیا شوق در نہ تھا بھی خیر دین کی ساتھ

۵۰۳

چین او کو ہی کہی جی بے صبر مدینہ
 ایمان ضعیف او میں قوی ہوتی ہیں وہاں
 آفاق میں ہی راحت دارین کا سایہ
 جو دشمن صحاب ہیں احمد انبی مدین

جنت ہی وہ دی ڈالی جسی قبر مدینہ
 ایمان کی نقصان کو ہی جہر مدینہ
 کس رحمت رحمان کا ہی ابر مدینہ
 دیکھتے ہیں کس لی یہ گھر مدینہ

ہاں مگر یہ وزاری ہی سیر او کو تو پھر دیکھ

ماتا ہے کسی کو کہیں با سحر مدینہ

۳۰۶

ی شہرِ مصطفیٰ کی زمین لذت نگاہ
 اوس لذت نظر کی محبت کا ہے اثر
 اوں عاشقوں کو مکمل سیہ دکھا دین

نویا ہے جو خلد برین لذت نگاہ
 کچھ ہی اس جہان میں کین لذت نگاہ
 بسوی کوئی شکل حسن لذت نگاہ

کب بندہ میں ہی ماہمیں لذت نگاہ شہرہ کی خاک نشین لذت نگاہ ہے جنکو خستہ نمکین لذت نگاہ کو صورتیں ہزاروں بنیں لذت نگاہ میںا کو ہی وہ سرمہ بین لذت نگاہ	کب لال گنبد خضر انظر میں ہے کب جانی ہیں نخل و جناب کو کہیں خاک زمین شور و مدیت علاج ہے ایک چشم دل و شکل مدینہ کچھ اوپر گرد مدینہ دیدہ اعلیٰ کو نور ہے
---	---

۱۱	بر روضہ رسول چہ دیدی بگو قصیر کے بود در نصیب تو این لذت نگاہ	۳۰۷
----	---	-----

جو حدیث مصطفیٰ ہی جس سخن میں آئینہ کاست داغ سخن ہو میری کھن میں آئینہ جنت شادانی بسکر عدل میں آئینہ ذرہ ذرہ اس میں دل فگن میں آئینہ نور تسلیمات ہی جس سخن میں آئینہ وہاں ہیں سنگ مرثیہ ہر لکلی ظن میں آئینہ جنکو ہی پر جوش می بہان قہر وں میں آئینہ کیا عجیب ہے شیخ بن جامی لگن میں آئینہ ہی صلوة مصطفیٰ یہاں کن دین میں آئینہ کیون محبوب حقہ حضرت کی وطن میں آئینہ	آفتاب ایسا نہیں چرخ کہیں میں آئینہ رحم فرماں نیکین اپنی صورت دیکھ کر کافروں کو شکل نار مکتہ کہلائی عجیب صورت اشیا کو دیکھو مدینہ میں کہ ہے جلو گری حسن رضوان معطا و منفرت چشم حیلان بن گئی ہر شی جہاں روضہ پر کیا ہی قہر زار میں منہ دیکھتے رہ جا میں گے محبوبیت مرقد محبوب پر ہر صبر صبر دم شکل حمت منتظر ہی جلو گر ہو نیکو آپ نقش پای زائرین بھی وہ صدر شکا طلب
--	--

۹	چہرہ دست کی آدین کو حاضر رکھ قصیر نقطہ نقطہ اپنی تحریر سخن میں آئینہ	۳۰۸
---	---	-----

تشنہ روضہ ہو اگر تصویر پشت آئینہ
 ابد امید قسمت و تقدیر پشت آئینہ
 ہے وہ دیوار مدینہ قلب مضطر کا سنگین
 ہے حضور دل بہان جو وہ سب عکس ہے
 نقشبت پر مصطفیٰ ہی پر کے معجز کیا عجب
 ہے مدینہ قافل ہے نور دل کسری مثال
 کیوں نہ ہو آئینہ خانہ رشک پرچ آفتاب
 تیرہ دل ہو جو بہان اہل صفا پھر گیا

رشک پر روئے تصویر نور پشت آئینہ
 وہ پیر نور اور تو قیصر پشت آئینہ
 راجت سیما ہے ہاکی پشت آئینہ
 لیلیٰ آتی ہے نظر تحریر پشت آئینہ
 آپ ہی بن جائے جو شہ پر پشت آئینہ
 خواب چشم آئینہ تعبیر پشت آئینہ
 زانو بے اقدیس پہ مٹی تصدیق پشت آئینہ
 ہے زبان حال سے تقریر پشت آئینہ

مرح احمد کی اثر سے اس غزل میں ابی فہر

۱۱

نثر روئے جو ہے تاثیر پشت آئینہ

۳۵۹

دم رخصت مئی مدینے میں مجھ کی نگاہ
 جو نظر دور سے مٹی گنبد خضرا پوہان
 چشم ہر ذرہ جو کھتی ہے مدینے میں اثر
 نقطہ نعت محمد جو دکھائی تاثیر
 کیوں نہ ہو چشم طلبگار شفاعت کو شمع
 کیا گل روضہ شگفتہ ہو وہ سبحان ابد
 کس قدر ارمن مدینہ ہی مقام رحمت
 جو دکھائی ہو اثر چشم شباک مرمت
 ذکر توحید میں کفار کو دکھلاتا ہے

کہ نہ ہو ایسی کسو دین بسمل کی نگاہ
 نہیں ہوتی کسی شوق کے بادل کی نگاہ
 کب موثر ہے کہین مرشد کمال کی نگاہ
 محو رہ جائے ہر اک ساحر پال کی نگاہ
 پست ہو جاتی ہو سیریل سو سال کی نگاہ
 جس پہ ہر خط ہے صد الف سوال کی نگاہ
 جسکی خیمہ کی بھی چیر تیرے وال کی نگاہ
 کیا دکھائی کسو جو شمس ال کی نگاہ
 جو حیرت بخ زبان دین قافل کی نگاہ

کس طرح جائیں گے ہم کعبہ دیدار تک زخم عشق نبوی بھرتی ہیں جو زخم گناہ سفت اقلیم کی غم ہوگی رو بہ شوال اپنی اعمال میں سب کام زیادہ نکلی	دین و ایمان کا اگر زاد سفر کم نکلا زخم عشاق یہاں زخم کا مرجہ نکلا غم دین ایسے نیستان کا ضیغ نکلا کم جو نکلا تو یہاں ذکر بہت کم نکلا
---	--

عکس خورشید شفاعت کے مقابلہ میں
بحر عصیان حول تری زخم عرب پسندیدم

بسکو یہاں عشق نبوی دل بہ تاب لا سب خطائوں سی ہو سجدہ سہوا کو نصیب روح سی دل ہی کہتا تھا حضور زمر جاذب رحمت مظلومان پر وہ کعبے کا طواف النداء دیا رب نبوی کے ہیبت ختم خیر دو جہان کیوں نہ وہاں پر جنگو اؤں شوق القہر انگشت سر ل کر تجھ کو جو کتاب نبوی دین دل نے دیکھی اس سے پہلے کوئی اس خواب غم کی لذت یا خدا شہد دیدار کو دیدار نصیب ترتیب پاک ہی جس ارض مقدس قرین کیوں نہ ہو شال صحاب قیامت میں غیب مری الفاظ قوافی و ردین بدخت	رحمت خاص کی ہر باب کا آداب لا ایک ہی جسکو وہاں سجدہ محراب لا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آج یہ امر ایسی ہے آب لا آپ کو شکر کے لیے یہاں دو لا لا لا آمین دل کو وہاں عرشہ سیما لا لقب ختم رسل جامع امت لا لا کیا ہی انعام نبی امی شب مہتاب لا باب جنت سے عظیم اسکا ایک باب لا عشق احمد میں جسے دیدہ بیخواب لا آن لبوں سے نہ ابار لوق نہ اکو اب لا مجھ کو اس خاک میں یا قارو و لا لا جس کی میت کو یہاں مرقہ صحاب لا چشم عشاق کو اک مجمع اقرب لا لا
--	---

کس طرح جاہل کج ہم کعبہ دیدار تملک
زخم عشق نبوی بھرتی ہیں جو زخم گناہ
سفت اقلیم کی عجم ہوگی رو باہ شغال
اپنی اعمال میں سب کام زیادہ نکلی

دین و ایمان کا اگر زاد سفر کم نکلا
زخم عشاق یہاں زخم کامر ہم نکلا
عجم دین ایسے نیستان کا ضیغ نکلا
کم جو نکلا تو یہاں ذکر بہت کم نکلا

عکس خورشید شمعیت کے مقابل میں فقیر
بحر عصیان جہان قطب رہشتم نکلا

۱۱

رویت یا می تحتانی

۳۱۳

لوہا یان اور ہی مہر درخشان اور ہے
اس سی کشت گیتی اس کردار باہر ہے
نورست رہنمائی ظلمت پرست غی
وہ حیات دنیوی یہ آخرت کی زندگی
وہ بھی اس مستفید اور یہاں کا مستفاد
انتظام دو جہان یہ نقطہ اک حظ نفس
سبحن عبدیت ہی کام ملیں گاہی سرستی
میں یہاں محض دامن محسوس میں محاسنات
فرحت رضوان کہان سرور نہا کہان
ال لہ میں آدمی غافل بہا ہم میں ضل

غلدر و رضوان اور ہی فانی کا سلمان اور
ابرنیسان اور ہی یہاں شیم گریبان اور
خضر رحمان اور ہی غل بیابان اور
آب حیوان اور ہی آب رضویہاں اور
ماہ کنعان اور ہی ماہ عرب بان اور
نظم قرآن اور ہی منظوم سبحان اور
عبد رحمان اور ہی محکوم شیطان اور
نظر یہاں اور ہی شان بھروان اور
زخم خندان اور ہی لہان دندان اور
حال انسان اور ہی دستور حیوان اور

رتبہ باقی سہی کیا نسبت فنا کو ای فقیر
عشق جانان اور ہی اپنا عجم جان اور ہے

۳۱۴

۹

رویت یا می تحتانی

الہی پھر مرے دل کو سینے کی تباہی
 سبھی کہ مدینہ لیکے ہی چاروں طرف
 کسی کو آرزو ہو دشمن ہونے میں
 کوئی سلطان طینہ پر فدا کوئی سلاہ
 مدینے کی صراحی کیا تھی جسکی درویشان کو
 محرم ہو کہ ذیقعدہ ہو مثل عید ہکو تو
 وہ کس شے کی زیارت کا مزار جس سے کچھ
 ہمیشہ چشمہ شیریں کو شکر کو بجائے ورد
 الہی پھر بھی اس میت کو سینے کی تباہی
 فرخ ایسی میری اس نگینے کی تباہی
 کسی کو مان دو لکے دینے کی تباہی
 ہر اک دل کو بہانہ پوچھنے کی تباہی
 کوئی دم میں سرخشان ہونے کی تباہی
 مدینے کی زیارت کی مہینے کی تباہی
 رکوب بھر شور اور اس سینے کی تباہی
 رخ پر نور احمد کے پسینے کی تباہی

۱۳

فقیر اب پھر وہی آرزوئے کعبہ میں لگو
 وہی پھر بھی محمد کے مدینے کی تباہی

ان اکھنڈ وہ کہے کی چہن چہن اور کہتی ہے
 خوب کا لہجہ ان کچھ اور ہر صوٹ مجھ کچھ اور
 بہترین مشکِ فتن کا دل علی ہر روزہ دارو
 ہزاروں دل فلکِ ستوق ہو جانیں اس بدل
 نصیب غیبی ہے جب اصرار کیا کہتے ہیں
 حیاتِ جاودانی ہر شیریں مدینہ تھی
 مہینے میں جو دکھائی نہیں غوطہ ہو سکتا
 صبا و اماں گل سے چاؤاں خاکِ موی کر
 ہمیشہ دیدہ انجم تو روشن نور مرقد سے
 دامنِ بوسنت کی کوہِ پیرن کچھ اور کہتی ہے
 ہما کچھ اور کہتا ہر زغن کچھ اور کہتی ہے
 کہ وقتِ روزہ ہر کوہِ پیرن کچھ اور کہتی ہے
 مدینے کی وہ سکل لنگن کچھ اور کہتی ہے
 تو کبھی ہیں زمینِ حشر کچھ اور کہتی ہے
 یہاں تھی کی آبِ ای کو کچھ اور کہتی ہے
 زبانِ حال لبِ بے سخن کچھ اور کہتی ہے
 مہینے کی زمینِ خشک کچھ اور کہتی ہے
 ہمارے آنسوؤں کی کچھ اور کہتی ہے

<p>یہ منظر نے جلّ تین شریع کیوں چھوڑ مطیع مصطفیٰ ہو کر بنو مخدوم جو ایک اس ملی دین میں توفیق تھا جان حاضر</p>	<p>زبان دار سے اسکو رن کچھ اور کہتی ہے جو انکو یہ دنیا پیرزن کچھ اور کہتی ہے گلّاس کی گرانی تثن کچھ اور کہتی ہے</p>
<p>۳۱۶</p>	<p>میری ساری غزل سنکر ہی ہر کہتی بشتان زبان تیری فقیر خستہ تن کچھ اور کہتی ہے</p>
<p>یوں ضبط طبع گنبد خضر اسے پاس ہے تشبیہ قوس ابرو عالی ادب ہمیں آتا ہے قربت ریا رست کیوں بنار بدعت ہے سرسبز نسج عنکبوت و ہم روضہ ہی عین قرۃ عین اور نور عین ہر وقت نزع حج و زیارت کی آرزو</p>	<p>گو یا قلم بھی ضعت سے یہاں نہر گھاس ہے قوسین کی شال مناسب قیاس ہے کیا تو بھی ای غنی کہین ذوالاساس ہے سنت کا حصن جو ہو وہ حکم اساس ہے اور سر کو سجدہ سجدہ احمد کار اساس ہے حیف ای غنی یہ صورت ایمان باس ہے</p>
<p>۳۱۷</p>	<p>میری زمین شعر جو پُر نور ہے فقیر آیات سے حدیث سے یہاں قہاس ہے</p>
<p>وہاں سائبان روضہ لکھن کی سامنے حوٹان روزگار وہاں جا کے بیٹھار یارب یہ میرا جسم دینے کی خاک ہو زعمم کا ذکر پیش غنی محبوب مال حیرت نہیں کہ مسجد احمد میں آئی جا مشتاق حسن روضہ ندیکہ چشم زار</p>	<p>ہوٹن وہاں رعتی نہیں بخش کی سامنے عاشق کی نگل رہتی ہیں مہوش کی سامنے روضہ ہو میری روح مشتوق کی سامنے کوثر کا نام لیتی ہو میکش کی سامنے رضوان بھی ہر جہاں نقش کی سامنے گر آئی حور دیدہ اُغش کی سامنے</p>

حیرت ہوا فقیر کو مین اور جلال مین
سیاہ کو قرار ہے آتش کی جلنے

۳۱۸

یوں بیٹے کو تو سب جاتھیں جانے والے
بزم مولودین یہ مع سنا نے والے
جلکے ان جالیوں میں پنچیں لگائیں تو یہی
ای غنی راہ حرم چھوڑ کے جادو زخ میں
جرس صحر جانا ہے یہ دم جو ہر دم
گویا غلامان لیے پشتر میں جنت کی شراب
دل بستہ ہیں جو ہیں جنتی میں خاص
کب قیام نکا ہی مولود میں تنظیم سول

پر جو جاتھیں میں نہیں ہوتے وہ آنے والے
ہیں یوں کی لپی بس دام بچانے والے
غیر سے آنکھ کے اور دل کے لگانے والے
جان کب بچتی ہو جان بچانے والے
کیا بچائیں کے یہ گھڑ مال بچانے والے
مسجد خاص میں پانی کے پلانے والے
بدعتی آنسو بہاتے ہیں بہانے والے
بدعتی اٹھتے ہیں اٹھانے والے

ایسی مدحیہ غزل سنکے اب ایک اٹھ فقیر
ہوئیں تائب یہ سیبی کھانے جانے والے

۳۱۹

کوئی جہاں بھی جیتے ہو تو مال ہو دینی
تقی جو ہے وہ کوئی ہی کہیں دور ہر دو
مائے کیا دن تھا جو کہتے تھے مائے کے وقت
سایہ مستبد احمد میں گمان تھا کہ کہیں
ہر طرح اور توت ہی صبح اور دور دست
ای غنی دیکھ کے شکل خرمین کے بیان
ڈاکر مولیٰ ہو جان اور صلوات احمد

بدعتی ہو کوئی عالم بھی تو جہاں ہو دینی
آپ کی انجمن قرب میں نہال ہو دینی
جس کو دل ڈھونڈتا ہو کی نزل ہو دینی
سایہ عرش جو سنتی تھی یہ کیا ظن ہو دینی
توں مقلوب بھی ہوتا ہو تو حاصل ہو دینی
دیکھتے ہو پر دل کو ذرا آپسکے دل ہو دینی
جسکے مشاق فرشتے میں وہ مخلص ہو دینی

زفر سنت کو سمجھتے نہیں اہل بدعت
مخنوح جو تجارت ہی حرم میں جا کر
ترتیب طیبہ طیبہ ہے تریاقِ ذوب
جس کو بھیاں خلعتِ شاہی ہی لباسِ سنت
پیش جبار وہاں ہی جو گواہ مومن

یہی مشکل ہے جو بینا ہون کا کل ہے
دور کی سی ہی ان کے مراحل ہے
کہتی ہیں کہ بتِ رحمت ہی وہ گل ہے
دل میں چلنے کی ملیں میں افان ہے
اب یہاں مشغلہ عقدِ امان ہے

یہی مشکل ہے جو بینا ہون کا کل ہے
دور کی سی ہی ان کے مراحل ہے
کہتی ہیں کہ بتِ رحمت ہی وہ گل ہے
دل میں چلنے کی ملیں میں افان ہے
اب یہاں مشغلہ عقدِ امان ہے

۳۴۰

طالبِ مدح محمد ہے تو مولیٰ سی فقیر
دیکھ تو دلیدہ تری غیب سی نازل ہے

۱۱

کیا کہو نہیں جو مدینی کی نثر شیریں ہے
دل شوریں میں ہی لذتِ عشقِ محبوب
پہرتی ہی خاکِ مدینہ وہ لذیذ آنکھوں میں
لذتِ نعمِ شہیدانِ محمدیٰ سی پوچھ
کو کہن رنجِ سفر کا جو ہوا ایک جہان
کیون مایل ہو مدینی کی صراحیِ رنگاہ
ای غمی ہو شہین آیتو ہو ہی بالِ سفید
چشمہ کو تر رحمت می ہر اک حرفِ انکا
کیا حلاوت ہی طاعتِ مین ہی کی
سب سے لذتِ انعامی لبِ جانی ہیں

نخلِ فردوس کا گو بادِ نثر شیریں ہے
بحرِ پرشور میں یا آبِ گہر شیریں ہے
کہ تصور میں بھی وہ مثلِ شکر شیریں ہے
آبِ شہیدانِ شہادت کا اثر شیریں ہے
نہرِ شیریں مدینہ ہی مگر شیریں ہے
دلِ فراد کی منظورِ نظر شیریں ہے
بلغم شوہن کیون خواہ بحر شیریں ہے
رنگِ کوشمِ قرآن و خبرِ شیریں ہے
کہ یہاں خبر کا ہر صبرِ ام شیریں ہے
سخنِ مدح محمد ہی وہ تر شیریں ہے

یہی مشکل ہے جو بینا ہون کا کل ہے
دور کی سی ہی ان کے مراحل ہے
کہتی ہیں کہ بتِ رحمت ہی وہ گل ہے
دل میں چلنے کی ملیں میں افان ہے
اب یہاں مشغلہ عقدِ امان ہے

۳۴۱

ای فقیر آئی تجھ سے جو دم نزعِ سلام
تجھ سے موت ہی تب کامِ بشر شیریں ہے

۱۱

<p>جو حرم میں جاؤ قبا ظرب آئینگو ہے عرض تسلیمات میں بخوبی حرام جواب حشر میں ناجی و بھی جو ہی مد فون بقیع ای غمی کر چک حسیم و زر کبے کو چل یا آہی خاص حشر سے نہو دم صبر حجاب کیوں میں نے کی طرف شوق شامید نین دل میں نے کی نکل اور ہی کچھ ہو گیا زمرم و آب مدینہ میں جو حشرین و ہر ہم گنہگاروں کو یہ مید بھی وقت طوان رونق و سیاہیوں کہتا ہی سردم خوف حشر</p>	<p>گویا آئین میں بیان اس پر ظرب آئینگو ہے ضبط افغان کا مرد دل سے جواب آئینگو ہے کیونکہ حاضر وہ تو ہر در کا ب آئینگو ہے کچھ حساب اپنا بھی کر روز حساب آئینگو ہے ہم خطا کاروں کو نری حجاب آئینگو ہے نفس آتہ اجل تیری شتاب آئینگو ہے والے اگر دیکھے کیا انقلاب آئینگو ہے آئین و حشر کی پاکیزہ شرب آئینگو ہے ثوب کبھی تیا ہے ثواب آئینگو ہے شمع کالائتہ ترا برہان آفتاب آئینگو ہے</p>
---	--

<p>مسجد احمد میں حاضر ہو کے افسوس ای فقیر پھر ترا کیوں عزم ای خانہ ظرب آئینگو ہے</p>	<p>۳۲۲</p>
---	------------

<p>دیکھیے کیا ایدل کا سیاب آئینگو ہے اتو سوجہ چاہیے ہر دم حرم کی خاک پر کھو لو آنکھیں غافل کر دینہ و بکھلو کیوں نہیں بیتاب عشق مصطفیٰ ہر لحظہ تو چاہیے ماتمومین ہر دم تہو قرآن حدیث مصطفیٰ کی امت ہی مصطفیٰ خلد میں ایہا المومن بھی ہر یا ایہا الکافر بھی مان</p>	<p>تو ہی غافل اور تر اوقت حساب آئینگو ہے کیونکہ اپنا سرب بھی زیر تراب آئینگو ہے چشم مصرواہ میں بھی اتو خواب آئینگو ہے نفس بے رنج و تبس تجو عیبتاب آئینگو ہے کیونکہ ان میں آخری اب کتاب آئینگو ہے عہد و حضور ان کے سب سے تنجاب آئینگو ہے دیکھے یہاں تہو کرم خطاب آئینگو ہے</p>
---	---

کوئی دم نہیں یہ کافر آج بیا پر حباب قلبِ یسیتِ قلوبِ ازلین کی ہو گئی میری مدحِ غزل کہیں سب اپنے نظر کیوں نہ مرغوبِ صحابہ ہوں یا بہت نذل کیوں نہ امروں میں ہوں شرحِ صدرِ انگوٹھ	جوشِ پشیمیر مہدی وہ آبِ ایکو ہے یا الہی الامان کیا انقلبِ ایکو ہے گو یا ان کے جو ربی نعت اب ایکو ہے جنگوں عزت سے اکرامِ ثواب ایکو ہے سامنے جنگ کے پہلا جنت کا باب ایکو ہے
--	---

۳۲۳	کیا گمان ہے اسی فقیر اب پشیمیر ایکو ہے	۱۱
-----	--	----

ملی جو خاکِ مدینہ خضاب کے بدلے جو عرصن کرتی ہیں صلاواتِ سید و وہ بین مدینہ میں جو ہوئے دفن خاکسارِ غریب اگر تین لب کو شرتو صفت ممکن ہے شبِ مدینہ منور ہے شل روز و مان یہ کیوں ہوا سفرِ طیب سے قیامِ وطن شبِ مدینہ کی یاد آتی ہی وہ بیداری یہ داغِ عشقِ نبی حشر میں رحمتِ جان طالب ہو بکر سے گریٹھے کو آبِ جنو یہ غارِ ثور پہ پی تارِ عنکبوت سے رشک	تو مفت ہوئی وہ پیری شباب کے بدلے حساب کے چکے روزِ حساب کے بدلے مقیمِ خلد میں بیت التراب کے بدلے پیا جوئے مدینے میں آب کے بدلے وہ کیا ہے نورِ فشانِ تابا کے بدلے بلائی جان ہی سکونِ خاطر کے بدلے کہ شکستے مری آنکھوں میں خواب کے بدلے جسلا چکا ہی اُس آفتاب کے بدلے تو حاضر اب گہرِ سہوئی آب کے بدلے کہ ہو میں تارِ نظر اُس لعاب کے بدلے
---	--

۳۲۴	فقیرِ دشتِ مدینہ ہے میرا مونسِ جان صدایِ کوہِ سی کا فی جواب کے بدلے	۹
-----	--	---

کتاب الفوائد السریة فی فضائل ائمة الهدی علیہ السلام

اتخاذ فیما یحضر به جناب کے بدلے
ہیں تو آپ سب کی عین عین دہان
وہ سحر حسن جنت میں جوشن ہوگا
حرف اوہ عمر ہون وہم وہ ہمار
غنی ملاوٹ و نما میں بہر نفس گس
بس ان کی رنگ مل جائیں گی قیامت میں
حرم کی راہ ہی اسی غنی یا چلو تو سہو
اہی محض غم آخرت غذا ہو مری

غذاب لایکا اکدن ثواب کے بدلے
کہ ہو بخار دہندہ ثواب کے بدلے
نہرگی چشم دو عالم جناب کے بدلے
تو یونہی کہم شایعین جناب کے بدلے
نہرگی چشم دو عالم جناب کے بدلے
جنہوں نے حکم حدیث کتاب کے بدلے
کہم خصول فقہین ارتباب کے بدلے
نقیب یہ دزاری ہو خواب کے بدلے

۳۲۵

مدینہ میں یہ کہہ سب کے بتو لیل و نہار
فقیر خستہ و غار خراب کے بدلے

۱۵

تھوڑے دن میں یہ عبادت کے بدلے
کہان نصیب ستر اجدار لطیف عزم
ہر لائی اگر لیلی الفیل وصال
خدائی مژدہ و بدایہ حکونین یہاں
اگر تہ صبر سخن تاج اس فقر و بین
وین ہی سفر کر کے جسے اسی نصیب
اہی بن زودہ قربا نے حرم ہونا
دیا زبان کہ محسوس کبات وہ مزا
سکون خلد ہی بیتا عیش احمد کو

ان حیات ابدیہ عبادت کے بدلے
رو مدینہ میں پانی جناب کے بدلے
قبول قیس یہ وہاں رات کے بدلے
کہا یا نور بنی نوذات کے بدلے
تو محمد و نعت بن بن نعت کے بدلے
لیا عذاب مقرر کس نجات کے بدلے
کہ فوج ہوتا گناہ عصا کے بدلے
حری زبان یہ قند و نبات کے بدلے
یہ اضطراب یہاں ہی ثبات کے بدلے

وصال خاص ہے حاصل صلات کے بدلے
نقوشِ مانی شہ کا نثار کے بدلے
کہ چشمِ حور ہو حاضر و دات کے بدلے
نہاتِ مضر لون تیری بات کے بدلے
صفِ نعال محمد صفات کے بدلے
۱۵

نماز و صلوٰۃ وصلِ خدا ہی فعلِ رسول
خصوص ختمِ سلاطین کے بیعِ باطل ہے
جو کہتوں عینِ نبی کی ثنا تو کیا حیرت
بیانِ لغت میں کہتی ہی مجھی بریز پان
صفاتِ نیکان ہیں مجھی ملی کا ش

جو دم کے ساتھ ہو سنت کا اختیار فقیر
تو پائین ہم خیمہ نیسات کے بدلے

۲۲۶

غزل فارسی بعشقِ رسولِ عربی از فقیرِ مری :

این حور دین نقابِ تاکے
قلبِ من و القلبِ تاکے
اکرامِ من از جوابِ تاکے
ہجورِ منی ۱ نجوابِ تاکے
بیتابِ قرین تابِ تاکے
سوزِ دل و التهابِ تاکے
ایچشمِ بجوابِ جوابِ تاکے
برمانظرِ غائبِ تاکے
بی سلبِ دلی کتابِ تاکے
لونی عجب العجبِ تاکے

بر طیبہ زما عجب تاکے
بی و لبرم اضطرابِ تاکے
صد الف صلوٰۃ بر محمد
یارِ بدر بنی رسا تم
بے نورِ جلالِ او آگے
دریا و ہوا می شہر احمد
بنگر جہانِ جمالِ سنت
خاکِ عشقِ کسمِ خدا یا
ای نفسِ سننِ عمر بردا
آزما کہ مشامِ روحِ داند

ع
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

از جنت روضہ اشق بلیدم ایدین ترخپال طیبہ این قربت ہندوکار و بارین جاروب کہش بدین شونفس	سہ ماہم ازین تو اب تاناکے چون نعتش کشی براب تاناکے این دوزخ و این عذاب تاناکے این صورت تیغ و شاپ تاناکے
--	--

۳۲۷	ایجان فقیر در مدینہ تسکین تونی التراب تاناکے	۱۱-
-----	---	-----

مدینہ میں جو دیکھا ہی کیا گتارین آئی جبال طیبہ بھی غیرتِ قصیر سیلانی مدینہ میں بین یہ غرق کس یکمیت میں خرا آن جلیون میں جہانک کی بھین تو عشاق جو غار نور پر ہو طاقہ کا وزین کو رشک محبت کی ترقی میں بہت پیاب ہو ہو کر امان ہو دیو خورشید قیامت جو میری متو جو تیرا بلایاں میں احمد ہی تو کیا حیرت نہ آئی خواب میں بھی نیند میں نہیں جو حیرت کو دل محزون کو یاد آئی بھگون شہر ہول ہول	بیان ہی امیر ذوقی اس طرح اظہار میں آئی اگر بقیس بھی اکدن دکان کسپا میں آئی کہان ہی تہی کسٹویری چشم دار میں آئی کہ بھر بھی دل کسی دم نگاہ یار میں آئی تو کیا حیرت کہ ثقل مصطفیٰ جس میں آئی مدینہ کیلے دل کیوں شہر یار میں آئی و یار مصطفیٰ کے سایہ دیوار میں آئی کہ وہاں آبِ مدینہ کا سہا برابر میں آئی وہ دارِ مصطفیٰ جس میں بیدار میں آئی شفا کا نعم نیکو نکر خاطر بیمار میں آئی
---	--

۳۲۸	مدینہ جا کے آئے ہند میں جو اسی فقیر افسوس تو گو یا چھوڑ کر جنت کو وہ کیوں تار میں آئی	۱۳
-----	--	----

مدینہ میں نہروا آئی یہ بدن سے	تو کیوں نہ غم سی ہوئی گوردی کفن سے
-------------------------------	------------------------------------

مدینہ میں جو دیکھا ہی کیا گتارین آئی
جبال طیبہ بھی غیرتِ قصیر سیلانی
مدینہ میں بین یہ غرق کس یکمیت میں
خرا آن جلیون میں جہانک کی بھین تو عشاق
جو غار نور پر ہو طاقہ کا وزین کو رشک
محبت کی ترقی میں بہت پیاب ہو ہو کر
امان ہو دیو خورشید قیامت جو میری متو
جو تیرا بلایاں میں احمد ہی تو کیا حیرت
نہ آئی خواب میں بھی نیند میں نہیں جو حیرت کو
دل محزون کو یاد آئی بھگون شہر ہول ہول

کہاں ہی قند و نبات عجم میں لذت
 یہ میری آنکھیں بھی لہجہ میں اس غلام کس
 مدینہ میں تیرا حیران کو بول لباس بہشت
 درم شمار کی کا آئینا غنیمت کو مزا
 زمین طیبہ ہی ہر گلبدن کو ستر گل
 فدائیں مشک و عیر اسپہ جو مدین سے ^{مشتوق}
 پڑی ہیں خاک مدینہ میں دو جہاں کج دل
 یقین طیبہ کی تربت ہے زعفران بہشت
 یہ کمرہ راہوں میں کی خاک چاک بات
 یہ آدمی کی جو علم و عمل میں رنگ برنگ
 کہاں نصیب کجا روکش ہو من گل

کہ جو مدینہ میں تیرے لذت دین مٹی
 لگی ہو اسی جواں چلیوں میں چن مٹی
 لگی ہو اسی جواں چلیوں میں چن مٹی
 پڑیگی اسے جب ان پر ہزار مٹی
 نصیب کسکو ہو وہ غیرت سن مٹی
 ہر تیلانی تیرے ہم جانب وطن مٹی
 تو کس قدر ہی ہر مرغوب دل فگن مٹی
 نکالتی ہیں ظاہر میں گور کس مٹی
 سختور و ن میں ہو کیونکر مرا سخن مٹی
 دکھا ہی ہے یہ فردوس کی چن مٹی
 مدینہ میں ہی وہ صد رشک ترن مٹی

جو گھر بنا لی تو جنت میں امی فقیر تو بس
 وطن کو چھوڑ مدینہ میں رہ کے بن مٹی

۳۲۹ غزل فارسی ۱۱

دل بجم کے نظری داشتے
 کاش تن میں میخیل ہول
 ذیل نبی یافتی گردل چرا ^{دوران}
 محبت کجا کنز حبیل مصطفیٰ ^{۱۲۰۱}

گر ز مدینہ فخر داشتے
 صورت جنع شجر داشتے
 دست بدست دگری داشتے
 بر سر گورم حجر داشتے

مدینہ میں تیرے ہم جانب وطن مٹی

دوران نبی یافتی گردل چرا

گر شدی رشح مدینہ برو
کاش شب دقت دیار رسول
تا بدست یکیم یک روح
کی شدی آنار مدینہ بعید
رنگ شباک و ریان نبایدم
حالی کو جان من اندر فضاثر

خلی دلم کے تیری دہشتے
مع قیامت سحری دہشتے
کاشکے بنیا سحری دہشتے
آہ دلم گراثر می دہشتے
چون شک جگر می دہشتے
کالبد جانور می دہشتے

۳۳۰

کاش تمنای سفیرای فقیر
روز و شبم در سفرے دہشتے

۱۵۰

چسبیدہ جو لغت نبی کی کتاب سے
ہم لذت زبانت طبع نہیں نہیں
وہ تو جس خراب میں عجز کرد کہا می
پیری میں سے قیام مدینہ جو ہو نصیب
وہ اپنے نہ لب کو شہ جانتین ہیں
بجز سفرے دیدہ تر ہر دم اپنی پاس
ہر دل ہوا دینی کی دگرگشت لہر دہے
کہ کائنات کاف کمر سے ہو عدیل
گر تو عدیل حرمت مدینہ میں قیام
فرمان سے جان فرین اوی بجز نور
وہ دم ہو کر اوس غلبہ سی این غلبہ

کیا کم ہی بیان کاغذ اکبر کا ہے
گو منہ دکھائی جو جہان کے نقاب سے
بیتا اوٹھانی دیدہ امی کی خوب سے
ہر شب دہلی گم نہ ہو خوشیاب سے
تر ہو چکی رہاں جو مدینہ کی آب سے
چل امی نگاہ شوق تو چشم پر آب سے
میرلی بچائی قلب کو اور انقلاب سے
متنازع آج کو نہ ہی ایشیاب سے
ہر بحر عذاب بند ہے کہا کم عذاب سے
جسے انہی قریب کیا اوس جاب سے
بیخوف تقدیر خدا کی عقاب سے

میں نے اس کتاب کو
میں نے اس کتاب کو
میں نے اس کتاب کو

آفت ہے تاں ل کو یہ رشک کتاب سے
حاصل ثواب ہو سخن ناصواب سے
دیوان مرا بری ہی غم انتخاب سے

ہر روز کیوں اس کے فطرے مدینہ پر
محکم نہیں کہ شاعر غالی کو مدح میں
حاصل ہے مصطفیٰ میں مضامین مصطفیٰ

۱۵

کنارہ و ثواب ہے اس میں امی فقیر
تحریر مدح کم نہیں خاک کتاب سے
ازادی رون

اسم

محشر میں کیوں پہر کو ہو خوف آفتاب سے
بدلایکس ثواب کو ہنسے عذاب سے
ہو جائوں یکبار فشر جواب سے
ٹہنڈی ہی ہا مکی ہو شپ تاب سے
آنسو ٹپک گئے مری چشم پر آب سے
یار کعبین سکون نہو اضطراب سے
کیوں قبل حشر کہل گئے اکابر خراب سے
زینت ہے انکو ثواب ہے ہکو ثواب سے
شوقیان ہے اس ل ناکامیاب سے
قائم ہے یہ خمیہ دین اس طناب سے
گو یا جمل میں رہتی ہیں گلاب سے
امید خلد ہوئی اس پائے تراب سے
چہن جاگی یہ تاب جب اس آفتاب سے
میری کتاب نعت کے ہر فصل تاب سے

گر سز گشت ل ہو مدنی کی آب سے
یہاں آئی کیوں جناب سال تاب سے
لا کہوں سلام ہیں مراں ازو میں کاش
کہتی ہی گری شبابہ فراق یہاں
پوچھا کیسے اوس مرقد کو یہاں تو بس
جنتک نحو سکون مدینہ مجھے نصیب
میں حسین دیکھتا تھا رسول خدا کو ہا ہی
میں خوش لباس خاک مدینہ سی بی نصیب
کیوں فن بقیع سے محروم رہ گیا
یار ہے علاؤ دل مصطفیٰ کی ساتھ
ہزار ہیں جو سنت احمد سی اتقنا
راہ مدینہ سی جو فشر ہوئی قدم
بتاب ہر رو محمد نحو کی تاب
فصل بہار و باب گلستان عیان ہے آج

۵۰
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے

ہر دم صابِ عقیدہ اتالی سے لئے فقیر
 کر خوف ہے محاسبِ روزِ حساب سے

مجھ کو رستا بتا دیا کہنے
 آتِ طیبہ پلا دیا کہنے
 مسجدِ خاص میں عنایت سے
 شہزادہ کی عمر بھر تے وہی
 کر دیا جسے بھگوسان بخود
 عشقِ محبوب کا مزلای دل
 جس کو اللہ نے دیا یہ مزا
 شبِ رویا میں مصطفیٰ میں آ
 تہی مدینہ میں کسی بویار
 رحمت حق تھی تو احمد سی
 تہا وصالِ مدینہ شہرتِ قد
 جو تھا ہجرِ طیبہ خول تو پھر
 جبکہ ان جالیوں نے آنکھوں میں
 درِ عصیان میں سر کو دھکا دیا

ق

اور مدینہ دکھا دیا کہنے
 ذوقِ ایمان بڑا دیا کہنے
 سہارا رکھا دیا کہنے
 زمینِ زمزم ملا دیا کہنے
 مجھ کو عطر لے صابو کہنے
 مجھ کو کیا کہتے دیا کہنے
 اور اس کے سوا دیا کہنے
 قبلِ عشرہ ہکا دیا کہنے
 ہوشِ دل کو آڑا دیا کہنے
 دل ہمارا لگا دیا کہنے
 نہ سرسیران لا دیا کہنے
 طفلِ دل کو ڈرا دیا کہنے
 دل بہت رالیا دیا کہنے
 مثلِ صندل لگا دیا کہنے

۳۳۳

مدعا ی ولی فقیر تجھے
 یہ بغیر از خدا دیا کہنے

۳۳

واقعِ پاکینِ روحِ بدن کسی ہوتی
 تو دل سے شدتِ حجب و محن گئی ہو

<p>نگاہ شوق کہاں جاتی پھر خدا جانے عبا طیبہ کافی تھا اسکو بعد وفات نہوتا نیز برزخ کا شوق نظارہ نہ رہتا محفل مولد کا اتنا م کہین حضور روضہ خدایا نگاہ میں صفا جو آبِ چاہ مدینہ بھی پتی یہ عشاق نہوتا حضرت یعقوب کو غم یوسف یہ رشک تھا کہ ہمیشہ ہے مجھ جمال نہ کسی گلشنِ دنیا سے پھر کہین رغبت اگر صراحی طیبہ میں ہوتی میری خاک یہ رہتی قاطع بہت نہیں دین کی کاش</p>	<p>جو میری آنکھ بھی تالی ہی بن گئی ہوتی جو میری نیش ومان بے کفن گئی ہوتی تو سر کی بل نہ یہ شمع لگن گئی ہوتی جو میری لہنم یہ بدعت شکر گئی ہوتی طناب خیمہ لیلیٰ کی بن گئی ہوتی تو دل سے حسرت چاہِ ذوق گئی ہوتی جو پوئے امجد گل پیر بن گئی ہوتی نگاہ شوق کی جانے سے چھن گئی ہوتی اگر مدینہ کو با دھن گئی ہوتی تو دل سے گرمی دل کہن گئی ہوتی مری غمزل سر ہر لمحہ بن گئی ہوتی</p>
--	--

۴۳	<p>فقیر کب کا مدینہ میں تو گیا ہوتا جو تیرے دل سے یہ حب وطن گئی ہوتی</p>	۴۴
----	---	----

<p>جام جمشید ومان آبد باری ہوتی حور کی زلف مجھ مات بنائی ہوتی جان دی ہوتی مگر جان بچائی ہوتی حب احمد مری ہر طرخت خانی ہوتی ایسی گردن مری سیمین چوکی ہوتی خاک طیبہ میں مری خاک ملائی ہوتی</p>	<p>سلطنت ہکو مدینہ کی گدائی ہوتی دامن بیت الہی کی رسائی ہوتی اسی غنی مال تو مال ایگی آسرن حسرت دل مرا کہتا ہے ہر سردی سے اسی کاش ہو کے آتش میں دھین گردِ مطاف کعبہ وہ سب کہتے ہر اہلار میں یا رب جلور</p>
---	--

مصر ہر باد آتا جو زبانی کووری
رویت گلاب خضرا ہی و بیل طوبی
طاقت صاحب کترسی مری جان باب
ان کیا کرتی وہ ہر سنگ زینہ کا طوط
شدنی شوق نیارت کو چست لہی ان
وسعت ہند ہی بی طیبہ بین منہ لیس

خواب میں کل سیہ نظر آئی ہوتی
کیون اس خضری وہ انہائی ہوتی
ماہی کو تر عرقان بنائی ہوتی
آج اگر صبح مژد کی صفائی ہوتی
ہر شرفہ مار نظر کاش بنائی ہوتی
غیر دارین سی ان لگی آئی ہوتی

۳۳۵

زندگی تو بھی بہرندین لے آئی فقیر
کاش رہنی کو دہان موت ہی آئی ہوتی

۹

مرد و مول سی ہنگام وصلت آہ زاری تھی
نظر آتا ہا اکھون کو جبتک گبن خضرا
وہان محروم تھا ہر نگاہ دنی کی لذت
کھینکے دنی والی دیکھ کر کشت شفاعت کو
وہان ہر مرد و زن ہر عاشق و مشتوق کو
وہان جب کی رونا تھا ہر درد نکودان تھا
ابھی اک جوش گریہی کہ اوپس او جوش آ
اگر وہان عمر بہرہ تھی ہتھامین خوش رہا

مگر کیا کچھ تھی خود بخود و ناری تھی
تو پھر پھر دیکھتے تھی اور رشت آہ زاری تھی
نسیب سے وہ مولی کی عنایت آہ زاری تھی
سرا سر اپنی حقین بر رحمت آہ زاری تھی
وہ محبوب عالم پر بکثرت آہ زاری تھی
وہ کہانی اک عجیب پیر سخت آہ زاری تھی
ترقی میں وہان بساعت آہ زاری تھی
یہاں شاید یسے ان بر وقت لذت آہ زاری تھی

۳۳۶

فقیر اپنا تھول لبریز تھا فراد و افتخار سی
وہان محضے لے آداب حضرات آہ زاری تھی

۱۱

سفر کا غم کچھ خوف بفتہ یاد رہتا ہی
وہان کٹر لبس یکہ مدینہ یاد رہتا ہی

ماجر خاکی طبع بین دل کیوں یاد آئی
 الہی پہر ملی صنف نبال مسجد احمد
 مہینہ کی گھیم فقر کا جس کو مزا آجائے
 مہینی مہینہ ہوتا تھا ہی اخلاص کی غیر مکی
 وہ کیا جان کہ جو دلفیض کو خالی سمجھتے ہیں
 و خم صفت مہینی میں ہا جو غبطہ فغان سے
 وہ صحر اور جبال اور سنگریزی بیکہر دہا کی
 کہیں جہان بکھو لے شیریں ہوشا پید
 مہینی کی خوشی ہی سنا کی ظلمت میں ہے

کہ ہر انسان کو گنج و فہینہ یاد رہتا ہی
 غلاموں کو تیری پنا قریبہ یاد رہتا ہی
 تو کب پھیندا اور بریش مہینہ یاد رہتا ہی
 نہ الفت یاد رہتی ہے نہ کینہ یاد رہتا ہی
 ہمیں تو زیارت کا مہینہ یاد رہتا ہی
 ہمیشہ محکریانہ وہ مہینہ یاد رہتا ہی
 سدا طبع کہ یہی کب تک خیرینہ یاد رہتا ہی
 کہ ہر دم اس کو خرمائی مدینہ یاد رہتا ہی
 کہ جیسے قبر میں عاصی کو جینا یاد رہتا ہی

جیہاں جیہاں
 رگ خانی
 مہینہ یاد رہتا ہی
 مہینہ یاد رہتا ہی
 مہینہ یاد رہتا ہی
 مہینہ یاد رہتا ہی
 مہینہ یاد رہتا ہی
 مہینہ یاد رہتا ہی
 مہینہ یاد رہتا ہی
 مہینہ یاد رہتا ہی

۳۳۳
 قصیر امید کی گدن مہینی میں سکون ہو گا
 اگر یوں ہی مدینہ پر سکینہ یاد رہتا ہی

جو مری مسجد احمد میں رسائی ہوتی
 مثل خوشبہ ان دل کو صفائی ہوتی
 دیوہا نہیں ہیں بیوہ اور نصای حوں
 جبکہ ماہیت روح اپنی ہی معلوم نہیں
 ترک سنت میں ہوا خرم عصبان ہوا
 ای غمی ہا سو کہ وہ تھی کہ پیش کعبہ
 ایچو غل صحابہ کا جو سنتے کہیں ذکر
 کیونکہ لاسکتے یہ احباب جو حجت فی دہان

گہسکے ست جاتا تو لچھنا جیسے سانی ہوتی
 صحبت ذرہ میرا اگر آتی ہوتی
 کفر سے نفی محمد نہ چہا آتی ہوتی
 کیونکہ معقول بشر نشان خدا کی ہوتی
 برق حمت کوئی امی آہ گر آتی ہوتی
 اپنی پیشانی کیس گہس کھٹائی ہوتی
 علی جہان سی صفت حاتم طائی ہوتی
 خاک کو مین می نقش چہا آتی ہوتی

خوش صبح کی ہستے بھٹکے آئی ہوئی	روٹی پیر میں بیت ہی ایسی گزرا
آدمی کی ہی اور صورت نہ بنائی ہوئی	آدمیت نہ ہوئی جس کے نصیبوں نے کائنات
نیک بختی کی یہ ہست نہ مگر لی ہوئی	جہین خلاص مل تجھ کو تو ای نہیں بھتی
صورت آئینہ نے خواب بنائی ہوئی	بہر دم آیات مقدس کی تحسین یہ آگے

رو بہت میں قمرانی ہی رہتی تو فقیر	آب چشم سے یہ آگ چھبائی ہوئی
-----------------------------------	-----------------------------

دہن کے لیے کی سفر کی بیکراہی	جہان دل میں محبت کی انہی بیکراہی
جمال و خیر خیر بیکراہی	سب بانیہ روزِ شوق قمر کی بیکراہی
جیسے دیدارِ اقدس نظر کی بیکراہی	تو دیکھے کو شہرِ دہن کو تو تیرے دیدار
قمر وین پر خط آہ و اثر کی بیکراہی	وہ آمد آئی دیکھے لہجہ کی گدگد
بیکراہی کو اس شکرِ بحر کی بیکراہی	وطنِ شامِ غمِ تجھ کو بیکری کی بیکراہی
جو پرواز ہی کیا اس کو لڑکی بیکراہی	جہنمِ طبع احمد مجھ کو بیکری کی بیکراہی
میں کو شمع پر بہان کی بیکراہی	جمالِ روضہ کے خطِ محو لہجہ و نسا
یہ کہتی میری سیاب بیکری بیکراہی	ہو آئینہ دیوارِ اقدس نے کیوں بھٹی
شبابِ سہرا کی عمر بیکری بیکراہی	دیکھے کا سکون اکدم بھی کی ہو دعا
خیر روحِ قرآن و جبر کی بیکراہی	یہ دل بیتاب ہوتا ہی جو قرآن مجید

مفتی اب بھی مدنی کی لٹی ہی دل کو بتائی	دعا کو رویتِ ازلے اثر کی بیکراہی
--	----------------------------------

وہ شوق ہے قلبِ مستانِ مصطفیٰ	سے مطلع تجھے مولائی مصطفیٰ
------------------------------	----------------------------

الہد ہے منتہای تمنای مصطفیٰ
 کیا شبنم گناہ جہان ہی جو شرمین
 وہ رستی اثر ہے کہ ہو جائے ستین
 اسکو جبالِ ارض پہ کیوں چھٹا نہ ہو
 دنیا کی عقل ہے ضررِ دو جہان مجھے
 آباد تو بھی دل ویران ہند یہ
 یہ دل ہوا دربی کی دو انگشتِ امر و نہی
 احوال بھی دو نہدیکھ سکے بے نظیر
 یارب خبر ہوا شاہ بہشت مدینہ کو

یوں منقلب ہوئی پاک مصطفیٰ
 ہو وقتِ غر جو شبنم دریا ہی مصطفیٰ
 احوال بھی دیکھی جو قدِ بالائی مصطفیٰ
 شمال ہی ہم طوین بھی طای مصطفیٰ
 میرا تو سو دھن ہے سودای مصطفیٰ
 دن رات میں ہوں اور وصالی مصطفیٰ
 تب صادق آئی قول طعنای مصطفیٰ
 دیکھی ہوشان صورتِ یکتائی مصطفیٰ
 جلتا ہے نارِ ہند میں شیدا ہی مصطفیٰ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۴۴

انتاجِ لطفِ خالقِ اکبر ہوا ہی فقیر
 صغرائی دل ہو گرے کبرای مصطفیٰ

۱۱

الہد اصطفائے مصطفیٰ
 ظلِ رحمتِ خلد میں کیونکر نہ ہو
 ہے تماشا گاہِ چشمِ جان و دل
 ای دلِ غریبِ ظلِ حقِ قدس
 چشمِ خفا میں ہوا ہی دل کہاں
 پایہ سوسِ ابوتات آجائیگا
 بیلِ باغِ قدیمِ اسی گوشِ دل
 میرا ایمان اور یہ میرا امتحان

قلبِ قرآن سے شنائے مصطفیٰ
 شمالِ طوبی سے طائے مصطفیٰ
 واہ شہرِ دلکشائے مصطفیٰ
 ہے وہ زلفِ خطر سے مصطفیٰ
 اور کہاں مہرِ ضیائے مصطفیٰ
 رہنا گزرت آئے مصطفیٰ
 ہے حدیثِ خوش نوائے مصطفیٰ
 دل مرا اور سلائے مصطفیٰ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

میں نے اس کو دیکھا ہے
 اس کی حالت دیکھ کر
 دل میں ہنس رہا تھا
 اس کی حالت دیکھ کر
 دل میں ہنس رہا تھا

ہم فرشتے کس طرح بن جائیں آج	خادمِ خلوت سدا ہی مصطفیٰ
آرٹھنای بحیرہ دین حق تھی نہ	یہاں جو دل ہی آٹھنای مصطفیٰ

۳۴۱	کاش آؤ تجا خون پہاٹی آئی فقیر سر ہو میرا اور ہوائے مصطفیٰ	۱۱۰۶
-----	--	------

نخن لائخصی شنائی مصطفیٰ	خود نما خوان ہی خدا ہی مصطفیٰ
صبح ایسہ نجات عاصیان	خندہ دندان نسا ہی مصطفیٰ
ہی مساکین محبت کے لئے	خوانِ منت پر صلا ہی مصطفیٰ
ہی ندائی غیبِ امروہی بین	آپ دپوش ندائی مصطفیٰ
رکھتی ہی مشتاق کو نثر و کورہاں	لذت دست و عطائی مصطفیٰ
ہو مبارک او کوبیدار ہی دل	خواہن بین یہاں سب کے آئی مصطفیٰ
کیا ہی دہلی قزاق خاص حق	خلق میں قلن لائی مصطفیٰ
کیون نہو بالائی حجاب النعم	ہی تیر فرورس فائی مصطفیٰ
عاشی یوسف دلچا کیون نہو	ہی رخ یوسفین یائی مصطفیٰ
کیون نہ مردم ساجد و قائم رہے	عاشق آن داو آئی مصطفیٰ

۳۴۲	شل آہ نارسا ہوں امی فقیر دیکھ کے کب ہوں رسائے مصطفیٰ	۱۱۰۷
-----	---	------

اول خلق عالمین ہے وہی زہر مصطفیٰ	گرچہ اخیر مرسلین ہے یہ ظہور مصطفیٰ
شمار اگر گدگار ہی جو ہی شکور مصطفیٰ	اور کفر و حق ہی نہ جو ہی کفور مصطفیٰ
سیدنا عیسا جبارنا خلیفہ	کان لنا دلیلتنا کل

گشت سرور ہم جان حبسول دجنان
 زو گئی تہا کے سبک پہنچا نہ کوئی دہان
 مجھ خدا ہی اقتدر دیکھا کچھ ایدہ اور دہر
 حسرت و غم میں روز و شب ہو چکا ہے دہان
 روح چند کو چھوڑ کر محبت بھی جا پیشتر
 دم بھی بھیاں نہیں دی جلد کہیں کچھ مجھے
 دل کو چھپے قرار ہو رحمت جسم زار ہو
 سر طیش گناہ کو اوس سے شفا ہی دوتو
 کچھ دیکھ ہو خبر کوئی ہے کہ جا کر

سب صدف عاشقان کا صدور مصطفیٰ
 جب ہوئی تو کی نو فلک کا عبور مصطفیٰ
 رہ گئی طالب نظر حور و قصور مصطفیٰ
 دیکھ ہی ہو نصیب کب مجھ کو حضور مصطفیٰ
 دوسری آنکھیں گر نظر مسکین و دور مصطفیٰ
 سوئی مدینہ کہیں بے شوق و غور مصطفیٰ
 نہ فن جان تار ہو جائی مروت مصطفیٰ
 مجھ کو کہیں سے لاکھ دو آب گہور مصطفیٰ
 دی بھی یار اقتدر شوق و سرور مصطفیٰ

مہم ۳۰

ہجرتی میں خستہ دل سے فقیر تہ دل
 اسکو زکھ شکستہ دل رہ غفور مصطفیٰ

۹

کس میں عشق سے نہ لگا تیر مصطفیٰ
 دیکھا نہیں ہے اوسکو مگر جو عشق میں
 رحمت سے کچھ خرمن کفار کو ہے برق
 بابت پیشہ قید علائق سے دور کہہ
 گرتی تھی مثل ناز میں پر خور میں
 سنگ شجر سلام و کلام و لسی قتی میں
 کیا لطف ہے حدیث محمد میں کیا کہوں
 کیا تاب ہے کہ کوئی غم سے بیان کی

وہ کون ہی کہ جو نہیں نیچیر مصطفیٰ
 پہرتی ہی ہے آئینہ نہیں تصویر مصطفیٰ
 کیا طرہ شان کہتی ہی تویر مصطفیٰ
 اور مجھ کو کہہ تو پائی نہ نیچیر مصطفیٰ
 پڑتا تھا جتنے سایہ شمشیر مصطفیٰ
 انسان کو کیا نہو گی تا شمشیر مصطفیٰ
 رہتی ہی میں لذت بقدر مصطفیٰ
 قرآن کی جو حدیث ہے نفیر مصطفیٰ

عجب ہے
 کہ صدف عاشقان
 کے صدور میں
 کون سا
 صدف ہے

کیا کچھ جزا بھی تو حق پر محمد سے اور فقیر
تقدیر ہے موافق تدبیر مصطفیٰ

۳۴۴

مکملی تلاوت جو خدا را بجھے
بشیف عالم کہے سارا بجھے
کے غم بلخ و بخارا بجھے
کے نظر آتے کتارا بجھے
استہی بلجائے سارا بجھے
خواب میں ہو جائے شارا بجھے
ز صبر یہ کیونکر ہو گوارا بجھے
دو کون جہان میں ہو خسارا بجھے
ہجر نہ ہو دامن ہے دو بار اچھے
فایم محمد ہے دوپیارا بجھے

فرقت محبوب نے تارا بجھے
کاش وہ دیوانہ احمد رہوں
تپ زدہ عشق مدینہ ہوں
دیکھئے دریاے غم جھسکا
قلعے کا ہوں میں غبارِ نعل
بجھو بلائیں گے مدینے میں ہم
گنبدِ خضرا سے جدا ہوں میں ہائے
نقدِ دل آجان جو سی کو ندوں
جائوں مہینے میں تو پھر باج خدا
سکے مری جان میں اتنی ہے جان

شہرِ محمد میں نہ ہوں انے فقیر
ہو کیسی قرب نصارا بجھے

۳۴۵

تازی ہو غزا کو شکر پائے جس کا جی چاہے
نائی بدعتی دوزخ میں جس کا جی چاہے
اول خروج باقی سے دیکھ جس کا جی چاہے
مرا ابراہیم کا اٹھائے جس کا جی چاہے
محمد کی محبت ساتھ لائے جس کا جی چاہے

دھنوس ترغیصیان کو بٹا جس کا جی چاہے
دریخت پر چہبت میں آئے جس کا جی چاہے
اردھر دنیائے فانی ہو اور سرشت کا باقی
بٹھائے زندگی بھر نفس کو نہرِ دہیہ پر
شفاعت کی رہاں چال پر قیل ہی گویا

اگر مطلوب گونا گونا گشت کی محبت کا جو جس کج و زیارت الی اور و اخلاص مر جا غبار راہ سنت جو ہی نور افزا کلن ہے یہاں تمیز میں بکیر میں تسلیم میں ہرم میت کا سب سے جنبش لب بکیر نام میں	تو خیر نام دینہ جا کے کھائے جس کا جی چاہے وہ نصرانی یہودی کہو جا جس کا جی چاہے یہ سرمد دیدہ دل میں لگا جس کا جی چاہے فرشتوں کو گواہ اپنا بنا جس کا جی چاہے یہاں تسبیح حق میں لب بکیر جس کا جی چاہے
---	--

۳۴۶	فقیر اپنے بیان کی زونالی قوت لے غزل بکیر مری آنسو بہا جس کا جی چاہے	۱۱
-----	--	----

جو ہر دم رست ہی میں میت آہی جاتی ہے تجلی نگاہ رب عزت آہی جاتی ہے اگرچہ خاک طیبہ یاد فرمائی نہیں مجھ کو معم سنت کی وہ تعظیم ہر طرف سستی میں نیکو نکر و نون پرعت کامل تیر دل ہو جا دعائے رحمت است لازم اہل ایمان کو ہزاروں اپنے عاشق آدمی یہاں آدمی کہیں جو سنتا ہوں میں سے بہت فرق ہوئی ہم عطای کبریا میں شک نہیں میں شافیوں شقاوت آہی الامان میں شمار فلیکفر	تو اب اس بہت نزدیک جنت آہی جاتی ہے جہاں شران میں یہاں شانیت آہی جاتی ہے مجھے تو یاد وہ لبر نیر نعمت آہی جاتی ہے کہ استقبال کو ہر لمحہ رحمت آہی جاتی ہے مطیع بولہ کے دل میں ظلمت آہی جاتی ہے کہ راحم پر یہاں عمان رحمت آہی جاتی ہے کہ بے عشق نبی کیا آدمیت آہی جاتی ہے تو خاک ہند میں یاد اپنی قسمت آہی جاتی ہے طلبکار سعادت کو سعادت آہی جاتی ہے کہ محروم سعادت کو شقاوت آہی جاتی ہے
---	---

۳۴۷	فقیر اپنے بیان میں اور کیا تاثیر ہوئی ہے ہست آنکھوں میں آنسو ل میں قوت آہی جاتی ہے	۱۵
-----	---	----

بے اختیار
عاشقوں کی
کے ہونے کی
سبب سے
حال میں
نہ ہونے کی

دلیع عشق مصطفیٰ دلیع عشق شمع کے
دلین سے سیر پرتی ہی چمڑوہ انور کی شکل
کرتی ہی کا دل میں غار غلطی کے غار
محو دنیا کی نظر زبردینہ برکھان
نور ایمان کو بھاتا ہے جو اکا اتباع
عشق احمد کے مقابل میں ہے دیار سیاہ
دو پہی کیا اوس مقد پر نور پرست بیقرار
شاخ خرمائی دبند ہی تو دیکھو کہتی ہے
نور ایمان کی امان حبیبی ہی اس طرح
کسی دلف ناز میں کشتیا ہوتی ہی تہ
آتش مست کی عالم میں اسبست کھان
وہ بلائی جان ہی تہ در زبان جسکی سبب
کہوں نہو نخل غسل تازہ دہی بکرا
روح ببل کہا عجب داند بن جاتی امان

۳۱۸ شمع بزم انور سے تیرا دلوان الفقیہ

حکایت ہے جو دیدار خدا کے
زبان ہی دلف دلیع مصطفیٰ کے
الف الحمد کا شان خدا نے
عیان ہر سپہر جو دکرین

ابن حنین محتاج سیر خاک منقش شمع کے
پروہ حسن دانی ہی کل ان گشت شمع کے
سجد احمد میں نور ماند سوز شمع کے
ان نغمین ہوتی گشت شمع اید شمع کے
دیکھنا کیا کچھ ہو ہوتی ہی ہر شمع کے
ہی شعاع آفتاب صبح و شمس شمع کے
طوق میں کیم ہی امان شمع گردن شمع کے
انیا کی بزم میں شاخ شمع شمع کے
جیسے جان فاس میں تہی ہی امان شمع کے
مٹ گئی جس کا رباں نکمہ تن شمع کے
قدردان کہا ہوگی یہ بزم گلشن شمع کے
بتیذل ہو باقی ہی وضع ترین شمع کے
مردم جسکا ہی حرم میں کل آہن شمع کے
ہی گل آستانہ جہان گلشن شمع کے

۳۱۹ کیا ہی شمع فی ربی ہون و غنم کی ۱۲۸

جہاں مصطفیٰ ہے اوس کا خاکے
نظر ہے ہذا مشط پر خد اسکے
نور الحمد کے تصور و اسکے
صفت ہے اوس پر بیضا ہوا کے

<p>فرزونِ دلق ہی بازارِ ملب سے مدینی کی مہو اسی ملکِ دل میں غبارِ طیبہ نے الحمد للہ جہان میں دھج ہی تو قیرِ مدوح حضورِ شافع اس شہِ دامنی میں مدینی کی زمین ایساں مخزون فنا ہو جائی نفسِ خلاص میں کاش اگر ہے قدرتِ جنبش بھی امی نفس</p>	<p>دہانِ زوار کی ہر نقشِ پا کے نہیں آتی ہوا حرص و ہوا کے زبانِ قندِ عجم سے بیزا کے رسولِ حق سی غرت ہی ثنا کے حقیقت دیکھنا آبِ بقا کے بھایت ہی غم لیے اتہا کے رضا سی کبایا میں کبریا کے لوسا مان سفر کا کیوں ہی ثنا کے</p>
---	--

۳۴۹	فقیرِ امراضِ دل سی تبتقا ہو دواہلِ جانی تا شیرِ دعلکے	۱۱
-----	--	----

<p>جسی سکینی طیبہ عطا کے تب بچر محمد کے خدا سے ہمیشہ محوِ تسلیمات رہ دل وہی دل کام کا دل ہی کہ ہر دم خدا یا رکھ تجلی میری دل میں بنا نیگی عرقِ مشہر کا کوثر یہاں یکیشم دل بیدار رہ کر حکم میں ثنا یا سے محمد قصورِ کیم زری ہر گئی سٹھ</p>	<p>خدا فی سلطنتِ ہی دوسرا کے مجھی امید ہی اکدن شفا کے نہ ہو غفلت سے پامال ہلا کے محبت جن میں کام اپنا کیا کے تنہا ہی مصطفیٰ ذاتِ ثنا کے عرقِ بزی جبینِ مصطفیٰ کے ذہبت یا رکھ کشفِ العطا کے تجلی خاص ہے حمد و ثنا کے ہوں کیا ہو سکا کیمیا کے</p>
---	---

دستی بین دستی مزارت جنگی ہر دم کہنات کے غم اور طاعت مزارت کے

فقیر اب پھر ہے تو اور مرگت پھر ان
حیات وصل طیبہ تو نے ملک کی

۳۵۰

انہی ہی عین کا ہر دم جو مزار جاتا ہے
آج اس ملک غم میں سلطان کو وہ
روضہ خلد کو اس روضہ خضر کا جمال
ہے وہاں لذت جنات تسلیم اسکے لیے
اسی غمی حیات میں اور میں تو دار ہوتی ہیں
اہل خروان ہی یہاں شان سلیم رسول
جایگا کعبہ مقصود و عالم کو رو ہی
سیرۂ تخت نشینی ہے یہاں کی اسکو
کیوں نہ اب لشکر فرعون ماحی ہو گیا
سیرۂ رکبتی ہے تلخی حوادث جن کو
ہلت اس اہل خضائی نثرینا کے قابل
جسے منقوش ہو وہ صورت کعبہ اس میں

لذت عشق محمد کو وہ کیا جاتا ہے
نہیں کو جو در اعمدہ گداز جاتا ہے
صورت خضر بیہ دل راہ جاتا ہے
غم نیست کو جو یہاں ہی جاتا ہے
کچھ زیارت کی خضائی ہی جاتا ہے
وہ روضہ منزل تسلیم و جاتا ہے
یہاں جو حرمان تناکو عطا جاتا ہے
جو وہاں خاک نشینی کا مزار جاتا ہے
قلم مدح کو موسیٰ کا عصا جاتا ہے
ذوق شیرینی منت کو وہ کیا جاتا ہے
اپنی قیمت کو تقسیم خدا جاتا ہے
ہر دم انعموں کو یہ دل قلم جاتا ہے

ہو سکے مخطوط دینے کی زیارت ہے فقیر
دل مزارت تاثیر داما جاتا ہے

۳۵۱

حرم کو قافلہ خندم سوار ہو کی چلی
محب نہیں کہ یہ ہر شک بار میران ہو

میری بھی خاک اپنی عیار ہو کی چلی
جو خوف حق ہے وہاں ہیکار ہو کی چلی

جو دیکھا بلخ مدینہ تو کیوں نہ تین الہی محسن ترا فضل ہو چہار سمنہ ہجوم لشکر حسیان آلا مان یارب مر جبت دل زار سبکی مٹی بیزار وہ چاہتا ہے یہاں نہ جانے کبھی بنائگی یہی اکسیر نسیم دزر کی کان	زبان مری یہ زبان ہزار ہو کی چلی رہ حجاز میں جو غمگسار ہو کی چلی ہم ایک آئی مٹی اور بے شمار ہو کی چلی مدینے سے جو ادھر زار ہو کی چلی جو چاہتا ہی بہت مالدار ہو کی چلی جو اس سفر میں غنی خاکسار ہو کی چلی
--	--

۳۵۲	فقیر یہ ظلم مدح اپنا کیا حیرت سرحدو پہ جو تیغ آبدار ہو کی چلی	۹
-----	--	---

ان آنکھوں سے جو مٹی اب مگر کی وہ سہتی ہے مدینے کی بحرین وصل کن کیا خلاوت مٹی نہ پھنچے ات جسکے دین بیت الہی تک جو تھے یہاں وہ دن ہاں دل مگر یہ کہتے تھے اگر سو بار نقد جان قیمت ایل مشتاق نیکون رخصت خضر ہو کشت غدہ دیدار مشہور کیونکہ ہوئی مٹی دمع زریار سے نکھانا ای جوان نخبہ فریب ان نیا کا	نظر مثل نگاہ دیدہ بسمل برستی ہے کہ گویا دیکھ کر ہر خفگی کو خوشی ہے تصیب بادشاہ ہفت کشور نگہ سستی ہے عدم ہے ہند گو یا اور مدینہ ملک سستی ہے مدینے کی زمین میں قبر ل جائے کو سستی ہے کہ حسرت ازل اند کی حیرت برستی ہے جہاں صد غیرت تحت انشہ کی سستی ہے نطاق مگر ہر دم یہ جوان ہو نیکو سستی ہے
---	--

۳۵۳	فقیر ان کا نشانہ میری غزل کو دیکھ کر اڑ جائے جن آنکھوں میں یہاں ہر دم مٹی ہو کی چلی	۱۱
-----	--	----

مدینہ دور ہے اہل ناتوان سے	تسکین بانی مجھے لایمون کہاں سے
----------------------------	--------------------------------

او تر کرنا قہرِ رندان تھے
 و تم رخصت ہو چو پہننے دیکھا
 رہون محو مملوۃ ای کاش ہر دم
 مدی بین کہان طاقتِ ارم کے
 مبشرِ میوہ فردوس کے ہیں
 جو آخر ہو گیا شہرِ بنے بن
 رہو نہیں شمعِ سان پر سو زائد
 رہاں یہ محض اک حرفِ اسلیے ہی
 وہ ہی آمدِ نیتِ تسنیم دگوثر

رہون یا رب قہرِ بادشاہِ آستان ہی
 مدینہ کس نکاوِ میسم جان ہی
 دل و جان سے لب کام و زبان ہی
 مغال ہوتی اک برگِ خندان ہی
 وہ خرامیٰ دینے آرمغان ہی
 بچا ہر فتندِ آخند زان ہی
 وہ تپ لگ جایی مہری استخوان ہی
 کہ خالص ذکرِ مولے ہو زبان ہی
 حواریان ہے رواں افسان ہی

۲۵۴

جو نو عاشق ہے سلطانِ عرب کا
 فقیرِ بچل و مین ہندوستان سے

۹

جو عشقِ کبریٰ دل کو تو بس خدا کے لپٹی
 جو ہی خدا کی لپٹی مسجدِ اہرام ہی عشق
 جمالِ حق لیے اپنی ہی عشق ہو گیا
 وہ گھمٹیں گئیں امان کوہ و صحر کے
 ہوا چینِ آہن کا چومنے والا ہے
 عزیزِ دائمی اگر تہمِ دینِ کعبہ ہے
 یہ کھیلنے ہیں افسانے لیے ابدل
 ادا بین میں ہیں بھائی بیروستہ مال

جو حبِ طیبہ ہی نو سیدِ لودرا کی لپٹی
 تو شوقِ مسجدِ اہرام ہی معطر ہی لپٹی
 ہمارے لہجہ حالِ بے دکھا کے لیے
 پکڑ کے دامنِ کعبہ دامنِ خدا کے لیے
 کہ جسے نور ہو محرمِ جہا کے لیے
 بہول جانا دعا اس شکرے پا کے لیے
 چلے تو چلے سامان کیا گد اسکے لیے
 پراس فریں بھائی ہیں انبیا کے لیے

۴	فقیر صبح کا دیوان توئی کیا کہیا : یہ نسخہ ہے مرضِ قلب کے شفا کے لیے	۳۵۵
	شفائی درو سر جانِ دلِ قہین ہو جائے کہ بحرِ شعر بھی دریا ہی نگہین ہو جائے جو خاکِ او محکم کے ہمنشین ہو جائے کہ دیکھتے دینِ احوال تو رستہ ہیں ہو جائے جو اہل کفر بھی دیکھتے تو اہل دین ہو جائے جو شکلِ خارِ دینہ بھی دلنشین ہو جائے تو آخری یہ نکبونِ شرکِ اولین ہو جائے جو آستانِ کی جا رو بہ تہین ہو جائے	وہ خاکِ در جو مرا سدلِ جہین ہو جائے بیانِ صغیرِ کلامِ نبی سی کیا حیرت ہماری خاکین پھر کیونکے بوسہ شکرِ نحو وہ راستے قدیمتائی مصطفیٰ ہیں ہیں دلِ مدینہ میں یوں کہ لہو دین کہ اوسی نکال دی شرویا دل سے ہر عاشق دخولِ غلہ میں اول ہے یہ اخیرِ ارم یہ میری ات رہیں بوسہ گاہِ حیرتِ جان
۱۱	فقیر دیکھتے وہ دن نصیب پھر کب ہو کہ پھر مدینہ میں خوش یہ دلِ خرین ہو جائے	۳۵۶
	مدینہ کی یہی نیارت کہ نصیب میں ہے مگر یہ دیکھتے کب و برو نصیب میں ہے وہاں کے پانی سے بھی گھر نصیب میں ہے اگر دیارِ محکم کے بو نصیب میں ہے کہ جسکے شروہ لا تقصو نصیب میں ہے کہہی کہتا ہوں پس جنتِ نصیب میں ہے جو چاکِ دہن لگا رہو نصیب میں ہے	یہ دیکھا چاہئے کب رز و نصیب میں ہے سلام پہا نیسے تو ہر بار عرض کرتا ہوں ہو گا پھر میں نقصِ وضوی دل کا خطر رہیگی کاہیکو پہر بادِ یہ عفو تہ ہند نصیب امتِ احمد کو کہوں نہ ہو فردوس کہہی یہ کہتا ہوں لہجہ یگانہ مقصود اکہی تا نظر ہو میں اودہ زورِ کج در

ازاق آبِ زینین دیکھیے کب تک	ہماری پیٹی کو اپنا لوہو نصیب ہیں
اٹھا کے اسکو دین میں پل کہیں لیکن	جو جسم کی امی ایمان تو نصیب ہیں
حلاوتِ یدِ غلام ہی گردِ دینی میں	وہ دوس ساتی ہی آبِ بہو نصیب ہیں

۳۵۷	ابھی اب تو یہ ہو گردِ دل فقیر سی دور
	غمِ وطن کا جو طون گلو نصیب میں ہی

محمد پر وہ جو دیکر یا کا کارخانہ ہے	کہ محض اُن کیلئے ارض و سما کا کارخانہ
اثرِ نین وہ محمد کے دعا کا کارخانہ ہے	کہ گویا آپ رہی قہر کا کارخانہ
جو ہر مومن ہی انکی زیرِ سایہ بادشاہِ خلد	لو اور احمد کس جو د و عطا کا کارخانہ
رسالت کا تو دنیا میں شہادت کیا تین	دو عالم میں محمد مصطفیٰ کا کارخانہ
سحب کیا آئینہِ خلدِ طلبِ کائنات کے ویران ہو	جو وہاں حجاج کی ہر نقشِ پا کا کارخانہ
یہ مجھ کو زبیر ہے جس سے جو نفسِ فی کما	سنو ای اختیار وہ ایک ہو ا کا کارخانہ
جہان کی کاخانوں میں کہاں ذکرِ کاخیر	جہاں نسیانِ غفلت کی بلا کا کارخانہ
وہ نورِ چشمِ باطن ہی عیارِ روضہِ خضر	کہ ہر ذریعہ ان میں اُن کی اعضا کا کارخانہ
دو عالم میں سرسبز خیر ہی خیر دو عالم میں	وہ خیر و نہرا خیر الوری کا کارخانہ
جلا کا یہین نیکی ہیں طبری کا خانہ سب	جو ہی تو بند اس دل کی جلا کا کارخانہ

۳۵۸	خسرت نہ مدح کا رشکِ خزانہ ہی فقیر اپنا
	وہ رشکِ اختیار اس میں ا کا کارخانہ ہے

مٹی پانستی ہندی مٹی آکر لگی ہوئی	کب مٹی وہ جانِ جسم کے اندر لگی ہوئی
مسجد سے شانِ روضہِ انور لگی ہوئی	ہے جی شمعِ نیلِ شمعِ لگی ہوئی

وہ رشکِ اختیار اس میں ا کا کارخانہ ہے

<p>کہ شوقِ زیارتِ تودلِ عا دل میں آتا ہے وہ فہم دین کماں حبتِ عا دل میں آتا ہے وہاں نگہوں کی زندگی کچھ ایسا دل میں آتا ہے تو گویا لوحِ عجا رب سب جا دل میں آتا ہے کہ یہاں ہر دم سہی ہر دل میں آتا ہے کہ شرماتین میں کہیں اور نوا دل میں آتا ہے کہ ذکرِ اسمِ اقدس ہی سما دل میں آتا ہے کہ یہ دریا ہی حشرِ چشم ویا دل میں آتا ہے</p>	<p>غنی بی شوقِ پیچان پر ظالم کیوں نہیں عا دل میں دل پر عومِ حرم سے انہی سر مدنی میں براہِ چشم دگوشتِ نیکو نہایتا جیتِ مصطفیٰ جس دل کے دل میں آتی ہے ہوا خاکِ حرم سے صاف ایسا دل کا آئینہ عجب کر مدینہ سی گذرتی ہی جاس میں بیانِ مصنف محمد کا کیوں ہو جامعِ باطن نصیبِ انبیاء کی ہی عشق میں دونا</p>
---	--

4

فقیر انسان کی لاکھوں عجیب جگہیں گئے حشر میں

اگر اللہ سے شرم نہ ہو نہ دلیں آتا ہے

۳۶۲

وہ جانی گویا کہ جو حشر ہی دو جہان میں عدیل ہوتے
 جو مولد و زدن اپنا ایدل و ارض ذاتِ انجیل ہوتے
 یہ درویشان سی پہر یہاں کیوں طبیعت اپنی طیل ہوتے
 جو روح و ریحان کو رحلتِ فوج و بانے وقتِ جیل ہوتے
 جو ام دارین بن طلعتِ نبی کی بی قال و قیل ہوتے
 خدا کی رحمت کفیل ہوتی خدا کی رحمت کفیل ہوتے
 جو قفلِ میزان وہاں نہ ہو کتاب سب جلیل ہوتے
 تو کتبِ ہانِ خفیف انسان کو تاب و قولِ ثقیل ہوتے
 ہمیشہ راہِ مدینہ ای کاش بہر فورِ عظیم محکو

دلیل ہوتی دلیل ہوتی دلیل ہوتی دلیل ہوتی
 فضا میں خارِ حرامان ہے جو چترِ قمر سے اپل
 تو کاش جابی بسوٹا پی وہ ہر پلیرِ جبریل ہوتی
 جو میں تہی سب جسم شکِ نیک بخت کی غم سے روتا
 تو اک جہان کو نمونہ کو شہر کا چشمِ ترکی سیل ہوتی
 وہ صرف احوال و محبت راہِ عینی کہہ نظر نہ کہتی
 جو کھل حبِ نبی رحمت ہی چشمِ دل کہ چہ کیسے ہوتی

۳۶۳	یہاں جو عمرِ قصیر پر بھی پیشہ طول لے طول فقیر کیا قصہ طول ہوتا جو عمرِ کچھ بھی طول ہوتی
-----	--

بی زیارتِ زور میں دل کہی ایسی تو تھی ہوئی زوار پہ جو بعدِ نزولِ طیبہ دیکھ کر دھمے کو ہر بار کیے شکرِ ہزار سا جو گلزارِ مدینہ میں صبا کا عالم بزمِ فردوس کیا روشنائی کے حضور پھر نظر جاگی کیا اس وہ دریا و مان حالت دیدہ و دل ہکا سے دمِ سحر جیسے اب دینِ اہل کی نظر تیز ہوتی سے سے جون جون ہوا نہرِ یک مدینہ و ہر یہ زیارت کا اثر ہی کہ میری جانِ حنین	لذتِ ایمان کی حاصل کہی ایسی تو تھی رحمتِ امد کی نازل کہی ایسی تو تھی کہ یہ آسا فی شکل کہی ایسی تو تھی کہیں وہ جو پیشماں کہی ایسی تو تھی پسنے دیکھی کوئی محفل کہی ایسی تو تھی چشمِ گریانِ حری ایدل کہی ایسی تو تھی مٹی جو اس دھندل کہی ایسی تو تھی ہو کی جالی کے مقابل کہی ایسی تو تھی جو خوشی مٹی سرِ محل کہی ایسی تو تھی نعمتِ محبوب میں نہال کہی ایسی تو تھی
---	---

۱۳۴	بجز نقصان ہوا مدح محمد سے فقیر کہ طبیعت مری کال گہمی ایسی تو نہ تھی کمال ۱۲
-----	---

ستر حق جو کہ مصطفیٰ سمجھے
 عہد سنت کو جو غذا سمجھے
 بے بجائے حجاز بہتد وطن
 اہل امرا جن دل شبانہ روز
 نظر آیا جو خواب میں فردوں
 بیت مصطفیٰ سے سب کا فر
 دو جہان میں وہ تیرہ نختہ نہیں
 اہل ایمان جسم کو ہر غم کا
 افتخار نبی یہ مدح نہیں
 آج جس میں سمار رہا ہی وہ نور
 حج کعبہ ہے اغنیاء کی اجل
 نفس کو اس سفر سے صاحب مال

عقل کل بھی وہ رمز کیا سمجھے
 راحت جان ہر بلا سمجھے
 کیا ہی سب کو ہم بجا سمجھے
 صلوات نبی شفا سمجھے
 ہم مدینہ رسول کا سمجھے
 مور طیبہ کو اژدہا سمجھے
 جو وہاں زراغ کو ہما سمجھے
 مثل منہ دوس انتہا سمجھے
 فخر اپنا یہاں ثنا سمجھے
 ہم تو اُس ارض کو سما سمجھے
 اس ادا کو وہ کیا قضا سمجھے
 جو بری سمجھے وہ برا سمجھے

۱۱	سب جن حمد و نعت میں ہے قلم الفقیر اس کی ہم ادا سمجھے
----	---

عشق جانان کو جو اس جان میں کھلیتا
 پنہ عطریے کو یا سخن نرم رسول
 تخت شاہی پڑہ پاؤں بھی کبھی کبھی
 تقدیر خان کو ہمایں میں کھلیتا ہے
 اسکو جو ستائی کاں میں کھلیتا ہے
 جو تدم طیبہ کے میدان میں کھلیتا ہے

عاشق حسن بول انکھ کے آگے ہر دم
کس مینی سچاں انس و فتنہ فوس
چنگاز میں جو کہتا ہی نہیں خاکہ سر
نالہ عشق اہی نہیں اس نے میں تو کیوں
وزن قسط اس محمد ہی بہان جب کو نصیب
جس نے کو ہی بات کی حکایت کافی
بچہ دنیا میں بھینہ ہی غم عشق رسول

غلہ کو رونق ایمان میں رکھ لیتا ہے
دل انسان کو لبیان میں رکھ لیتا ہے
کیا وہ سرخو شیطان میں رکھ لیتا ہے
ہر زیندہ غم کان میں رکھ لیتا ہے
ثقل مرغل کو میزان میں رکھ لیتا ہے
فرض و بے در شعبان میں رکھ لیتا ہے
دلو محفوظ طوفان میں رکھ لیتا ہے

۳۶۶

دودھی غمی دوران ہی جو یہ لطم فقیر
شل شکر دہن جان میں رکھ لیتا ہے

۱۳۷

کسی کو درد فلان کا نہ جنت میں لجا جائے
کہیں یہ عشق بیت اسد کجنت میں لجا جائے
حرم خاک سجدہ قصیر سیم و زند بانی ہے
لیجا جائے جب تک معطفیت کو جنت میں
عطائی غمی محمد میں تو بس امید ہی ہو
نمود بستر عشاق کا رمضان کی تہن
کہیں جذبہ بیکسچی لی ہاں تو ان کو ہی
یہ خوف من قیامت ہے کہ دیکھا چاہئے اور نہ
بجیہ کیا ہی بقیع خاص کا ہر منتہی مومن
غم گلزار دنیا ہی جو ہر دم ای غمی تجکو

میں لاشوق یا رخدا جنت میں لجا جائے
خیر خندی کو کی کہہ با جنت میں لجا جائے
ہوس کے وہی جو کیا جنت میں لجا جائے
نہیں ملکر ہو کہ وہ سر اجنت میں لجا جائے
خطاکہ و نکو مولیٰ کی عطا جنت میں لجا جائے
مینی کا کوئی لک بویا جنت میں لجا جائے
اوڑا کر مجھ کو جنت کی ہو اجنت میں لجا جائے
چین و رخ میں لجا جائے و اجنت میں لجا جائے
کہہ گاروں کو وہاں ہے اجنت میں لجا جائے
تو شوق جنت شہاد کیا جنت میں لجا جائے

حرم میں لیکتی تھی ہجکویہاں نقار حق جسطور
جو آثار رسول اللہ کو کھلائی تو کیا حیرت
وہیں لجا کی کا ش اب پھر تضا جنت میں لیکھا
کہ مجھ کو میری تاثیر دعا جنت میں لیکھا

فقیر امید ہی دیو ان تیرا دیکھ کر مجھ کو
کہ میں گے دیکھنے والے خدا جنت میں لیکھا
۱۵

دینہ مستدر آرام دل ہے
حضور دل ہوا دشوار یہ کو
جو چلتے ہی دینے کو تو چسل ہی
کہان میں زفرم و نہر مدینہ
سببت کچھ بھی ہی اسرار احمد
یہ بی احرام حج اے اغنیایان
وہان فردوس میں اونچی ہی گردن
جو ہی خط سید انور ہر وضہ
خطوط دست خور او سپر فدا میں
جو ہے عشق نبی ہی نفس انسان
نسیم ہند جگہ یوں ہے ناساز
یہ دال دل ہی ہر دم دین پر دال
ضمیر سو نیک یوں ہو راج خاص
یہی ہی نفس کو الہام تقویٰ

کہ وہان ہر ذرہ قصر کام دل ہے
خدا یا کیا ہے عالی بام دل ہے
یہ میری جان سی پیغام دل ہے
بہت مدت سے قاجام دل ہے
ہمیشہ مجھے استفہام دل ہے
غلاف غافل حسام دل ہے
یہاں حاصل جو تسلیم دل ہے
تو صبح عید میری شام دل ہے
جو نقش بوریہا وہاں دل ہے
تو تنگ جان ہی دشنام دل ہے
شیم طیب سے اشمام دل ہے
عیان اس لام سی اسلام دل ہے
کہ آخر یہ بھی اک ہشام دل ہے
اگر نعت نبی الہام دل ہے

اگر لازم ہوا عشق محمد

۴۸۱ فصل فی شرح الکریم دل سے

چس قلیہ کو قالی کی ہوا ہی نہیں آتی	رختا دیو جو مریخی یا مری نہیں آتی
بی عشق محمد جو محدث ہیں جہان میں	کیا ہی بخاراں کو بخاری نہیں آتی
یکنیم قدم سے ہی دم نصیب طیبہ	آفاق میں شتر لگی بخاری نہیں آتی
مکھو بہ تن دیدہ تر رکھ جو خدا یا	رحمت تری کی گریہ داری نہیں آتی
آسان ہی مومن کو بشارت سے وگرنہ	آیاں اجل آجی و ناری نہیں آتی
ایسا نظر آتا ہی مدینہ میں جسطور	کچھ تر نظر جان سی پاری نہیں آتی
کیونکر مجھی پہر ہی نظر آجائی مدینہ	پہریم میں جان حکیم بخاری نہیں آتی
جو فرقہ محبوبین جی سی گذر جائی	کچھ سحر کی اوقات گذری نہیں آتی
وصاف خن طیبہ ہو کیونکر خن خامہ	خن کو صفت سر و ہاری نہیں آتی
اشعار محمد کوئی کچھ سمجھے تو سمجھے	در نہ مجھے کچھ نیک شمار سی نہیں آتی

۴۸۱
چس قلیہ کو قالی کی ہوا ہی نہیں آتی
بی عشق محمد جو محدث ہیں جہان میں
یکنیم قدم سے ہی دم نصیب طیبہ
مکھو بہ تن دیدہ تر رکھ جو خدا یا
آسان ہی مومن کو بشارت سے وگرنہ
ایسا نظر آتا ہی مدینہ میں جسطور
کیونکر مجھی پہر ہی نظر آجائی مدینہ
جو فرقہ محبوبین جی سی گذر جائی
وصاف خن طیبہ ہو کیونکر خن خامہ
اشعار محمد کوئی کچھ سمجھے تو سمجھے

۴۸۲ آسان ہی ہی مشکل ہی فقیر اپنے سخن پتر
کتب رغبت تہرائی وقاری نہیں آتی

ذائقہ عظیم جان و ہر لذت مدینہ سے	کس طرف مدینہ ہی کس طرف مدینہ سے
پر خیر معارف ہی جس کی میں سن دل	وہ حذف مدینہ ہی وہ حذف مدینہ سے
کا خدائی نہایت عظیم شک میں سجدہ میں	وہ محبت مدینہ ہی وہ محبت مدینہ سے
خبرہ ذرا اسکا ہو کیونکر شک وئی بدر	بی کلف مدینہ ہی بی کلف مدینہ سے
ذائقہ شرف کو میں سی ان تو بطن پر	وہ شرف مدینہ ہی وہ شرف مدینہ سے
شتر لگی ان آیاں میں پناہ رحمان میں	وہ کشف مدینہ ہی وہ کشف مدینہ سے

ہی سیات موت اسپین قبر خلد ہی کیا کہہ
بحر جست حق وہ جویش زن ہوا ہمیر
جو صفوت ناجی بین امت محمد کے
ہاں مدینہ کا فی ہی گو جہان ویران ہو

بی تلت مدینہ ہی بی تلت مدینہ ہی
بسیں کشتہ نہ ہی سپین کشت مدینہ ہی
پہلی صفت مدینہ ہی پہلی صفت مدینہ ہی
وہ خلف مدینہ ہی وہ خلف مدینہ ہی

۱۳۰
ابتودل کی آنکھیں گھول اٹھ فقیر عابدی دیکھ
کس طرف مدینہ ہے کس طرف مدینہ ہے

جو نور ذات نیر آفاق رہیں میں ہے
آنکھوں کو دل کو دور سی بیتاب کر دیا
اید و ستو وطن ہی نکل جانے دو کہیں
بہولیں گے کب تارقی مصفوفہ سی لکھت
کیونکر ہجوم شوق مدینہ ہو مختفی
داخل ہی وح جو مدینہ کی جسم میں
کیا پیش پس میں ہی کہ اہل پیش پس نہیں
کیون زخم نشتر گل نبل بھی کھائی وہ
جو کہہ ہی سحر شہر محمد میں حال دل
عاشق ہوں میں جو سن گلو سوز دل کا
شاہ محمد میں ہیں وہ عاشق رسول
کیون محسب نہیں بھی ساری بدعتی

وہ نور بوقبیس کے ادنی قبس میں ہے
کیا تاب برج سبزی کی عالی کلس میں ہے
بس کہ کہہ کہو نہ جس کی دل کی پس میں ہے
جو سنگ آستان محمد کی مس میں ہے
قریہ دل جو قافلہ بے جرس میں ہے
یا کسکی بو دہان وہ ہوا کے نفس میں ہے
چل ی غنی مدینہ کو کیا پیش پس میں ہے
بستر جسے نصیب ہاں خار و خس میں ہے
کب وہ فغان و نالہ بلبل قفس میں ہے
پروانے کا عاشق یہ وح گس میں ہے
مخدومی جہان نصیب اس میں ہے
جو چوری جہان میں دیکھ پس میں ہے

دھو ڈال اسکو زمرم تو بہ سے ای فقیر

۱۳۰
نفس بن اک
معاذی رسول اللہ
مکے امداد و سک
کسین ابوالک
پشت خدین
مغول درویش
نارنگہ

۳۴۱

آلود تیرا دهن دل کن قفس پین ہی

۹

یہی ہستی رفعت ستانِ نازی کا نمونہ ہی
 تنہائیِ دو عالم کی ورازی کا نمونہ ہی
 کہ وہ بھی اک درِ شاوِ حجازی کا نمونہ ہی
 رسولِ مہدی العاقلِ تاعویٰ ہی کا نمونہ ہی
 کہ یہاں جان بازی اور عشق بازی کا نمونہ ہی
 رسولِ مہدی مہمانِ نوازی کا نمونہ ہی
 کہ اوس قہار کی اک نیازی کا نمونہ ہی
 جہاں آج امامِ فخرِ رازی کا نمونہ ہی

یہاں بہنِ دہلی سرفرازی کا نمونہ ہی
 مریہ دورِ سی ہی محض ک خطا ہی دور
 رسولِ مہدی دربانِ بینِ ثبوتِ خلد کی جاز
 مزا ایمان کا ہر دم تازہ ہونا اہل ایمان کو
 شویِ لاسی مہشِ لیس شعی تداہیل
 کھلا رہنا دہرِ فردوسِ عرفان کا مدینہ مین
 سنوای اغنیاء شداد کا نمونہ کا قصہ
 بیانِ رازِ عرفانی کو ارشادِ شہیدِ احمد

دعا

۳۴۲

بیابانِ سی ہی تیغِ بہن کا فردن پرآج

۹

فقیر اپنا تسلیم بیعتِ مخازی کا نمونہ ہی

پارسی زیادہ ہوتی ہے
 توصیفی زیادہ ہوتی ہے
 آشنائی زیادہ ہوتی ہے
 کب ہمائی زیادہ ہوتی ہے
 لہر پر آئی زیادہ ہوتی ہے
 جیسائی زیادہ ہوتی ہے
 دلربائی زیادہ ہوتی ہے
 ناروائی زیادہ ہوتی ہے

جب رسائی زیادہ ہوتی ہے
 بے ریائی زیادہ ہوتی ہے
 ہاشناسی دین کی دسیا ہے
 زانِ شہرِ نبی سے خطِ ہما
 آہ کیا ضبط ہو دینے میں
 کاش مہج جاؤں میں مین جہاں
 پوشیم مہوش میں کب حضورِ شہابک
 اغنیاء کیوں روانہ ہوتی نہیں

تجکو کو بکر سک بدینہ فقیر
خود ستانی زیادہ ہوتی رہی

کیا ہی نادم غنیا پیش اجل ہو جائیں گے
وزنِ کوہِ زر کی طاقتِ مگر ای اہلِ زر
ہوتی جاتی ہیں مری لغو ظا اگر نقشِ قلوب
بی محل ترتیب قصرو بام ہے جنگو بلا
ہی غم تو حید و سنتِ حرصِ نیا کا علاج
ہند میں آئیں مہینی کی مہاجر کس طرح
قرب یک خرمای طیب ہو جو حظِ اغنیا
دیکھیں کس دن لبِ نیرِ رسول اللہ پر

طالبِ صحبتِ خدا بی محل ہو جائینگے
دہنِ کعبہ پکڑ کر ماتِ شل ہو جائینگے
ضربِ ہم کی طرح ضربِ المثل ہو جائینگے
قبر میں جا کر وہ کیا ہی محل ہو جائینگے
بی محل کس طور بی طولِ ال ہو جائینگے
اہلِ غنیمت کیا ہو خواہ فصل ہو جائینگے
انکو یہ انکو رہ گندلِ غل ہو جائینگے
صبر کی جو زحمت کھائی ہیں غل ہو جائینگے

ہی سخنِ مجذوب احمد کا تو عالم میں فقیر
جاذبِ ہر دل یہ شعارِ غزل ہو جائینگے

ہی رحمتِ جانِ غمِ نہان کی اسیری
یاں وسعتِ فردوسِ ایمان کی اسیری
آزادی دارین کا سامان ہی والد
افسوس غنی بی سقر کعبہ صد افسوس
تھی قیدِ کنیری بچے خاتونِ زلیخا
دکھلا دو کہیں صورتِ خاشاکِ مدینہ
انسان بنایا تھا تو ایک اس جہان میں

آزادی ہی دامِ غمِ جان کی اسیری
بلبل کی مائی ہی گلستان کی اسیری
بیانِ شہک طاعاتِ انسان کی اسیری
قیدِ زورِ سیما وِ مسلمان کی اسیری
تھی حضرت یوسف کو زندان کی اسیری
ہو جسکو کسی نجبِ مثر گان کی اسیری
انسان کو نہوتی کہی سیان کی اسیری

الحمد للہ
الکامل
مصدقہ
مصدقہ
مصدقہ

سنت ہی محبوب را بغیر کسی گویا	لاوی ہی ہے اس جن کو سلیمان کی امیری
جس دل میں سما جائے بیابانِ مدینہ	بھگن نہیں پاؤں نالہ فغان کی امیری
درونیوی دل کی لپی تین شفا ہے	اس دروگر درود ہے دہان کی امیری

۳۷۵	سردم ہے یہ مزیا در فقیر اب نہو یا رب
	ہجرِ حسد میں اور یہ حسد ان کی امیری

عشقِ محبوبِ خدا ہی خود رضا کی عاشقی	ایسی عشقِ مصطفیٰ ہی کبریا کی عاشقی
ہای غمی تابِ جمالِ روضہ النور کہاں	دینِ فغانِ اوس اُسی کی عاشقی
امی جو ابرِ بندۂ ذوالقدر و العزیز	اصدا صدودہ خدا اُسی صلی کی عاشقی
یوں خبر دیتی ہیں قرآنِ خیر ازل سی ہی	حسنِ خیر الانبیاء پر انبیا کی عاشقی
ایک وہ ہیں جو غید میں حرم میں اتھن	ایک وہ ہیں جنکو ہی زلفِ تو کی عاشقی
ایک کا خونِ شہادت ہے گریبانِ سرخ رنگ	ایک کو ہی دستِ رنگینِ جنال کی عاشقی
ایک کرتی ہیں ادا ہر وقتِ حکامِ رسول	ایک کو دلبر کی انداز و ادب کی عاشقی
ایک دم دیتی ہیں سنت کی ہوا پر کھین	ایک میں اور ہر بحثِ حرمِ حق کی عاشقی
عشقِ باقی عشقِ باقی ہی کرِ شل خود	پیانِ فنا کی عاشقی کر کفرِ فنا کی عاشقی
ایک میں جو دہنای تجرِ تسلیم و رضا	ایک میں اور نفس کی ہر شہنا کی عاشقی

۳۷۶	ہا یہ حسینِ قدیم ہے حسنِ محبوبِ الفقیر
	عشقِ محبوبِ الہی ہے خدا کی عاشقی

حسبِ احمد ہے جو نساں ہیں یا جن خالی	اُن سے رہ جائیں کے جنت کی ساکن خالی
ظاہر آباد مریاتی ہیں جو باطن خالی	رہتی ہیں روتی ایمان ہی وہ مومن خالی

شفاعت و مہدم و بان ہوئی قبول
بہت تر دامن سے اپنی امت
نزدل رحمت رحسان ہم پر
عجب شے لائی ہے تان نبوت
میتسرجس کو ہو خاک مدینہ

سید احمد ہنسائی کیوں بن جائے
یہاں آنسو ہپائی کیوں بن جائے
گناہوں کو چھپائی کیوں بن جائے
جہاں بان لائی کیوں بن جائے
وہ طیر گل بسائی کیوں بن جائے

۳۷۸ فقیر المذوق مصطفیٰ مین

۹ غزل ہر دم سنائی کیوں بن جائی

یہاں آرزوی دل توجہ صریح چلے
رہ رو کی یہاں مقید بدعت ہزار ما
ہر دم تہی یہاں جو سنت عالی کی مقتدی
طوبی کی روح آئی نخل مدینہ مین
کیا دور کی بلال ہوئی عارف رسول
کیا اہل سکنت کی درم کی طرح کہیں
شوق شرای ذرہ شوق رسول مین
اسی نفس اپنی چلنی کی دارِ فنا سی جیوت

ای اغنیاءم کی طرف ہی کہی چلے
دو رخ مین گویا باندی ہو دو رخ چلے
گویا وہ را کہیں جبل بختی چلے
مکے سے جب حیات دو عالم نبی چلے
جو جہنم بولہ ہے قریب جہی چلے
ان لہیا کیو لیکی اود صفر فرہی چلے
گر دوں چلائی گردِ مریم شیری چلے
عبرت ذرا نہیں کوئی آئی فی چلے

۳۷۹ چلنی کی من اب آگئی اسکی تو لیں نہیں
پھر یہ فقیر سوئے عرب یاغنی چلے

۹

گل کہی ہر خندان بوقیاس پاک دامن سی
رفو پو جائیں ساک و حسیت کچاک دامن سی
سمائی کہی سی جو مہر کینہہ بنی تان بان ہو

گل فردوس جہاں گونج کی خاک دامن سے
جو بیت المدوی اک تار اپنی پک دامن سے
تو آڑ جائی ہم تر دامن کی خاک دامن سے

بہت رستے آتے یا نہیں ان بہت امد قبائلی سب کیا ہی بی زیارت آگنی گویا بنانی لکی رضوان کیا محب نواب و ماحلد ابوبکر و عمر عثمان و حیدریوں میں سب دین چھوڑ دینے لیت یا الہی ظاہر باطن	نرکی بٹکیو نکر دین ننگ دھن سے نگار کہا اپنا خون آفتاک دھن سے اگر جہاں ہی اُحد ہی خوشننگ دھن سے کہ ہوتی ہی جوڑت بیت پر شک دھن سے رہی یوں اس کجا خاص کا اور دھن سے
--	--

۳۸۰	علاقہ فی فقیر المد رکھا ہند میں تھیکو جو یہ دامن نہ ہو تو کیوں نہ ہو بیباک دھن سے	۹
-----	--	---

نہ خلوت اور نہ تنہائی بلا ہے جہاں سی صبر ہے انعام مولے خلاف دین حق میں نیک نامی مطیع مصطفیٰ ہے شیخ آفاق یہ ہر دم یوسف سنت پر ای نفس جو میں یہ قابل تکیث ان پر یہ کیونکر قدر دان جن ہو جائیں خدا یا مہدی موعود آج جائیں	یہاں تو جلوت آرائی بلا ہے مدینہ سی شکیبائی بلا ہے یقینی مثل رسوائی بلا ہے یہاں خاتی و مرزائی بلا ہے ترا عزم زلیخائی بلا ہے وہ اعجاز سیجائی بلا ہے کہ ہر نادان کو دانائی بلا ہے بہت آفاق میں آئی بلا ہے
---	---

۳۸۱	فقیر آثار احمد پر فدا ہو خیال رسم آبا ئی بلا ہے	۱۳
-----	--	----

تلمیح کی جب تک ہی روانی باقی یہ یعنی نین جوانی کی یہ ثانی باقی	گویا کفار سی ہی حرب سنانی باقی یعنی جی ص کپیری میں جوانی باقی
---	--

۱۰
نور محمدی
پیدا ہوا
بیکر نامی
ابن ادیکے
نکاح کا
ہوئے

مکتبہ اسلامیہ کراچی

مکتبہ اسلامیہ کراچی

مکتبہ اسلامیہ کراچی

حشکی زہد میں تر دانی نفس نے اے
لکھ چکے میرے سب اعمال توشتہ ای نفس
لائی جب ام کتاب ام قمری میں امی
پوچھ کر کشت تبر محمد کو جو یہاں آتی ہیں
اب تو مستی میں بہت تارک بہت جسطور
کیون نہوش زینا دل عالم بیتیاب
لینے ذرہ بطحاسی جو چہشتہم ہوا
اب کہان کہی کی وہ صورت اداں جلوات
باقیات ملای کالش مری ساقہ زمین
نظم عشق نری سی مری یازب تا شمر

بحر حسیان میں پھوڑا کہیں پانی باقی
گھگیا تجکو بس اظہار رزبان باقی
نری کچھ یہی کسی کی ہمہ دانی باقی
باقی ان کی لپی فانی ہی توستانی باقی
نہیں رہتی یہ نہازی تہستانی باقی
مرح محبوب ہی یہاں یوسف ثانی باقی
اس کو لپکرسنی نہی اسکے لگاتی باقی
رگہی حالت آہنی دفنا فی باقی
غیر باقی نہو جب مونس باقی
رقبہ دل کی نہی فیض رسانی باقی

۳۸۲

جان دی مدح نبی کہتی ہوئی تو نے فقیر
حشر تک کیون نہی تیری کہانی باقی

حضور روضہ گویا جان سی انسان خیر
مدینہ میں کہتی تھی کالج ارمان خیر
مستی اعتدال ب در عشق مصطفیٰ خیر
اسیر حضرت یوسف کی تہیٰ نیر لب خندان
لکا لاجالی جنت کوئی تاہی تو کیا گری
ان قہر نہیں کا سار تیرے نوافل میں
ہو اسی کو شرا حمر کا ہے تشنگام شوق

کہان میدار کی ای دین حیران خست
ہوئی خست تو یہ غلامک تن ہی جان خست
یہ در آہی دو آس ہر در مان خست
کہ خاتونی زینا کی سہ زندان خست
کہان شہر رسول اللہ سی سان خست
مدینہ میں عنایت کی طرح ذی شان خست
خضریٰ ہی خیال چہ چہ جو ان خست

غناسی ہیں جو تردد میں بیان دہر گئے
 حضور و خدمت میری گوش دل میں تھی نہ گھٹا
 غبار و روضہ انوری کیونکر اذن حاصل ہو

قیامت میں ہی انوری کی دامن خست
 ہماری قربت کیا تجھ کو اب شایان خست
 کہ بندہ دھو جائیں اگر کوثر خزان خست

۳۸۳

فقیر مضطرب کو کاش ارشاد مدینہ ہو
 کہ بہر جبین کے آئی کشتہ خزان رخصت

۱۱

ہماری ابرو وسطی ہر اک طعنیان خست
 اگر نسیان کس انسان نسیان رخصت
 غبار طیبہ ہی وہ ابرجست ساری عالم کو
 چلای غلبا تم چل چکی جو یوں سمجھتے ہو
 یہاں ہر آرزو ممکن سمجھ کر ہم تو غافل ہیں
 بچو شرک بدعت لہر ہم ہی ہوں بیو ہیں
 یہ نجم شمع وہ ہی رہنما لی راہ علیین
 یہ قرآن کی منازل میں شاہ ہر شبانہ روز
 دل معین ہو کون کی مدینی کسی کہی غافل
 بشکل شمع جان تھی ان سبھت جبین

ہماری کشتی سنت بطونان خست
 تو پہر دنیا کی سلاں ہی سان خست
 کہ جس آبروی چشمہ حیوان خست ہے
 ابھی ہی جان خست جو زر ہمایان خست ہے
 کوئی دم میں یہ عالم مکان خست ہے
 تو اس پہر قبول صورت ایمان خست ہے
 کہ سبکی جسم سچین کشتیاں خست ہے
 کہ مت کو رو و منزل فان خست ہے
 دل رعیل ہی کہ بھیر کفان خست ہے
 فرور کی ندا آئی کہ ہر مہان خست ہے

۳۸۴

یہ جو شرک و بدعت کا بیان نظم مجھ کو بھی
 فقیر السہ طفیل حضرت حسان رخصت

۹

یوں دل میں طعنیہ تنویر بڑھ گئی
 غریبیت میں جو دل از او غمی ہیں

گو یا صلوات عید میں تکبیر بڑھ گئی
 فک رقابت مری متہ بڑھ گئی

میں نے غنی ہونے کا
 سے اگر کوثر خزان
 چاہتا ہوں
 انوارت اور خست
 ہے ان کو

ہر ذرہ جیسا قصر و منفرت ہے آج
کب عکس وجودہ روضہ ہوا نصیب
دست دعائی و دل پرینہ دراز بین
پل کر حرم میں سخن سہوا ہو کر ادا
ہو کر می مدینہ سی اصحاب گرفتار
ہی خط سبز عارض النور پہ پاک و وہ

کیا خاک طیبہ سی کہیں کسیر بڑہ گئی
جس سی نیامن و چو طبا شیر بڑہ گئی
کیا دست غیب میں کراگیر بڑہ گئی
ای نس یہاں خود کی خیر بڑہ گئی
دارین میں سعادت قطب بڑہ گئی
قرآن کی بیان کو فہم بڑہ گئی

۳۸۵

تیری غزل کچھ اور ہی عالم میں ای فقیر
یہاں ہر غزل سی گوشت ل بڑہ گئی

۳۸۵

جب رحمت رحیم کی قصیر بڑہ گئی
ویران ہی دل جو فکر عمارت میں ای خنی
اہل تہوا کو یاد نہیں نفع صور حیف
اک وہ بین مشت خاک مدینہ ساد میں
ہی رفعت قصور یہاں پست فطرت
جاتی ہیں میری نظم کو سکر وہاں بہت
وہ اک بقائی نفس یہ اسلام کی حیات
دونوں جہان میں کون مستحضر نہیں ہوا

ہی ہی ہماری اور ہی قصیر بڑہ گئی
افسوس ہو گئی تمیز بڑہ گئی
کیا لذت صدائے مرا میر بڑہ گئی
اک وہ بین جنگوب قاطیر بڑہ گئی
جتنے قصور بڑہ گئے قصیر بڑہ گئی
کچھ اب تو میری آہ کی تاثیر بڑہ گئی
آب بقا سی آپ کے شمشیر بڑہ گئی
عشق محمدی کی وہ تسخیر بڑہ گئی

۳۸۶

عطیر دماغ گل ہی مری نظم ای فقیر
عالم میں میری خود کی تجسیر بڑہ گئی

۳۸۶

لب کو شرم و اور پشیم فردای ہستیابی

یہ دل شرم میں ہی باہمی ہمای ہستیابی

<p>جو دنیا کی محبت میں ہیں یہاں رسوا میتابی محبت آخرت جو ہیں وہی میتاب رہتی ہیں مبارک ہو وسیلہ رحمت فردوس کا اونکو ہزاروں گوشت کی نام ہی جگاہی تھا آج مطاف کعبہ میں شکر عبادی کا سٹ رہ جای وہ ارض ذاتِ غل ایسی طباشیرِ دل ہی سکونِ عرشہ شہاب کا آئینہ ہی گویا سنو یہ سئلہ ای صبح عشاق رسول اللہ جو وقتِ بقراری میں یہاں کی ساز و سامان نسیمِ اضطرابِ عشق ہی آفاق میں جس سی مری اشعارِ جیسے دل میتاب ہوتی ہیں</p>	<p>بہن آنکھ عقلت غایتہ ہی غوغائی میتابی کہان دنیا کی یاد و نگاہیں پاری میتابی رسول اللہ کی جسدِ پیچیدہ میتابی وہ قافِ قلب میں محض ہی یہاں تھا میتابی یہ جہم ہی اس خم میں زیرِ پای میتابی کہ دامنِ برقِ عرق ہو جاتی ہی تھی میتابی وہ دیوارِ مدینہ قلب کو اقتضای میتابی کہ میرا سترِ دل ہی مفتی فتویٰ میتابی تو محض آنکھ کو سیادگی ہی کالا میتابی وہ اپنا غنچہ دل ہی بہارِ آرای میتابی مری اخبارِ میتابی میں ہی انشای میتابی</p>
--	--

۱۱

فقیر اپنی کئی کلک ہے افغان نیز عالم ہی
 کہ مثلِ مینی جہان ہی پیرِ فغان ہی نامی میتابی

۳۸۶

<p>کہیں اک شبنمِ طیبہ ہی ہوا بجائی میتابی بیابانِ احد کی یاد میدانِ قبا کا خم طوافِ روضہ اقدس میں دیکھو شبانہ روز خیالِ وقتِ خیرت سے تو بالابی دل ہر دم دینی کا غبارِ آرام جانِ دل چسپیدون کو کہان شوقِ سفری سیم و زر کی بت پرتو نکو</p>	<p>زمینِ دل مری یارب پر غبرای میتابی مجھی کہتی ہیں یہاں آواں صحرا ہی میتابی نہ و خورشید سی آفاق میں انشای میتابی مدینہ میں جو میتابی تھی وہ بالابی میتابی وہ مثلِ ابرِ رحمت ہی عجب سفت سی میتابی کہان دن و نون کو طاقتِ احیای میتابی</p>
---	---

بودن تیا ہے اس میریت کی جذباتی بین
 نقای راجت نیالائی جان نکیو نکر ہو
 سکون وصل رہہ فدا جو عشق احمد میں
 زیادت کا زیادہ انہرا احسان بھی رہی

کس طرح بھی بی آب ہی ہتائی میتابی
 یہاں ہی جس خواہ خاص میں القائی میتابی
 نگاہ دل ہی دیکھی چہرہ زیبائی میتابی
 جوڑی حسان میں بایں عقل حسائی میتابی

۳۸۸

یہ ہکو تاب رویت کی بشارت ہی فقیر احمد
 جو میتابی فدائی دل ہی دل شہید آیتابی

۱۳۱

موصطفیٰ کی مہربانی
 یہاں تو ابتدائی شکر شوار
 بنائی پاک میں ہو کو نظر کش
 لیس پہنی نہ کوین خیرین
 ہر ترے دل عشق نبی میں
 خبا ربیبہ ہی ہر کشتل سبز
 وہ گویا نغمہ جو رہ جان تھا
 خدا اور مصطفیٰ ہی مہربانی
 یہ کا جو جسم ارجائی حرم کو
 یہ عالم میں اثر ہی مصطفیٰ کا
 بنائی قمر و روح قصہ فردوس
 جی قدیم یار بنائی انیسین

سیر اس رہی خدا کی مہربانی
 وہاں کس انتہا کی مہربانی
 رہی ایسی ہکا کی مہربانی
 کہ سے خیر الوری کی مہربانی
 یہ اس آہن باکی مہربانی
 یہ اس آہ بتا کی مہربانی
 ادنیٰ کی بنو آ کی مہربانی
 رہی چہر حیا کی مہربانی
 جو ہو اس کہر باکی مہربانی
 جو ہی عشق صفا کی مہربانی
 شفیع مجتبیٰ کی مہربانی
 تری جو دو عطا کی مہربانی

۳۸۹

دعا میں ہی فقیر احمد یارب

ہو پھر دعا کی مہربانی

۱۳۲

نورانی کی
 فقیر احمد کی

نورانی کی
 فقیر احمد کی

یہ نفس یا دلی الالباب کس خیال میں ہے
 طبع جنین اس کو مصطفیٰ جو نہیں
 وکہا دون ہسکو میری کمی ہو کپاش اکدم
 خلو جزن قمری غلاف عزت رسول
 نہ گر پڑی کہیں گردون گناہگاروں پر
 ہماری آبلہ پانی دکھا دے سکونی
 سکون ال ہی وہ آئینہ حیدر رسول
 حیات دل میں نکل بغیر خاک حرم
 سرب راہ مدینہ تو دیکھی گل کی ذرا
 جو دو شمع دینی ہی دکن آفتاق
 وکہا دوپہ ذی الفاظ بحر شمس اسکو
 غزل سرائی مدحت ہی کا سر فرما

خدا کی یاد کی کس جو کس خیال میں ہے
 اسیر مسجد محراب کس خیال میں ہے
 جہان میں عیب مہتاب کس خیال میں ہے
 جہا میں نور شہزاد کس خیال میں ہے
 یہ خوف ہے کہ یہ دولا کس خیال میں ہے
 تیرا حلیہ اصناف کس خیال میں ہے
 یہاں یہ صدام کیا کس خیال میں ہے
 یہاں یہ ماہی بی آب کس خیال میں ہے
 وطن میں ہزل پیر کس خیال میں ہے
 وہ زلف حور کا تلاب کس خیال میں ہے
 جمال آب ویر ناک کس خیال میں ہے
 یہ کہد و ناخن مضرب کس خیال میں ہے

کلمہ شاد
 خوشنویس
 کتب خانہ
 دہلی

۳۹۰

خیال خاطر محبوب چاہیے ہر دم
 فقیر خاطر احباب کس خیال میں ہی

۱۳

جدائی میں ہماری چشم لبریز رہتی ہی
 یہاں جنت نبی یوں نور دل ہی ظاہر ملن
 طواف مرقد انور سے دیکھتو بقیس ہو کر
 غبار شہر احمد سطح پیر تا ہی آنکھوں میں
 وہاں نہر رنگ جان جگر کس بحر رحمت ہے

ہمیشہ لوں آہ بے اثر لبریز رہتی ہے
 کہہ میں صبح آب گہر لبریز رہتی ہے
 ضیاء سے یکسر شمع قمر لبریز رہتی ہے
 کہ گو یا شیر میں فخر قمر لبریز رہتی ہے
 اُدھر لبریز رہتی اُدھر لبریز رہتی ہے

۱۱

<p>کہاں نام دینے کے دل کو ضبط کی جاوے جو دم دم دینار میں بین اختیار مردم جو مردم یہ جام زندگی لبریز ہوئی کو جمال تل پیدا کی جیسے جو کہا یارب اصول نقل طیبہ جو نہیں کو شکر لکنا رہیگی یاد دہشت میں رسول اللہ کی سجد کتاب مع سی و اہل جہان کا عذاب ہری</p>	<p>کوہ الہی آہ و زاری شیر لبریز ہوتی ہے یہ کیا انہر بہین نلہ مستقر لبریز ہوتی ہے تو فیتلہ کوہین پھر کیوں لبریز ہوتی ہے کہ ظلمت کی بیان میری بحر لبریز ہوتی ہے کہاں جی ہر صراحی بحر لبریز ہوتی ہے کہ یہاں رحمت ہیں بشر لبریز ہوتی ہے تو رحمت اور میں کل نظر لبریز ہوتی ہے</p>
--	--

۳۹۱	فقیر اکبر سی لعل رسول اللہ میری پاس فقیر میں بھی میری کان زرد لبریز ہوتی ہے	۹
-----	--	---

غزل مشقت ہندی شوق رسول عزیزی جلیہ صلوات اللہ علی

رسول اللہ کی جن دل میں ہر دم بختیاری ہی
 وہ دو لختہ دین ہی جیسے یہ انعام ادا ہی ہو
 دیش نبی کی جاوہون اور ہول پیر کی
 دیا شاہ میں عزت لگا کی خاکساری ہو
 جا کے من میں ج رہی احمدی کی ہست
 دین جی کہ میں سے اور کچھ ہو اکی ریت
 دہی عاشق ہی بول ابی تو غنہ داری ہو
 ساغی واکے بات ساغیا ہے وہ نبی
 کلام سلفے ہی بان کلام پاک پری ہو

دیکھو نہیں سہل کا تو سہل جاؤں پہول جسکان میں ہو ہون کی دہول میں پہول

مری حق میں تو بیہوشی و مانگی ہوشیاری ہو

ہماری مدینہ دوسری چین کہان سی ہوئی ات پہلون کی ہون ہی تندیادی کہوئی

کہ مثل زلزلہ یہاں جنبش باد بہاری ہو

بستر و یہ سجائے کے جو اترائے آج نیہ نبی کے کانہی اوڑھے آوت لاج

یہاں ہر اہل زینت اس لباس میں عاری ہو

یاد رہی ہون کا منا اور نت ہو دوسری چین یارب نبی سیتیں ہا کروں دن رہیں

مجھے اوس معبد مختار کی بی ہتھیلیاری ہو

تج کر بات رسول کی جو کرتے ہیں پاپ سن سن میری بولیاں اون آوتے تاب

۳۹۲ فقیر اس ملک میں اک تو ہی تلمیذ بخاری ہو ۱۱

شکر خدا ہزار بار امیر خفی ہوا علی

جسم کی قید چوڑ کر راہ مدینہ کیوں نہ لی

بستر سنگ و خشت سے غیرت فرش محملی

منہ سی لگین احیان جبکہ ہی رنگ صندلی

شاخ امید دل مری غیبیہ میں پہلی

پانی گل مدینہ کی تج کو صبا جدھر گلی

اس قدر نگاہ شوق آنکھ دہان نہ کیوں ملی

پہر تو یہ قلب پر گناہ عکس نبی ہو ولی

اسی دنی کو کس طرح سہل ہو ترسہ علی

۱۱

آنکھ نہیں اپنی پہرتی ہی شکل مدینہ کیا پہلی

ہوئی دواع جان کو یہاں کوں بھر کیوں ہی یہ

عشق نبی سی نم لاج ہی اوسی مدینہ میں

ہو سہ جو تھا نصیب یاد مدینہ میں جو تھیں

نخل مدینہ کی ثمرات لگے ہزار شکر

صورت کے کل ادرا ہوش و حزد میرا دہر

گیتے ہی گیتے ہوتی جو جالیوں میں کہی تو یہ

سہر مدینہ سی مدام گر میرہ دل ہو ستفید

نالہ دل مزار سا کیونگی برج سبزنگ

گو یا دم و دای قیامت گذر گئی
ایجان تو ہی کیوں نہ بدی بن مرگئی
میں کیا کہوں کہ میری کہانک نظر گئی
کب میری دل تلک مجھی اپنی خبر گئی
گو عمر بھر یہ آہ مری ہے اتر گئی
لینلی جمال لیل مدینہ کہ بہر گئی
خاک مدینہ جبری آنکھوں میں بھر گئی
قربان جب یہ لذت خواب سحر گئی
ہر رات شمع روضہ عجب گل کتر گئی
یا ہر نگاہ شوق زیارت کہہ گئی

نایاب ۱۲ جلد ۱۲

گذری جو روزِ حیرتِ مین کیا کہوں
عمرِ دراز کی جو تمننا سختی حسد مین
اُن جالینوں جھانک کہتی تھی چشمِ دل
جب یہ خبر ہوئی کہ مدینہ قریب ہے
خوف و زجاکِ دین وہی آثارِ شکہ ہی
مجنون کی شکل پہر دل مفتون ہی بقرار
روتان تھا کہ محل بصیرت یہ بہ بجائی
تھا دل کہ صبح وصل مدینہ میں کیا مزا
ہر گل سی اسکی خارِ گل کا چراغ گل
وہاں ہر طرف جدارِ مقدس پہ سی غلاف

نایاب ۱۲ جلد ۱۲

چل اب تو رہ گذرین محمد کے دن گذار
یہاں ای فقیر عمر بہت سی گذر گئی

۳۹۵

جو تپلی آنکھ کی ہر خطابی تاخیر پھرتی ہے
کہ لذت کو وہ دینِ مٹل جو تیر پھرتی ہے
عبت برجِ فلک میں آہ بی تاثیر پھرتی ہے
کہ گویا ناز سی اک حورِ باوقیر پھرتی ہے
بجائی خاکِ مان اڑتی ہوئی گیس پھرتی ہے
سفید عینِ صبر آنکھوں نئی وہ تعمیر پھرتی ہے
زلیخا مصر کے گلین گو یا پیر پھرتی ہے

نایاب ۱۲ جلد ۱۲

یہ آنکھوں میں مین کی کہیں تصویر پھرتی ہی
بیانِ آبِ مدینہ کی جلالت کا ہو کیا مہی
کہاں روضہ خضر کہاں ایک ہواں دل کا
مدینہ کی ہوا خوشبو سی یوں چلتی ہی اتر کر
مہرِ چلن سی مین زرخا صحنِ بنا دل کو
سفیدی پھرتی ہی تعمیر پر ہر جا دیکھو تو
مدینہ میں چن مہی کو یہ روح ضعیف اپنی

عالمی شہرت یافتہ
میر تقی میر

ہر پتہ غافل کو کھو ہی جتا دیتا ہے ہر انجام
مدار اپنی قیام دل لگی وہ دور پر سبز
نگاہیں حلیوں میں چلے جائیں مین پر پر کر
مدین کا سفر پر ہی مقدر ہی کہی یارب
لا ادر خاک میں اک روز یا اللہ میری خاک
نگاہ و غور نطال پر ہی کیونکر دینے ہے
قصود اہل ناپی ہتھائیں شہاک طالع دوری
کما نذر نبوت کیوں ہو کفر و یا غرق
روان ہی ہندو من روح محمد میں قلم میرا

وہ ان گویا لاش خواہن قہر پر تہی ہے
ہماری ہمتاں جانب تیرے پیر تہی ہے
کہ گویا انگوہر دم ڈھونڈتی تسخیر پر تہی ہے
مجھے تو ہندو من ہر سو نقد یر پر تہی ہے
کہ جسکے جست جو مین خاطر دلگیر پر تہی ہے
کہ کہہ سکتا ہی کوئی گردن تیر پر تہی ہے
نگاہ و رست حق کس ہے تقصیر پر تہی ہے
کہ مثل بحر و مان آب سنان تیر پر تہی ہے
تو گویا گردن کفار پر ششیر پر تہی ہے

۳۹۶

ہیت پاک رقاب لکو قید ترک و بدعت سی
تقصیر تو مجاہدین کے ہر تحریر پر تہی ہے

۱۳

تیری جہان خدا یا میراجی جاننا ہے
یہاں مٹی میں ہی لذت نہیں مجھ کو کون
سایہ و ضلہ لای زون و بحر کوہ مان
دل ہی جانی وہاں آنکھوں میں جہین لیا
میں نہ ہوتا تھا یہاں اتنا غمی سے ہی کہی
آب خرمای مدینہ کی جلائی میں یہاں
جوش حیرت تو گویا کہ مدیت مجھ کو
ادب نہا یا سی تنہا و نیران این پر لور

عالمی شہرت یافتہ
میر تقی میر

جو مدینہ میں دیکھا یا میراجی جانا ہے
جو مزار شہین آ یا میراجی جانا ہے
کیا ہی شہنشاہی ہو یا میراجی جانا ہے
جس اشاری بلا یا میراجی جانا ہے
وہاں حوشی نی جو رو یا میراجی جانا ہے
زیر غم مینی جو کیا یا میراجی جانا ہے
نہ کہا یا نہ سنا یا میراجی جانا ہے
لذت مدینہ شہنشاہی جانا ہے

۷
 وقت رخصت کے بعد
 حکمت غنوں میں
 کی پڑھنے کی
 اس کا جانا ہے
 اپنے بھائی اور
 نسبت کا مذہبی

کب تک میں میرا میرا جی جانتا ہے
 وہاں جو آنکھوں میں میرا جی جانتا ہے
 وہ زبان تک نہیں میرا جی جانتا ہے
 جو معلم نے پڑھایا میرا جی جانتا ہے

ضبط گریہ کی بھی اب کہیں طاقت نہ رہے
 چشم حیران سے رنجی جنبشِ ثرگان ہر دم
 وہاں جو دیکھا ہی کہی ہو نہ سکا کچھ غلوٹ
 کیا کہو نہیں دم رخصت جو وہاں تھی حالت

ای فقیر اوس در محبوب کے اوں ہر گھنٹی
 دل پہ جو صدمہ اٹھایا میرا جی جانتا ہے

۱۴۷

کیا مقرون ہر ایتون سے مجھے
 شکل قرآن ہی آیتون سے مجھے
 مصطفیٰ کی روایتون سے مجھے
 مکتفی ہو کھیتون سے مجھے
 وہاں نبی کی حسایتون سے مجھے
 غایتون سے نہایتون سے مجھے
 کیا سفر کے شکایتون سے مجھے
 سنتون کی رعایتون سے مجھے
 جالیوں نے کنایتون سے مجھے
 شوق ہی ان حکایتون سے مجھے
 قسَم نعتِ رایتون سے مجھے
 قربین کی درایتون سے مجھے

حق نے دیکھا عنایتون سے مجھے
 یاد آتی ہے صورتِ محبوب
 ایک دم یہاں روا نہیں غفلت
 دل میں جب رسول یا کافی
 باحدار رکھ جیم سے محفوظ
 منہا سے یقین میں ہونے
 شکر یک دید نے کیا فارغ
 رکھے راے صفتِ خدا تر دیک
 آنکھ کہتے سے کیا کہوں جو کہا
 کچھ ہو ذکرِ بدین ہو یا رو
 سینہ میں کافروں کے کافی ہے
 اب کہاں جو در رسول پہ تھا

بجز سب دلائیتون ہی مجھی

۱۴۸
 ای فقیر کیا بدین پسند

مجھے کو ایسے قاصر بہت توجہ نہ چکے
 اس قاصر ہند میں جو تیری ہی آپ کے
 حاضری نتھان لگاتی ہی مجھ کو شرم
 بی حیا کیبہ و در محبوب اٹھنا
 یہاں چکی دھین خیل مینہ ہی جاوین
 دنیا سے آخرت مرنے یلگے و نہی
 جن عاشقوں کی موت مدینی میں آگئی
 ابدن ہماری جان ہوا ہوا دھر تو نہیں

فرعون کی سی قصر یہاں جو بنا چکے
 باجم بقائے نفس کو اپنی گزرا چکے
 ذن تقیہ میں کہیں اس ل کیا چکے
 تکیہ حب بان سے آرام پا چکے
 دل مدینی ہی وہ مقرر لگا چکے
 جو بچ و در دست احمد آٹھا چکے
 گویا وہ زندہ ہو گئی بہت میں جا چکے
 جو گزرا ہی مثنوی کا تری ہی جا چکے

ایسے گناہگار زمین وہ لوگ ای فقیر
 جو اس سفر کو ہمت حرمت لگا چکے

۳۹۹-

۹

جو نفس کو مدینی کا پانی پلا چکے
 کیونکر مدینہ تک پہنچے آرام آپ کے
 خاک مدینہ و دونوں جہان میں ہی آبرو
 اُن جالیوں میں آپے مشہور میں آسیر
 کیا اُن کو آفتاب قیامت کا دغ غم
 جو روح تیغ جہادہ راو مدینہ میں
 لفظان اشک کیونکر نہیں اسکی نکلا
 ہو کاش پھر مدینہ میں یہ عرض ناتوان

وہ اپنی تکت نہ کا محشر بچھا چکے
 کب چشم و دل میں جن مدینہ سہا چکے
 اسی غنایاں تو بہت خاک اڑا چکے
 زلفون میں جنکی دل کو ہزاروں پھنسا چکے
 جو دل کو داغ عشق تیری ہی جلا چکے
 تیغ نگہ میں جنکی بہت زخم کھا چکے
 جس غلغلہ کی خول جلالی ڈرا چکے
 کیا آپ ایکبار ہی مجھ کو بلا چکے

تو پھر بھی ہند میں نظر آتا ہی ای فقیر

ایسے گناہگار زمین وہ لوگ ای فقیر
 جو اس سفر کو ہمت حرمت لگا چکے

تجگو تو ہم مدینی کا رستہ دکھا سچکے

وہ خبر دل کو محمد کے خبر دیتی ہے
سایہ حسن قدم سن محمد ہی تو صاف
وہ ان انگشتوں جو سید کر و غنہ ہی لہیز
کیا مدینی کی صراحی ہی وہ فردوسِ حور
کیا کہوں مرقد احمد کی تجلی کیا کچھ
بحرِ رحمت ہے نہاں روضہ بین امیرِ چشم
بوسہ حور میں یا میوہ فردوس میں ہو
بی اثر کیوں نہ ہو ہم عاصیوں کی آہ بلند

بے خبر غیر دن کی اخباری کر دیتی ہے
حسنِ باقی کا پتا شکلِ بشر دیتی ہے
وہ مزا شیریں کا ہی کو شکر دیتی ہے
ساغرِ قلب کو لذت جو بھر دیتی ہے
جلوے قرب حق تدرِ نظر دیتی ہے
جسمینِ غوطہ تہیں وہ آبِ گہر دیتی ہے
جو مزا دل کو مدینی کی تر دیتی ہے
سرد کی شاخ یہاں کس کو ٹھہر دیتی ہے

لے جیے آہو
جس کو روئے دار
روشنی دے

راہِ جنت نظر آتی تھی مدینی میں فقیر
خاک اس شہر کے وہ کل بصرہ دیتی ہر

کہاں چین یہاں ہو دلِ تپان کیلئے
مزا ہی بلج محمد کا جس زبان کیلئے
فدا ہی راہِ مدینہ بنوین جو حجابوں
رینگا و سستِ جنت میں ہی مدینہ یاد
بیان لذتِ آبِ مدینہ کیونکر ہو
شفافے گوشہ طیبہ میں جلوے مرقد
لبِ رسولِ خدا کی حدیث سے ہمکو
حضورِ مرقدِ جانِ جہانین کا سن اپنا

کہ تھا سکونِ مدینہ سکونِ جان کیلئے
جہانین اسی مری میوہِ جان کیلئے
تو قبر مری ہو اس راہِ بینِ نشان کیلئے
الہی اس کا ہی نقشہ ہو نہ مکان کیلئے
کہ چاہیں لب کو شہر مری بیان کیلئے
مرصع گوشہ چشمِ رخِ بستان کیلئے
ملا ہے آبِ بقاعِ جادو ان کیلئے
نقابِ جسم نہ تو تاجِ حجاب جان کیلئے

۱۲

زبان کو دہان یہ تمنا ہی کہیں جانوں
 بہین دینے میں محتاج نہ کیا کہ یہ چشم
 ستانی نوح فلاطون جذام کفر سے ہو
 بنوئیں شیر یا بان عشق اگر کہل جائے
 عزیز و لیلوان آنکھوں کو لحظہ بجز
 مقام میں سول خدا کا شہر ہے بس

زبان نہان شکر بی زبان کے لیے
 کسی کی کہ یہ مری خون و مانگے لیے
 جو لاکھ گداز دینے وہ اشکان کے لیے
 دکان کلب بان سیر استخوان کے لیے
 یہی تیرے سی لایا ہوں ارمان کے لیے
 وہی ٹھکانا ہے ایمان گمان کے لیے

۲۰۲

سوار و دکی بنیادی فقیر ہے تو تیر
 اریہ ہو کی اوس شاہ و درجہ ان کے لیے

دل ہی یوں محمود شوق اوس پاک حمران کے لیے
 آب حیران حدیث احمد انسان کے لیے
 کیا دل نسان ہو یہاں سرور و غفران کے لیے
 غایہ صحرائی مدینہ سی رفو ہو جائیں وہ
 ہیں مہوش آپ جو گوشہ چشم شباک
 ولین عشق مصطفیٰ تن پر لباس آبار
 وہاں تاج نوین میر ہل سنت ہی نقیل
 گوشہ شہر ہی پانی اگر عاشق مزاج
 کس مگر کی تھی مدنی کی ضیافت کیا کہوں
 اوں میں پاک قطر عرق کی وقت وحی
 اونکو مٹا کہیں دودھ میں منتشر

جیسے کوئی مرقی دم پر فراوان کے لیے
 مضطرب حیران مغت میں آجیاں کے لیے
 ساغر محمد روان حلق نسیان کے لیے
 جگہ دل پر زخم بین کاٹ جان کے لیے
 اک جہان مغنوں کے جگہ چشم تیر کے لیے
 چاہی ہو کولیہیں سہ اوں نہاں کے لیے
 یہ سب کساری کافی نقل میزان کے لیے
 کب ہو سید گوشہ چشم حیران کے لیے
 میں تھا فوان غایت نہاں کے لیے
 شکایت طلایہ کو قرآن کے لیے
 جو پریشان ہیں زلف پریشان کے لیے

۹۰
 بہین دینے میں محتاج نہ کیا کہ یہ چشم
 ستانی نوح فلاطون جذام کفر سے ہو
 بنوئیں شیر یا بان عشق اگر کہل جائے
 عزیز و لیلوان آنکھوں کو لحظہ بجز
 مقام میں سول خدا کا شہر ہے بس

<p>اوتھو لیجانی کوئی چاہی پر جو یہاں کون کہلائی زمان مصر کو صحر عرب یا خدا کر وہاں آئی کی پہر طاقت نہو</p>	<p>ہیں خلیق معصیت چاہ زندان کیلئے ہو گئیں بد پوش جو اس کنگان کیلئے چاہی در ماندگی وہاں میری ممان کیلئے</p>
<p>۴۰۳</p>	<p>سر سبز کردینہ طیب ہے اسے فقیر چاہیں اور ارق طوبی سیر دیوان کیلئے</p>
<p>شریف کون مکان ذاتِ رسولِ عربی کیا ہی گنجینہ اسرار ہے سبحان لہد جہم افلاک بہتر ہے وہ ارض پر نور میں احیان دو عالم ہوئی روشن جہدم نہ ہی نورِ جہان ہو جو ڈالے اوسین ذکر سی او کی ہر اک طالعین جان آتی ہے کیون نہ ہو شکل محمد کا نمونہ قرآن کس طرح است عای کو عذاب ملی کہ ہی</p>	<p>افتخار دو جہان ذاتِ رسولِ عربی ہی جہنم میں نہاں ذاتِ رسولِ عربی ہی جہان طوبی کنگان ذاتِ رسولِ عربی ہوئی ملی میں عیان ذاتِ رسولِ عربی نظر نورشان ذاتِ رسولِ عربی ہاں عالم کی ہی جان ذاتِ رسولِ عربی جسکو فرامی بیان ذاتِ رسولِ عربی باعث ارج امان ذاتِ رسولِ عربی</p>
<p>۴۰۴</p>	<p>وصف احمد بیان ترکِ ادب ہے یہ فقیر تو کہان اور کہان ذاتِ رسولِ عربی</p>
<p>ای میری رب مدینہ انور دکھا مجھے بیدار دونوں آنکھوں خوابیدہ خوابین میری عاقبول نہیں ہے تو یا خدا کہی ہی چشم زار کہ ایدل وضو کے ساتھ</p>	<p>وہ پڑ طرب مدینہ انور دکھا مجھے یون زو شب مدینہ انور دکھا مجھے تو بی طلب مدینہ انور دکھا مجھے چل با ادب مدینہ انور دکھا مجھے</p>

المدح لکھو کعبہ اطہر پر کر نشان
عشق تشنہ کام کو زبانیں کی با
یارب دکھا دیا تھا وجہ جس طرح کہی
روح سی زیادہ مال کا سال تو ہی غنی

پھر اس سبب مدینہ انور دکھا
ہوں تشنہ لب مدینہ انور دکھا
جلدی پیراب مدینہ انور دکھا
کہتا ہے کب مدینہ انور دکھا

فکر معاش و رنج حیاں فقیر تو

بس چھوڑ سب مدینہ انور دکھا

۴۰۵

۲۱

رسول مہر کی تو صیف کب مقدور لسان
کہاں ظرف سخن اپنا فقیر اور رنگنائی فکر
صحنے شیش کی اوصاف احمد سی نہیں
ہوئی جو جو صحنے حق سی اس پر نازل
بہین کہہ تو یہ تورت میں ظاہر سی
روحیت اسکی جلد مدینہ عمر و کرتے ہیں
کہ تو رسول ہی شاہی بشر ہی زبیر خلق
سیرا بندہ ہی تو میرا رسول از منی قیرانام
نہیں نہ زشت خواہا نہیں نہ خستل ہرگز
بدی کو وہ بدی سی فح کر تابی نہیں ہرگز
نہوڑی گا وہ تجھ میں اس جہان یہ نہوڑی تک
بہت اسکی سب کچھ ایسے انگین جہان میں
بہت دل غلاف کفر میں جو حق سی غافل ہیں

کہ جس صوفی کے وصف ذات پاک رحمان
سامی جس میں نعمت مصطفیٰ جو شکوہ عمان
صحنے میں چھوڑ دس لظاف انکی آزان
رسول مہر کی نعمت ان میں ایم میں جان
نزول اس امر کا اعلان میں ماندر قرآن
کہ وصف مصطفیٰ تورت میں عقل فرقان
محمد حذر نہیں تو ہی یہ بیان و مان
کیا اہل توکل جو توکل کار پا کان
نہیں باز این غل مچا تا کیونکہ عصیان
خطا کو عفو کرتا ہی وہ ادخوالان حضرتان
کہ دیکھو ہر طرف ہر ملت کج و مسلمان
بہت گونہ کرسع ہوں گے اس کے شان
مشرف ہوئے ایمان سی وہ سپر ایمان

مدینہ انور دکھا
فکر معاش و رنج حیاں فقیر تو
بس چھوڑ سب مدینہ انور دکھا
۴۰۵
۲۱
رسول مہر کی تو صیف کب مقدور لسان
کہاں ظرف سخن اپنا فقیر اور رنگنائی فکر
صحنے شیش کی اوصاف احمد سی نہیں
ہوئی جو جو صحنے حق سی اس پر نازل
بہین کہہ تو یہ تورت میں ظاہر سی
روحیت اسکی جلد مدینہ عمر و کرتے ہیں
کہ تو رسول ہی شاہی بشر ہی زبیر خلق
سیرا بندہ ہی تو میرا رسول از منی قیرانام
نہیں نہ زشت خواہا نہیں نہ خستل ہرگز
بدی کو وہ بدی سی فح کر تابی نہیں ہرگز
نہوڑی گا وہ تجھ میں اس جہان یہ نہوڑی تک
بہت اسکی سب کچھ ایسے انگین جہان میں
بہت دل غلاف کفر میں جو حق سی غافل ہیں

<p>وہ مدوحِ خدا کی پاک سے مدوحِ خاصان سے بشیرِ ایتان احمد کا وہ روحِ امجد و بہان سے وہ اخلاقِ عظیم ان کی ہیں آن اپنے بر مان سے مری تصدیق کی تھی ہی صدق اسکا تو ان سے غضب سے جو خدا کا کام کا انسان خوا مان سے کہ جو کچھ ہو میان خاک دریا می فراوان سے کہ اس تقصیر پر جو ذلوتی گردن طوق انسان سے</p>	<p>زبور حضرت داؤد ہی مداح احمد کے بیانِ نبیل عیسیٰ میں ہی تجیل محمد کا وہ تم ام سلیں میں رحمۃ اللالین ہیں وہ سراپا میں جیسیہ ظاہرِ طہن میں خیرِ مخلوق غلط ہی نعت میں دعویٰ ترازی نفس امارہ رسول اللہ اوصاف میں مجربے پایان خطا ہی طاقت انسان کو دعویٰ مدح احمد کا</p>
---	---

فقیر اس سی کلامِ نفس فانی کو کہاں نسبت
 کلامِ نفسی اقدس محمد کا شناسا خوان سے

۲۹	ذکرِ ساقیہ مدینہ طیبہ زادۃ الشرفا و العظیما	۲۰۶
----	---	-----

<p>یہ تشریف ساری کی دلالت جلوہ آرا سے کہ قرآن کا ناطق ہی یہ قول حق تھا سے وہ یعنی غالب ہر مصرعہ اعلیٰ و اعلیٰ سے اور اسکا بارہ ہی نام بالتشہید آیا سے ہمیشہ اہل پر زوار پر اس کی مہتیا سے وہ یعنی بحرِ رحمت اور اس دست میں بچتا سے وہ خود بیتِ رسول ہدیٰ ہی ان سہا سے وہ یعنی ہم نقصان دو عالم کو مہتیا سے</p>	<p>مدینہ کثرتِ سہمی آہنی سی مسما سے مدینہ اثرب و شیرجہ ارض اہل بی شک مدینہ طیبہ موسوم اکالۃ البلد ان مدینہ طیبہ موسوم بالدار و الایمان تو کیا معنی کہ اسکا بروسانِ محرم فیض اور اسکا نام مجرہ مجرہ ہی مجرہ سے مدینہ وہ بلدی کی کہ تہا ہی قسم مولیٰ مدینہ طیبہ ہی جابرہ جبار و جبارہ</p>
---	--

ملک الملک
 ازمن المدوح

ملک الملک
 بتوذا الدار
 والایمان

ملک الملک
 بکینت تنک
 باحت

جزیرہ ہی عرب کا وہ جیلہ کو کہتے ہیں
 مدینہ طیبہ موسوم بانقرہ ہی ہے انور
 مدینہ دار ہی ابرار کا اختیار کا بے شک
 وہی دار السلام اور اسکو دار الفتح کہتے ہیں
 لکھیا ہے کہ نخلستان ارض اندری بیشک
 مدینہ طابہ ہی طابہ طیبہ ہے وہ
 مدینہ عاصمہ ہی یعنی عصمت پر مہاجر کی
 مدینہ قاصمہ ہی یعنی ہر جبار و ظالم کو
 مدینہ قبتہ الاسلام ہے اور قرۃ الانصار
 مدینہ قلب یاں ہی مدینہ موتی ہی ہے
 مبارک ہے فتحی وہ ہے محبوب احمد
 وہ محروم و محفوظ ہی یعنی حق تعالیٰ نے
 وہ محفوظ ہی ہر طاعون و جال سے یعنی
 وہ مرحوم ہی اوسن مرتین میں مہدم نازل
 مدینہ کا علم ہی مسجد قحنی ہی اے ہدم
 مدینہ طیبہ کا نام سکینہ ہی ہے منقول
 وہ سکینہ ہے ان کن مساکین صحابہ کا
 مدینہ مضع خیر الوری ہی وہ مقدس جایی
 مہاجر ہی رسول اللہ کا وہ بلدہ طیب

حرم ہی ان حدیث مصطفیٰ میں نام اسکی ہے
 کثیر بخیرینہ شہر خیر خلق مولیٰ ہی
 مدینہ دار ایمان و کرامت خود سراپا ہی
 وہ ذات النخل ہے شافیر ہی اسکو لکھا ہی
 شفا و شفاء کے خاک میں ہیں اجت افترا ہی
 وہ یعنی طیب طاہری اور پاکیزہ تر جایی
 مدینہ فاضلہ ہی نبی بدین میں اسوہ ہی
 سکونست و انکی توڑ کر ٹکڑی لڑاتا ہی
 مدینہ قریہ خاص رسول اللہ علی ہی
 جہانے منتشر ایمان دین الٰہی دنیای ہی
 وہ مجبور ہے لینے وہاں سرور قلب پیدا ہی
 فرشتوں کی حفاظت میں ہمیشہ اسکو رکھا ہی
 وہ مختارہ ہی یعنی احمد مختار کی جایی
 وہ مرزوقہ ہی یعنی رزق ان کو مہیا ہی
 نہ ہو کیونکر کہ مسجد گاہ خیر الاتبیا کا ہی
 کہ بی کثر و خزان خود وہ کنز خیر عتبار ہی
 قیامت تک وطن الٰہی شمع و سکنت کا ہی
 تراب اسکی قرآن مصطفیٰ دینی شان لا ہی
 قیامت تک منور و مقدس رہے وہ جایی

مدینہ ناجیہ ہے ہر بلا سے کر کے غم سے
نیکیوں نکر ہو کہ مسکن رحمتہ للعالمین کا ہے

۹

فقیر المدینہ ہو یا مخنی ناجی دو عالم میں
مدینہ طیبہ ہو او سا مدفن یہ تمنا ہے

۲۰۷

دل میں اوسى اوتار یہ دلسی تار دے
مٹی مجھے جوش ہرنی کا غبار دے
کوہ احد جاک مجھے نگ مزار دے
جس ن جواب زندگی مستعار دے
شوق اپنا جسکو شہر نبی یادگار دے
یون ثور پر نبی کو مکان جب غار دے
اپنی ورق پر مھر جو آج شہر دے
وہاں میں وضہ جان میں جاں دے

یار مدینہ سی بدل اب یہ دیار دے
ہو جائی کحل چشم زحل مان مرا غبار
ہند ہی عذاب ہے ہو جائے سداہ
اسی نفس کچھ یہی فکر ہے تجکو جواب کا
یاد آئے گا حصیر مدینہ بہشت میں
کیوں غیرت اسکی گا و زمیندار کو نہو
پرنور روح وہ یہ دیوان کہ ہے بجسا
روز ہل شکل منظر حسین کا شش

۹

نوبت اخیر آئی مدینہ کو چل فقیر
جو گھر گئی دین رہبر گزار دے

۲۰۸

نور در توحید و عشق رب مجید جل جلالہ عسم نوالہ

کچھ بار کہ خاص کی قربت نہیں ملتی
مشاقو نکو او کی کہیں خلعت نہیں ملتی
دلی ہی کہیں عجبی نہ یارت نہیں ملتی
دانش میں قمر کو کہیں شہرت نہیں ملتی

جسد ملین بیان میں طبیعت نہیں ملتی
خودار من و سما و در و دیوار میں مشاق
گو پہر طلی ہر جائی پر ای عاشق دیدار
جو عالم دل مہر محبت ہے پر نور

مدینہ ناجیہ ہے ہر بلا سے کر کے غم سے
نیکیوں نکر ہو کہ مسکن رحمتہ للعالمین کا ہے

مدینہ طیبہ ہو او سا مدفن یہ تمنا ہے

مقدور نہیں حضرت خیر الان کے مقدر انفت میں ترین کو نہیں ہاں انفت دل جو ہر فرد اپنا غم فرد میں ہو کاش شیرل میں آجاتی ہی پرای غم بحیران	مقدور ہی جب تک وہی قدرت نہیں ملتی انفت ہی سی کوئی انفت نہیں ملتی خوبی کوئی بے خوبی قسمت نہیں ملتی کیا موت کو یہاں بھی قسمت نہیں ملتی
---	---

۴۰۹	کب طالبی جنت ہے فقیر اس کا طلب گار یہاں عاشقی خاص میں شرکت نہیں ملتی	۱۱
-----	---	----

افسوس دینی کی اقامت نہیں ملتی کب یہ خودی بہت دحیرت نہیں ملتی اکدم ہی ملی جسکو وہ تسکین دینے آکاش دل جو نگہ شوق فی کی ومان کیا اذن اقامت ہو یہاں ہم میں جا انگو جو محو میں یہاں شوکت دنیا میں نفل میں جو حکم محمد کی ہیں محکوم کب اکن کو آہ غم مجھ کو یہاں راحت ار وراح ای کاش بول جائی بول ایک تو نہیں ہے ای منعم غافل ٹری یہ بندگی نفس	ان سچ ہی خطا کار کو جنت نہیں ملتی کب ان کی حضور میں حقیت نہیں ملتی سینے میں پھر ان ل کو سکونت نہیں ملتی مشاطہ دنیا کو یہ صنعت نہیں ملتی جب تک وہ اذان وہ اقامت نہیں ملتی بے ذلت طاعت کمین ست نہیں ملتی افواج لا لک پہ حکومت نہیں ملتی کب تلخی افغان سے حلاوت نہیں ملتی تسلیم کی گوناویت مد ست نہیں ملتی کیا ایج زیارت کو ہی خست نہیں ملتی
--	--

۴۱۰	جو خاک نشین ہے غم سنت میں فقیر آج کس بیگزگی سے اسے لذت نہیں ملتی	۱۹
-----	---	----

بلح سنت خیر کائنات علیہ الصلوٰت وودم بدعات اہل سنت

بدعت کو کہیں عزت سنت نہیں ملتی
اکملت لکم دینکم ارشاد الہی
اکمال خداوند بھی کافی نہو اچھ
سنت کا عمل کوئی بھی باقی نہ رہا
ایجاد کیا محفل میلاد کو ناچار
گو بدعت و اشراک کی وہ بھڑھی اسمین
گو فرض نمازین بھی قضا ہوئیں تو کیا ہی
بین مقتدی بدعت و کفران ہزاروں
گو معرفت حق سی یہاں کچھ نہیں نسبت
گو و سوسہ کس شیطاں یہ عمل ہے
گو اسکی صدقہ نہیں منقول کہیں سے
گو اہل حق اسکو تو سبھی کہتی ہیں مذموم
پر سنت مرضیہ کو کہ دیتی ہیں رخصت
ایمان بھی جانی تو بلا سی مگر انفس
دنیا میں ملی خلد کی منزل یہی محفل
گویا یہ سمجھتی ہیں وہاں قصر جہنم
کب شان عنایات الہی سچی آنزدیک
اُس رحمت مہدہ کی طاعت نہو جب تک

ہرگز تبتے کو نبوت نہیں ملتی
ہی پر نہیں توفیق اطاعت نہیں ملتی
بی بدعت و احداث جو راحت نہیں ملتی
کیا کبھی کوئی شغل کی صورت نہیں ملتی
گو اسکی کہیں شرع سی رخصت نہیں ملتی
وہاں راہ کہیں بہر شریعت نہیں ملتی
اور یہ تو بلا سی کہ جاعت نہیں ملتی
کس کس کی دُعا انکوائمت نہیں ملتی
گو کچھ پسند اہل طریقت نہیں ملتی
گو اسکی حقیقت سے حقیقت نہیں ملتی
گو اسکی بجز کذب روایت نہیں ملتی
پرفس کی ہزار سے مہلت نہیں ملتی
جب تک کہ یہ بدعت کو نیست نہیں ملتی
بی نرم نجات اب کسے صورت نہیں ملتی
جنت تو ابھی قبل قیامت نہیں ملتی
دنیا میں جہاں نفس کو فرست نہیں ملتی
جب تک کہ یہاں شان اطاعت نہیں ملتی
گو نہیں ہن حمان کی رحمت نہیں ملتی

ہی شہر سنت تو فقیر آج بہت تیز

۴۱۱	پیر اہل ہوا کی مرگ عبرت نہیں ملتی	۹
۱	زین جانم روان بودی چہ بود مصلای زرشان مسجد خاص زعال دل حضور مرقد پاک غنی در نایب ہزار عشق طیبہ بحسب ذوق اسرار زیارت دل بہ ہر میل ظن ہوسنے نصیب ہاشمیان احد کاش زمین شرم دہ مصطفیٰ را	۷
	دریہ ہریم جان بودی چہ بودے بجز خم کہکشان بودی چہ بودے زبانم تر جان بودی چہ بودے خزیا ارب جان بودی چہ بودے نصیب ان بان بودی چہ بودے ز نغمہ ہر گمان بودی چہ بودے حیات جاوڈن بودی چہ بودے قبولن آسمان بودی چہ بودے	۷

۴۱۲	گدا کے باب سلطان دینہ قفقہ مدر خوان بودی چہ بودے	۱۵
	جو سرمدہ غبار آستان معلوم ہوتا ہے دریہ ہریم جان معلوم ہوتا ہے وہ شان مسجد محبوب صد غیرت غلاک اشادہ ابرو احمد کامیدان قیامت میں اگر اشک نہ گشت باعث رحمت ہوا ہر کو مجھے رحمت للعالمین کی رحمت رحمت رسا وصف تو مصطفیٰ تک کیا ہو فکر اپنا جو عسکر اعقب ہے حظ عالم اعقب	۱۵
	علاج چشم دل ایسا کہاں معلوم ہوتا ہے کہ گزرا ابرام ہرگز خزان معلوم ہوتا ہے کہ جسکا ہر میل کہکشان معلوم ہوتا ہے کلیف قبولیت ہر سکو مان معلوم ہوتا ہے تو مردا میں یہ ابر آسمان معلوم ہوتا ہے کہ دان ہم دنیا کا ناچار معلوم ہوتا ہے پیر حیرت جس کا تو ان معلوم ہوتا ہے نصیب عالم دنیا کہاں معلوم ہوتا ہے	۱۵

<p>ایمان و جہان سچیا وطن ہے دنیا فتنوس تہذیب و تمدن ہے جو تو پہرہ دیکھو جہی خورشید فترت میں اگر تابان ہو نور کا وہ بحر شور کی یاد اگنی شیری انجام یہ شاعر ہند میں ان بیتی میں کون مشہور ہوا دل عشق سلطان عالم میں غنی ایسا</p>	<p>ایمان داری غضب یہ الامان معلوم ہوتا ہے مقابل میں سبک کو دیگران معلوم ہوتا ہے یہ کو تار یک سجد کا نشان معلوم ہوتا ہے کہ پہرہ سینیہ پر شور فتنان معلوم ہوتا ہے جو دشت میں مراہدستان معلوم ہوتا ہے فقیر الدیر میں جو ان معلوم ہوتا ہے</p>
---	--

۱۱	<p>دیار مصطفیٰ کو جب دیکھا ای فقیر الدیر مقام قہر یہ رستہ رستان معلوم ہوتا ہے</p>	۱۲
----	--	----

<p>طاعت ناقص ہی کامل ہی ہمارا واسطے انہماک اسکو جو ہر دم ہے خیال غیر میں پارہ پارہ سنگ ہر دو کا ہی وہ مغرب دل کشتی سنت اگر ہی بحر دنیا میں نصیب جو علاقہ ہی خدا اور مصطفیٰ کے غیر کا مجلس آراہین جو ہم توحید سنت کے یہاں اگر سفر میں یاد رکھیں محل و زراعت ہم و امید اس طرف میں نہ رخت اس طرف دامن کرامت رحمت غفاری ہر نجات رحمۃ للعالمین وہ امت مرحومہ ہم</p>	<p>ایمان وسیلہ ایسا حاصل ہی ہماری واسطے دل ہمارا ہی تو کیا دل ہی ہماری واسطے حور کی رخسار کامل ہی ہماری واسطے جنت الفردوس ساحل ہی ہماری واسطے بہرا غلام سلاسل ہی ہماری واسطے منتظر خورون کی محفل ہی ہماری واسطے ابلہ پانی بھی محفل ہی ہماری واسطے دیکھنی دامن کیسی منزل ہی ہماری واسطے شاہد خستہ امان ہی ہماری واسطے رحمت رحمان نازل ہی ہماری واسطے</p>
---	--

یہ
 ہے
 غرض
 کہ
 ان
 کے
 لئے
 ہے

دفن ہوئی کی دینی میں تنہا ہی فقیر

۴۱۲

سینل سی او سکوہ شکل سی ہما دوسلی

۱۱

جی مدیتہ جسم سی جان خیرین گہرا گئی
 سیتھارہ مصطفیٰ کا ہی اثر آفاق میں
 اتو تو تکیہ کن کہ گوشہ چشم شباک
 خندہ لبہای رحمت مصطفیٰ پر دیکھو
 عقل کل بی طاقت شان محمد کون تو
 صاحب علاج پر روح اندیں ہی سیتھارہ
 آپ کی مشرین اوس بار شفایت کو لیا
 کیا علو مقنوی ہرزہ طیبہ میں ہی
 اہل نور و شہنشاہ امانت احمد کی شمع
 سیکے و گہرا حسن اکو میں میری نظم میں

دو تو اس غلوت سی یہ غلوت تین گہرا گئی
 میری گہرا پوے گویا سب میں گہرا گئی
 اس جہان کا طیرانہ و پیکر گہرا گئی
 چہرہ محشر کی سب میں جہن گہرا گئی
 جس سی شان طاقتی اہل گہرا گئی
 غلوت جنت سی جو شکر میں گہرا گئی
 جس سی حق الہی آخر میں گہرا گئی
 دین دل کی نگاہ دور میں گہرا گئی
 ظلمت پر رحمت گہرا اہل گہرا گئی
 کہ نہیں قابل ہر جان میں گہرا گئی

۴۱۵

ای حقیر اکدن و راجہ پہ آجائے یقین
 ہند سے میری طبیعت بالیقین گہرا گئی

زمین طیبہ گہرا زان نکالے
 مدینے سے شہر رحمان نکالے
 احد کی سنگریزی جو ومان میں
 زمین شعر میں وصف لب خاص
 نکالی راہ جنت کو مدینہ
 کہیں یہ ہند تیرہ چہوڑی دل کو

تو ہر زمانہ حورستان نکالی
 نکالی یہاں سی ومان اور جان نکالی
 صدق کیا گو ہر غلطی نکالی
 محبت کیا چشمہ حیوان نکالی
 عشق کیونکر زہر تیسرا نکالی
 کہیں تو سب کو یہ زہر نکالی

فقیر العبد خیر خامہ سے توفی
عجائب منہل و رحمان نکلی

اللہم صل علی سیدنا و شفیعنا محمد و آلہ بقدر منزلہ و جلالہ

صل علی سیدنا محمد بن النبی
صل علی سیدنا محمد بن النبی
صل علی سیدنا محمد بن النبی
صل علی سیدنا محمد بن النبی
صل علی سیدنا محمد بن النبی
صل علی سیدنا محمد بن النبی
صل علی سیدنا محمد بن النبی

یا لطیف اور کنی بلطفک ارحم
و سلم علی رسولک الایمن العربی
و تبارک علی حبیبک الرحیم الهمی
و تفضل علی اشاء البشر الصفی
یا علیم علمنی بحب الہی
اكرمنی بطوعہ ارحم و احبلی
اللہم حب لی بدیر اسنی
او غلنی الدینۃ بجاہ الدنی

تقبل الدعاء من فقیرک الدنی
صل علی سیدنا محمد بن النبی

تمام شد غزلیات دیوان فقیر درج حضرت بشیر و زید علیہ صلوات من اہل القدر

تحمیس غزل علامہ نامی مولوی عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی

کرچاکو شر و صلت ہوں میں آب حسی
لے حبیب عربی مدنی قرشی

مجاہد بیان گرمی ہجران ہی نکون کی غشی
کیا کہوں کسی ہی میری بیتاب دشی

لے
دینی و دنیا
عالم علیہ السلام
لے
دینی و دنیا
عالم علیہ السلام

که بود در دوشش مایه شادی و خوشی

تھا سکندر کی لپی ہی یہ کہاں آہمیات
ہی چکی ہی جو مدی ہی یہ جان آہمیات
یعنے تھا وصل حبیب و جہان آہمیات
مصلحت نیست مرا سیر از ان آہمیات

مناعت اندر ہر کل زمان عطشی

میں نے مجنون ہوں کہ دیوانہ لیلی ہوں بیان
میں نہ واپس ہوں کہ خدا کیلئے ہوں تالان
نہ زلیخا ہوں کہ ہوں عاشق ماہ کنعان
ذرا دارم یہوداری او قصہ کنعان

تا شد او شہرہ آفاق بخور شید و سہی

لطیف یکدیگر رویش زمین است بہر س
ذوق بوی خوش مویش زمین بہر س
لذت نطق و کلامش زمین بہر س
صفت باغ لعلش زمین بہر س

ذوق این می شناسی بخدا تا بخش

بین تدبیری میں وہ سلطان عربشاہ ام
اور میں ہند میں ہوں ارذل سنگان عجم
ذرا خاک ہوں میں اور وہ مہر عالم
گرچہ صد مرحلہ دور است زمین نظیرم

و جہہ فی لظہری کل خدا و عشی

فہم کو نہیں ہی گو فہم محمد کا سی
اسکی رتی کی کو ہی اوس فہم کی رتی ہی کمی
چشمہ دل میں کہ اس خود کی مقابل ہی نمی
فہم را زش چہ کم او غریبی من مجھی

لا لب مہر شش چہ زخم او قرشی من جشی

منع دل کیونگی رہی آب نفس ہند میں بند
رہ چکا بل غم دین میں چورہ کہ خرسند
ای فقیر ایسے سفر میں نہیں کچھ خوف و گزند
خامی ار باب و فاجزہ و عشقش نرودند

سہر مبادت کہ انہیں راہ قدم باز کشی

تخمیس غزل فارسی قدسی من فقیر ہندی بسم ربی

قدحی من غضب اللہ محبت لنبی
الذی قال لا کل کسیر وصی

زید اللہ لثابت رسول عربی
مرحبا سید کی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ مجھ بخش لقی

لا مع نورک فی الدہر کما لا یخفی
لیس فی الخلق نظیر لک یاسیدنا

ولدت آشک اللہ علی ما فیہا
نسبتے نیست بذات تو نبی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالمی سببی

انما شرک اللہ باطلۃ الدرجات
سیدی انت رؤف ورحیم لصلوات

فاز فی الخلق بلاغک کل البرکات
ما بہ تشنہ لبانیم و تو فی آجیات

رحم فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبے

ولقد ارسلک اللہ بعلم و حکم
وانا احقر بل اذل کل اعالم

انت من کل شریف و کریم اکرم
نسبت خود بسنگت کردم و بنسب علم

ز آنکہ نسبت بسنگ کوئی تو شد ادبی

انت من اعظمی من نورک نور لبصر
یقینے کنت لا نظارک جزو المنظر

کنت ارسلت رجاء و کرم یا لبشر
چشم رحمت بکشا سوی غریبی بنگد

اے قریشی لقبے باشمے و مطلق

انت من کل حسین و جمیل اعظم
لانزلی مشک یاسیدنا فی اعالم

ولقد زینک اللہ بالاعلم
من بیدل جمال تو محب حیرانم

<p>الحمد لله الذي جعل الدنيا داراً لعباده</p>	<p>و هو الحق فلا شك عصية قيا الشاك</p>
<p>سرمه را بک لایونج طوق افروز اک</p>	<p>انب من آمیری یا احمد قلبی فد اک</p>
<p>بمقامیکه رسیده به پیش بینی</p>	<p>کل امربان عربی ذمی انور</p>
<p>جاری و حیک من خلق بیت العیور</p>	<p>فمن هد مرا تا ک بی کل امور</p>
<p>از ان سبب آمده قرآن بربان کسری</p>	<p>بر حقه انت من اند عمری لا تام</p>
<p>سیدی اگر ک اند با کرام تمام</p>	<p>مروغ اند هر با نها یک فی الودیام</p>
<p>از ان شده شهزده آفاق بشیرین طبری</p>	<p>اطلب فی العقیو با سے و ابی</p>
<p>لیس فی اتک اکثر و تبنا سنی</p>	<p>حیث فی حضرتک الان فقیر اسی</p>
<p>آدمه سوی تو قدسی بے در مان طلایی</p>	<p>سید انت حلیه طیب قلبی</p>
<p>ترجیع بند سرتن ضمین شعر بنی راشانووی قطب الدین صنادیلوی</p>	
<p>کیا با ندی بی ابو اپنی هوا هر صمد</p>	<p>لاقی بی ل سی پوی ل ن ندی بی بیوم</p>
<p>انا میسر محکوی گلکشت گلزار مجسم</p>	<p>ان نلت یایع الصایو نالی ارض اسرم</p>
<p>بلغ سلامی روضه قبا لنبی المحترم</p>	<p></p>

صد غیر تین بجیم ہی خاک خاک عرب	کیونکہ میری بھی وہ سکن پاک عرب
اک لٹوان ہندین اور دل سناک لب	میں ذرہ خاک مجھ وہ محراب لک عرب
ان نلت یایح الصبا یو مالی ارض الحرم بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم	
بہر ملک عادت ہی معور قبر حق دہور	محفوظ اپنی قبر سی کہی ہیں بت غفور
جو نصرت احمد میں تھی یاد سیکر سرور	ہی اوست سیری التماس اب بہر عرض خور
ان نلت یایح الصبا یو مالی ارض الحرم بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم	
تسلیم میری نصرت سلطان خواب کی لیے	لیجائی کوئی کس طرح یہ کس حالی لیے
لاؤں کہانے نام میں مرغ سلیمان کی لیے	یہاں سے مینے قدم باد گلستا کی لیے
ان نلت یایح الصبا یو مالی ارض الحرم بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم	
لاکھوں صلوات او پیر ہوں لاکھوں سلام پیر	شغل ہاں کوئی کہی دم بہر بھی فرصت نہ
ہو جالی کافی ایک ہی سب کا جواب ہی ہے	کہتا ہوں اس امید پر ہر دم نیم صبح سی
ان نلت یایح الصبا یو مالی ارض الحرم بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم	
الکدن وہ تھا حاضر تھی ہم شہر رسول میں	مصرف تسلیم تھی مان سجدہ جاہ میں
محو جمال روضۃ تھا دل اس تجلیکاہ میں	اب ہندین کہتی ہیں ہم در فراق شاہ میں
ان نلت یایح الصبا یو مالی ارض الحرم	

۱۰
 حضرت نور حضرت
 نور علیہ السلام
 کے ازبیر اور اب
 جو اکا آیتا باور
 جاکر میرے وہ ہوا
 دلوں میں میری
 عادت میں فرقت
 الصبا و اکلت مادر
 بالہ و ر ۱۰

بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی اہمترم

یہ جان میری خود ہوا ہو کر بلطعت کبریا
نرفی حرمین میں ہی اور پائی راحت کا عزا
ہر دم فقیر اب تو یہی درگاہ حقین دعا
مقبول ہو جا تو یہ کیوں ہو صبا ہی التجا

ان نلت یا یح اصبا یوالی ارضن اہمترم

بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی اہمترم

مناجا فقیر عرض حاجا فقیر در شوق زیار حرمین نفسین
زاد ہما شرفا و تعظیما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے سميع المناجات + و شکری علی قضاء حاجات + صدالت صلوة محمد + ہر دم صلات بر محمد
اما بعد این مناجات و عرض حاجات از تسبیح ابتدای شتعال فکر نظم حمد و تسبیح
کبریا جل علا و مدح حضرت خیر الورست و دران زمان والدین مروجین این فقیر
در قید حیات بودند و باستماع این نظم دعا مانیکہ در حق فقیر نشر مودت
نیتجہ اش بدنیار و نمود و ذخیرہ آسمنت آرزو دارم علیہا الر مست
والرضوان اے مد علی اسانکہ بدین شنفیدن تقوی اکثری از عباد الرحمن آہنمان
ہجوم اشتیاق افزود کہ باب زیارت حرمین شرفین ہر انہا کشود و فقیر را از دعای خیر
محروم نفرمود پس ہمین سان از جمیع حضرات باطنین زائرین امیدوارم وراجی رحمت آفر گارم +

اکہی یہ تہا ہے حرم کی راہ کو دیکھون

اکہین اولیٰ نون عالم کی زیارت گاہ کو دیکھون

جو لو چاہی تو میں اس خانہ کو دیکھوں	انہیں جی چاہتا دنیا کی عز و جاہ کو دیکھوں
تمنا ہی اب ان آنکھوں سیبت ہند کو دیکھوں پہراؤ کو دیکھ کر سیبت رسول ہند کو دیکھوں	
جہاں کی سیر سیل سیر بس میں جو چکا یا رب کہیں اب تو حرم خانہ کعبہ دکھا یا رب	ترکھ دنیا کی رنج و غم میں جھکومتلایا رب قبول اس حال و خستہ دلی ہودعا یا رب
تمنا ہی اب ان آنکھوں سیبت ہند کو دیکھوں پہراؤ کو دیکھ کر سیبت رسول ہند کو دیکھوں	
محی دیکھی خوشی دیکھی پہلا دیکھا بڑا دیکھا یہ نہ ماننے بیان اگر تماشا خوب سا دیکھا	محتاجو دیکھنا ہی سو وہ اس سائیں آ دیکھا نذیکھا خانہ کعبہ ان آنکھوں سیبت تو کیا دیکھا
تمنا ہی اب ان آنکھوں سیبت ہند کو دیکھوں پہراؤ کو دیکھ کر سیبت رسول ہند کو دیکھوں	
یہی جی چاہتا ہی بس کہ میں کام کو چھوڑوں لا کر خاک میں دنیا کی سنگ نام کو چھوڑوں	اور اس دنیا میں وہی ہر خیال ظام کو چھوڑوں چلا جاؤں سافر کج اور آرام کو چھوڑوں
تمنا ہی اب ان آنکھوں سیبت ہند کو دیکھوں پہراؤ کو دیکھ کر سیبت رسول ہند کو دیکھوں	
تمنا ہی کہ میرا تہ گھوٹی کا دامن ہو نکالوں اسی حسرت جو کہ حسرت طہین نہاں جو	تو عن حال دل ملی ہی ہوا و چشم گریان ہو یہ دیکھا چاہی کب ہو جو تسکین دل جان ہو
تمنا ہی اب ان آنکھوں سیبت ہند کو دیکھوں پہراؤ کو دیکھ کر سیبت رسول ہند کو دیکھوں	

خدا ای او سکو پنی یا انگاپای کیو ترین	جو یا اماره رما جرنی که چارون بیت لهرین
خدا جلده سی پنی و مجیه بی یج دس مین	توتل دوزین بی ناتون هون خلایق داورین

تسای ایابان آنگهوسی بیت الله کو دیکهون
پیرا و سکو دیکه کرسیت رسول الله کو دیکهون

مشرق لاکه مهور و سیک یک یرانه کعبه	غلیلم فرس گیتی سی ہی یکداز کعبه
بهت دین میری ہی اشتیاق قاض کعبه	بشر شیارهی ده جو کعبه دیوانه کعبه

تسای ایابان آنگهوسی بیت الله کو دیکهون
پیرا و سکو دیکه کرسیت رسول الله کو دیکهون

کیا حضرت جیب شیرپ کو دینے غم حیرت کا	بیان کیا پریاوس بیت لهری شرافت کا
بہا کیون پریاوس و دلو شوق او کی یارت کا	تو پیر پریاوس ہی تہا چال حضرت کا

تسای ایابان آنگهوسی بیت الله کو دیکهون
پیرا و سکو دیکه کرسیت رسول الله کو دیکهون

پیرا گردن کعبه کو سیکر و ن رات	تسای ایابان آنگهوسی بیت لهری شرافت کا
ایو سیک خانہ کعبه ہی کو دیکه گردن رات	تو پیر پریاوس ہی تہا چال حضرت کا

تسای ایابان آنگهوسی بیت الله کو دیکهون
پیرا و سکو دیکه کرسیت رسول الله کو دیکهون

پیرا ایلی غم کی غم میں سب آیت دنیا	پسند آلی محبت انسان کو انزلیت دنیا
نہو دین سر کعبه خواہش شریعت دنیا	آلی سیکر دین ہو دور آلیش دنیا

تسای ایابان آنگهوسی بیت الله کو دیکهون
پیرا و سکو دیکه کرسیت رسول الله کو دیکهون

	پہراؤ سکو دیکھ کر بیت رسول اللہ کو دیکھو	
حرم میں جا کے صورت عاشقوں کی بے چین ہماری دیکھی ارمان لکے کب نکلتے ہیں		خوشحال بیان جو حرم کی راہ چلتی ہیں غبار آلودہ اونکو دیکھ کر دل نگہاتی ہیں
	تمنا ہی اب ان آنکھوں سی بیت اللہ کو دیکھو پہراؤ سکو دیکھ کر بیت رسول اللہ کو دیکھو	
انہایت دل چیدہ ہوں بڑا آفت سیرہ ہوں بہت ہی اتھو میں دیدار کبہ کا ندید ہوں		سب جہنم کہ ملک بند میں میں آرمیدہ ہوں بہت حالات بیدنی سی پہاکی غم کشید ہوں
	تمنا ہی اب ان آنکھوں سی بیت اللہ کو دیکھو پہراؤ سکو دیکھ کر بیت رسول اللہ کو دیکھو	
پہاکی سنی ہی ایک ایک ہم پہاکی سنی اپنا تو پہر کیونکر نہو آسان سامان طریق اپنا		دکھائی سیکر بولی تو بھی بیت لقیق اپنا آہی جو تر فضل و کرم ہو دے رفیق اپنا
	تمنا ہی اب ان آنکھوں سی بیت اللہ کو دیکھو پہراؤ سکو دیکھ کر بیت رسول اللہ کو دیکھو	
عبادِ سخا نہ کعبہ میں ہی مقصود تو ہی ہی خداوند ہمیں اس قصد مقصود تو ہی ہی		اوپر سب تیری حاکمین اور محمود تو ہی ہی بسوی قبلہ سجدہ مگر سجود تو ہی ہی
	تمنا ہی اب ان آنکھوں سی بیت اللہ کو دیکھو پہراؤ سکو دیکھ کر بیت رسول اللہ کو دیکھو	
قصہ شہ جان سنہ خاطر بھی روانہ ہو پھر دن لیک یان صورت عاشقانہ ہو		خدا یا تیری رحمت نصیب ایسا زمانہ ہو کلاستان جم میں جا کی میر آستیا نہ ہو

تسای اب ان آکھوی سیتا ہد کو دیون
پہلو کو دیکھت سہول لد کو دیکھون

دیگر در شوق زیارت مدینہ منورہ حرمہا اللہ تعالیٰ

عجب کیا عالم ہر رخ جو مثل نور روشن ہو
نیکو فکر گاشن دنیا اوی ماہتد گھٹن ہو
جہان سیر سپہر کا ستا اور کل کا حسن ہو
اوجہ کائنات غلستان شیریں گلشن ہو

یہی ہی آرزو دل کی مدیت میرا مسکن ہو
رہون ایمان ومان اور بقع پاک دفن ہو

اگرچہ میں ایمان ہوں پھر میرا ہی مدینہ میں
نکاہون پہرہ کیا حشر میں لگی مدینہ میں
مجھے لگاں پہنچائی خدا جلدی میں
تہذات کے خدا پاہوت ہومیری میں

یہی ہی آرزو دل کی مدیت میرا مسکن ہو
رہون ایمان ومان اور بقع پاک دفن ہو

مدینہ ہی میں پر کیا ہی چاک صلیے اید
زیارت او کی تسکین دل غمناک صلیے اید
کہ کہی ہیں جی سہاگن اٹلاک صلی اید
شعاری سب یا راجدی کی خاک صلی اید

یہی ہی آرزو دل کی مدیت میرا مسکن ہو
رہون ایمان ومان اور بقع پاک دفن ہو

آپ کی بے بدن ہو گا کہ جو میں سیر گہرا خان
میری کی درخت آئین نظر دہا کر جاؤں
مشرق ہو کی مکی می مدینہ کو گز جاؤں
نہ نکھون پیر و مان اور میں کو کی جاؤں

یہی ہی آرزو دل کی مدیت میرا مسکن ہو

	رہوں ایمان سی ومان اور بقیع پاک دفن ہو	
کوئی زائر مدینہ کا کہیں جب جہنم ملتا ہے کہ سنی اپنی ان آنکھوں سے اوس روح کو دیکھتا ہے	تو آنکھیں دیکھ دیکھ اوسکی یہ ہوتا حال دکھائی دکھا مجھ کو بھی یاد رہیں یہی میری تنہائی	
	یہی ہی آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو رہوں ایمان سی ومان اور بقیع پاک دفن ہو	
زمین پر جنت الفردوس مان ہی رضوۃ احمد کوئی رستا بتا دیجو کہاں ہی رضوۃ احمد	ذرا سمجھو تو تم کس کا مکان ہی رضوۃ احمد آہی تو وہاں چل جہاں ہی رضوۃ احمد	
	یہی ہی آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو رہوں ایمان سی ومان اور بقیع پاک دفن ہو	
مدینہ کی مداح کا بیان کچھ ہو سکی کیونکہ سفر سے جب کہیں تشریف لاکو تو قریب آکر	کہ اس درجہ کی تہی اوس شہر کے مشتاق نہیں چلائی تہی بہت جلدی سو اگر کی تین ہر دور	
	یہی ہی آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو رہوں ایمان سی ومان اور بقیع پاک دفن ہو	
آہی تیری رحمت سے سفر سوئی محمد ہو نصیب اوس سے دل نہ جا لکھو شہدائی محمد ہو	ذرا رنگاہ میرا شہر دیجوی محمد ہو تنہا ہی خدا یا میں ہوں کوئی محمد ہو	
	یہی ہی آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو رہوں ایمان سی ومان اور بقیع پاک دفن ہو	
تنہا ہی ہو کی رحمت جہنم سے نکلتی ہیں بہت سوز فراغ مصطفیٰ میں لگ جلتی ہیں	تو مشکل سی ومان لوگوں کی پانواگی کھلتی ہیں نکلتے آہ و تالی میں جگہیں غمی جلتی ہیں	

یہی ہے آرزو دل کی دنیا میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سی ماں اور بیع پاک مفن ہو

نہیں پاتا ہر نین اب کچھ ہزار بار کنکشی
خداوند مجھی تو اپنی قدرت کے سفینے میں
مدنی کیلئے نرم پیکر تادک سینے میں
بہا سیکل کہیں دریا فرستے مدنی میں

یہی ہے آرزو دل کی دنیا میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سی ماں اور بیع پاک مفن ہو

یقین جی درسی جو روضہ احمد نظر آئی
نکل کر بقراری ہی جسد کو چوڑ کر جانی
پہنچتے تک سیر دان جان سیر تاب کبائی
سوا اللہ کون اس مراد دل پہنچائی

یہی ہے آرزو دل کی دنیا میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سی ماں اور بیع پاک مفن ہو

الہی یہ تمنا ہی غیاڑ مصطفیٰ دیکھوں
الہی یہ تمنا ہی مزار مصطفیٰ دیکھوں
الہی یہ تمنا ہی جوار مصطفیٰ دیکھوں
دان اپنی تہیں چہرے حاشا مصطفیٰ دیکھوں

یہی ہے آرزو دل کی دنیا میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سی ماں اور بیع پاک مفن ہو

فراق مصطفیٰ میں جان دل متا بستی ہیں
مدنی کیلئے دیدی سیر پر آب بستی ہیں
یاد و فراق ہی ان فح باب بستی ہیں
پیشہ روی ہیں رت ن خواب بستی ہیں

یہی ہے آرزو دل کی دنیا میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سی ماں اور بیع پاک مفن ہو

وہ ہیں ہمیں عظم صلوٰۃ او پیر سلام او پیر
اب ہیں شاہی آدم صلوٰۃ او پیر سلام او پیر

طفیل سرور عالم صلوٰۃ او پیر سلام او پیر	خدا یا جا پکاریں ہم صلوٰۃ او پیر سلام او پیر
یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو	رہوں ایمان ہی مان اور بیتع پاک مدفن ہو
وہی حیات راہم گنا عشق محمد میں	مزی میں لاجسکو مزا عشق محمد میں
بھی کال بنا دی یا خدا عشق محمد میں	فقیر مستہ دل ہوں کنا عشق محمد میں
یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو	رہوں ایمان ہی مان اور بیتع پاک مدفن ہو
عرض حاجات فقیر حضرت علیم قدیر عشق تبت لہد لکیر	
یا الہی دیت ایوان کعبہ ہو نصیب	طو ردل کو جلن ہر شان کعبہ ہو نصیب
اب تو ہونا جگہ بھی مہمان کعبہ ہو نصیب	بلکہ دم بہر بھی نہ پہرچران کعبہ ہو نصیب
یا رب ان مانتوں کو بھی دایان کعبہ ہو نصیب	حد سے گزراد ردل در مان کعبہ ہو نصیب
اس جہان میں آنکر کیا کیا نہ اتا یا مجھی	کونسا مقصود نیا کا نہ اتا یا مجھی
سچ تو یوں کہہ رہی یہاں کو یا نہ اتا یا مجھی	اب تلک جو دمن کعبہ نہ اتا یا مجھی
یا رب ان مانتوں کو بھی دایان کعبہ ہو نصیب	حد سے گزراد ردل در مان کعبہ ہو نصیب
یہ مکر وہ مات ہیں جن سب کوئی لاکھوں گناہ	یہ مکر وہ مات ہیں جن کوئی کاغذ یاہ
دیکھیے کل ہو گئے ان مانتوں کی حالت یاہ	اب یہ دونو پر خطا ہیں تیری آگئی یا الہ

میں نے یہ شعر
نہایت سے
سنا ہے

	یارِ پان تہوں کو بھی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گذرادرِ دل در مان کہہ ہو نصیب	
جو نہونا تھا ہوا وہ کام میرے مات سے ہیں یہ قہر طاق حکم بد نام میرات سے	جو نہونا تھا ہوا اور قام میرے مات سے روح و دل کو اب تو دلازم میرے مات سے	
	یارِ پان تہوں کو بھی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گذرادرِ دل در مان کہہ ہو نصیب	
کیا ہوا پاپوش دنیا جو اوٹھائی مات میں ایک دن ان سے ہی لغتِ جدائی مات میں	اور اوسنی گردنِ جنت چمکانی مات میں جنت ہی جو نعمتِ عقبی نہ آئی مات میں	
	یارِ پان تہوں کو بھی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گذرادرِ دل در مان کہہ ہو نصیب	
نہت دنیا کیا کیا کچھ ہوئی حالِ محبی خوبِ لذات دنیا سی کیا خوشدلِ محبی	شغلِ خوش عیشے فی رکھا شکری غافلِ محبی اب حصولِ لذتِ عقبی نہ ہو مشکلِ محبی	
	یارِ پان تہوں کو بھی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گذرادرِ دل در مان کہہ ہو نصیب	
ایک وہ بھی ہیں کہ جو دن رت اُرتی ہیں ایک وہ بھی ہیں جن جگہاں گئی کے زمین	ایک میں ہیں ہون کہ اب تک اگھسی کیا نہیں ایک میں ہیں ہون پڑا محروم ہون تک نہیں	
	یارِ پان تہوں کو بھی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گذرادرِ دل در مان کہہ ہو نصیب	
ایک وہ بھی ہیں کہ جو ہیں طائفِ بیتِ اسرار طائفِ بیتِ اسرار کے	ایک میں ہیں ہم ہجران ہی چکر میں مدام	

یہ شعر ہے میر تقی میر کے جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کے جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کے جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کے جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کے جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کے جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کے جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کے جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کے جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔
یہ شعر ہے میر تقی میر کے جو کہ ان کے دیوان میں ہے۔

ایک وہ بین دامن کعبہ کو پکڑے صبح و شام	ایک میں ہی ہوں کہ فوسٹ سے ہی کام
یارب ان ہاتھوں کو بھی دامن کعبہ ہو نصیب حد سے گذر اور دل در مان کعبہ ہو نصیب	
ایک کعبے پر نظر ہر لحظہ کرتے رہتے ہیں ایک ہم ہی یہاں پڑی ن پائے پڑتے ہیں	ہر زیارت گاہ پر دانگے گذرتے رہتے ہیں جیسے میں امید میں اور ذکر کرتے رہتے ہیں
یارب ان ہاتھوں کو بھی دامن کعبہ ہو نصیب حد سے گذر اور دل در مان کعبہ ہو نصیب	
ایک وہ ہیں جنکو ہیں بان پانچ کی لاکھوں غار ایک وہ ہیں جنکو دامن رہتی ہوئی مدد راز	ایک میں ہی ہوں کہ اک سجن نہیں ہی بنیاز ایک میں چلی شے ایک ہوں بسا مان ساز
یارب ان ہاتھوں کو بھی دامن کعبہ ہو نصیب حد سے گذر اور دل در مان کعبہ ہو نصیب	
داخلی ہی ایک لوگوں کو تہ کعبے کی نصیب کائنات نزدیک ہو و مان یہاں ہو و نصیب	اور مجھے اب تک نہیں میدان کعبہ ہی نصیب یا خدا اب تو زیارت ہو کہیں جلدی نصیب
یارب ان ہاتھوں کو بھی دامن کعبہ ہو نصیب حد سے گذر اور دل در مان کعبہ ہو نصیب	
ایک وہ ہیں زمرہ اطہر سی جو سیر ہیں ایک وہ ہیں جو دعا کرتے تہ میرا ہیں	ایک ہم پتی غم بھراں کا یہاں زہرا ہیں ایک ہم بے دست یا اب یہاں بے ریتا ہیں
یارب ان ہاتھوں کو بھی دامن کعبہ ہو نصیب حد سے گذر اور دل در مان کعبہ ہو نصیب	

میں کعبہ کی طرف
 حجاز
 میں کعبہ کی طرف
 حجاز
 میں کعبہ کی طرف
 حجاز
 میں کعبہ کی طرف
 حجاز
 میں کعبہ کی طرف
 حجاز

	حد سے گزرا در و دل در مان کعبہ ہو نصیب	
الہدٰی رحمت حق ہی شاربِ قافلہ کوئی تبارِ ناکد ہر ہی رہ گزارِ قافلہ	ہیں حرم کے پہنے والے انتظارِ قافلہ خاک میری ہی چلی بنکر غبارِ قافلہ	
	یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گزرا در و دل در مان کعبہ ہو نصیب	
ہو بخاؤں اس یارِ غضب میں زیرِ خاک کاش نہ ہوں تیری ہی رنج طلب میں زیرِ خاک	یا خدا اگر ناچھے ملک عرب میں زیرِ خاک ہوں قریب کعبہ ہوں جس دوشب میں زیرِ خاک	
	یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گزرا در و دل در مان کعبہ ہو نصیب	
ما میٰ تبک یہاں سے تو ایسی نہیں نکلی کیون نہ ہیں جیسا آگاہ تھیں یہاں کعبہ کیون نہ ہیں	ای قدم فسوس میں جس جانب کو چلتا کیون نہ ہیں وہیں اسکا مات میں یہاں کیون نہ ہیں	
	یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گزرا در و دل در مان کعبہ ہو نصیب	
لب وہ دن ہو گا کہ دورِ پناہم پہاں کون جانِ دل ہی ہنگامِ قرب میں قیام کون	دین جو چہ چہ یہاں آگے او کو حاصل کون کاش سامانِ سفر میں بسرو سامان کون	
	یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گزرا در و دل در مان کعبہ ہو نصیب	
پاک قدم سے کیسے تو یا ذوالجلال جہیہ ہو دفنِ حرام حرام ہی ہو کر حلال	اے عطا دین امین ہاں پاکِ طیب مجھ کو مال بات پاؤں کے سلامت پہنچ جلدی نکال	

۴۰
مجموعہ کتب
نور اللغات
۱۰

<p>یارب ان ماتھون کو یہی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گزرا در دل دمان کہہ ہو نصیب</p>	<p>یارب ان ماتھون کو یہی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گزرا در دل دمان کہہ ہو نصیب</p>
<p>مجموعہ کتب باقی از وقت سفر حق القاباد خیری کن کہونگا تین ملن کو خیر باد</p>	<p>مجموعہ کتب باقی از وقت سفر حق القاباد خیری کن کہونگا تین ملن کو خیر باد</p>
<p>یارب ان ماتھون کو یہی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گزرا در دل دمان کہہ ہو نصیب</p>	<p>یارب ان ماتھون کو یہی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گزرا در دل دمان کہہ ہو نصیب</p>
<p>میں یہی اک خادم ہوں براہِ قبل والدین رج اکبر ہو نصیب اپنے طفیل والدین</p>	<p>اس نغمہ میں ہو کو میر سے قبل والدین جانب کہہ کہیں بلکہ ہو نصیب والدین</p>
<p>یارب ان ماتھون کو یہی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گزرا در دل دمان کہہ ہو نصیب</p>	<p>یارب ان ماتھون کو یہی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گزرا در دل دمان کہہ ہو نصیب</p>
<p>حضرت جتہ کی فرقہ کو دکھائی کر دگار کشتہ ہو جوش میں شوق دل امیدوار</p>	<p>اب کہیں جلسہ کی عجب کو یہی دمان سوار حب ان ہی صول کے دن کی کس ہو آشکار</p>
<p>یارب ان ماتھون کو یہی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گزرا در دل دمان کہہ ہو نصیب</p>	<p>یارب ان ماتھون کو یہی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گزرا در دل دمان کہہ ہو نصیب</p>
<p>اور زیادہ نگاہ ہر دم شان کر ہو مرے اور جلتے دفن کو رستان کہ ہو مرے</p>	<p>ابو منزل یا خدا میدان کہ ہو مرے مرو باقی ہی شہد بان کہ ہو مرے</p>
<p>یارب ان ماتھون کو یہی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گزرا در دل دمان کہہ ہو نصیب</p>	<p>یارب ان ماتھون کو یہی دمان کہہ ہو نصیب حد سے گزرا در دل دمان کہہ ہو نصیب</p>
<p>یروغالی میں بجائے کیونکہ نقد میر و پریشانی</p>	<p>ہو غریب ذکر کہ جس جگہ خلق فریوش</p>

کاش عاشق کا سماعت کیے لینی ہر مہر ہو گوشت	جست جو گیت میں بچا یہ خانہ بدوش
یارب ان ہاتھوں کو بھی دانا کعبہ ہو نصیب	
حد سے گذر اور دل دریاں کعبہ ہو نصیب	
کب تلی ہوگی دو آنکھوں ہی میری یا آگ	کاش بجای مرا ہر کھوتن تا رنگار
رات دن دیکھوں جمال کعبہ کو میں پر گناہ	اور یہ قدرت میں تیر ہی کہ ہر شام و گناہ
یارب ان ہاتھوں کو بھی دانا کعبہ ہو نصیب	
حد سے گذر اور دل دریاں کعبہ ہو نصیب	
باعث حسرت مجھ کو چرخ خضر کا طواف	ادنی و ست بیچ درم بیت اطہر کا طواف
ہو نصیب اپنی ہی اکدن یوں ہی گھر کا طواف	اور قبول حق ہوں تیار مضطر کا طواف
یارب ان ہاتھوں کو بھی دانا کعبہ ہو نصیب	
حد سے گذر اور دل دریاں کعبہ ہو نصیب	
میں طواف کعبہ میں اترا کی چلتا ہی ہوں	معصیت کو اپنی توبہ ہی بدلتا ہی رہوں
یوں نہو یار کعبہ میں یہاں سچ چلتا ہی ہوں	ہر کعبہ میں کف و فسوس ملتا ہی رہوں
یارب ان ہاتھوں کو بھی دانا کعبہ ہو نصیب	
حد سے گذر اور دل دریاں کعبہ ہو نصیب	
کیا کہوں بیت خدا کی اور اسود کی مثال	دونوں ہیں نزدیک مصطفیٰ تھی تہی بلال
یا ہی بیت اللہ کی وہ چہرہ تابان پخال	یا خدا کو بلا بھی ارمان میری بھی نکال
یارب ان ہاتھوں کو بھی دانا کعبہ ہو نصیب	
حد سے گذر اور دل دریاں کعبہ ہو نصیب	

یہ ساری باتیں حضرت علیؑ کی ہیں جنہوں نے کعبہ میں چلنے کا ارادہ کیا تھا مگر خدا نے ان کو روک دیا اور ان کو بتایا کہ میں تم کو کعبہ میں بھیج رہا ہوں۔

یہ تمنا ہے کہ ہوں قربان کعبہ و مہم	اور میں لیتا رہوں اسود کا پسہ و مہم
سب گناہوں کا دان ہو تو بہ تو بہ و مہم	ہو گا آگاہوں کو خدا کی شہادی گریہ و مہم
یارب ان اتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب	حد سے گزرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب
سجود بیت الحرام میں جا رہوں میں ہی اگر	استغفار سجا کروں تہمین ہو جائی اگر
اور پھر نشان ہوں مہین سیر جلوں گر	بلکہ سجد کرتے کرتے رب کو ثنائی یہ سر
یارب ان اتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب	حد سے گزرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب
یہی وہی اس میں بیاب مضطر کو لگی	چشم حیران ہو سراوین بیت اطہر کو لگی
استخوان بہر ہی ہو سجد میں اس گہر کو لگی	اور وہ دیوار پر انوار ہو سر کو لگی
یارب ان اتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب	حد سے گزرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب
جس طرح جنت میں جا رہا ہی جی کی آرزو	خاتہ کعبہ میں یوں ہی دہلی کی آرزو
دی گئی اس قدر مجھ کو اوسی کی آرزو	جس طرح بیمار کو ہوزندگی کی آرزو
یارب ان اتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب	حد سے گزرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب
اندر دن کعبہ مجھ رب ہوا مستغفار ہو	اور نگاہ دوار اطہر سی مرا خسار ہو
تو بہ ہوزاری ہو ہر جانب یہی کردار ہو	اور دعا رب اجر لی من غنا اب النار ہو
یارب ان اتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب	

یہ تمنا ہے کہ ہوں قربان کعبہ و مہم
 اور میں لیتا رہوں اسود کا پسہ و مہم
 سب گناہوں کا دان ہو تو بہ تو بہ و مہم
 ہو گا آگاہوں کو خدا کی شہادی گریہ و مہم
 یارب ان اتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
 حد سے گزرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب
 سجود بیت الحرام میں جا رہوں میں ہی اگر
 استغفار سجا کروں تہمین ہو جائی اگر
 اور پھر نشان ہوں مہین سیر جلوں گر
 بلکہ سجد کرتے کرتے رب کو ثنائی یہ سر
 یارب ان اتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
 حد سے گزرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب
 یہی وہی اس میں بیاب مضطر کو لگی
 چشم حیران ہو سراوین بیت اطہر کو لگی
 اور وہ دیوار پر انوار ہو سر کو لگی
 یارب ان اتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
 حد سے گزرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب
 جس طرح جنت میں جا رہا ہی جی کی آرزو
 خاتہ کعبہ میں یوں ہی دہلی کی آرزو
 جس طرح بیمار کو ہوزندگی کی آرزو
 دی گئی اس قدر مجھ کو اوسی کی آرزو
 یارب ان اتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
 حد سے گزرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب
 اندر دن کعبہ مجھ رب ہوا مستغفار ہو
 اور نگاہ دوار اطہر سی مرا خسار ہو
 تو بہ ہوزاری ہو ہر جانب یہی کردار ہو
 اور دعا رب اجر لی من غنا اب النار ہو
 یارب ان اتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب

	حد سے گزرا درِ دل درِ مانِ کعبہ ہو نصیب	
اور ہو و درِ صلوة اوس خیر خلق اہد پر ہے حصول آرزو موقوف فضل اہد پر		رب کو سجدہ ہو مستلای رسول اللہ پر دخاں خارج نظر میری بیت اللہ پر
	یار ب ان ماتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گزرا درِ دل درِ مانِ کعبہ ہو نصیب	
شوق میں مینی کی اوسکی ہو شدتِ پیاس تب بھی مینی ہی اوسکی ہوش ہو و سیقیاس		کب وہ دن ہو گا کہ جاؤں چشمہ زمزم کی پاس خضر لب آنا کہ باقی ہوں نہ کعبہ ہو شوق اس
	یار ب ان ماتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گزرا درِ دل درِ مانِ کعبہ ہو نصیب	
اس یتیم دل کو گویا دستِ الفت سر پہ ہو آبِ شرفِ پاک سی نازل کثرتِ سر پہ ہو		کاش میں ہوں اور وہ سیرابِ رحمت سر پہ ہو ابر و باران ہی جھپکا یا ربِ عزت سر پہ ہو
	یار ب ان ماتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گزرا درِ دل درِ مانِ کعبہ ہو نصیب	
کہ حطیمِ پاک میں کہ رکن کے تلمیذ میں و یکے رہتا ہوں یہاں کہ تنگ آمد ویم میں		نجاور کھڑے بیت کی تعظیم میں تکریم میں گاہ سجدہ میں مقامِ پاک ابرہہیم میں
	یار ب ان ماتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گزرا درِ دل درِ مانِ کعبہ ہو نصیب	
نعرہ لبیک ہو کہ اور میدانِ حرم جھا لکنا ہوں خانہ کعبہ کو دھانسے دمدم		میں ہی ہوں احرام میں جیترا لطفِ حرم اور صفام وہ پہی ساعی رہوں چشمِ حرم

لے
نورِ سائستہ پر
کعبہ کا جنازہ سے
تجربہ کار کے
رقم کے لئے
رسول اللہ
مٹے اور کعبہ
دورانِ حق پر کعبہ
بین

یارب ان باتوں کو بھی داماں کبہ ہو نصیب
 حد سے گزرا در دل داماں کبہ ہو نصیب

جب محبانِ خدا بھرتی پہ ہو دین سنگھار
 میں بھی اُن بندوں میں ہوں تیری خداداد کار
 اور شیطانِ عین کو کبریٰ ڈالیں سنگسار
 اب تو میری لگاؤ بتائی ہے یا پروردگار

یارب ان باتوں کو بھی داماں کبہ ہو نصیب
 حد سے گزرا در دل داماں کبہ ہو نصیب

یا اگلی ہیں دامنِ جتنے مفتیٰ ثابت دعا
 بجو ہواون سب میں توفیقِ نایاب دعا
 اور پھر تو ثناء و زین الفاظ و اوقات دعا
 اور پھر محتاجِ اغاثت ہو بیشک دعا

یارب ان باتوں کو بھی داماں کبہ ہو نصیب
 حد سے گزرا در دل داماں کبہ ہو نصیب

بجھو جو کج کبہ محبتِ محشر دوسے
 سر منڈا کر دو جو میرے گرجا میں سہی
 عمر شب بھری ہی لانی میں گدڑ جانی سرے
 عاشقوں کی شکل ہوا در خاک پر چھپرے

یارب ان باتوں کو بھی داماں کبہ ہو نصیب
 حد سے گزرا در دل داماں کبہ ہو نصیب

جسکو ہو جائے وقوف اوس شہا طہر کا نصیب
 یا اگلی جا رہوں اگ ر و زمان میں بھی نصیب
 اوس میدانِ محشر میں تری رحمتِ فریب
 جو ہی میرا در دل آد کا تو تھی طیب

یارب ان باتوں کو بھی داماں کبہ ہو نصیب
 حد سے گزرا در دل داماں کبہ ہو نصیب

دامنِ میں سی قربانی کا مجھ کو ڈھب بینی
 پاشکستہ کو جو راہِ تیرے مرکب بنے
 اور پھر محتاجِ اغاثت ہو بیشک دعا

یا آہی جیسی میری کام بیان کہے سب بسنے	دست کو تارے بانکا طالب مطلب بسنے
یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب	حد سے گذر اور دل در مان کعبہ ہو نصیب
سجدین نکلے میں ہیں اب جہنم نزدیک دو	دی آہی جھکواون سب کے زیارت سے سرور
یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب	حد سے گذر اور دل در مان کعبہ ہو نصیب
اور زیارت ہو محبی دار خدیجہ کی حصول	کاسن ان آنکھوں میں دیکھوں گے سیلا دروں
یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب	حد سے گذر اور دل در مان کعبہ ہو نصیب
یا خدا جھک دو کھا غار حرا اور غار ثور	اور غار مرسلات اور سب زیارت گاہ اور
یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب	حد سے گذر اور دل در مان کعبہ ہو نصیب
بقراری رب ہیں سب کے جان دل گیری	خاک میں شاہ و گرد آجائیں تل تیری لیے
یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب	حد سے گذر اور دل در مان کعبہ ہو نصیب

نزد آتش باز و آفرانی کل یوم - م
 نین زن قلیے نئے سبزه آفرانی کل یوم
 نژاد باغ و آتش آفرانی کل یوم
 استجب ماقلته یاز بختانی کل یوم

یارب ان ماتھون کو یہی داماں کعبہ ہو نصیب
 حد سے گذرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب

آید این شکم پیر آسمان کین ہر زمان
 میشود در سایہ پر نور کعبہ جایی آن
 جلوای طاعت کعبہ ہی میند عیان
 عرض من شنو نم بی مہر بی تاب توان

یارب ان ماتھون کو یہی داماں کعبہ ہو نصیب
 حد سے گذرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب

بہر پی ہی یہ تناسل غناک مین
 لوت کر ہو جاؤں شاید پاک شاک پاک مین
 ہو کی عیان مین ہون سلطان عالمی خاک مین
 اور ہون خاک شل عطیر گل پوشاک مین

یارب ان ماتھون کو یہی داماں کعبہ ہو نصیب
 حد سے گذرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب

بہ شرف ہو و ان ایوان آتے مین
 سب کو کولاتی مین مگر ہون چو کہ شہ مین
 او خلافت پاک سی و ان کے تبرک آتے مین
 کیا کہوں جو دیکھ کر ان دہن آتے مین

یارب ان ماتھون کو یہی داماں کعبہ ہو نصیب
 حد سے گذرا در دہل در مان کعبہ ہو نصیب

نیت سیرت یا مولیٰ مجھے پرانے نکال
 اس یار غرض کے قید زندان سی نکال
 بند کی الفت سبھی سیر دل چاہ نکال
 جانب کعبہ سلامت دین ایمان نکال

یارب ان ماتھون کو یہی داماں کعبہ ہو نصیب

یہ کعبہ
 ہے
 جس
 کی
 طرف
 ہر
 سال
 ہزار
 ہزار
 آدمی
 آتے
 ہیں
 اور
 وہ
 آدمی
 ہر
 سال
 ہزار
 ہزار
 آدمی
 آتے
 ہیں
 اور
 وہ
 آدمی
 ہر
 سال
 ہزار
 ہزار
 آدمی
 آتے
 ہیں

حد سے گذرا درِ دل در مان کعبہ ہو نصیب	
ہو چکا ہے فرضِ حج تیرے جن پر یقین اور خادمِ قافلے والوں کا ہو نیلِ خیرین	کیا سفر میں جائیگے وہ جو سفر کرتے نہیں اور کو تو فینِ سفر دی یا اللہ اے الین
یار ب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب حد سے گذرا درِ دل در مان کعبہ ہو نصیب	
اور بیکہا خانہ کعبہ اور ہوں گے واہ واہ نقد طاعت سے نہ خالی ہات ہو یہ پر گناہ	جنگو ماں غمرِ حال ہوا اور زارِ ابراہ وہ یہودی یا کہ نصرانی فریگے رکھو سیاہ
یار ب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب حد سے گذرا درِ دل در مان کعبہ ہو نصیب	
اور فرصت ہی ہوئی تو جسم میں طاقت کہاں اوسے کہد وہ بہانے میں پھر خست کہاں	وہ جو کہتی ہیں کہ چائیکے میں فرصت کہاں اور طاقت ہی ہوئی تو تقدیر دولت کہاں
یار ب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب حد سے گذرا درِ دل در مان کعبہ ہو نصیب	
کیا پیری و عزت یہاں لکھ کے گھٹا ہیں مال پر سفر کے نام کو ہل نہیں تپے ہیں مال	عیشِ دنیا میں جو اندازہ اڑ جائیں مال اللہ اللہ کس قدر ہر اہلِ آفت میں آتی ہیں مال
یار ب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب حد سے گذرا درِ دل در مان کعبہ ہو نصیب	
کوئی کہتا ہی نہیں کہ کار سی نصرت مجھے مرتی دم سے ایک کجا کاش تو مہلت مجھے	کوئی کہتا ہی تجارت سے نہیں فرصت مجھے کوئی کہتا ہی کہ گھڑی ہی بہت نفست مجھے

لے صرافہ کا
لے کیا ہے کہ
لے پورا راجہ کا
لے قریب کا
لے قریب کا
لے قریب کا

	یا رب ان باتھوں کو بھی دامنِ کعبہ ہو نصیب حد سے گزرا درِ دل در مانِ کعبہ ہو نصیب	
کیون در تجھ رحم آیم گا خدا کو اسے فقیر ایک دم دست بھول ہی اس کو اسے فقیر	ہر گھڑی پیشا کہ دست دعا کو اسے فقیر چاہتا ہی تو اگر او کی دعا کو اسے فقیر	
	یا رب ان باتھوں کو بھی دامنِ کعبہ ہو نصیب حد سے گزرا درِ دل در مانِ کعبہ ہو نصیب	
عرض جا فقیر حضرت قدیر شوق پیہر طیبہ سہا اللہ تعالیٰ		
خاک میں یہ خاک جائی ل مدین کی قریب جاوڑی یا رب یہ آبِ گل مدین کی قریب	ہو جی تسکینِ دل حاصل مدین کی قریب اب نہو جائیے گل مدینے کی قریب	
	کاسِ جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب جاؤں میں خُش خیالِ دل مدینے کے قریب	
کر نصیبِ آخلاقِ اکبر مدینے کا سحر اور بہت آسان ہو پھر مدینے کا سحر	بے پیلِ قرب پیہرِ مدینے کا سحر ہو وی تسکینِ دل مضطر مدینے کا سحر	
	کاسِ جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب جاؤں میں خُش خیالِ دل مدینے کے قریب	
حاجی اور زائر کہا جانی ہی نفرت کو بھی اور بہت جلدی پہنچ جائی گہرست کو بھی	اس سفر میں یا خدا اخلصِ نیست دی بھی بے ریا کہ مجھ کو اور خالصِ محبت دی محبتی	
	کاسِ جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	

لے
پہلے جلتے
نصیبِ آخلاقِ اکبر
مدینے کا سحر
اور بہت آسان
ہو پھر مدینے کا سحر

جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب	
اب کہیں جلدی دل کھلائی کب العالمین	دور ہو جاؤں وطن سے اور پیڑ سے متیریں
اب کہیں صبا فلیں کس کے بس آدھ حنین	اب کوئی منزل مینی کی سوا باقی نہیں
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب	
جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب	
نخل طیبہ کا تبرک کا اگر نیک کوئے	ہو ہوا اوگی مری حقین ہو فردوس کی
اوس ہو وراہ کی گرمی سی میری زندگی	خاک جا پٹھن کہیں یہ ریتِ غلستان مری
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب	
جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب	
کستور پر نور ہے نام خدا ملکِ عرب	اور سراسر ہے مطیع کبریا ملکِ عرب
کیون نہوجب ہو مقامِ مصطفیٰ ملکِ عرب	یا خدا جلدی کجا جلدی کجا ملکِ عرب
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب	
جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب	
شرک ہیں طاعات اور خیرات ملکِ ہند میں	ہیں غلامِ شہوت لذات ملکِ ہند میں
کیا بڑا اندھیر دن رات ملکِ ہند میں	یا آگہی ہیں بہت اکافات ملکِ ہند میں
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب	
جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب	
مثل بکدے دینے کو جہان پر حشر دم	طیبہ طیب کا ایسا کیون نہو عالی مقام
انگریز ہیں سول اند فرما میں قیام	جکو بھی یارب دکھاؤ مسکنِ خیر الامام

اس کے لئے رسول خدا
میں سے زکوٰۃ کی رقم
میں سے زکوٰۃ کی رقم
میں سے زکوٰۃ کی رقم
میں سے زکوٰۃ کی رقم

ہے کہ جو شخص اپنے دل میں کسی اور شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے وہ اس شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے۔
 یہی دلیل ہے کہ جو شخص اپنے دل میں کسی اور شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے وہ اس شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے۔
 یہی دلیل ہے کہ جو شخص اپنے دل میں کسی اور شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے وہ اس شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے۔
 یہی دلیل ہے کہ جو شخص اپنے دل میں کسی اور شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے وہ اس شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے۔
 یہی دلیل ہے کہ جو شخص اپنے دل میں کسی اور شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے وہ اس شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے۔
 یہی دلیل ہے کہ جو شخص اپنے دل میں کسی اور شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے وہ اس شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے۔
 یہی دلیل ہے کہ جو شخص اپنے دل میں کسی اور شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے وہ اس شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے۔
 یہی دلیل ہے کہ جو شخص اپنے دل میں کسی اور شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے وہ اس شخص کی طرف سے محبت رکھتا ہے۔

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
 جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب

ہی دو آدھ دو بیارن دینے کا غبار
 میری سر اکھون پہ پڑھان میں کا غبار
 ہی علاج روح پر انسان بیسے کا غبار
 بلکہ ہو پیراں عریان میں کا غبار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
 جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب

کیون اترا لی پھر خوشبو طیبہ کی ہوا
 جسکے آگے عطر و مشک عود و عنبر حیر کیا
 جسکے ہم پر خوشبو می محمد مصطفیٰ
 کرد باغ جان عطر و مسک میرا یا خدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
 جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب

کردینہ جگر حسی تو احمد کے سبب
 اوں جگہ بقول طلوع تو احمد کے سبب
 خاکین اوں کے جو حسی تو احمد کے سبب
 مغفرت ان بنیائیت تو احمد کے سبب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
 جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب

یا خدا راہ مدینی کی مساجد کو دکھا
 دوڑتا جاتا ہوں ننگے پاؤں اور روتا ہوا
 ہر جگہ اس مہر کو میرا ہی سجائیں چہر کا
 پہر ہی فرط شوق ہو وہی میرا صدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
 جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب

مردیمو نہی یارب دکھانا راہ میں
 طفل دل فرامی ام المومنین کچاہ میں

جی پڑا ہی مسجد و بیت رسول ہند میں اب کہان تاب اتنی جو جاؤں میں سالہ میں

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

فُجِ الْاَبْوَابِے یَا رَبَّنَا مِنْ رَحْمَتِكَ اَتَمْطَلُوْا بِالْمَلُوكِ قَبْرِ یَا مُلُکِ
اِبْرٰہِیْمَ رَبِّیْ اِلٰی الْبَیْتِ فَاِذَا مَرَّ سَلٰتْ ثُمَّ اَدْخَلْنِیْ الْہِمۡصَہُ مِنْ بَلَدِ تِمْ

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

چون شود عالم چو برج سبز ایمم نہ دور بر زمین فتم چو برج سبز ایمم نہ دور
کے بود صبرم چو برج سبز ایمم نہ دور چون ہو اگر دم چو برج سبز ایمم نہ دور

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

جب رسول ہند کا مسکن نظر آئی مجھے غسل کے طہین دہیں کیوں انہیں یہ آب شمس
پاک ہو وین دیکھنے کو اوس مزار پاک کے اتو یا رب میرا مولیٰ مری آد مری

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

ہندسی جاؤں مدینہ تو ہوتی خوشی جس قدر ہوا سی جنت میں جاسکی خوشی
اتو یا جس میرا ہی کہیں ہو جی خوشی کیونکہ ہو سیکر خوشی جنتک نہ ہو تیر خوشی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

لے کر کھڑے
روانہ سے جوت
اپنے لیے یہ
بازار سے قریب
مطلوبہ غلام
اسے بارش
توہ دیکھا جی
اسے سید
ملا کر بیت
یاد دہی
میں اپنے

سکس طیبہ آہی مثل جنت ہو بجھے	آوردان ایک ایک دم رہا غنیمت ہو مجھے
بلکہ دم بھر چیتے ہی اُن سے رخصت ہو مجھے	شیر احمد میں کہیں مرگ نہ ہوا تو ہو مجھے
کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب	۱۱۱۱۱۱
یوں رسول اللہ فرماتی ہیں ہزار ہوں	ہو سلمان ہو کی اہل شرک میں کہی ہو
کافران ہند میں بنی ہی یار پل ہی خون	حال دل کو جوتا ہی تو تو بس میں کیا کہوں
کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب	۱۱۱۱۱۱
اللہ اللہ کیا ہی عالی منصب باب اسلام	روز و رات کیسے بہتر ہے شب باب اسلام
ہو سلام اس لب پہ یا مولیٰ لب باب اسلام	مجھ کو پہنچا دی سلامتے غائب باب اسلام
کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب	۱۱۱۱۱۱
نام ہی جس باب کا مشہور باب جبریل	شاید اب بھی آتی جاتی ہوں چپ جبریل
ہو کی اوس سترسی میں بھی فیضیاب جبریل	داخل ہوں ہوا ہوا رہا سب جبریل
کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب	۱۱۱۱۱۱
جسب زروز شب اس مسجد عالی میں ہو	چشم حیران کی نظر پر خطا ہو علیہ السلام
کیون ایسی حال میں دل بھی شخائین ہو	اقوام ارحم خدا اس طاعت عالی میں ہو
کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	

باب اول در بیان
 باب دوم در بیان
 باب سوم در بیان
 باب چہم در بیان
 باب پنجم در بیان
 باب ششم در بیان
 باب ہفتم در بیان
 باب ہشتم در بیان
 باب نہم در بیان
 باب دہم در بیان

کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب	
اور سوچ جاؤں میں قافلہ ایک مقصد پر درود ہو کے حاضر جاؤں اس پاک مقدر درود	بیعتا ہوں تو میں یہاں ہے ہی احمد پر درود پر حضور میں خدایا ہو محمد پر درود
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب	
جو کہ میں اصحاب سی تور و مسنون سلام دیکھیے کس دن ہو یہ محرم مقرون سلام	مجھے ہو دین وہ ادا الفاظ و معنوں سلام یہی ہو معنوں میں ستور و قانون سلام
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب	
اگر ہوں کہی کا جو کہ پیری میں شہباز اب بی بی کی جد ہی جڑایا مجھ پہ شہباز	رات ن یار بے دن تسلیم کا ہوا اتفاق کیا سرور رسول اور کیا شکوہ درد فراق
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب	
ایک بھی دین جا اب و نکا مجھے خیر الہا غرض حال دل بھلا کیونکر رہے پہر تاتا	اور کہاں قسمت کو مان سیکر تو ہوں ملکوں سلام جب حضور شاہ میں حاضر ہوں میں غلام
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب	
آپ کے در تک مقدر فی نہ پہنچایا	عرض یہ ہو کہ درو مجھ نے مارا مجھے

دینے سے پہلے
کیا دل کے لئے
مرد و عورت
کی ہمت و دل
نہر کی ہمت
وہ کہ

لے سامانِ غمِ برونِ مات آیا مجھے | آپ ہی کی شوقینِ شوقِ اصدا کا تھا مجھے

کاش جلدی ہو مری منزلِ مینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دلِ مینے کے قریب

یا رسولِ ہمد جو کچھ چھبہ گزری کیا کہوں | یا رسولِ ہمدول کس بقدراری کیا کہوں
یا رسولِ ہمد جو حالت تھی میری کیا کہوں | اور دعا یہ بقدرِ درِ زبانِ تھی کیا کہوں

کاش جلدی ہو مری منزلِ مینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دلِ مینے کے قریب

یا رسولِ امدِ مکرانِ پتھرِ ہونِ نثار | مجھ کو ملکِ ہند کا رہنا تھا مثلِ تیار
اب دنیا آپ کا ہی جنتِ افسردوس دار | یا رسولِ کجا کر تا تھا یوں میں میقرار

کاش جلدی ہو مری منزلِ مینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دلِ مینے کے قریب

یا رسولِ بندِ مشتاقِ بھتا دیدار کا | مسجد و محراب کا منبر کا صہ آثار کا
رخِ نور کا یہاں کی ہر در و دیوار کا | اولِ آخر یہ تھا ہر دم میری گفتار کا

کاش جلدی ہو مری منزلِ مینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دلِ مینے کے قریب

یا رسولِ اندلاکھوں شکرِ مولیٰ کے لیے | آپ کے اب جو چرخِ مینی ہی یہاں آ کے لیے
اب مبارکباد میری چشمِ بیت کے لیے | آرزو یہ تھی اسی جو تماشائے لیے

کاش جلدی ہو مری منزلِ مینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دلِ مینے کے قریب

لے سامانِ غمِ برونِ مات آیا مجھے
آپ ہی کی شوقینِ شوقِ اصدا کا تھا مجھے
کاش جلدی ہو مری منزلِ مینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دلِ مینے کے قریب
یا رسولِ ہمد جو کچھ چھبہ گزری کیا کہوں
یا رسولِ ہمدول کس بقدراری کیا کہوں
یا رسولِ ہمد جو حالت تھی میری کیا کہوں
اور دعا یہ بقدرِ درِ زبانِ تھی کیا کہوں
کاش جلدی ہو مری منزلِ مینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دلِ مینے کے قریب
یا رسولِ امدِ مکرانِ پتھرِ ہونِ نثار
مجھ کو ملکِ ہند کا رہنا تھا مثلِ تیار
اب دنیا آپ کا ہی جنتِ افسردوس دار
یا رسولِ کجا کر تا تھا یوں میں میقرار
کاش جلدی ہو مری منزلِ مینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دلِ مینے کے قریب
یا رسولِ بندِ مشتاقِ بھتا دیدار کا
مسجد و محراب کا منبر کا صہ آثار کا
رخِ نور کا یہاں کی ہر در و دیوار کا
اولِ آخر یہ تھا ہر دم میری گفتار کا
کاش جلدی ہو مری منزلِ مینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دلِ مینے کے قریب
یا رسولِ اندلاکھوں شکرِ مولیٰ کے لیے
آپ کے اب جو چرخِ مینی ہی یہاں آ کے لیے
اب مبارکباد میری چشمِ بیت کے لیے
آرزو یہ تھی اسی جو تماشائے لیے
کاش جلدی ہو مری منزلِ مینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دلِ مینے کے قریب

اب بارک میری آنکھوں کو جمال طیبہ ہو	اب بارک مسکند احمرین سر کو مستحضر ہو
اب بارک سیر امتون کو شکاک و غنہ ہو	اب اثر مجکو مبارک اس کا کیون نہ ہو
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب	جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب
یا رسول اللہ اب مجکو ہوئی اتنی خوشی	کیا مجھے جو میں شادی مرگ ہو جاؤں امنی
اور تہو ابو کر مجب کیا روح یہاں آتی مری	جھپٹنی کی مغربین ہی یہی سسر ادا مری
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب	جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب
اب سر در وصال ہی تیرے ذہن میں یا مصطفیٰ	ہی ہی حیرت کہ میں اور وہ غنہ خیر الوری
خواب میں ہی پاک بیدار میں ہی یہ ماجرا	کیا مرا کہنا وہ سچی محبت دایا جو گیا
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب	جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب
نفس پر ظالم ہوں استغفار ہی رہے مری	آپ ہی میری شفا و صحت کی حق سی یا نبی
تاکہ پاؤں میں بھی تو آب رحیم اوسکو ابھی	یہ تمنا ہی تو لازم اس تنہا ہی میں ستی
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب	جاؤں میں مثل خیال دل دینے کے قریب
یا نبی دُرتا ہوں مجکو پھر نہ ہو دردِ مسراق	پھر نہ ہو وہ اشکِ شریخِ پھر نہ زندہ مسراق
پھر کہیں مشہور پڑی سیر نہ ہو گردِ مسراق	یوں کہا کرتا تھا میں بھر کر دمِ سرورِ فراق
کاش جلدی ہو مری منزل دینے کے قریب	

ع
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

	جاؤں میں مثل خیالِ دل مدینے کے قریب	
جانِ رخصت ہو بدلتی پر مجھی رخصت نہو جیفت ہے اب تک ملے گئے مجھے رخصت نہو	بس ان ہی یا خدا دم بھر مجھے رخصت نہو دیکھ کر وہ مروضہ انور مجھے رخصت نہو	
	کاسنِ جلدی ہو مری منزلِ مدینے کے قریب جاؤں میں مثل خیالِ دل مدینے کے قریب	
جو میں صادق یارِ غارِ حضرت خیرِ الامام انکا مشتاقِ زیارت ہے بہت یہ مستہام	حضرت صدیق کو بعد اوسکی ہو عرضِ سلام سب بالا تری ہے بعد از انبیاء کا مقام	
	کاسنِ جلدی ہو مری منزلِ مدینے کے قریب جاؤں میں مثل خیالِ دل مدینے کے قریب	
قولِ سی خلی موافق آیا تیرا آئین اب طفیلِ دستانِ حمتِ عالمین صلی اللہ علیہ وسلم	پہر تجھ سے عرض ہو فاروقِ اعظم کے تئیں تسکے باعثِ سازِ دینوں پر ہوا غالبِ دین	
	کاسنِ جلدی ہو مری منزلِ مدینے کے قریب جاؤں میں مثل خیالِ دل مدینے کے قریب	
کیوں نہو دین جو کہ تھی قربانِ آدابِ رسول یا آہی اب طفیلِ قربِ اصحابِ رسول	کیا ہی عالی شان ہیں دیکھو تو اصحابِ رسول عالمِ برزخ میں بھی ہیں دونوں بہ خوابِ رسول	
	کاسنِ جلدی ہو مری منزلِ مدینے کے قریب جاؤں میں مثل خیالِ دل مدینے کے قریب	
گر دہوں مثلِ سگ کہت او کی میں بھی یا آلہ ہو نہ یارب سیرِ سامانی ابو سیدِ راہ	میں مدینی میں محمد مصطفیٰ کے حق بنی چاہ چاہ میں پانی کی اونکی تشنہ لبِ دل ہی آہ	

بچے ان تو بہ ہو اور رو نہایت آئے	بس اہد کے بان کن پھنچائے مجھے
کاش جلدی ہو مری منزل میں نے کے قریب	جاؤں میں مثل خیال دل میں نے کے قریب
مرقد النور پہ بوجھن تجھ صبح و شام	پھر بقیع پاک کا دیکھوں میں جہاں صبح و شام
اور میں ایل بیت کا دیکھوں قہ صبح و شام	کرد عاویسی ایل کر کی گریہ صبح و شام
کاش جلدی ہو مری منزل میں نے کے قریب	جاؤں میں مثل خیال دل میں نے کے قریب
قہ عثمان فی النورین بھی جگہ و کھا	قہ پر نور ابرہیم ابن مصطفیٰ
اور قباب اختران حضرت خیر الوری	کیون نہ سب سال ہو کر بلطف کبریا
کاش جلدی ہو مری منزل میں نے کے قریب	جاؤں میں مثل خیال دل میں نے کے قریب
بھائی انیس کا قہ عصمت و کھا	جس فضل و شاد کا مزا
اور بھی قہ مان معبودین جو یا خدا	ہو شرف سب کے زیارت میں جلدی عطا
کاش جلدی ہو مری منزل میں نے کے قریب	جاؤں میں مثل خیال دل میں نے کے قریب
اور خصوصاً وضہ پڑ بھی کھانا بچے	با یا اوس مرقد عفت پہ لیجانا بچے
وہاں جناب سیدہ میں جلد پہنچانا مجھے	تو بنایا رب میں نے کا ہے یوانہ مجھے
کاش جلدی ہو مری منزل میں نے کے قریب	جاؤں میں مثل خیال دل میں نے کے قریب

سجدہ زہرا میں بھی سجدہ ہو ہو لے گو قرا	وہاں فراق مصیلتے ہیں مئی متین خیر النساء
اس لیے بیت الحزن نام اونکی مسجد کا ہوا	دنگو رقت و نا اکنھو کو مری مان ہو عطا
کاسن جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	جاؤن میں مثل خیال دل مدینے کے قریب
یا آہی مجکو دکھانا صحابہ کے مزار	جان دل سیال سی تھی جو کہ حضرت پر شمار
ادب دیکھے رسول اللہ کے تھے ہیسترا	میرا ہی دواں کی مجکو یا پر در و کار
کاسن جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	جاؤن میں مثل خیال دل مدینے کے قریب
اوشہ پیدائ اشد کی بھی زیارت ہو مجھے	ہر جہل کی غفل کی دادی کی ویت ہو مجھے
سہزادہ نگاہ سی حاصل شرافت ہو مجھے	دیکھیے اس پنج سحران کتنی مدت ہو مجھے
کاسن جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	جاؤن میں مثل خیال دل مدینے کے قریب
اور یہی اسان ہی میری دل صد چاک میں	مرکی میں بھی خاک ہو جاؤن بیع پاک میں
خاک میری پاک ہو ملکر داغی خاک میں	اب تو بس یون ہیں مہمانی ہی دل خاک میں
کاسن جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	جاؤن میں مثل خیال دل مدینے کے قریب
دکویون طیبہ انستے تو احمد کے لیے	اوسکی ہر شئی سی مجھے تو احمد کے لیے
اوسین مرجانی مجھے تو احمد کے لیے	آرزو یہ ہے نہایت تو احمد کے لیے
کاسن جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	

یہاں پہلے
سجود زہرا میں بھی
سجود ہوا ہے
اس لیے بیت الحزن
نام اونکی مسجد کا
ہوا ہے
کاسن جلدی ہو مری
منزل مدینے کے قریب
جاؤن میں مثل خیال
دل مدینے کے قریب
یا آہی مجکو دکھانا
صحابہ کے مزار
ادب دیکھے رسول اللہ
کے تھے ہیسترا
کاسن جلدی ہو مری
منزل مدینے کے قریب
جاؤن میں مثل خیال
دل مدینے کے قریب
اوشہ پیدائ اشد کی
بھی زیارت ہو مجھے
سہزادہ نگاہ سی
حاصل شرافت ہو مجھے
کاسن جلدی ہو مری
منزل مدینے کے قریب
جاؤن میں مثل خیال
دل مدینے کے قریب
اور یہی اسان ہی
میری دل صد چاک میں
خاک میری پاک ہو
ملکر داغی خاک میں
کاسن جلدی ہو مری
منزل مدینے کے قریب
جاؤن میں مثل خیال
دل مدینے کے قریب
دکویون طیبہ انستے
تو احمد کے لیے
اوسکی ہر شئی سی
مجھے تو احمد کے لیے
آرزو یہ ہے نہایت
تو احمد کے لیے
کاسن جلدی ہو مری
منزل مدینے کے قریب

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

جاؤن مین شل خیال دل مدینے کے قریب	
کیون مدینی کی حریت میں نہو ہر کام دین	چچین نام مدینے کی ہی دیکھو نام دین
کیون آدسین درمند دین کو آرام دین	جسین حاصل کام دین ہوا رب احکام دین
کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	
جاؤن مین شل خیال دل مدینے کے قریب	
سوچا کیا ہی کہیں چل بھی یہاں ہی اقصیٰ	کام کر سب پی مولیٰ کی حوالی ای فقیر
ہی کہی کو ذرا سچ کر دکھا دی ای فقیر	اب تو مدت ہو گئی یہ کہتی ہی ای فقیر
کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب	
جاؤن مین شل خیال دل مدینے کے قریب	

سراپا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد یکہ پر گہر بود از وی دکان جان
 یاد افشار بار گہ واجب الوجہ

در حمد حسن الخالق حسن حمۃ للعالمین از دانش مای پندین و کنش مای گزین نشان
 آنست کہ پیش از آنکہ کار یہیست خلی کشد خور الکن انما ید چہ کہ اگر خون جگر بر خرقان دین
 خامۃ شجر فی سازد و از کتاب تناسخ سحر جی سر داستان نگار دیز گرہ از کار نکشاید
 اندیشہ محمدش خبر سودا سودی ندہ روی سرائیدن این رباعی از دام خیال محال نہد

رباحی + انجا که دلیل عقل را داخل نیست + مقصود در این مطلب علم بی است +
 این عرصه صغیر نیست در گاو خند است + ای خامه بدست باش در جهان است + و دست
 حضرت وجیه و جهان حسن حیدر کون مکان مهربان بر لبهای سبیل افتخار آل خلیل
 یعنی بی انجیل محمد رسول الله علیه و سلم صلوات من الله علیه کار نیست مضمون بقدرت
 رب غنی و قدر نه بدست و قلم بنو حقیر و فقیر رباحی + محدث حدیث ذات قبول
 رسول + آن در صفتش کلام ربی است نزول + کار که فقیر کار سلام و غنی است + حدیث
 ادعیه قبول است فضول + اما العی را بجای رحمت رب قدیر مراح بشیر و نذیر
 بنو حقیر محمد حسین فقیر بخدمت مومنین متقین خیر الانبیاء عرض است که چون
 دیوان نعمت نیر البشیر علیه صلوات من الله الاکبر موسوم بسفینه عشق دریایه بختم رسیدنمای
 آن ناخن بدل زد که روح سراپای رسول اکرم صلی الله علیه و سلم نیز ضمیمه من شازم و تفسیر
 قلوب حبابین پر دازم فلند محمد که تفسیر آرزو گردید و قبول دیوان از قوه بفضل رسید
 میان نعت خطاب سید المرسلین علیه صلوات من العالمین ازین پر قصوب عاید قلندر زبان قلم می شود
 اشعار این کس چون کاسه قشقم + که در ملک خریدار این ششم + قطعه میانس سخن آید بنی ششم
 حرف عاشقانه چون بافتن است + حرف تو صفیق فقیر ازین بدوین + خاندین کلیدین اینک بافتن است
 و صلی الله تعالی علی حبیب و رسول محمد و اصحابه و ازواج و ذریه و اهل بیت اجمعین +

بسم الرحمن الرحیم

۱

مدح محمد که سلطان بی جهان فقیر دایم حزن اب نگه حسد ان فقیر	آج کس قرص ذی شان بچو شان فقیر بن گیاره حرم گوشه حسد مان فقیر
---	---

خندش بیافا نازک
خافو کی چو پتو
لب زلفش
چشم بکسجم
۵

دو دہل آج ہوا کاکل محبوبہ فرام	ہی دم سردین باد سحر کا اشیام
۷	عین دہرین سے مجھے ہوا آج اپنا غم زلف مشوق تمنا ہوئے زنجیر الم
۸	ای فقیر آج وہ سلطانِ جہان میں جہان فانکِ بخت پہ تہا مقدم اسلی کا گمان ہمین آفاق میں ہوتی لہجہ شامان جذبہ ل تیرا کہاں کہاں وہ ذی شان
۹	کیون غزل خوان لہجہ نہوں میں مسرور غزلِ تھمتے سے ہوا دایم غزلان خسور
۱۰	آج کس روح سی ہی تین جیس حساس جسکا ہر قطر ہوا صغیر ترقی حواس ابر رحمت کو ہی کیا آج مری خاک کا پاش بن گئی ہر بن مودین اسرار شناس
۱۱	سجائے ابدی سے یکیا کس نے ظہور بھرو یا دین دل میں مری اک غیب سے نور
۱۲	آج درویش تالم کے دوا حاصل ہی آج امید دلی یاس کی ج حاصل ہی آج امراضِ درونی کی شفا حاصل ہی آج میں کیا کہوں بدھ بھی کیا حاصل ہی
۱۳	امردوئی کا بیان کون سی الفاظ سے ہو غیر محفوظ حیاں کون سی الفاظ سے ہو
۱۴	آج بالیدگی انت تیرے بر محزون منہ شمسِ عمر گھر کا عقب سے موزون تنگ ٹھہرتی ہی سجت میں کلاہِ مگردون نور انوارِ جہان آج ہی اس میں کنون
۱۵	بصل عمر نیسے نے کیا آج نثر قول حان و دل نہ میں یہ تیرے نہیں قبول

۱۔ دل میں تھے سے اشیام
۲۔ ہر بن مودین اسرار شناس
۳۔ غزل تھمتے سے ہوا دایم غزلان خسور
۴۔ آج کس روح سی ہی تین جیس حساس
۵۔ سجائے ابدی سے یکیا کس نے ظہور
۶۔ آج درویش تالم کے دوا حاصل ہی
۷۔ آج امید دلی یاس کی ج حاصل ہی
۸۔ آج امراضِ درونی کی شفا حاصل ہی
۹۔ آج میں کیا کہوں بدھ بھی کیا حاصل ہی
۱۰۔ امردوئی کا بیان کون سی الفاظ سے ہو
۱۱۔ غیر محفوظ حیاں کون سی الفاظ سے ہو
۱۲۔ آج بالیدگی انت تیرے بر محزون
۱۳۔ منہ شمسِ عمر گھر کا عقب سے موزون
۱۴۔ تنگ ٹھہرتی ہی سجت میں کلاہِ مگردون
۱۵۔ نور انوارِ جہان آج ہی اس میں کنون
۱۶۔ بصل عمر نیسے نے کیا آج نثر قول
۱۷۔ حان و دل نہ میں یہ تیرے نہیں قبول

اٹلس چرخ بنا جگے لیے فرشس براء	بولی طبع کبریاں فقیر آج وہ شاہ
جوش زن دل میں وہ شوق سرور دخوا	فرط شادی ہو مجب کیا بھی مرگ ناگاہ
۱۲	یہی حیرت ہی کہ بیان اور شدہ دین آجسالی بالیقین دل کو یقین ہو تو یقین آجسالی
قافِ قرب آج ہوا قافِ عظم میرا	یعنی فکرِ صفتِ شاہ ہے بعد م میرا
امرِ اوسط ہے جو تو صیف میں مہم میرا	دل نہیں مریح محمد میں مذمم میرا
۱۳	مجھ کو اترانے سے اطرار سے بچائے اسد مرحِ عنالے کا مجھے منہ نہ کھائے اسد
کیا ہی اوتری صحیفِ تحتِ رسولِ مختار	بن گئی ارضِ حرم آج زمینِ اشعار
آئی اشباحِ مضامین وہ غطایِ غفار	نظہر نورِ قدیم میں جو سراپا انوار
۱۴	یعنی ہے شانِ سراپائے محمد نازل آج مجھ پر ہے وہ خیریت سرمد نازل
بحرِ شاعری یہاں زکوش کو شر گویا	وزن ہر شعر میں ہی ثقلِ ترازوی جزا
نقطہ ہر حرف کا ہے مردمِ چشمِ بینا	ہی سخن ناسخِ طغیان و غلو شہدا
۱۵	حاصلِ قریہ گفتار کچھ آج ایسا ہے دخلِ صد ملک سخن دیکھ کے شرمانا ہے
چیتری در وصفِ سخن کہ محلِ اوصافِ نبوی ہم اوست گوید	
یہ سخن شکِ گلیستانِ جہان کیونکہ نہو	
یہ سخن تو زبستانِ جہان کیونکہ نہو	

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

روئی شان سخن تانِ جهان کیونکی نہو	سامی اس بات سے سامانِ جهان کیونکی نہو
۱۲	اس سخن کا شعلہ اسرار نہوتا و الہ فل بھی قرآن میں بتکرا نہوتا و الہ
یہ سخن وہی کہ جو مجزہ بیٹھا ہے	اس سخن کے لیے بیتابِ لبِ موسیٰ ہی
۱۳	یہ سخن وہی کہ اسرارِ شہرِ اکبر ہے طورِ دل کے لیے عالم میں بجلی ہے سخن دیکھ لو آئینہ صورتِ منے ہے سخن
ہر مسافر کے لیے کشتے گید ہے سخن	رات دن رہبرِ حشاقِ مدینہ ہے سخن ہر خطا کار کو یہاں مذخبط ہے سخن
۱۴	شرفِ انسان کو تک پر ہی سخن کی باعث نازمینِ ارضِ فلک پر ہی سخن کی باعث
یکس عشق کو خود مونس بہم ہی سخن	دلِ غل کے لیے کاغذ کا مرہم ہی سخن صاحبِ زینتِ لوحِ عیشہ عالم ہی سخن
۱۵	کچھ نہیں جای سخن یہاں کہ سخن ہی وہ رفیق جذبِ مطلوب میں پہل او کو ہی ہر فتحِ محبت
خود سخن کے لیے ہیں چار کتابیں تفسیر	اور سخن ہی ہوا کتابِ غنصرِ تعب ہی حدیثِ نبوی خاص سخن کی تصویر
۱۶	اس سخن میں ہی سراپائیِ محمد کا بیان اب یہ لکھتا ہے قلم جس کو یعونِ الرحمن

بجزی در وصفِ قلم و صافِ سولِ کرم ہم دست گوید

<p>۲۰</p> <p>کیون نہو وصفِ قلم کا تپ لوح محفوظ ہو گیا جس سے یہ ماکان کیون سب محفوظ</p>	<p>کب نہیں دفترِ کونین قلم سے محفوظ یہ وہ بیکتا ہی کہ ہی ضابطہ ہر خط و خطوط</p>
<p>۲۱</p> <p>اس نئی خود گہی ہی آیاتِ قدم کی تفسیر یہ قلم وہ ہے کہ ہے نون و قلم کی تفسیر</p>	
<p>کون ہر دم ہی وہ اس نئے بین الہی نقّاح واہ کیا کچھ یہ قلم کی بھی قلم در سے فراخ</p>	<p>کہ صبر بر اسکے دو عالم میں سے قسّ صمّاح آواز قلم ۱۲ لکھ رہا ہی یہ زمین پر بھی تو ستر ۱۲ کاخ</p>
<p>۲۲</p> <p>سرو کس باغ کا ہی رونق گلزارِ تسلّم شلخ کس نخل کی ہی پر گلِ اسرارِ تسلّم</p>	
<p>بنی زبانی پہ ہی اللہ کا سکا وہ بیان کاشفِ رازِ دلی ہی یہ مگر کیا ہی نہبان</p>	<p>کہ یہاں طوطی ہر نطق ہی فی طی لسان گوشتِ لہین ہی کہد تیا ہی چکی سی کہ مان چھیدی زبان ۱۲</p>
<p>۲۳</p> <p>نہیں ناکس کی سزا وار یہ شانِ اسرار بادب چاہیے اسطورِ بیانِ اسرار</p>	
<p>صورتِ خضر سرِ چشمہ تار یکِ دوات خامہ کو نہ کہو کیونکہ یہ خامہ دن رات</p>	<p>کہینچتا مردہ دلونکے لئے ہی آبِ حیات پختہ ساز و نگاہی جو جو بین بیانِ خامِ صفت</p>
<p>۲۴</p> <p>گر دنِ دل کے لئے سلکِ جواہر ہے یہ کلک اس سیاہی میں وہ انوارِ ظاہر ہے یہ کلک</p>	
<p>یہ قلم وہ ہی کہ خود جس نئی بازِ انِ رحمان</p>	<p>لکھی تورت اور خیل زبور و قرآن</p>

کہا نہیں جی لیٰ لیٰ ایک طین میں زبان	کاتب جی حدیث ہے شایان
۲۵	صورت دست دعا اب یہ سراپا ہے دراز کہ سراپا ہے محمد کا یہی ہوں نقش طہ ساز
۲۶	ہاں کہ اللہ ہو معتبول دعائی غامہ تو ہوا مجھے یہ آغاز طہ از نامہ اور ہوا نفس خہول اسکی سبب علامہ کیا ہی گرم آید مضمون کا ہوا ہشکامہ
۲۷	چشم بد دور وہ مضمون میں ماستا و اللہ اپنی قدرت کا دکھاتا ہی ماستا و اللہ
۲۸	ہی دلیل آج تو اوصاف محمد پر رقم یہ وہ مضمون کہ ہولج زبرد پر رقم کیجے کیونکہ اسی قرطاس تلبد پر رقم قلم زریعے ہوا لوح زمرود پر رقم
۲۹	بلکہ مسطور ہوں اسطور سرپا کے مسطور متم نور ہو طہ اس ہو خسارہ حور
۳۰	چاہیے صرف قلم میں ہو شیخ طوبی اور سیاری ہو سودا ہی ضمیر حور کا قد مشق ہو اسکا ورق شمس صحی نقطہ حرف بنی مردم چستیم عینا
۳۱	اور نہیں خطی متلع اس کے خیط مسطر دیمدم صرف مداد اس میں ہو آب کوثر
۳۲	اور رنجی کی لیٰ اس میں ہو حرف تنق ات آجائی مجھی کاش جو قرطاس فلج اور پی جذب مداد میں ہو صوف ہترق اکہوں آج اکی وہ نورانی و رنگین ورق
۳۳	دیکھ کر رنگ تنق رومی آفت ہو جائے ورق شمس ضعی طالب رونق ہو جائے

۵
یہ ہے سبب دعا
یہ ہے سبب دعا
یہ ہے سبب دعا

در دستان اہل طغیان کہ در ضمن نعت محمد علیہ الف تحیہ بتحقیر
شان حضرت جبریل و دیگر انبیاء علیہم السلام کفری و زندقہ گوید

ظاہر اتحاد ہوا و کی سخن سی و آمد
وہ مکین ہیں وہ امین ہیں جو ستارہ ذی جاہ
جسکا جبریل کی تحقیر سی ہی نامہ سیاہ
آپ جسکے لیے رہتی تھی نبی چشم براہ

دل احمد سی پوچھی کوئی کیا بین جبریل
جس میں خود ملتی اسپر از خدا بین جبریل

وصف جبریل کا مزدور جو مذکور ہوا
کس قدر رحمت رحمان سی وہ دور ہوا
لمحذاتہ سخن اوس کا یہی مشہور ہوا
کس قدر خالق جبریل کا مت مشہور ہوا

کیون نہ ایسا ہو کہ وہ ایسی مکرم ہیں رسول
وصف قرآن میں کریم اونکا ہی ظاہر منقول
۳۱

خوب کھل جائیگی وہ آنکھ ترنگ اجل
تو بہ ہی یوں ہو کہ بین عین نبی مستعل
نظر آتا ہی جسی دین یعقوب کھل
کوئی تشبیہ تھی اور نصیب اجل

اس میں تعظیم رسول عربی کا یہ سکو ہے
مدح احمد کہ بین تحقیر نبی کا یہ سکو ہے
۳۲

اگر ہی حضرت یوسف کا تو کیا نبی تعظیم
کس امانت سے ہی ذکر زکر یاد کلیم
جنگو فرماتی ہیں منہوت کریم بن کریم
کیسی تحقیر سی ہی جو عیب سیجائی فخریم

یوں ہی اخوان محمد کا جو مومنین ہے کوئے
کس کی اخوان سی کیا جانی وہ چن کوئے
۳۳

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

و انچه در این کتاب مذکور است
 از کتب معتبره و مشهوره است
 و در این کتاب از کتب معتبره
 و مشهوره است

میں مانا کہ بر طبع کا موزون کوئی ہو شتر این ہی سر کردہ علم و ادب کوئی ہو	لکھنوی صاحبین جی ایس سی توفیق کوئی ہو خاں رفیع توادس ہو جو مجنون کوئی ہو
۳۳	استعارات و مرادات کی بستیاری ہے بھومین خوب جنون کی ادوی بیاری ہے
لنگ ہوئی وہ زبان جس پر ایڈرسل ایک مخلوق میں جو قبل ہی آئی رسول	خیم جبریل ہو اور اوکین تولای رسول ادنیٰ حقیر ہو اور آپ پر شیدائے رسول
۳۴	اپنا دیوانہ ہی ستیاد نبی کب وہ ہے ایک ہشیار ہے دیوانہ مطلب ہے
جس کا مقصد قتل شعر ہو گیا او کو شعور کوئی وادی ہیمن میں کو ہو مسرور	کیمو کی ہوتی ہی جان بستی رسول مخور جو کہ ہی ذام رل ہی ہی کا متہور
۳۵	ایسی آسان تر شیدہ کا حسن ہے ہستی اپنی تر و یک وہ حسان ہو لیکن ہے ہستی
قصہ کوتاہ کہان چشتی طبیعت میری روح حستان شہی ایک اس ہو قرب میری	صفت خاص ہو اور جو صفت میری مسن احمد کی شنگوئی ہو رجت میری
۳۶	محو اس نظم کا نظم ہو حسین رسول یوں فقیر بہتر نم ہو حسین رسول
بیان حسن جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم با جمال	
ظاہر و باطن مجھ سے وہ حسن بیان	کہ بیان کا نہیں ظن تہ جن انسان

اوس محاسن کے حسین ہیں جو دو جہان	کہ شریک اولکائیں گے کوئی اورین ہیں
۳۸ جو حسن رسول آمدہ آن جو ہر سرور کہ خدا باد گردش و عدہ تقسیم نہ کرد	
کس کو صوف ہو وہ ذی ترف حسن جمال ذات احمد بھی وہ در صد حسن جمال	ہی جہان بھفت خادم صف حسن جمال سایل حسن دکان کی کف حسن جمال
۳۹ کیونکی معقول شہر ہو ر مت حسن نیم جلوں فرما ہو اس حسن پہ خود حسن قدیم	
صفت حسن نبی ہی صفت مصیر نیر دین و صفت اکبر نظر آتا ہے صغیر	کہ بیان باعث صغیر ہی اولادہ کبیر دعویٰ و صفت سراپا کسرا پاقصیر
۴۰ شدہ مفہوم دلم کبیر جمال اکرم محرر و صفت صغیر ست و محیط عالم	
ہم سے ہوتا نہیں کچھ و صفت جمال مرسل خاص کیا ہو تفصیل جمال مرسل	یعنی آنکھوں میں جو پھرتی ہی جمال مرسل ہی محیل صفت فضل و کمال مرسل
۴۱ کہ فضائل میں محمد کی ہے تطویل فضول قدر مرسل سی عیان ہوتی ہی خود قدر رسول	
خالی حالت سے نہیں فعل حکیم و علام کہ جو ہوتا کہیں ظاہر بھی وہ عالم میں تمام	حسن محبوب کا عالی کیا وہ سب کے مقام تسلیط اسکی نہوتی کسی چشم انام
۴۲ لایکلف کا یہ مصداق ہے نفس ہوا مدیا وہ جو یہاں شاق ہے نفس ہوا	

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

قدیر طاقت ابصار دکھ یا بسکو	تو ہوئی طرح محبت کی تمنا ہو
صورتِ مدح ہوئی تبصرہ معنا بسکو	حسن احمد ہوا داریں میں جسے ہو
حسن وہ مطلع انوار آہے ہے یہ	کہ ہمیں دیکھو دیدار آہے ہے یہ
الہ الدال علی قامت آغا زانام	یا داتا ہی جسے دیکھنے امد کا نام
سر بلند او کی بلندی سی بین کو بین مدام	قد مجہوب ہے وہ سرور یاض اکرام
رشک قمری ہوئی جان و تن ملک و ملکوت	طوبہ بخش او سکا ہی لوگ گردن ملک و ملکوت
متوسط قد موزون ہی وہ سرتا پانور	کیونکہ نصیب ہی او سب صفت خیر امور
کیسی ہی ذی قد بالا رہیں ہمارے حضور	سب عالی نظر آتی ہیں ہی وقت مہرور
قد بالای محمدین وہ اعجاز ہے واہ	نظر آتی ہیں وہاں قامت بالا کوتاہ
بارک اللہ تعالیٰ مستبد سلطان ورا	رفتہ چون در شب معراج بکشت اسلی
لام زلف و قد او خود ہی صدق سرا	انتباہیست بتائیکہ و تحقیق بسا
لَا تُقَدِّ قَا زَمَعُ لِحَسَمِ عَلَی لَوْزِ الْعَسْرِش	سَمِعْتُ سَمْعَ قَبُولِ لَوْ اَذَانَ الْعَسْرِش
زینتِ شریف رسالت ہے مستند پیغمبر	طلعت اذن شفاعت ہی روز محشر
رہست آیتگا اسی قد پر حضورِ داو	رہتی آتی ہی کیا رہت اسی قامت پر
رہست ایسا قد یکنائی نہی یک آ یا	

۱۔ یہ ہے دولت
 ۲۔ جس کی صورت
 ۳۔ جس کی صورت
 ۴۔ جس کی صورت
 ۵۔ جس کی صورت
 ۶۔ جس کی صورت
 ۷۔ جس کی صورت
 ۸۔ جس کی صورت
 ۹۔ جس کی صورت
 ۱۰۔ جس کی صورت

۴۷	کہ نظر دینے پہلے ہی ہوا ایک آیا	
۴۸	مردم دینے انسان بنایا اور کس کو نور سے وہ نہ نکھتا کہیں آیا اور کس کو	وہ جمال نبوی ہی اثر نور جلال اور جس سایہ فی وہان نہیر قدم پائی جمال
۴۹	کیا بیان ہو صفت اس رئیس الابرار جسکا ہر سجدہ یقینی ہی مقبول جبار	سر عالی ہی حباب ہم رضوان خدا ہو اگر نقد سجود دو جہان او سپہ خدا
۵۰	زلف بیل سعادت ہیں وہ زلف کے تار زلف دل کے لئے زلفی سے حضور غفار	یہ
۵۱	جلوہ فرما جو پیشانی مائل ہو جائے دیکھ کر ناصیئہ کا ذیہ صادق ہو جائے	دلکش ایسی ہی اللہ وہ پر نور حسین دینے کاذب کا فراوی دیکھی تو دین
۵۲	جلوے طور کی لمعات ہیں یہاں سے رسول ہمہ تن چشم رہی محو جلال سے رسول	شجر طور ہی گویا قد زریبای رسول بنکو پیش آگئی پیشانی عظمیٰ رسول

زلف بیل سعادت
فتح لام سامان قلب
موسم

زلف بیل سعادت
موسم
آتش حضور
بہشتی نور ہے

یہ
ناجس کے صفت
میں ناہی کا ذیہ

میرزا محمد علی قزوینی
تحریر
میرزا محمد علی قزوینی
تحریر

۵۲	یک نظر خواب میں اب بھی جو وہ دکش آجای دلِ شتاق کو موسیٰ کی طرح غش آجای	
	کس قریبی سی قرین میں دکانِ ابرو سورہ نوح خود وصف بیانِ ابرو	قابِ قوسین کی تصویر سی شانِ ابرو قبلتین آج ہیں عالم میں نشانِ ابرو
۵۳	یادِ رکبہ ہے وہ حسین و ماہی مستبول بالِ بال آپکا کیا نام خدا ہی مستبول	
	وصفِ ابرو میں قلم میری قلم کی ہی زبان کہ سلامت جسے بیانِ رکبہ شمشیر بیان	ایسا عالم میں سرِ فکرِ سنو رہی کہان ہی محال است اوصافِ ابرو کا نشان
۵۴	نقشِ ابرو ہی بنی کھینچ سکے جو کھینچے کس کی طاقت کے اس قوس و قزح کو کھینچے	
	آئی ناوسِ ابرو عالی پہ اگر چینِ تاب کیونکہ عالم میں عتابِ نبوی ہی عجاب	اسخدر کو رہی قزح میں ہی گنجِ غراب کہ نہانِ حسین ہی قہار کی خود نارِ عتاب
۵۵	جھانکتی ہی لکھنا کو اس پر دے سے اونپہ پر غیظ کیا نار کو اس پر دے سے	
	ایک لک آپکے ہیں وا برو ہی نہان مستطیض جہان ہو وہ لکڑی نہان	فیضِ فیضِ امین ہوئی ہی سیرتِ عیان ہمیشہ پیشِ عرش اوسکی صفتِ شایان
۵۶	اوسکی منسوب پر ایسا غضبِ مولیٰ ہے جسکی پیست سے دلِ شش ہی کا پٹہ ہوتا ہے	
	فرقِ سرِ جادہ حسین و جہان ہی دیکھو استوا چرخِ رسالت یہ عیان ہی دیکھو	

وہ جو ابرو سی قرین نقیشتی کی طرح دکھو	معنی نون قائم جلوہ کنان ہی دیکھو
حاجبین ایسی ہیں وہ غایت میں حسین <small>دوا بر ۱۲</small>	قاب تو سین حسین مینی رہ قاب تو سین <small>دوا بر ۱۲</small>
سورہ صاد ہی وہ عین حیا مندر نبی	گو شہ چشم ہی اک ملک جہاں سے معنی کہ رہیں کنج عدم میں تھی مہر حرم سہی
رحمت خاص حسین اوس نور پدی کی آنکھیں <small>رحمت خدا کی ۱۲</small>	کیون نہوں دیکھی وہاں خدا کی آنکھیں
کیا ہو کیفیت عین نبوی کا ظہار	کحل از باغ ہی او چشم رسول مختار اور سیاہی سفیدی ہیں ان لیل نہار <small>اوشا ۱۲</small>
سمیع موسیٰ کو ملا قرب مقال بے کیف	چشم محبوبے اور شان جمال بے کیف
مترہ چشم ہے تار گواہ بر رحمت	نہر خلد نثار رگ ابر رحمت رحم کو نین ہی کار رگ بر رحمت
یا کہ محسوس حسین وہ تار نگاہ رحمت	کیونکہ دارین ہیں یہاں چشم براہ رحمت
صف مخرگان پے کفار ہی صفت پیکار	تیر باد ہی کو ہی اعدا پڑا برادر مینہ برستا ہی مگر ہوتی ہیں کافر فی النار
بیت اوس جنبش مخرگان میں ان ایسی ہے	بیت نزل لہ ارض کہ سان ایسی ہے

مفسر حضرت مولانا
نور محمد صاحب
دہلی

لکھنے والے
مفت محمد حسین صاحب
احمد آباد

۶۱	سبزہ آب گہرا کمر سے بس یہ بیان دیکھا	
دہن پاک میں اسرار نہان ہیں محفوظ	اور خضیاتِ قدیم نوکٹ بان ہیں محفوظ	
لوحِ علی میں جو راز دو جہاں ہیں محفوظ	دیکھ لو اوسکا نمونہ وہی یہاں ہیں محفوظ	
۶۴	لوح محفوظ میں مکتوبِ حسینؑ	یہاں ہیں محفوظ وہ دندانِ حسینؑ
فکرِ توفیقِ دہن میں ہو کمر میرے حواس	کہ شبہ نہیں وہ لالی جو شبہ قیاس	
دلِ حاجی کو یہاں جب ہو سید یاس	وَصَفِّهِ اَللّٰہُ فِی فِیْہِ شَفَاعَۃً لِّلنَّاسِ	
۶۵	ذاتِ باری تہی جن اشیا کی لیے ہو دستا تر	دہن پاک مجھ سے ہو یوں یہاں ظاہر
اللہ اللہ نبی کی وہ زبانِ عربی	مطلّٰی کتب ہیں جہاں پرو جانِ عربی	
سنتے اس فصیح عالم سی بیانِ عربی	رنگی سن ہی فصیحانِ لسانِ عربی	
۶۹	صَادِقٌ فِیْہِ لِسَانٌ عَسْرَتِیْ فَمَحْضَمٌ	قَوْلُہٗ کَانَ شَفَاعَۃً یُّضَدُّوْہِ الْعَالَمُ
وہ زبانِ موردِ قرآن ہی سجانِ اللہ	ماہی کو شیرِ عرفان ہی سجانِ اللہ	
ساقیِ چشمہٴ حیوان ہی سجانِ اللہ	خاتمِ حجتِ سجان ہی سجانِ اللہ	
۷۰	آیت اللہ است کہ در شہرِ حدوثِ آمدہ است	ترجمانِ قدیم از بہرِ حدوثِ آمدہ است
کری محشر کو جب اللہ کی قدرت پیدا	تو نکم سی ومان سکو ہو بیت پیدا	
اس معانی کی ومان صاف صورت پیدا	اسکی جو پیر میں عرضِ شفاعت پیدا	

لوح محفوظ میں
 اسرارِ نہان ہیں
 جو راز دو جہاں
 ہیں محفوظ
 دیکھ لو اوسکا
 نمونہ وہی یہاں
 ہیں محفوظ
 لوح محفوظ میں
 مکتوبِ حسینؑ
 یہاں ہیں محفوظ
 وہ دندانِ حسینؑ
 ذکرِ توفیقِ دہن
 میں ہو کمر میرے
 حواس
 دلِ حاجی کو یہاں
 جب ہو سید یاس
 ذاتِ باری تہی
 جن اشیا کی لیے
 ہو دستا تر
 دہن پاک مجھ سے
 ہو یوں یہاں
 ظاہر
 اللہ اللہ نبی کی
 وہ زبانِ عربی
 ساقیِ چشمہٴ
 حیوان ہی سجانِ
 اللہ
 خاتمِ حجتِ
 سجان ہی سجانِ
 اللہ
 آیت اللہ است کہ
 در شہرِ حدوثِ
 آمدہ است
 ترجمانِ قدیم
 از بہرِ حدوثِ
 آمدہ است
 کری محشر کو جب
 اللہ کی قدرت
 پیدا
 اس معانی کی
 ومان صاف
 صورت پیدا
 اسکی جو پیر میں
 عرضِ شفاعت
 پیدا

عقبات الدواعی
منازل السعادات
در بیان فضائل
و مناقب ائمه
علیہ السلام

۱	اذن رحمان سے شفاعت کیلئے ہے گویا وہ زبانِ یوم فلا تسع الا بہ	
۲	مگر بہر نطق ہوا سے وہ زبانِ خاموش ذکرِ دوست میں جو وہ بحر بیانِ بحرِ جوش	کلماتِ ابدی نئی ہی گویا ہے گویش ہوئیں موسیٰ طرح اہلِ سماعت میں ہوش
۳	محض فی حاشئہ ذوق نہیں ہے وہ زبان قوتِ سمع و بصر بھی تو نمایاں ہی مان	
۴	لذتِ شربت دیدارِ حق اوس کو چھو لطفِ کیفیتِ اسرارِ حق اوس سے پتہ ہو	ذوقِ روحانی گفتارِ حق اوس کو چھو ذکرِ مین غیر یہ اشارِ حق اوس کو پتہ ہو
۵	حق تو یوں ہی کہ جو حق کوئی اویس کا حق ہے حق محسوس میں پوشیدہ یہ گویا حق ہے	
۶	صدق ہر لحظہ تصدیق کیلئے ہے موجود اسطرح کذب سیر و مان سے نابود	مہبطِ صدق ہی ہر دم وہ زبانِ محمود صبح صادق سی ہی جہل و کاف و منافقود
۷	ینطق الحق علیہ بخلاف للناس قوله الحق من اصدق منہ للناس	
۸	بالیقین ہی سخنِ ربِ کریم اوسکی حدیث کیا بیان کرتی ہی اسرارِ قدیم اوسکی حدیث	واہ کیا کہہ ہوئی ذی شانِ عظیم اوسکی حدیث بحرِ معنی سی ہی دُرِ قیمت اوسکی حدیث
۹	کہ جہان ہی دُرِ قلبِ جہان حلقہ بگوش بود بحرِ صدق گوہرِ دکان حلقہ بگوش	
۱۰	اب دام میری ہوں قربانِ بانِ امی الدا عبدی کیا رقتِ شانِ امی	

ہوئی جبریل سی تعلیم بیان امی	کیونکہ دارین میں اعلیٰ ہو مکان امی
ملک آج قری آج وہی امی ہے	مورد اہم کتاب اہدی امی ہے
پست فکری اوس گردن عالی سی نظر	وہ سہرا فراری کونین چہ زیبا و سپر
سنگون بان حسین سلاطین جہان داور	بطوق تسلیم میں او کی لبی رکھی ہو کمر
صد گردن گلو سوز ہی سبحان اللہ	شب کا کل میں عیان فربہ سبحان اللہ
وہ بیاض ایسی دل فروز ہے سبحان اللہ	بہر علم و حکم آموز ہے سبحان اللہ
کیونکہ اوس گردن مینا کا جہانین علی ہو	قل ہو اللہ جہان ز فرمہ فقل ہو
صبح و بیا چہ ہی یہ بھر یا صن گردن	شیع کافور کہان او کی مقابل روشن
سوختہ رشک ہے شمع حرم بھی بہت تن	سحر جنت فردوس ہے گویا آبین
شان حسن نبوی ہی صفت جنت عدن	فخر عدنان ہی محسوس جہان صبرت عدن
موی سر آگئے گردن پہ تو طاہر ہوا صاف	کہ پڑا کعبہ پر نور یہ مشکین یہ خلاف
یا کہی طور کی چوٹی میں معتبر ہوا باف	نور و ظلمت میں یہاں یہ قول ضاف
رات دن جمع ہیں کیا حسن کا اعجاز ہے یہ	حج اضداد میں جس سے متا رہے یہ

عزیزان حضرت
رسول تعالیٰ
علیہ السلام
کے ایک جگہ
یہ بات کو
دیکھ کر
عزیزان
نہایت
خوش
ہوئے
میں
کمال
میں
کمال
میں
کمال
میں
کمال

۹۰	آمدورفتِ فتنہ ہے یہ ادسکی تھیل شیشہ ساعتِ اوقاتِ تجسلیِ طیل	
	اس پر کلک مین صدف کمر آئے کیونکر اجنبِ خلق کے ہزار کو پائے کیونکر	رشتہ جان کی یہ تصویر بنائے کیونکر رہزہ بچوں کو یہ چون صاف بتائے کیونکر
۹۱	ہوسکا ادسکی ثنائیں ہی مصرعِ موزون کام اوسیکا ہی دو تائی حضورِ بیخون	
	ساقِ والا پر محمد ہی وہ بالائے قدم ہی قیام اوسکا وہاں ہر شفا نثارِ اہم	یا مقامِ قدیم صدق میں عالی ہے علم ہیست یکشفت عن ساقِ جہاں اور ہم
۹۲	یارب اوسکی سبب آسان ہو قیامت میں قیام اور نصیب آئی ہو یہاں تہ من خاف مقام	
	اے نعتِ قدم پاک کی تقدیم اہم قدیم صدق ہی محسوس میانِ عالم	ظرفِ خیراتِ سعادت جہاں مقدم اقدام ہر شہد قدم ہے بدرگاہِ قدیم
۹۳	پائینکے اوسکی حقیقت کو جہی خاص و علم اوسکو اقدام ہو جب یومِ تنزلِ الاقدام	
	لی تو یزید جو فتنہ اوس مستدمِ اکرم کا ناخنِ پائنی لگ ہی وہ عقدہ کشا	نہو امت کو کہی پیرِ مرصعِ لغزینِ پا ناخنِ عقلِ فلاطون کو جو ہو یہ دعوا
۹۴	شرفِ ادس ناخنِ پا کا نکبہی پائی وہ عقل ناخنِ شیر اوسیکے لیے نجا ہے وہ عقل	
	کیونکی خاموش ہو یہاں طوطیِ خامہ زبان آئینہ ہی قدم صاف ہی جیسہ عیان	

۱۔ اوسکی تھیل
۲۔ اوسکی تھیل
۳۔ اوسکی تھیل
۴۔ اوسکی تھیل
۵۔ اوسکی تھیل
۶۔ اوسکی تھیل
۷۔ اوسکی تھیل
۸۔ اوسکی تھیل
۹۔ اوسکی تھیل
۱۰۔ اوسکی تھیل
۱۱۔ اوسکی تھیل
۱۲۔ اوسکی تھیل
۱۳۔ اوسکی تھیل
۱۴۔ اوسکی تھیل
۱۵۔ اوسکی تھیل
۱۶۔ اوسکی تھیل
۱۷۔ اوسکی تھیل
۱۸۔ اوسکی تھیل
۱۹۔ اوسکی تھیل
۲۰۔ اوسکی تھیل
۲۱۔ اوسکی تھیل
۲۲۔ اوسکی تھیل
۲۳۔ اوسکی تھیل
۲۴۔ اوسکی تھیل
۲۵۔ اوسکی تھیل
۲۶۔ اوسکی تھیل
۲۷۔ اوسکی تھیل
۲۸۔ اوسکی تھیل
۲۹۔ اوسکی تھیل
۳۰۔ اوسکی تھیل
۳۱۔ اوسکی تھیل
۳۲۔ اوسکی تھیل
۳۳۔ اوسکی تھیل
۳۴۔ اوسکی تھیل
۳۵۔ اوسکی تھیل
۳۶۔ اوسکی تھیل
۳۷۔ اوسکی تھیل
۳۸۔ اوسکی تھیل
۳۹۔ اوسکی تھیل
۴۰۔ اوسکی تھیل
۴۱۔ اوسکی تھیل
۴۲۔ اوسکی تھیل
۴۳۔ اوسکی تھیل
۴۴۔ اوسکی تھیل
۴۵۔ اوسکی تھیل
۴۶۔ اوسکی تھیل
۴۷۔ اوسکی تھیل
۴۸۔ اوسکی تھیل
۴۹۔ اوسکی تھیل
۵۰۔ اوسکی تھیل
۵۱۔ اوسکی تھیل
۵۲۔ اوسکی تھیل
۵۳۔ اوسکی تھیل
۵۴۔ اوسکی تھیل
۵۵۔ اوسکی تھیل
۵۶۔ اوسکی تھیل
۵۷۔ اوسکی تھیل
۵۸۔ اوسکی تھیل
۵۹۔ اوسکی تھیل
۶۰۔ اوسکی تھیل
۶۱۔ اوسکی تھیل
۶۲۔ اوسکی تھیل
۶۳۔ اوسکی تھیل
۶۴۔ اوسکی تھیل
۶۵۔ اوسکی تھیل
۶۶۔ اوسکی تھیل
۶۷۔ اوسکی تھیل
۶۸۔ اوسکی تھیل
۶۹۔ اوسکی تھیل
۷۰۔ اوسکی تھیل
۷۱۔ اوسکی تھیل
۷۲۔ اوسکی تھیل
۷۳۔ اوسکی تھیل
۷۴۔ اوسکی تھیل
۷۵۔ اوسکی تھیل
۷۶۔ اوسکی تھیل
۷۷۔ اوسکی تھیل
۷۸۔ اوسکی تھیل
۷۹۔ اوسکی تھیل
۸۰۔ اوسکی تھیل
۸۱۔ اوسکی تھیل
۸۲۔ اوسکی تھیل
۸۳۔ اوسکی تھیل
۸۴۔ اوسکی تھیل
۸۵۔ اوسکی تھیل
۸۶۔ اوسکی تھیل
۸۷۔ اوسکی تھیل
۸۸۔ اوسکی تھیل
۸۹۔ اوسکی تھیل
۹۰۔ اوسکی تھیل
۹۱۔ اوسکی تھیل
۹۲۔ اوسکی تھیل
۹۳۔ اوسکی تھیل
۹۴۔ اوسکی تھیل
۹۵۔ اوسکی تھیل
۹۶۔ اوسکی تھیل
۹۷۔ اوسکی تھیل
۹۸۔ اوسکی تھیل
۹۹۔ اوسکی تھیل
۱۰۰۔ اوسکی تھیل

وہاں ہی ہر ذرہ خاکِ قدیم ایسا دی شان	درۃ التاج شہانِ لقب کا شایان
۹۵	آج کس کی نصیبوں پر اوج عروج فرش پا جو محمد کے لیے ذاتِ بروج <small>یعنی آسمان</small>
شیعہ کا شانہ عالم ہیں مقرر دونوں <small>یعنی قدم مبارک</small>	اولیٰ ہی بطحا و مدینہ ہیں منور دونوں اوپر قربان یہ مژدیدی ہوا اور مژنون
۹۶	حاش اللہ کہ بود ربہ خاک و خاشاک کہ بشوخی بودش قربت آن عالم پاک
بارک اللہ سراپا کا چلبہ تمام ہوا مر جات بھری ہر مونی زبان بلی کہا	خواب میں مینے جمالِ نبوی کو دیکھا فرط شادی فی لگ رہی مجھی سوئے نہ دیا
۹۷	لہ احمہ کہ جو دیکھ لیا کافی ہے یہی دنیا میں سراپا کا صلا کافی ہے
ہوئی امید کہ ہو میرا سراپا مقبول میں تو گو آج سراپا ہوں بیاں مقبول	خواب میں مجھ کو دکھایا ہی جو اپنا مقبول اس سراپا ہی کو فرمائے وہ سو مقبول
۹۸	جسکے باعث کہیں میں نار سے محفوظ رہوں زیرِ قصر نبوی خلد میں محفوظ رہوں
یہی باقی ہی قصیر اب تو تمنا میری ختم ہو جاگہ نبی میں یہ دنیا میری	خاک ہو شہر مقدس میں سراپا میرے زیرِ اعتبار محمد رہے عجب میرے <small>پیشہ پائے</small>
۹۹	ہو وہاں میرے لیے صفِ نیل احمد چشمِ شتاق رہے مجھ جاں احمد

۷
کہ شہرِ شتاق میں
چشمِ شتاق رہے
مجھ جاں احمد

<p>۱۰۰</p> <p>رسول خلی زود تر رسول انگلیں جنگی تشیل میں مسد رانی میں لگاؤ کو میں</p>	<p>و علی آلہہ الاختیار بخیر الہ آریں کشتی نوح میں گویا یہ مرے قزو میں</p>
<p>۱۰۱</p> <p>ہو رکوب او کی اطاعت کی سچنے میں نصیب قرت او کی بھی یارب مجھ دینے میں نصیب</p>	<p>۱۰۲</p> <p>نامور صاحب بن حبیبی ہوا نام اناہم اقتدا او کی بدایت ہی پئی خاص عوام</p>
<p>۱۰۳</p> <p>اور احباب پہ نازل ہو تحیات و سلام او کی توصیف میں وار و ہی نجوم الاسلام</p>	<p>۱۰۴</p> <p>گو یوں آج ہی گرداب جہان اپنے لیے یہ نجوم اور وہ کشتے سے ان اپنے لیے</p>
<p>۱۰۵</p> <p>یا خدا شہر میں کاشف اور افزون ہو اور چو دشمن ہی مدین کا تو وہ ملعون ہو</p>	<p>۱۰۶</p> <p>جو محب او سکا ہی فردوس کا مقرون ہو بچھن بچھن کا عقیقہ میں وہی مسجون ہو</p>
<p>۱۰۷</p> <p>بھٹے کدی ہی میں ایسا بھی تو بھٹل و شعور کہ مذہب نے کی زیارت نہیں کچھ ایسی ضرور</p>	<p>۱۰۸</p> <p>لا تشدوا کی حدیث آئی ہی بیشک مرفوع جنس مذکور سی بخذوف بہان ہی شروع</p>
<p>۱۰۹</p> <p>نہی شارع میں مقرر جو یہ استن ہے فایغ اس وہم سی مقصود میں دل میرا ہے</p>	<p>۱۱۰</p> <p>مورد و وحی ہی اور منزل تنزل ہی وہ جای تبیح ہی اور موقع تمسک ہی وہ</p>
<p>۱۱۱</p> <p>مورد و وحی ہی اور منزل تنزل ہی وہ جای تبیح ہی اور موقع تمسک ہی وہ</p>	<p>۱۱۲</p> <p>مورد و وحی ہی اور منزل تنزل ہی وہ جای تبیح ہی اور موقع تمسک ہی وہ</p>
<p>۱۱۳</p> <p>مورد و وحی ہی اور منزل تنزل ہی وہ جای تبیح ہی اور موقع تمسک ہی وہ</p>	<p>۱۱۴</p> <p>مورد و وحی ہی اور منزل تنزل ہی وہ جای تبیح ہی اور موقع تمسک ہی وہ</p>
<p>۱۱۵</p> <p>مورد و وحی ہی اور منزل تنزل ہی وہ جای تبیح ہی اور موقع تمسک ہی وہ</p>	<p>۱۱۶</p> <p>مورد و وحی ہی اور منزل تنزل ہی وہ جای تبیح ہی اور موقع تمسک ہی وہ</p>
<p>۱۱۷</p> <p>مورد و وحی ہی اور منزل تنزل ہی وہ جای تبیح ہی اور موقع تمسک ہی وہ</p>	<p>۱۱۸</p> <p>مورد و وحی ہی اور منزل تنزل ہی وہ جای تبیح ہی اور موقع تمسک ہی وہ</p>

۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔

۱۰۳	وہ حبیبِ محمد پاک ہی اوس تربت میں	
۱۰۴	ہی جس راہ وہاں قفلِ تنہا کی کلید عودا دسکا ہو جو ہر روز تو ہر روز ہی عید	خشتِ بام اوکی ہی نوشیدِ سائے تجید کیون اوکی لینی ہو دلوں پہان شوقِ فرید
۱۰۵	موقفِ سرورِ عالم ہے مدینہ و اند قدر میں ناکہ سے کیا کم ہی مدینہ و اند	
۱۰۶	ہی وہ آباد تو ہر جہم میں ہی جان آباد کعبہ دل میں ہی اوکی سببِ ایمان آباد	اوکی تعمیر ہی ہر دل ویران آباد یا آہی رہے وہ خانہ احسان آباد
۱۰۷	اور وہ معمورہ ہو معمور تری رحمت سے دورِ طیبہ زمین دور تری رحمت سے	
۱۰۸	کیونکہ ہو روحِ نبی سرزدِ دلوسی مرقوم کیا ہو آبِ میں آ یا بھی اگر عکسِ نجوم	وہ تو مدوحِ نبین اور اپنا بیان ہی مذموم عالیہ سافلہ ہو جای نہین یہ مفہوم
۱۰۹	یہاں محیط اسکا کوئی بارِ خند ایا کب ہو فکرِ ادنیٰ میں محاط آج وہ اعلیٰ کب ہو	
۱۱۰	جو بیانِ محسبِ سراپا میں ہو شبہ و نظیر کیونکہ اوس کی مشبہ ہی یہاں ات بشیر	تو کہلا لایہ کہ مشبہ بہین ذمے توقیر مدح میں محسبِ سراپا رہی تقصیرِ فقیر
۱۱۱	خالقِ حسنِ محمد سی میستغفر ہوں عفوِ تقصیر ہو یارب مری میں قاصر ہوں	
۱۱۲	ربنا صل علیٰ محمد بن سیر الاسرار ربنا صل علیٰ روحِ حبیب الغفار	ربنا صل علیٰ مطہر نورِ الاقار ربنا صل علیٰ مرتبہ خیر الاخیار

لکھ
 حضرت رسول
 مقبول
 علیہ السلام
 اعضا کے
 تشبیہ کی
 بالضرورت
 شے کے کم
 ہونا کا لیے
 ہونی کی
 معاف کی
 اگر کم
 نہ ہو سکے
 کیونکہ نبین
 مشبہ
 حق میں اور
 تقصیر نہیں
 میں اس لیے
 تو تقصیر
 نبی کا بیان
 میں لکھی
 یہ غلط
 اور

۱۰۹	لا تَنَاهَى هُوَ يَارَبِّ تَعَالَى نِعْمَتُكَ كَمَا عَدَدُ هَوْنِي بِرُوحِي تَنْزِلُ مِن رَحْمَتِكَ كَمَا عَدَدُ	
وہم ذات نبی بر صلوٰات و تسلیم باشمی مطلبی پر صلوٰات و تسلیم	اوس رسولی بی ہر صلوٰات و تسلیم شان عالی نسب پر صلوٰات و تسلیم	
۱۱۰	جیسی اوس سرور عالم کی ہر مقدار عظیم وہی اوس روح پر ہر رحمت غفار عظیم	
وہ نبی جو کہ بین نورید رہا نیتہ وہ نبی اشرف ہر صورت جسمانیہ	وہ نبی اکرم نوعیت انسانیہ وہ نبی مہرود ہر رحمت رحمانیہ	
۱۱۱	کیون نہ خود ظل جمالِ حدیث میں ہیں انبیاء تحت لواء جنکی قیامت میں ہیں	
ہو فقیر اور تحیات کشیدہ یارب عفو ہو جائیں جو ہیں میری مغیر یارب	عرض تسلیم رہے میرا ذخیرہ یارب اور جو ہیں میری ماحضی گزیر یارب	
	دو جہان میں بھی کافی ہو تحیات رسول میری ہر درد کو شافی ہو تحیات رسول	
تمام شہر سراپای رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مع روضہ خرات محسن کا کوردی		
قطعہ تارخ ختم تالیف سفینہ معشوقینہ یعنی دیوانِ ہر حقیر		
ہی محض فضل بتِ قدیر و کبیر کا قیدِ دیدہ حذر و ڈر نہ وہ تہی	مراج میں ہی ہوں جو شیر و نذیر کا ہواؤں سپر رحمت نعتِ بشیر کا	

<p>یہ محض لطف حق ہی ہو تحریرِ مرغِ مین مانی الضمیرِ مرغِ نبی ہے الہی شکر مقبول بارگاہِ سلیمان مرا سخن سلطانِ دوسرا کا ثنا خوان ہو فقیر شبنم کو وصفِ چشمہِ خورشید کی مجال ہاں رحمتِ خدا سے یہ امید ہے مجھے اپنی رسولِ مکہ ہی پہنچا دی اسکو بس جو یہ تھیہ حضرتِ احمدین ہو قبول دیوانِ مرغِ ختم ہو آج اسے فقیر</p>	<p>میں ہوں محمد آج رقا بے اسیر کا حاضر ہے خود ضمیرِ مین مرج ضمیر کا ہواور یہ اقتدار ہو مورِ حقیر کا ذرہ غزل سرا ہو مہرِ منیر کا و صاف قطرہ ہو سکے بحرِ کبیر کا رتبہ ہو آپ شور کو بھی جوی شیر کا عالم میں ملتی رہوں میں کس سفیر کا ہو باعثِ قبول جنابِ قدیر کا اب کہیے کیا ارادہ ہے قولِ اخیر کا</p>
---	---

میں ہوں محمد آج رقا بے اسیر کا
 حاضر ہے خود ضمیرِ مین مرج ضمیر کا
 ہواور یہ اقتدار ہو مورِ حقیر کا
 ذرہ غزل سرا ہو مہرِ منیر کا
 و صاف قطرہ ہو سکے بحرِ کبیر کا
 رتبہ ہو آپ شور کو بھی جوی شیر کا
 عالم میں ملتی رہوں میں کس سفیر کا
 ہو باعثِ قبول جنابِ قدیر کا
 اب کہیے کیا ارادہ ہے قولِ اخیر کا

یہ ہے کہ تجھ کو تیری نبی کو جہان کو
 یا رب قبول ہو یہی تحفہ فقیر کا

۱۲

۹۱

مثنوی نالہ فقیر و تشویق ضمیر الی حضرت بقدرِ جلال و عظمِ نوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نطق از عہدہ تمدن و سنایش چہ آبریزم در فن قطرہ چگونہ در آید تنوس باز غم جو بے علیہ خود را چنان ذرہ
 جلو گر نماید لہذا رباعی عشقیہ می سراید و طبی لسان می گراید - رباعی

<p>اے آنکہ شتائش تو قوتِ دل بہت در زمرہ عشاق کنی محشور رم</p>	<p>بل کو تیر زبندگی حوتِ دل بہت در حضرتِ عالیت قنوتِ دل بہت</p>
--	--

و نعت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم بطور منظوم و مشہور گردان از ان بہرست کہ بخطم
 و نہ کسی محصور گرد و رباعی بہ نعت نبوی چون ذرات بارست و بجز ان نیز نہ تواریست
 شد تنگ در وقایف لطیف بہ بہ نہر بہ از بیان صفت عالیت و ابوالفضل
 حقیر کثیر التفسیر می گوید کہ بعد تر نسیب دیوان شوق این کلمات ششیدہ و صمیمیہ بجلہ و قوت
 از قوتہ نقل رسید و موسوم بہ نالہ حقیر گردید اینہما از نتائج برکات زلہ ربانی حضرت است
 اساتذہ و مرشدین کاملین از باب نفس مطمئنہ و صحاب مقامات عالیہ است و تصدیق
 علیہم الکلمات الایۃ اولیاء مرقون فی بحر فکر و تمناء و جہادہ مرقون سے ناریہ ہوا
 لو کانت البجۃ نصیباً لہاشیقین بدون جمالہ نوادیلہ و لو کانت استقر فی شایقین مع صلا
 خواشوقاۃ ورنہ من آم کہ من دائم سترالستار صوبی و غفر اللہ العفار و ذوقی بہ
 از حضرتان نظیرین دعا مغفرت آرزو دارم و صلی اللہ تعالیٰ علی محمد و آلہ و صحابہ و ذریتہ و سلم

<p>گو بہ شری خارج طاقت ہی ذکر بحر و بر و چو ت و ہر امن و سما قلب کل بیان قابل خطرہ نہیں رنج و راحت میں کمال ناہمین میں زیادات نم غمزون بشکر حمد سری محمد چہری فرض ہے حمد اول محمد آخر ہے ضرور جو کہ ہے دارین میں لبے آہستہ شان حق جس کی احق ہی امی قلم</p>	<p>حجرت سی کیا ہی ہر لذت ہی ذکر سب بین گو لبر نیز محمد کبریا پر یہ اوس قلم سے اک قطرہ نہیں بالیقین ہی محمد رب العالمین حمد مولیٰ منہ ہی مقرون بشکر حمد قولی حمد فعلی منہ ہے حمد باطن حمد ظاہر ہے ضرور و مبدوم وہ محمد نذر کبریا فرض ہے وہ حمد طیب و مبدم</p>
--	--

پر قلم سے اے قلم تیری زبان
 پہر بھی مقطوع لسان جو کر سکے
 حمد حق میں جو کہ ہی جانبا ز شکر
 سنکر بیڑی ز یک صحرا و نبات
 حصر انکا طاقت انسان نہیں
 اور کہان یہ آدمی اک مشت خاک
 جو تو اتر نعمتوں کا ہے یہ سان
 حمد مولے حمد کی توفیق پر
 کیون نہ وقت پریم نظم و نثر حمد
 حمد ہمو کو ہے وسیلہ لطف کا
 حمد حق ہر لحظہ بشری ہمو کو ہے
 یا الہی حمد میں رکھتے تغل
 کستہ انعام و حسان میں تری
 ہمپہر آسان ہوئی اتھنراق حمد
 حمد ذات کبریا ہے وہ عمل
 حمد ذات کبریا ہے یہ وہ شے
 حمد ذات کبریا کا ہے اثر
 اور قمر حماد کا ہے رشک شمس
 حمد کا ہر حرف ہے صد طرف خیر

بلکہ ہر بہر جن و انسان کی زبان
 حمد کر تجھ کو سکت جب تک رہے
 کو یا اوس فی کر لیا احراز شکر
 بین یہ گو یا کمترین کائنات
 پہر کہان تمہید رب العالمین
 جو زمین عجز سے انگشت خاک
 وہ تو اتر شکر کا ہم سے کہان
 فرض ہی اس ارذل تخلیق پر
 کے ہمیں تسلیم نظم و نثر حمد
 قرب حالات حمیدہ لطف کا
 خیر اولے خیر آخری ہمو کو ہے
 قالب و قلب و لسان و سر دل
 تبدیل ہر سر میں جو سر سی
 خالق حماد و یا حقائق حمد
 جس سے حامد کا ہے ہر ذرہ جیل
 قطرہ حماد رشک بحر ہے
 جس سے حامد کا ہے ہر کوکب قمر
 اوسکا نورانی ہی یہاں الیوم و اس
 جالب ہر خیر و دفع کل ضنہ

بالیقین ہے ہر قلیل او کا کثیر
 اور فنا او کے لیے ہے وہ بقا
 شانِ حامد کا تخرکے ثبات
 حمد تیری یا اللہ العالیین
 کیوں نہ محواسین رہوں یا کردگار
 حمد تیری کیوں نہ طاعت مجھے
 مصطفیٰ کا روح خان مجھ کو کیا
 روح شریعہ میں وہ بین مبتلا
 کر دیا ہے خاص مجھ کو عام سے
 نعمتِ مولیٰ کا بس اظہار ہے
 یا الہی ڈھانک رحمت سے مجھے
 کر قوی ہمت کو میری یا قوی
 عمر میری ہو محبت میں دراز
 مجھ کو اپنا عاشق اے امد رکھ
 نا لہا اے دل رہیں میرے رفیق
 عشق سے ہوں باعثِ بر فقیر

محو او کا ہے وجود بے نظیر
 جس بقا سے پہر بیاں ہے فنا
 مرضی حق کا تمسک ہے ثبات
 ہر لہا سے مجھ کو ہے حصن حصین
 تو نے میرے عیب ڈھانکے بے شمار
 تو نے دی اقران پر فرست مجھے
 رشکِ ابنائے زمان مجھ کو کیا
 روح خالص ہو گئی مجھ کو عطا
 محض اپنی لطف سے اگر ام سے
 خود ستائی سے یہ دل بیزار ہے
 دی تنعم خاصِ نعمت سے مجھے
 دمدم ہو ضعفِ دل میرا قوی
 عشقِ کمال ہو عطا ای بے نیاز
 ہر دم اپنے عشق میں آوا رکھ
 رہزنِ خلقت سے ہو اس طریق
 جسم و جان روح و دل سب فقیر

ذکرِ لذاتِ آہواری در عشقِ حضرتِ بری عمر نہ کہلات عشقیہ

کیونکہ ہے عشقِ امتزاجِ در و دل

نالہِ دل ہے علاجِ در و دل

نالہ دل ہے عجب تسکین جان
نالہ دل ہے سرور ہر حزن
نالہ دل ہے ذائب ہر الم
نالہ دل مخبرِ اسرار ہے
آہ وزاری راحتِ جان کیوں نہو
آہ وزاری ہے رفیقِ کاروان
عاشقوں کو یہ تپِ دل کا بنیذ
آہ وزاری فرحتِ کامل ہی یہ
بیقرار اوسکا نہیں جو دل بیان
اشکبارِ عشق ہے جو آدمی
جو کہ ہے بے عشق کا لانعام ہے
اشکباری ہے تپِ دل کا علاج
ہے جبلتِ بین جو حرص و خطر اب
حرص پر ماخوذ انسان یوں ہوا
اسنے رکھا اسکو صرف حظِ نفس
اسکو عشقِ ذاتِ باری چاہئے
کیون رہی ہر لذتِ دنیا کی حرص
ہے روا دنیا و ما فیہا سے صبر
آہ وزاری بعیتِ راری جو کہ ہو

چاہیے یوں روز و شب لکھیں جان
نالہ دل دافعِ رنج و محن
نالہ دل ہے دوائے درد و غم
نالہ دل کا شعلہ استار ہے
عشقِ باری راحتِ جان کیوں نہو
جو یہ ہو تو رہزنِ غفلت کہاں
ہے شرابِ خلد سے افزون لذت
بیقراری کیا قرارِ دل ہے یہ
مستقرِ دیدِ پہرِ منزلِ کہاں
سب جہان میں او کو سمجھو آدمی
آدمی گو آدمی کا نام ہے
خاصِ حمت کا یہاں ہو امتزاج
کیون ہے حرص و بیقراری عتاب
تہی یہ نعمتِ محض بہرِ کبریا
منتہا سمجھے دو حرفِ حظِ نفس
او سکی حرص و بیقراری چاہیے
چاہیے تہی خالص اک مولیٰ کی حرص
پر حرام اسکو ہے اوس مولیٰ سی صبر
نا صبور ہی اس شکباری جو کہ ہو

۱۲
نست
ایست
کیمین اور
نیز اینجور

خاص ہو اوس ذات سچون کے لیے
چونہیں اوس کا حریف و بیقرار
زندہ ہے جو عاشقِ معبود ہے
منکسر جو ہو یکا کال ہوا
نو کہ تیغِ عشق سی مذلولِ دل
خاک کوئی یار میں غلطان ہی جان
اس اپنی محبوبے انسان کو جان

اور نہو اس فانی و دودل کی سیلے
غیر پر ہے کیا حریف و بیقرار
مردہ ہے بے عشق جو مطروح ہے
کشتارن سے فستحِ باپل ہوا
کو چہ جانان میں ہے مطروحِ دل
مالِ خاکِ درِ جانان ہے جان
اس میں جانان کی محبت ہی زبان

پیری عشق لا عشقیہ حضرت پیر جل جلالہ و سلام

کیا ہی محبت ہے الہی تیرا عشق
قوتِ دل بسج تیری اسم کے
عشق میں تیری ہی پردہ یا کو جو من
ذره ذره عشق سے ہے رشک مہر
تجھے ہے لعلِ بخشان ہر خرو
رنگ تیری عشق کا ہر گل میں ہے
تیری ہی غم میں سیہ رنگِ تام
تسب تری سودایِ غمِ اندوز میں
دل میں رکھتا ہی ہیئتِ آفتاب
ماہ کی صورت میں روشن ہے جو نور

فقر میں ہی باد تیرا عشق
عشق تیرا جان ہی ہر جسم کی
ساری گوہر میں تیری حلقہ گوشت
کیون نہو رویِ زمینِ رشکِ پھر
اور یہ نجسے ہے چمن کو رنگ و بو
ذکر تیرا سخنِ طربیل میں ہے
چاکِ چپِ صبحِ تجھ پر ہے دما
روز ہے ہر روز تیری سوز میں
آتشِ غم سی تر ہے یہ التہاب
یہ بھی ہے داغِ غلامی کا ظہور

شیر دل ہر یک تر اسمل ہوا
 اور بھی حور و ملک جن و بشر
 شویش ارض و فلک ہی تیر عشق
 وہ بھی ہی اک ظل عشق کبریا
 وہ بھی بان یارب ترا شتاق ہے
 اونکی طاعت جیسے طاعت تری
 و مبدم یارب یا ربنا

صید تیرے عشق کا ہر دل ہوا
 عشق کا دم مارتے ہیں بجز وہ
 ماہ سے ماہی تک ہی تیر عشق
 غیر پر بھی ہے یہاں جو دل فدا
 جو ترے عشاق کا شتاق ہے
 حب احمد ہی محبت ہے تری
 ذات احمد پر تحیات و ثنا

مناجات مبارک گاہ حضرت قدس باحمد و ثنا ملبوس

ہی بقا انسان فانی کے لیے
 آئی پھر کیوں کوئی دنیا و نگہ گرد
 کر سکے کار کوئی ممکن نہیں
 قلب حاضر ہی تری رحمت سی بس
 قلب حاضر سے حضور ہی نصیب
 شان رحمت ہم جہا کار و نپہ ہے
 کہ ہماری دل سے کشف ہر غم
 کھل رہا ہے ہر دم ای آموزگار
 بلکہ یہ ہے ہر قائل و مایوس پر
 رہنا یافت لوح حب و نومی

حمد و ثانی ذات بانی کے لیے
 جہا ہے سبحانک اللہم ورد
 شکر نعمت کا تری ممکن نہیں
 نطق ذکر ہے تری رحمت سی بس
 دل سی اب یارب نہ دوری ہو نصیب
 تری ستاری خطا کار و نپہ ہے
 لطف رحمانی سے جو ہے حظ عام
 تیرا دروازہ ہے ایسا درواز
 کہ جسے احسان محض ہر مانوس پر
 رہنا یافت سیم رزق و را

فانی اصباح و خلاقی نجوم
 رہنمائی و صحت، حتی الاموت
 مونس ایمائش دائم یا خدا
 حاصر اعداد اور اق شجر
 محض ذرات ریگ ہر نبات
 مانگتے ہیں تجھے ہم تیری پناہ
 تجھے ہم تیرا توکل کرتے ہیں
 یا غفور یا غفور یا غفور
 عفو ہو جائیں ہمارے سب گناہ
 امن ہو دل کو بلائے نفس سے
 اور ہمارے دل کو حق محبوب کہہ
 اور ہمارے دشمنوں کو کرہاک
 جبکہ ہو ہنگامہ کشف الغطا

رہبر ہر مفرد و اہل نجوم
 زیر لیل سجایا رزاق حوت
 مونس وحش البہائم یا خدا
 عالم امواج و قطرات منظر
 حاصر ہر پارہ سنگ
 ہر بلا سے دہم تیری پناہ
 تیری رحمت پر توکل کرتے ہیں
 بار عصیان ہو خطا کار و گنہگار
 پھر نہو بھولے سے بھی یارب گناہ
 قسوة و زین و ہوائے نفس سے
 باطل ہر شے کو نامطلوب رکھ
 لا تذرنی ہمتا مما سواک
 ہو دامن ستر خطا ہکو سلا

سکھو کہ جس کو اللہ چاہے وہ جہنم میں بھی لے جاتا ہے

مدح شان رحمت مہداتہ خیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب سے آئے رحمۃ للعالمین
 رحمت مہداتہ حق مقبول حق
 جنکے باعث گلستانِ روزگار
 جب سے گاہ ارجیان میں ہو گل

ہو کئی رشک خاک روئے زمین
 خفتن و بیداریش مشغول حق
 مہر تابان سے کھلانے گل ہزار
 عطریان ہو رہا ہے حظ کل

جنت ہر وعدہ ناپر ہر وعید
امراؤ نکا ہے یہاں جنت نما
سبزہ زار اونکا طوطی سے بلند
پیکر پاک اونکا ہے طبعوں نور
کاشف اسرار روحانی ہیں وہ
گر نہ ہوتا اونکے باعث کشف غیب
ذات احمد پر تحیات و ثنا

امر و نہی مصطفیٰ سے ہے پدید
نہی دروازہ کہلا ہے ناز کا
نخل اونکا ملک بالا سے بلند
کیا عجب سایہ ہوا اس قامت دور
مورداخبار رحمانی ہیں وہ
عقل کل میں رہتا نا فہمی کا عیب
استجب منی الدعا یا ربنا

شکستن کل علت بشیر نذرین شعر فقیر لعون بقدیر

مشرق طیبہ میں ہے وہ آفتاب
یعنی انوار صریح مصطفیٰ
عروش سے تا فرش روشن گری وہ
رحمت مہدات ہیں خیر البشر
جہذا اخلاق اونکے وہ کریم
خیر کلی باطن و ظن ہر ہیں وہ
انشقاق بدر اونکا معجزہ
معجزہ ہے آپکا خلق سبحا
معجزہ ہے سجدہ طبی و جمال
معجزہ ہے ذی شمیم مشک کا

شمس کو ہر ذرہ جسکا صد حجاب
شان اسفار صریح مصطفیٰ
ایسے عالی ایسے روشن تر ہے وہ
جامع خیرات ہیں خیر البشر
جو کہ ہیں مدوح خلاق و عظیم
خیر بادی خیر ہر حاضر ہیں وہ
ہے وہ عالی قدر اونکا معجزہ
تا کہ ہو محبوب تاب آفتاب
آپکا اعجاز ہے وہ با کمال
چیتا فرقت میں چوب خشک کا

اپنے روتا۔ مٹا ستون چوب خشک
 سنگریزوں کی جو وہ تسبیح حق
 جب عساکر کربلا کی تھی خستہ حال
 جب دیا دن کو یہودیہ نے ستم
 حکیم یحییٰ بن اسیہ ہو درجہ انداز
 مصطفیٰ سی آئی اوس یحییٰ بن جان
 آپ جن اشجار کی طالب ہوئے
 گو یا فوق ہر مہربا در ہو گئے
 یوم خندق آپ کا اجماع زہمت
 ہو گیا اشبار لشکر کو کثیر
 چلے مکے سے نگذرا آپ پر
 ہونکی اوس مسجد میں جب خیر الامام
 پہنچے پھر جس موقع ہالا ملک
 قدرت قادر سے وہ رفعت ملے
 آپ کی ہمراہ گو جب سیریل ستے
 تلخ فخر دو جہان اوس کو ملا
 خاص و مان جو شہید احمد ہوا
 قاب قوسین اوس کو جو قربت ملی
 عوط زین جس نور میں تھی مصطفیٰ

غمزدہ ہو کر درون چوب خشک
 شان اعجاز اوس کی بالقیہ حق
 ہوتا انبیا کی سی روزان اسٹال
 اوس نے یوں لاکھ ہر یان ستم
 تم سے جا نہ دنوں سی بہتر لاکھ بار
 پر تائی جان بی ایمان میں جان
 پہر وہ یوں رفتار میں غالب ہوئی
 ایسے جلدی چل کی حاضر ہو گئے
 جب وہاں سیر ایک لشکر کو کیا
 بیت جابر میں وہ یک صلح شہر
 مسجد اقصیٰ تلکس لاج بصر
 انبیاء کی اور فرشتوں کے امام
 کون جاسکتا ہی اوس والا ملک
 کیسکو اس فحش کی ان قدرت ملی
 پر وہ اوس وقت ملک کب جاسکے
 قرب رعنائی و مان اوس کو ملا
 کب نصیب غیر وہ شہید ہوا
 غیر کو ایسے کہ ان فحش ملی
 غیور کو ممکن نہیں وہ شہید

آپکو وہ دادِ احسانے دیا
 حناص کا بن پر طہورِ قرب رب
 اس عطا میں اونکو فوقِ عرش سی
 ربہ فوق الانبیاء ہے آپ کا
 خاص حق وہ سید الکونین میں
 ہر شہادت آپ کی مقبول حق
 ذی لوار احمد و کوثر میں رسول
 یا سمیع یا سمیع یا سمیع
 غفور مداح ہے یا کبریا
 میں یہی یا رب عالمِ حسنی رہوں
 مجھ پر اپنے خاص نعمت کر تمام
 اور میری اشیاء پر احباب پر
 رہنا صل علی خیر البشر
 رہنا صل علی خیر الوراء
 ہر صلوة خاص میں ہو فیض عام

جسامِ حبِ خاصِ رحمانی دیا
 ہے وہ لمحہ جو کہے عصرِ غیب
 کب سے ہمسر کوئی عرش و فرش سے
 کون ہوتا ہو سکا ہے آپ کا
 ذی خصوصیات فی الدارین میں
 ہر شفاعت آپ کی مقبول حق
 ساقیِ نظامِ محشر میں رسول
 حشر میں احمد کو کر میرا شفیع
 فعل نہی و ترک امر اس میں ہوا
 تارک دنیا و مافیہا رہوں
 اور جو میری ذی رحم میں خاص عام
 اور میری چیزانِ دار و باب پر
 جب تلک میں رعد و ابر ذی مطر
 جب تلک عالم میں ہی ریحِ اصبا
 بہر آل و بہر صحاب کرام

ترشحِ ابرم گشت دلہا عالم تبصیف ختمِ رسل مادی صلعم

میں نصیبِ حضرت ختمِ الرسل
 غرقِ بحرِ شرک مٹتا سارا جہان

جو کمالات انبیاء میں تھی وہ کل
 جبکہ آئی وہ رسول انس و جان

خاص
 خاص
 خاص
 خاص

کفر کی ظلمت میں تھے جب کوڑل
 اونکا بس طویر ہوا مجھ و بقا
 ظل ارشاد اونپہ وہ ڈلا دنا
 اور کیا محکم وہ اسباب نجات
 کس قدر جبریل لائے معجزات
 لائے وہ اور انبیا پر چند بار
 وحی قول شاعر و کاہن نہیں
 تھی جو اہل کفر اونپر مقرر ہے
 پاک مزمیسہ و ازلام سے
 خیر ملت اونکو ملت مل گئی
 ہو گئے پینا جو ہر چشم سقیم
 نور حق نور بصیرین مل گیا
 وہ دکھائی راہ شد و ہر صواب
 داہر ہجرت جب مدینہ ہو گیا
 ارض طیبہ پہر تو مشہد ہو گئی
 خاک طیبہ کیون نہ ہو عالی جناب
 خاک طیبہ ہو گئی خاک شفا
 زیر پایے مصطفیٰ جو آ گئے
 جب ہوا مسکن رسول ہد کا

اور کنایہ ناز سے تھے مفضل
مسک و رشید و دمی نابود تھا
ہو گئی وہ سب عید بے نیاز
ہو گئی مغفور اہل سنہات
وہی حق ہے قبل اے معجزات
آپ پر جو پیش کی گئیں ہزار
وہی قول ساحران و جن نہیں
سب سے رکھا حق تعالیٰ نے ہری
محترز انصاف سے اصرام سی
ساری اہل شر کو ذلت لی گئی
خوب دیکھ لایا جبراطہ مستقیم
پر نظر آئے نیکون راہ دے
یوم راحت ہو گیا یوم احساب
اور مجبور اون سے کہ ہو گیا
کیونکہ وہ فرشتے محمد ہو گئی
بے رخصائے حق جہان میں تراب
ہو گئی ہر دور و عصیان کی دوا
کیونکہ نہونی آدم کو ایسی برتری
افضل نہ کہ بیت ہو گیا

تربت محبوب ہے جس خاک میں
ارصن آثار نبی ناشی
بندای یح الصبا وقت سحر
الْبَلْعَن لِرَسُولِنَا اَسْنَى اِسْلَام
ہو سلام اعداد قطرات المطر
اور اعداد نبات ارض کل
کر زیادہ اسکی عشرات و مئات
الف تسلیم و تحیات آپ پر

اوس سے ہے کیا برتری خدایک میں
کیون نہوںی محمد خیر دانی
ہو اگر تیرا مدینے میں گذر
مِنْ فَقِيرٍ ذِي غَرَامٍ مُسْتَهَام
اور شمار کل اور اوراق الشجر
اور شمار رسل پر ختم الرسل
الف سبعین یا آلہ کائنات
الف سے صد الف دنرات آپ پر

عرص حاجات بحضرت ولی العطیات عہ اسمہ

یا خدا ایسے محبت دے مجھے
مجھ کو اپنا عاشق بیتاب رکھ
ہر دم اپنی بقیراری دے مجھے
بو خدا یا تیری رحمت سے شتاب
بہول میں نیا کی سب ہیں جا دل
میرے دل میں محن اپنا درد رکھ
یا الہی مجھ کو دے میری خبر
مجھے ہو میری خودی کا کوسیاہ
اپنی برق عشق سے یا کبریا

جو بنا دے بے خبر مجھے مجھے
اپنے غم میں بے خور و س خواب رکھ
اپنے غم سے آنکسباری دے مجھے
عشق کی آتش سے میرا دل کباب
تیری سوز عشق سے ہیں جائے دل
اپنے ڈر سے رنگ میرا زرد رکھ
کچھ نہو یہاں کا غم نفع و ضرر
ہو مرا ہر موئے تن تار نگاہ
خرمِ طول اکل میرا جلا

مجھ کو کیسے اپنی طرف کو یا غفور
 ایسی ناراضی رکھ بیان مشتعل
 شمع کی صورت منور دل لڑ ہے
 گنجِ حرم کے بادشاہی پر رہوں
 قوتِ جان پر دی قناعتِ نفس کو
 اس کو یارب باغِ نان کی حضور
 غم میں تیری یا خدا کی ذوالنہن
 رکھ کہ کلیمِ فقر میں مجھ کو شکور
 بچے رکھ مجھ کو رستِ جناب و مہر
 تیرا سودا ہوئے میرا تاجِ سر
 برمِ اہلِ شرک سے رکھ مجھ کو دور
 حبِ دنیا ہو نہ میری سترِ راہ
 میں تو مجھ کو عشقِ تیرا ہو رہوں
 اسی خدا خالقِ دہد و شہنا
 طوطیِ حسانِ ذکر کا گنجینہ رکھ
 غیر کے دل میں نہ رکھ کچھ آرزو
 اپنی لطف و مہمت سے یا ودود
 یوں ہی دی یارب کمالِ معرفت
 تو ہماری کام بس ہم پر نہ رکھ

یہ ہے
 میری
 بات

اپنی رحمت نہ رکھ یک لمحہ دور
 شمع سان جل جائی دل جل جائی دل
 صورتِ فانوسِ آبِ گل رہے
 داغِ مائی دل ہی نیک اختر ہوں
 دی خدا یا شوقِ طاعتِ نفس کو
 ہو بلالِ عید سے افزونِ سرور
 خانہٴ دل ہو مرا بیتِ اسخون
 کسوتِ فقر و غنا سے نہ رکھ نفور
 ہو مرا مرغِ دلِ خوابِ تنور
 آنسوؤں کا دی بھی گنجِ گہر
 میں تہوں پر داءِ شمعِ قبور
 دوزِ رکھ مجھے الہی حبِ جاہ
 تجھے شافلِ سترِ دل کا ہو رہوں
 دمِ دیکر تو رہی ہو اوس کی دوا
 داغِ دل اوس کے لیے آئینہ رکھ
 ہو مرا مقصودِ دل بس تو ہی تو
 جیسے بن مانگے دیا ہمسکو وجود
 کردی مارن بے سوالِ معرفت
 بار ای فریادِ رنجِ ہم پر نہ رکھ

جھکو حیرت ہے کہ ہو مغفورِ رحمان
 پہر یہ حیرت ہے زیاں یا غفور
 ہو کے مجھے نہ کچھ بھی بندگی
 ورنہ جب عھسیان میں گزری زندگی
 آخرت کا مینے کیا تو شہ لیا
 یا الہی اب تو مستغفر رہوں
 آنکھیں اب فرصت نہ پائیں شک سے
 میری اس قالب کو یا رب غفور
 سنت احمد کا عال رکھ مجھے
 کعبے کی جانب مجھے ہجرت نصیب
 رات دن کرتا رہوں او سکا طواف
 بوسہ اسود میسر ہو مجھے
 اور مقام پاک ابراہیم میں
 دامن کعبہ مری ماعتون میں ہو
 آنکھیں دریا دل مری ہوئیں دمان
 سجن بیت الحرم میں روز و شب
 دہمدم ہوں زمزم اظہر کی پاس
 رات دن حاضر ہوں عمری کی لیے
 ہومر اوقات میں یا رب خوف

اور مجسا ہو خطا کا رہبان
 تجسا غافر ہو رہون رحمت دور
 بندگی دی جس سی ہو خرسندگی
 ہی بڑی شرمندگی شرمندگی
 نقدِ عمر اپنا گناہوں میں دیا
 اور پشیمان باطن و ظاہر رہوں
 داغ عھسیان ہوئی جائیں شک سے
 سبے خالی کر کی بہر دی اپنا نوز
 عمر بھر سنت سے خوشدل کہ مجھے
 اس دیار ہند سے فرقت نصیب
 تاکہ ہوئیں میری تقصیر میں معاف
 داخلی کعبے کے اندر ہو مجھے
 سر ہو تیرے سجنِ تعظیم میں
 تو بہ تو بہ میری سب باتوں میں ہو
 خوب میری حال پر رویں و مان
 تیری آگے گھسکے مٹ جائوں میں سب
 اور بھجاؤں اس دل سوز انکی پیاس
 حلقہ اس اپنا کہ دن تیرے لیے
 خاک دمان کی بوتل کا سفوف

میری صورت عاشق شیدا کے ہو
اوس شای قریب بین یا کردگار
پہرہ کے سے وطن کو ہو سہر
جب نظر آئیں مدینے کے درخت
ور و میرا ہو وہاں وقت نزل
ہو تحیات اوس شہر محسوس پر
ہو نصیب اپنی خدا یا صبح و شام
اور یہ کہانا مجکو رب العالمین
مجکو دکھلانا صحیاہ کے مزار
وہاں بقیع طیبہ دفن ہو مرا
جب جدا ہو جسم ہے یہ میری جان
جب نکیرین آئیں یارِ قدرت
فتح ابوابِ جنان ہو قبر میں
یا خدا بول قیامت سے امان
عاصی اوس میدان میں ہوا ہوا
رحم یا ستار یا دانا کے غیب
پردہ پوشی جیسی اس دنیا میں کی
جنت فردوسِ اعلیٰ ہو نصیب
تو ہی غفار و غفور اسے کبریا

اور صند الینک یا مولیٰ کے ہو
جان و دل میری ہوں قربانِ شاز
ہو تو مکے سے مدینے کو سفر
دل مرا میثاب ہوئے لخت لخت
ربنا صل علی روح الرسول
بعدہ صدیق پرستار و ق پر
در میانِ روضہ و منبر قیام
روضہ ہائے امیات المومنین
جس جگہ وہ ہو میں یا آفرگار
خاک او کی خاک میں تن ہو مرا
روح و رضوان میں رہی مستعان
قول ثابت پر رہے ثابت فقیر
مع شادابِ جنان ہو قبر میں
شدت محشر کی ہیبت سے امان
عجب ظاہر کچھ وہاں میرا ہوا
خشر میں مخفی رہیں سب کبریا
آبر و کہو قیامت میں قری
اور بہین دیدار تیرا ہو نصیب
ہم نہیں رحمت سے دور اسے کبریا

مصطفیٰ ہیں رحمۃ للعالمین
مرحمت قلب اربّ امّیں کہاں
کس میں ہے ایسی شفاعت کی صفت
ہے یہ شہرت دو جہانیں جیسی ہیں
نفس اقدس طالبِ رحمت رہا
خاص روزِ مظہرِ امید و بیم
اور شفاعت پر شفاعت آپ کی
خاص ہے اک اہلِ طیبہ کا بیان

تیری رحمت سے آگے العالمین
جس قدر ہیں وہ رحیم انس و جان
جس قدر ہیں وہ حریصِ مغفرت
مہربان است پر اپنی ایسے ہیں
عمر بھر کیا کچھ غم امت رہا
عالمِ برزخ میں ہیں ہمپر رحیم
دیکھنا رحمت پر رحمت آپ کی
اب حکایت میں جو لکھتا ہوں یہاں

حکایت حجاج مساکین و ارحمۃ للعالمینؐ و ظہورِ رحمت ختم المرسلینؐ

جنین اکثر تھے مساکین و فقیر
تھی فقط مشاقِ شانِ مصطفیٰ
اور وہ آئے تھے سفر سے ہی اہی
موی سر میں خاک و خاشاکِ سفر
مرقدِ محبوب کے زائر ہوئے
جب ہوئی مصروفِ تسلیم و صلات
کیونکہ ہویتا بکتابِ سرور
جو حضورِ یٰمین دامنِ ولی رہی
ہر طرح کی زمینت اوس مہدین ہر

زائر آئی تھی مدینے میں کثیر
پر نہتی دریو زہ گرد وہ بیوزا
اک تو اہلِ مسکنت تھی وہ سبھی
جسم و جامہ پر لگی خاکِ سفر
مسجدِ احمد میں جب حاضر ہوئے
وہاں حضورِ افتخارِ کائنات
یک بیک دامنِ لگیا قربِ حضور
اس قدر دورِ بین وہ روی نہتی
فرشِ قالین مسجدِ احمد میں ہے

جب ناز و ناز میں وہ پہلی ہو گئی
 اتفاقاً اور وقت اوس جایی پر
 لگ گئی کپڑوں میں مسکینوں کے خاک
 کہ دیا جو ایسی خاک آلودہ میں
 وہ بجالا دے تبھی حکیم ہیر
 جب وہاں تک وہ نہ حاضر ہو سکے
 رات بھر سو کہ ہوئی وہ نیم جان
 کیا قیامت دلہہ گزری مائی مائی
 رات بھر جب گزری مائی مائی
 خواب میں کیا دیکھتا ہے وہ ابیر
 ذرہ نا چیز پر ہے جلوہ گر
 اور یہ فرماتی ہیں اوسکو ای کہین
 مان اوٹھالی اپنی قالینوں کو تو
 یہ تو سب ہر دم ہیں گی میری پاس
 میری مہمان جو کہ یہ مسکین ہیں
 یوں جو انکو کر دیا ہے مجھے دور
 کیوں ہٹایا انکو میرے پاس سے
 کیوں نہیں اکر ارم ضیف امی بخبر
 کھل گئی آنکھ اوس کی اس کی متصل

کچھ وہ قالین اداں سے میلی ہو گئی
 تھائیں شہر طیبہ کا معتبر
 پھر تو سر ہنگو نہ ہو کر قہر ناک
 اونکو پھر اس فرش پر دیکھوں زمین
 جایی مسکینوں کو دی صفا خیر
 نہ رقت محبوب میں روتی رہے
 موت ہے بیخ فراق دلستان
 وصل میں اور یوں جذائی مائی مائی
 جوش میں رحمت تائے کس طرح
 خود جمال غیرت محسوس نہیں
 اور نہ خابن حضرت خیر البشر
 ہم کو اس زمینت کی کچھ حاجت نہیں
 منع کیوں کرتا ہے مسکینوں کو تو
 حال دل پنا کہین کے میری پاس
 رونق اسلام و زیب دین ہیں
 تو نے یہ سمجھا ہے کیا ای پر قصور
 کیوں پیشے توڑے تنگ یاس ہی
 اس سی تو غافل ہی جیت امی بخبر
 ہو گئی سیدار پھر تو چشم دل

کامپنا تھا سرسبزیت سے وہ
تھا وہ گریبان صورت ابیر مطیر
پہر تو مہانی مین ادنیٰ مسجد م
پہر تو حاضر کردیا و مان مان
اون کی خدمت میں رہا خود عذر خواہ
تم تو اے مجھ ساج و خداداد ہو
میں تمہارا گسترین خادبان
واقعی ادنیٰ عنایت ایسی ہے
ذات پاک کبریا ہی ہے رحیم
بند احمد ایسی ہیں ہم خوش نصیب

تھا قریب مرگ تب دشت سی وہ
پہر تو مینا ہو گئی چشم ضمیر
ہو گیا مصروف خود وہ محترم
اور کیا اگر ام اس سے زائل
مائی مجھے کیوں ہوا ایسا گناہ
تم تو اضمیاف رسول اللہ ہو
ای غریز و تم کہاں ادین کہاں
خاص مسکینوں پر رحمت ایسی ہے
اور شان مصطفیٰ یہی ہے رحیم
رہنی والی دور حیموں سی قریب

مناجات بندای اسماء اللہ حسنیٰ عز اسمہ الاعلیٰ

یا رحیم یا رحیم یا رحیم
یا غنی یا غنی یا غنی
یا ولی یا ولی یا ولی
یا رشید یا رشید یا رشید
یا شکور یا شکور یا شکور
یا سمیع یا سمیع یا سمیع
یا عزیز یا عزیز یا عزیز

در دعویان ترکہ مجھ کو پیغم
رکھ فقیر میں تو دل میرا غنی
مجھ پہ ہوا لطف خفی لطف جلی
راہ و شان مجھ پہ ہو جای پدید
رکھ مجھ پہی بہ حال میں اپنا شکور
کہ تیرے میرا حاجات جمع
مجھ پہ کردی جسک عشق اپنا عزیز

یا مجید یا مجید یا مجید
 یا کریم یا کریم یا کریم
 یا بصیر یا بصیر یا بصیر
 یا لطیف یا لطیف یا لطیف
 یا عظیم یا عظیم یا عظیم
 یا غفور یا غفور یا غفور
 یا حکیم یا حکیم یا حکیم
 یا خبیر یا خبیر یا خبیر
 یا رؤف یا رؤف یا رؤف
 یا تدبیر یا تدبیر یا تدبیر
 یا علیم یا علیم یا علیم
 یا حلّیل یا حلّیل یا حلّیل
 یا قوی یا قوی یا قوی
 یا ودود یا ودود یا ودود
 یا حلیم یا حلیم یا حلیم
 یا معز یا معز یا معز
 یا نزل یا نزل یا نزل
 یا صیّب یا صیّب یا صیّب
 یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ

دے مری قفل تمنا کی کلید
 دو جہان میں رکھ مجھے بیخوف و بیم
 کر تو اب دیدہ مکر دل کا بصیر
 ہو لطیف اب یہ مرا قلب کثیف
 دور بھاگے مجھے شیطانِ رحیم
 بخش جو مجھے ہو ی فسق و فجور
 دے مجھے ذی علم و حکمت دل سلیم
 کر عطا مجکو مرآۃ فی الضمیر
 دی مجھے قہر و عنایت پر وقوف
 میں نہوں زندانِ عصیان میں کبر
 دے مجھے علم صراطِ مستقیم
 میں نہوں فردا کے محشر میں دلیل
 دے مہم ایمان ہو میرا قوی
 ہو عطا مجکو ہشتون میں خلود
 در گذر فرما بہت ہوں میں ایم
 دولت دارین سے رکھ محترّم
 نفس میرا ہو دلیل و منفعل
 محشر میں ہو حساب آسان نصیب
 وصف ہے جن جن فرشتوں کا غلط

<p> یٰسے ہوں مغفور ^{پروردگار} جنت میں رہوں ذکر میں تیزی ہو دل میرا شہید مجھے ہر رنجِ حوادث ہو عذیم ہو نگہبانِ بلا اے مہربان ماکِ طاعت پر ہو دل میرا حیل ہر مراد دل کا میری ہو کفیل رکھو مجھے خالص غلامِ حق شریک یٰسے خاص بندہ میں یا ممیت یا ممیت یا ممیت مار و ناپسند سے کفار کو ہمو دامن آسان کیجو اپنا دیدار رحم مندا رحم بر حال فقیر استجب یا ربنا یا ربنا </p>	<p> اوسے میں تیری حفاظت میں ہوں یا شہید یا شہید یا شہید یا تدیم یا تدیم یا تدیم یا رقیب یا رقیب یا رقیب یا محیط یا محیط یا محیط یا وکیل یا وکیل یا وکیل یا ملک یا ملک یا ملک یا مقیت یا مقیت یا مقیت استدر قوت میرے بازو میں ہو یا حمید یا حمید یا حمید یا غنی یا رحیم یا کبیر من فقیر ذنب کل الدعا </p>
--	---

چیزی از زبان آداب تصوف و تصفیہ دل از تکلف

<p> شکر ہر شکرِ نثار بارگاہ آل پر حساب عالیجاہ پر ہے شقاوت طوع نفس نابکار یا طریقت یا حقیقت ای عزیز او رطریقت بحرِ زخار کمال </p>	<p> جو ہر حاد حق نذر آلا پہر صلوة حق رسول ہد پر پہر سعادت کا ہے تقویٰ پر مدار ہی طریق حق شریعت ای عزیز ان شریعت ہے سفینے کی مثال </p>
---	---

پہر حقیقت ہے یہ مروار پر کبسر
 ہی شریعت اخذ دین حق مدام
 ہی طریقت وہ سدا یا احتیاط
 ہی طریقت وہ ریاضت سر بسر
 پہر حقیقت ہی وہ مقصد کا حصول
 جب ہو اغوا اس بحسب بے کنار
 مان طریقت یا حقیقت بالیقین
 حکمو کرتا ہی فزون ای شغل
 جبکہ دل سے دور ظلمت ہو گئی
 پہر تو تیسیر حقیقت ہو گئی
 مستقل جب یوں شریعت ہو گئی
 سزم جسکا ہو طریقی اولیا

بی سفینہ کون کے ہوتا یہ کبسر
 اور امر و نہی موسیٰ پر قیام
 ہی عزیمت سی جہان بھن خنطاط
 جس سی اتقی الناس بین بیان ہر زور
 قلب پر یعنی تجلی کا نر و دل
 کیوں نہ حاصل ہوئی دیر آبدار
 بی شریعت حشر تک ممکن نہیں
 ظاہر تو یہست بدیت نور دل
 پہر تو وہاں جا ہی طریقت ہو گئی
 مندر دل خاص خلوت ہو گئی
 معرفت ہے پہر تو قربت ہو گئی
 یہ اوصیت یا ذکر کے دائم

وازاد اب تصوف ست توبہ بصوح خزان فتوح

ترک عصیان الہی توبہ ہے
 گد ری عصیان پر زدامت چاہیے
 ترک ہر عصیان حق ہو حال میں
 اور حقوق الناس سی فارغ ہو تو
 رکھ حاکمیت میں زبانی جسم و گوشت

جلب غفران الہی توبہ ہے
 نفس کو ہر دم ملاست چاہیے
 عزم ترک ذنب استقبال میں
 تاکہ ذمی مقبولی سپاہ الیغ ہو تو
 اور بی عصیا کو انی ذمی عقل و ہوش

پہر طاعت کی کلیدِ قفل ہے
ہر دل ویران بیان آبا دہے
پہر محفلِ یارِ دہا ہو جائے تو
تھسے پہر ہوئے فقورِ حلیٰ حزمین
پہر وہی نیک اپنی سب اطوار کر
یاد رکھ اے تارکِ فعلِ زبون

پہر تو تو بہ ہے یہ ایسی خوب شے
پہر تو یہ ہر خیر کی بنیاد ہے
پہر کہیں جو مبتلا ہو جائے تو
یعنے غافلِ صحبتِ بد میں کہیں
بے تامل تو بہ استغفار کر
مشرقِ التابوّل العابدون

وزارتِ فضل البضاعت اختیارِ صبر و قناعت

مطم و ملبوس و مسکن فاحشرہ
جس سے مانع ہزاروں کوس ہے
شغلِ افعالِ ضروری پہر کہان
رحمتِ خاص اس سے ہر دم ہی قریب

فخر ہے جو چھوڑے نفسِ قالہ
شغلِ مالا یعنی وہ افسوس ہے
یعنے شغلِ بی ضرورت ہی جہان
جسکو یہاں صبر و قناعت سے نصیب

وزارتِ نہ ہر دنیا و نعمتِ عقیقی

تاکہ ہو طاعتِ فرائعِ بال سے
بعد تقویٰ جسکا رتبہ ہے بلند
اور محبتِ کم کردہ راہِ بد سے
تارکِ دنیا و مافیہا ہو بس
چاہیے وہ مردِ یہاں بی زن رہے

نہ ہر ہے قطعِ تعلقِ مال سے
نہ ہر فی الزیاسی وہ ای ہوشمند
حبِ دنیا میں ہی جی کا سانشا
اہلِ ایمان را غیبِ عقیقی ہو بس
بی اطاعت جس ریحل سی زن ہی

انشاء ملبوس
آیت اللہ العظمیٰ
الحاج میرزا محمد
الکلی

نتر بسر دنیا پر آفت زہتی ہے
عفو کر دینا جہالت جس سے ہو
بے رجا رہ خلق کی احسان سے
کچھ نہ کہہ غیر دن کی بخشش پر نظر

چار خصلت سے سلامت رہتی ہے
منع کرنا جہل سے خود نفس کو
مستعد سب کے لئے احسان سے
اپنی بخشش ہر دم اوپر صرف کر

وازانست آموختن علم شرعی اصلی و فرعی

علم شرعی ہے ضروری اور فصیح
ہیئتِ مراکتِ دل ہو جای علم
یہ حصول اوس علم کا مان فضیلین

جس سے اعمال اور عقیدہ ہو صحیح
نور بخش آب و گل ہو جائے علم
دو جہان میں جس سے ہو عاملِ کچھین

وازانست اتباع سنت سینہ خیر البریہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمکو سنت کی حفاظت ہے ضرور
یہی جو آداب خیر المرسلین
سارے آداب تصوف میں یہی
بارگاہِ قدس میں ممکن وصول
حال ہی یا قال یا ایہا الناس
بان مشایخ کا طریق اسی ناخبر
دیدہ دل سے رہا میں صاحبین
اور وہی میں صاحبین ہی باسقا

شانِ احمد کی اطاعت ہے ضرور
میں یہ ماثوراتِ سالم بالیقین
اور عوارف بے تکلف میں یہی
کے ہی انسان بے طوع رسول
ہے یہاں طاعت سے حاصل قصاص
ایسے کتاب اللہ اعلیٰ یا خیر
دیکھہ کیا کیا گل و مان خندان میں
عمر خیر میں جو مطیع مصطفیٰ

<p>ایتمام منہ عن تجہیر فرض ہے جو ہے قرب بالضرائن کا علو کیونکہ قرب بالنوافل کا ثبوت وہ حدیث قدسے قدوس ہے یعنی جب بندہ نوافل سے قریب دست و پابندی کا ہو جاتا ہوں میں جب نوافل میں یہ ہی حق شناس کب ہے یہ بے سنت خیر الورا قرب نفل قرب فرض آئیک پے</p>	<p>متنبی جو ہر ہے یہ وہ عرص ہے نجات دہی والا ۱۲ کب وہاں تک ہے مجال گفتگو کر رہا ہے قول حق لا بیوت یہ شرف جسکی سبب محسوس ہے ہو کے ہو جاتا ہے مثل سے قریب پھر تو خود سمع و بصر اوسکا ہونین کیجئے قرب بالضرائن کو قیاس کب ہے یہ بے اتباع مصطفیٰ قرب شان سنت احمد سے ہے</p>
--	--

وَأَرْهَتْ تَوَكَّلَ عَلَىٰ هُدًى لِّسْنِ الْأَرْفِ اسْمَاءُ وَالضَّرَارِ

<p>وعدہ رازق پر اسے مرزوق رہ کر توکل اور کچھ کسب حلال خاک اپنی آبرو پر تو نڈال دو جہان میں بے تدلل ہو گیا آدمی کو یہ تخیل ہے ضرور ایہا الناس اذکر وہ واسمعون</p>	<p>ہاں توکل پر بس اسے مخلوق رہ ہاں مجر دے ہو جب تو ذمی عیال دیکھ کر اہل جہان کا جاہ و مال جو کہ ذی شان توکل ہو گیا سج و راحت میں توکل ہے ضرور جاہ فلیتوکل المتوکلون</p>
---	--

وَأَرْهَتْ اخْلَاصَ فِي أَعْمَلٍ لِّذَاتِ اِمَامٍ لَمْ يَنْزِلْ

لے خال ہونا
وہی اسے
کے لئے
اور اسے
اور اسے
اور اسے

فرق ہی مومن پر اخلاص میں
 قصد دنیا کچھ بھی طاقت میں ہو
 یہ رہا ہے باعثِ خطِ عمل
 اہل دنیا کی نظر پر کیا نظر
 دل میں ہی گریبتِ شانِ عظیم
 اپنا اظہارِ فضیلت کچھ نہ
 اوسکو کیا ایمانِ کمال کی خبر
 مدح و ذم غیروں کی تو کیا سمجھ
 مرضی مولے کو بس منظور کہ
 جو عمل غیروں کی دکھلائی کو ہے
 دیکھتے ہے خالص قدرت کے نگاہ
 جاہِ دنیا نے کیا جکوتاہ
 رتبہ عند اللہ ہونا چاہیے

ایمانی قربِ مولے میں حسن
 روح کی رقتِ عبادت میں ہو
 فرض ہی اخلاص سے ربطِ عمل
 رکھ حضورِ حضرتِ مولیٰ نظر
 کیا ہے علمِ غیر سے امیندو بیم
 رنجتِ جاہ و وجہ انت کچھ نہ
 جو نسبی غنا مسنون کو جانور
 ہے اگر اخلاص کی کچھ جان سمجھ
 خلق سے خوفِ علامتِ دور کہ
 شرک ہی دوزخ میں لیجانی کو ہے
 چھوڑ شرکِ اخلاص سیکہ لیرِ دراہ
 وہ نہ کہی کچھ وہاں ایسہ جاہ
 جاہ عند الناس بس کیا چاہیے

رازِ نستِ شرکِ صحبتِ شہیارِ اختیارِ عروجِ صہبائے سعادت

صحبتِ اہلِ شقاوت سے بلا
 جن سے ہے متروکِ فکرِ امرِ دین
 جبکہ ایسا ہوزمانے میں فساد
 بادقوعِ حرمتِ عصیان کا خوف

قرب از بابِ جنالت سے بلا
 تو ہوزنہارِ ادن کا ہنشین
 لائینِ قتنہ دین میں اہلِ عبادت
 ہو کہ میں جان چاہیے رحمان کا خوف

<p>اون کی صحبت میں بقاوت تری اور نہ اہل سعادت سے لعید جمع کر خیر و کون انیسار میں اور نہو کچھ نہی منکر نہی اشق ابو بس آفاق میں خالی نہیں معصیت پر صبر ہے قہر خدا صبر و دان ز نہار ای ناہی نکر ابو ہر صحبت میں ہی نقصان دین ابے ہر صحبت میں غیبت بر لا نیکبختوں کی ہی عادت ہو گئی فسخِ صلح و رزم غیبت ہو گئے ہو گئی ہی عادت ہر نیک و بد اس قدر ہر دل کو سختی اب تو ہے کیونکہ اس میں حفظ دینی خوب ہے</p>	<p>اون سے عزت میں سعادت تری اشقیاء سے دور رہ تو ای سعید تو رہا کہ مجسم ابرار میں یہ بھی کب جب کر کے اظہار حق کیونکہ منکر سے کوئی محفل کہیں صبر ہر پنج و بلا پر ہے روا معصیت جس بزم میں آئی نظر اس یی فرماتی ہیں متاخرین ابے ہر صحبت میں شمع یا ریا ابو دان ایسی ہی غفلت ہو گئی رواق ہر بزم غیبت ہو گئے جو کہ خلعت ہی زنا سی ہی شد خود فرد سنی نیکبخت اب تو ہے آج کل گوش نشینے خوب ہے</p>
---	---

و از است حفظ اوقات و سعادت و خیر و بر او طاعت

<p>یاد رکھ ہر دم خدا کی مقبت کو تاکہ ہو دنیا ہی عقبے کی صلاح ہر دم امر دین کی تعظیم رکھ</p>	<p>صرف کہ طاعت میں ساری وقت کو نیک نیت سی ہو ہر فعل مباح خیر میں اوقات کو تقسیم رکھ</p>
---	---

صبح صادق جبکہ ہو تو کر کو
دل ناز و ن میں کہیں غل کر
دل کو حاضر رکھ جہان تک ہو سکے
اور نکر ترک جماعت بانساز
جو تارل میں رہا غاسر بیان
علم سے کیا منفعت اوسکو ہوئی
بعد اوسکے رو بقبلہ ہو کے تو
کے یوں ر قلبک من نورہ
تاکہ رکشن چہرہ دل ہو ترا
کیون نہ تو صاحب کشف و شہود

کر ادا سجدہ ہمیشہ پر خشوع
کیونکہ ہے امد کے دل پر نظر
جمع خاطر رکھ جہان تک ہو سکے
کیونکہ بست و مفت ہی جہان تک ناز
اور نکر کہا نفس کو حاضر بیان
جو نہ حق مغفرت اوسکو ہوئی
ور و کن تسبیح اور تسلیل او
دیچرک من غیبرہ بحضورہ
تجسے ہر مذموم زائل ہو ترا
نعمت عظمیٰ ہے وہ ذکر و دود

وازار است آداب نثار اشراق لرضی اللہ عنہ الخلاق غرہ

آفتاب اک نیزہ جب ہوئے بلند
مار نیزہ سینہ شیطان میں پس
لے وطن میں حج و عمری کا ثواب
رکھ تلاوت کو بڑا دستور و رو
با حضور قلب پڑھ قرآن کو تو
ادویہ میں غم سے اس دل کا علاج
سے تیرے تلاوت ایک تو

پڑھ نثار اشراق کی احبہ اربند
تانا اوس ملعون کو ہو پھر ہترس
اگر پھر اس کام سے ہو کامیاب
حزب اپنا رکھ تو ہر ماثور و رور
نفس سے محفوظ رکھ اس جان کو تو
مستدل ہوتا ہے تب دل کا مزاج
تیرے خالی ہو دل جو ہو سو ہو

کے یوں ر قلبک من نورہ
تاکہ رکشن چہرہ دل ہو ترا
کیون نہ تو صاحب کشف و شہود

صبر جم ہو محو منہ یا دو بکا
تاکہ ہو یہ نفس امارہ نفس

اور قیام میل ہے ثالث دوا
صاحبین و اتقیا کا رہ جلیس

آداب القاری فی الحافظ والعالم والناسخ والواعظ

کاش فرمائے عطا خلق حسن
اتباع سنت ایسا ہو عطا
ہو نہ قرب اہل دنیا کی ہوس
ظاہر و باطن سبھی شرعیہ ہو
اور سب اخلاق حمیدہ باصفا
اوس سے یہاں جو شیخی تجل خیز ہو
صفیہ جان اور شریعت کا طراز
صورت ظاہر بھی سب مسنون ہو
دور مکر و مآث سے ہو اور لطیف
یعنی خوش طبعی کی یہی کثرت نہو
غیر کی تحقیر ہے مان فعل بد
داعی و ذاکر بھی تا مغفور ہو
ہر مس عصیان کو بس کسیر ہے
اب بہت پڑھتے ہیں تصنیفات کو
جانتے ہیں قول اللہ و رسول

حافظ و قاری کو رت ذوالہنن
عالمین کو واعظون کو یا خدا
زہد فی الدنیا شعار اونکا ہو بس
اونکی جو ہو خصلت مرضیہ ہو
پایسے عادات میں جو دو سخا
حلم ہو اور صبر ہو پرہیز ہو
پر سکینہ دل ہو اور جائے نیاز
دل ہو اور اخلاص کا مضمون ہو
جسم و جامہ بھی ہمیشہ ہو لطیف
مضحکات و ہرزہ کی عادت نہو
بدی یہ عجب دور یا کبر و حسد
جو دعایا ذکر ہو ماثور ہو
کیونکہ ماثور رسول اللہ شی
چھوڑ کر ماثور تعالیات کو
قول مرشد کو ہزام و ن بولغبول

لے بیٹے سان
بہت زیادہ
عالم و عارف
و صاحب
دلیل و ہدایت
اور ایک
الہامی و
الوہامی

گو خلافت کبریا وہ قول ہو
ظاہر و باطن ہو ہر دم پر شمع
یہ قلیل آداب یہاں سے یاد کر

گو خلافت مصطفیٰ وہ قول ہو
دبب دم مجبور کی جانب رجوع
باقی اور اوستا دوں دل شاوگر

واز انست صلوة اصبحتہ رشک محضر میر و زبیر

پہر نماز چاشت ہی گر ہو سکے
جو عمل یا ذکر ہے بے پاد و موت
پہر ہوشیاری علم یا طاعات اور

کر ادا اور ہونہ غافل موت سی
بالیقین ہی شان تاثیر اس موت
یا کہ ہو شعل میاش نیک طود

فضیلت علم دین و عالمین پر عابدین

پسین عالم ہی ہی عابد کی قدر
ایک عالم سخت ہی شیطان پر
فضل عالم عابد اور اہل عالم پر
پر ہونہ عالم علم و عبادت دین

جس طرح حال کو ایک پیش چلے
البت عابد سی یہ ہے شکم خیر
جیسے فضل مصطفیٰ اصحاب پر
عالم عقبہ دین ایسے بالیقین

فضیلت معلمین و طالبین علم دین

رہ اعلیٰ اور جتنے دین ملک
ہر زمین ہر ایک باہی آب میں
بہتے ہیں رحمت اوسپر بالیقین

جن ہی آباد قصبہ ہر ملک
ہر رچی یہی سب بین اہل دین
جو سکھاتا ہے جہانین علم دین

علم کی راہوں میں بین جو بہت نام
پر پھٹاتے ہیں شریعتی راہ میں
سیکھنا اک باب علم اسی باشعور

سہل ہے اونکوں کو و دار اسلام
ہیں وہ محسود اپنی عز و جہا میں
ہے فزون سونفل کویت ضرور

صحیح نیت در علم و عمل و اخلاص نہ عروجل

کب ہے یہ جب قصد ہو مرضی خاص
جو نہوگی اس طرح نیت صحیح
جو نہوگی یہاں نیت بخیر
بالا خانے پہر ہشتون کے کہان
یہاں جو اپنی بالا خانی میں رہی
بے عمل عالم کو ڈالا جاسیگا
جو شکم میں اوجھ اوسکا ہو یگا
گرد پہرتا ہو یگا یون نابکار
پہر تو ناری اور یہی پاس آئینگے
تو نصیحت خوان ہمارا تھا ضرور
یہ کہیگا یون ہی تھا ای قوم مان
علم کرتا تھا جو تمکو میں شقی
منع کرتا تھا میں جس فعل سی
علم سی جو غیر حق مقصودھے

ور نہ یہاں کبے ہلاکت سے خلاص
ہو یگی پہر کب کوئے طاعت صحیح
پہر کہان وہ جلب خیر و دفع ضیر
پہر تو قہر ناری و مان الا مان
پہر کہان وہ بالا خانے حنلہ کے
نار میں اور پہر نکالا جاسیگا
اوسکے آگے اوسکا ٹیلا ہو یگا
جیسے گرد آسیا دور چار
آپکو سب اس طرح فرمائینگے
کیا ہوا کیونکر ہوا تو پر قصور
پر عمل کچھ ہو سکا مجھے کہان
خود عمل کرتا تھا اوسپر کہی
آپ بھتا محفوظ کس فعل سے
اوس مرانی کا عمل نابودھے

بلا خواستہ
بلا اختیار
حق ہی کی طرف سے

اوسکو کیا قدر ثواب آخرت
علم جس عالم کو بیان نافع نہیں
بیان ہوئے علم و عمل جسکو نصیب
بیان نہو نیکی اگر نیست بخیر

بندہ درہم ہے بیان جو چہ صفت
اوسکا خوشتر میں کوئی شافع نہیں
اوس سے ہے ابدی رحمت قریب
خیر میں ہو جائیگا بس حال غیر

دانش این معنی کہ مقصود از علم چیست طالب علم حقانی کیست

علم کا طالب جو ایسا ہے کوئی
کسیر شہوت سے بہت نالانگہ وہ
اور وہ اپنا پست ہمت ہے دینی
کچھ بھی فاقون پر تحمل و مان نہیں
چہوڑ کر علم ضروری سہر عن صین
رغبت معقول پیشہ اوسکا ہے
ان قریبوں سے یہ ظاہر ہو گیا
ترک ہے اوسکی جماعت سے غار
جب جماعت ترک ہے لیل و نہار
ترک ہر نفل و نین پھر سہل ہے
ہو نصیب آئی کائیں اخلاص نخل

نفس کی خواہش کا بندہ ہے شہوت
نفس کی مرغوب سے شادان ہے وہ
کچھ نہیں ہے مال نفس اوسکا غنی
نام کو صبر و تحمل و مان نہیں
بے ضروری علم سے ہے اوسکو صین
لغزت منقول پیشہ اوسکا ہے
غیر حق مقصود ہے اوس شوم کا
اس قدر ہے نفس امارہ کا ناز
کیون نہو ترک نوافل کا شعلہ
خود تسال میں جو وہ نال ہے
تیا ہو مقبول جنات لم یزل

علامات علمای آخرت و بدترین از بات منافرت

عالم دینی و ہی ہین بالیقین
آخرت والے جو عالم میں بیان
فعل اونکا ہے موافق قول سنی
اجتناب نہیں مولیٰ اونکو ہے
علم سے حال ہے اونکو یہ صفت
اونکو ہے اوس علم سے نفرت کمال
اور مسکن اونکی مسکنوں کی ہین
زینت دنیا سے عین وہ محتسب
قلب دنیا پہ مائل ہین وہ بس
اونکا بیان صبر و قناعت پیشہ ہے
قرب سلطان و امیر اونپر ہے قہر
سخت بنیم اغنیا سے ہین نفور
ہاں اگر عرص نصیحت ہو ضرور
پھرتو وہ اونکی شفاعت کی لیے
وہ بہت فتویٰ سے ساکت ہستی ہین
جاگو پوچھو اوس سے یہ جو ال ہو
اونہیں کرتے وہ ہرگز اجتناب
قول لا ادری درایت اونکی ہے
وقت لاعلمی شے وہ کامیاب

علم سے جو طالب دنیا ہین
ہین علامات اونکی سپا اور نشان
اور صداقت ہے مطابق قول سنی
رغبت طاعات و تقویٰ اونکو ہے
نفرت دنیا و حب آخرت
جس میں قیل و قال ہی کبر و جدال
مطمع و ملبوس درویشوں کی ہین
نفس امارہ سی ہر دم محتسب
آخرت کی حق سے یال ہین بس
آخرت کا راتدن اندیشہ ہے
اغنیا کا شہرت قہر اونکو زہر
اونکی دنیا سے اور اوس ہین دور
یا کوئی مظلوم ہو و مان بے قصور
جائیں گے احقاق حق کرتی ہوئے
وہ یہ ہر سائل سے اکثر کہتے ہین
تاکہ جو شکل ہے تنکو سہل ہو
مسئلہ ہوتا نہیں جب اونکو یاد
ہاں رفیق ایسے ہدایت اونکی ہے
کہتے ہین و الحمد اعلم بالصواب

اؤنگو ہی واسطہ علم عین علم
اؤنگی جب دل میں اخلاص عمل
علم سے قصد سعادت اون کو ہے
کب عمل میں حب رخصت اؤنگو ہے
علم باطن کا ہے اؤنگو اہتمام
اؤنگی اس میں جو ترقی ہوتی ہے
تسع کی تائید ہر ہوتی ہیں وہ
میں مقلد حضرت نعمان کی وہ
وہ مقلد مجتہد بنستے نہیں
جیسے جاں مجتہد ہیں آج کل
آخرت والے ہیں ایسی شان میں
میں خصال ستہ اونیہن بالیقین
یعنی علم نافع رضوان حق
اور عزم مرضی مولے ہو جس
سے اگر شوق تصوف اسی فنا
پہر جو ہوئی شوق افزون دہم
میں میسر کوئے اہل حال ہو
یہ جو ہے پر ہیزگاری کی طلب
طالب مولے کو یہاں ای محترم

وقت سحری ہی ہی زمین عین
کیون ریاکاری سی وہاں آئی خل
مرضی مولیٰ کی عظمت اؤنگو ہے
رغبت شان عزیمت اؤنگو ہے
کردن دل قید محنت میں مدام
ہر دم افزون خاکساری ہوتی ہے
مستند تقلید پر ہوتے ہیں وہ
شافعی یا مالک ذی شان کی وہ
جہل پر وہ مستبد بنستے نہیں
ہیں جہالت کی مقلد بے خل
انما یخشی ہے اؤنگی شان میں
طاعت و زہد و صلاح و علم دین
اور نقابست امر دین میں بی قلق
امر دنیا ہی پئی عجب ہو بس
رغبت ان اعمال سے رکھ پیر یا
دیکھ احیاء العلوم اے محترم
اوس سیل اور تو یہی اہل حال ہو
ہے رضائے ذات باری کی طلب
دین کا علم ہی نیکو دین کا علم

محض اوسکے غم میں جو دل رگیا وہ غم دارین ہی قاہر ہوا

حکایتِ ولند در عشقِ الہی او اہ کہ شام می رفتند

کوئی مقبولِ الہی نامور
مل گئی دنیا بہت زمین کے ساتھ
سخت نصرت سی کہا الہی فتنہ گر
تو ہی وہ مکارہ زود پر نفاق
پھر تو وہ مکارہ ایسے گم ہوئی
پھر جو کچھ آگے بڑھے وہ مرد راہ
سامنے بے سبب نعیم اپنے لیے
اور دکھائے اپنے سب جو روضہ
اوس سے بھی اعراض فرما کر کہا
تب ندا آئی یہ اوس مسعود کو
تو ہمارا ہے تو ہم تیرے لیے
اور یہ سب دنیا و عجب کے مزے
کیونکہ جو طالب ہمارا ہو گیا
سکو بھی یا ربنا یا ربنا
کاش ہو سلطان ذکر ایسا نصیب
فوج ذکر ایسی ملے جسلاص موج

شام کو جاتی تھی وہ رشکِ سحر
اور کہا لیجے ذری ماتھوین ماتھ
دور ہو یہ مکر تو مجھے نکر
دیچکا ہوں جسکو دستِ طلاق
سامنے گویا کہ آئے ہی ننھے
دیکھتے کیا ہیں کہ فردوس الہ
بوی ریحان نسیم اپنے لیے
لطفِ انہار و نثار پر سرور
ہیں تو ہوں شتاق دیدارِ خدا
لہو بیگا تو فائز اس مقصود کو
میں مقربِ قربت دیدار کے
سب سے اول ہو میں گے تیرے لیے
بے طلب پایا مزا دارین کا
سب سے کر آزادِ خاص اپنا ہوا
ہو تسلط ملک عرفان کا نصیب
دور بھاگے نفس اور شیطان کی فوج

کچھ غم دنیا نامی دل کی پاس
یوں رہی میری ذکر و شکر دل
محض تیرا غم رہے میرا رفیق
خود رسول اللہ بھی وقت و فاق
ہو تو تیری وہ محبت ہو نصیب
جیسا دل اتوں صاحب کو ٹنڈی کا تھا

اور نامی زینت آب و گل کی پاس
غم حوادث کا پانی متصل
اور رفیق ایسا ہے اعلیٰ رفیق
مقی رفاقت خواہل اعلیٰ کی ساتھ
جسکے باعث وہ رفاقت ہو نصیب
ہم غلاموں کا بھی دل ویسا بنا

حکایت زنی صاحبہ امۃ اللہ شرف خط و کلام

صاحبہ محبتی ایسی ایک محبوبہ طواف
وہاں جو محبتی اوکی مناجات و دعا
دیکھ کر شکر کسی نے کر دیا
دین و دنیا کا کچھ نہ سکو غم نہیں
پہننے والی عین و عشرت میں ہی یہ
یہ طواف یہ ذکر سے تسکینی نہیں
یہ نہیں صد مویں بیدار تھمزدہ
ذکر مولیٰ میں قوی آواز سے
آگہی یہ بات اوکی کان میں
کی ندا ای بھائیوں وہ کون بھی
تب وہ خود حاضر ہوئی اور یوں کہا

دیر تک فانی نہ تھا اس سبب طواف
بزرگ و قدس میں جس سرور مرا
ہی محبتی عورت کوئی نہیں لپا ہر سا
ایک بھائیوں اور مانگی لکھم نہیں
اور ہمیشہ یار و نہایت میں سے یہ
یہ کسی کو اس کے عساری نہیں
یہ یہ حیرت و عالم سے پناہ
راہ و راہ نامی کا ہر انداز سے
جب ہوئی فانی وہ محبتی جہان میں
جو کہ فریاتی محبتی ایسا کہ نہ ہو
میں ہی ہوں جو یہ کہتا تھا بوا

اور صاحبہ امۃ اللہ شرف خط و کلام

اب سنو اوس عمر سیدہ کا بیان
 رہی والی شام کی تھی میں غریب
 میں تھی اک سیکینہ عورت ای فدا
 چاہتے میرے تھے رشکِ قمر
 وہ جوان دختر تو بیان منکوحہ تھی
 شیر خوارہ تھا مرا طفل صغیر
 تھا مرا شوہر جو مرد پار سا
 جو میسر ہو گیا تھا با حشر
 چند مہان ایدن جو آگے
 دود کی بکری جو اک بچوں کی تھی
 گوشت اوسکا مچکودیکر یوں کہا
 بھوک سی مہان میں سب ناتوان
 میں تو شغل دیکدان میں ہو گئی
 باپ نے ای بھائی اب ہی بستم
 تب کہا اوسط نے اکبر سے کہان
 تب بڑے بھائی نے منجھلے سے کہا
 ماجرا پورا دکھانے کے لیے
 جب ہوا اوس گہیت سا خونِ ان
 تھا ہمارا قریہ کوہستان میں

چوستانی اوسنے اپنی دستان
 آگئی یہاں میری اچھی تھی نصیب
 اور مرا شوہر بھی تھا مسکین سا
 ایک دختر تھی جو آن اور سہ پسر
 تینوں لڑکے تھے وہ نابالغ ابھی
 وہ بھی تھے نادان جو کچھ تھے کبیر
 آنا جانا تھا بہت مہانوں کا
 تھے مدارات اونکے بس شام و سحر
 کچھ نہ تھا اوسدن ضیافت کی لیے
 بے تامل ذبح کر ڈالی وہی
 لو پکا کر دوا بھی بھر خدا
 نا توانی دیکھ لو اوس سے عیان
 تب بڑی بچوں کی لکبات کی
 ذبح کر ڈالی جو تھی گھر میں غنیمت
 کس طرح کر دی فنا بکری کی جان
 آدکھا دون تخت کوشکل ماجرا
 خود چہری سے فح کر ڈالا اور
 ہو گیا صحر اکو وہ مجنون سوان
 تھی درندی بھی وہاں میدان میں

ڈر کے جھاکا جبکہ وہ سوئی جیل
 گرگ لئے اوسکا ہی لہتہ کر لیا
 بھاگتے ہیں مرد کو شوکر لگے
 گویا جان کو کام تن ہی کچھ منتھا
 پہر جو عین آئی قریب دیکھ ان
 طفل نادان گشتیوں چل کر گیا
 میں ہجوم غم میں کہہ کر گئی
 پرستنا دختر نے جب یہ ماجرا
 بالا خانہ پر سکونت اوسکے تھے
 پہر تو میں ہی اور صبر و ذکر حق
 ذکر حق ہے اہل دل کا قوت دل
 اور قانع ہو گیا دل بہر ذکر
 دیکھ کر اب شکل بیت اللہ کو
 ہکو ہے کیا حاجت عیش و نشاط
 ذکر حق ہی مطمئن جو دل ہوا
 جیسا دل عوین خدا ہی غنی
 اللہ اللہ پادشاہ زن تیرا صبر
 کرتے ہو اسے مرد و کلام و داعی
 کائنات ایسا حال ہو جائے فقیر

باپ ہی پیچھے گیا گھر سے نکل
 جان سے یہ بھی گیا وہ بھی گیا
 سر لگا پتھر میں جان ایسی گئی
 روح نے ایسا سفر عہد ہی کیا
 تازہ آفت کا ٹک چکنا و مان
 بات بندیا میں جہلا کر مر گیا
 گویا جان آنکھوں کے رستی بیگئی
 گر پری غش کھا کے بے کیا ہوا
 غش میں پیچے کر کے وہ بھی مر گئے
 ذکر مولا ہے دوائے ہر خلق
 ذکر حق ہی سبیل موت دل
 ہو گیا مستحق دل پر شہر ذکر
 عیش کی حاجت ہی کیا آواہ کو
 دل کو ذکر اللہ سے ہی خلاط
 کب وہ دل ہے پہر ہوا خواہ غنا
 بس وہ دنیا کی غناسی ہی غنی
 اس پرست مزار جسم کا سنا صبر
 سیکھو اس زن سی ذرا مردانی
 کچھ نہو پھر جز غم پرست و تیر

چیز از تو دم دنیا فانی و مہمان این خاکدانِ ظلمانی

روح انسان کسکی طالب ہوئے	حسب دنیا اسپہ غالب ہوئے
عقل انسان پر ذرا محفے نہیں	دارِ دنیا جائی رہی کسے نہیں
محض یہ دارِ فنا ہے بے ثبات	بس تو اس فانی میں فانی حیات
پریشگر گویا یہاں مزدور ہے	کام کرنے پر ہر اک نامور ہے
زدش پذیرِ ہر لحظہ گل برداشتہ	راحت دنیا سے دل برداشتہ
یہاں ہی آرام ہی مزدور وں کا	کام کرتے ہیں جو موقع مل گیا
چوبِ تنجے پر ذری دم لے لیا	پھسند آئی کہ لا جلدی ہی لا
طالبِ آرام یہاں انسان نہیں	میں بہت انسان ہاں انسان نہیں
مخوفِ سیان کا ہیکا انسان ہے	تو فی سیان ہے سیان ہے
جاس مدد دارِ دنیا پر خطر	ہوئی سامانِ کمالات بشر
اکل و شرب اسکا ہی یا لبوس ہے	کچھ ہی کار آمد نہیں افسوس ہے
یہاں عمارت ہے کچھ نیست نہیں	یہاں امارت ہے کچھ نیست نہیں
دیکھو یہاں کی سلطنت نے کیا کیا	حال بد فرعون کا شداد کا
کیا ہوا غرورِ مرد و داس ہی ہاں	کیا ہوئی اصحابِ اخذ و داس ہاں
اس ہی ہاں اور قارون کیا ہوئی	مثلِ دقیانوس ملعون کیا ہوئی
آئی ہوئی کی غضب میں ایسی عام	اونپہ ہی اب لعنتِ خاص و عوام
مال یہاں افزون ہوا تو کیا ہوا	مال ہی قارون ہوا تو کیا ہوا

دیکھو ایسا بد بھو حال لعین
 اب تو ہی خست زمین او کی لیے
 یہاں ہزاروں جو چکی بیشک لاک
 ہی وہ بے رونق یہ تیرہ خاکدان
 حب دیتا ہے تو یہ ہر جنت کہان
 قبلہ بہت ہے جیسا کہ جہان
 مال و اولاد و زراعت زمین
 باعثِ قربِ الٰہی یہ کہان
 لاتِ دین و آخرت کے غم میں تو
 چمکے یہ یہ ساری دنیا چند روز
 چھوڑ جائیگی یہ ہیکو اسکو ہم
 یک ایک آجائیگا پیک آہل
 جب کسی موت آتی ہی قریب
 گو مہیا ہوئیں وہاں لاکھوں علاج
 ہو سکے کیونکر شکست یہ کس میں ہی
 گو خفا کے ساتھ طالبِ آتی ہیں
 دیکھتے ہیں او کو سب گرد و ہریہ
 دخل کیا ہے متفق ہو کر جہان
 دست و پا بلجائے گا تو ذکر کیا

تا قیامت وہ ہی آدھ خست زمین
 پیر ہے قعر کا فشرین کو لیے
 اور ہوئیں گے قیامت تک ہلاک
 اے حقیقت یہاں نام و نشان
 جسکو یہ لذت ہی وہ لذت کہان
 ہندۂ دنیا ہی وہ ناکس یہاں
 تخم عین جاودائے کا نہیں
 اور حیاتِ لاتینا ہی یہ کہان
 خوش نہو اس باغِ ماتم میں تو
 سمجھ اپنی اسے سعادتمند روز
 کیونکہ دنیا اسپرین ہم ہی تم
 مایٰ پھر ہم اور وہی طولِ اہل
 ہوتی ہیں دانا بہت امان و طیب
 معتدل پھر نہ نہیں نکلتا مزاج
 کر سکے کچھ قدرت یہ کس میں ہی
 سب پر عذر اہل غالب آتی ہیں
 اور وہ زنجیرِ اہل ہیں ہے اسیر
 جنبشِ مو پھیر لائے پھر زمان
 ایک دم پھر آئے گا تو ذکر کیا

ہے یہ دنیا کھنڈ کی آراگاہ
 ابتدا سے انتہا تک سب جہان
 کو مستخر ہوئے ایک انسان کا
 بلکہ افزون اس شانِ مہشتِ خاک
 یعنی وہاں پیشِ حضور تے آگے
 پیشِ رضوانِ آگے عالمین
 مالِ دنیا سے جو ہیں سرورِ حال
 سیم و زر سے جو رہے عالیجناب
 کیون ادا می فرمیں سی غافل رہی
 کیون حقوق الناس واجب کہ لی
 نفس کی مرضی میں کر ڈالا ہلاک
 جن اقارب کی مقدم تھی رضا
 جنگے باعث مرضی حق ڈال کر
 سب یہ تجسی بھاگ جائیں گی وہاں
 گو سیر تجکو بنائیں گے وہاں
 پر وہ دیون کب پھنے پائینگے وہاں
 کیونکہ سپر آگیا قہر و غضب
 جسکی جانِ دلِ رضا پر مینِ فدا
 زریب بزمِ منق بین جو یہاں فوق

مومنوں کو ہے مصیبتِ روسیاء
 شرق سی تا غرب یہ فانی مکان
 کب ہو ہمسرا یک حس کی شان کا
 بلکہ شانِ یک ہر انگشتِ خاک
 ہے ذلیل ایسے یہ دنیا روسیاء
 سب جہان انگشتِ خاک تہ نہیں
 مال کر ڈالا لگا اونکو پائمال
 سیم و زر ہیں اونکے آلاتِ عذاب
 کیون کیسے قرض سی غافل رہی
 کیون حق خویش واقارب کہ لی
 اونکو کر ڈالا مال اون کا ہلاک
 اور زن و فرزند و دختر کی رضا
 یہاں پس پشت او کی پیر کب خبر
 اپنا فدیہ تجکو لائیں گے وہاں
 نفس کو اپنی بچائیں گے وہاں
 گر سعادت بچائیں گے وہاں
 وہ شقی حیلے سے بچ سکتا ہی کب
 کیون نغمِ فدیہ پہراؤ سکو ہو یگا
 نارمین دکھلا میں گے قعرِ عمیق

۱۱۱
 اشارہ اور کوس
 آیت کریمہ کی روشنی
 ملاحظہ فرمائیے
 سن ۱۳۰۰

عمر بھر کا عیش و ہر آرام جان
جو رضائی خاص کی ہین لہنس
جنگی بہت اس ہین جالی ہو گئی
اونکو دنیا کی حلاوت نہ رہے
جیسکہ ایمان کی حلاوت آگئی
پہر تو ہین دنیا کی سب میٹھے مزی
یہاں جو اونکا بایع مطلوب ہے
اونکو یہی بارغ ارم ہر گہ خزان
سلطنت فرعون کی شداد کے
عمر بھر کا درد و غم پنج و محن
راحت و آرام ہی اون کی لیے
اونکو یہاں محبت ہین جو راحت ملے
مشیکہ بہرام و صید گو خر
جانی ہین جو تپسی ذی شان عزیز
پہر تو ہی والد بے خوف و خطر
یا الہی ہو عطا وہ معتل کہتیں
نہ فی الدنیا ہو ہو ہو بھی نصیب
اس لی چال اولیں اب کچھ یہاں

۵۷
عمر بھر کا عیش و ہر آرام جان
جو رضائی خاص کی ہین لہنس
جنگی بہت اس ہین جالی ہو گئی
اونکو دنیا کی حلاوت نہ رہے
جیسکہ ایمان کی حلاوت آگئی
پہر تو ہین دنیا کی سب میٹھے مزی
یہاں جو اونکا بایع مطلوب ہے
اونکو یہی بارغ ارم ہر گہ خزان
سلطنت فرعون کی شداد کے
عمر بھر کا درد و غم پنج و محن
راحت و آرام ہی اون کی لیے
اونکو یہاں محبت ہین جو راحت ملے
مشیکہ بہرام و صید گو خر
جانی ہین جو تپسی ذی شان عزیز
پہر تو ہی والد بے خوف و خطر
یا الہی ہو عطا وہ معتل کہتیں
نہ فی الدنیا ہو ہو ہو بھی نصیب
اس لی چال اولیں اب کچھ یہاں

ہو گیا مانند یک ساعت و بیان
ہین وہ انوار ابد کی مقبیس
اونکی شان لا ابا ہے ہو گئے
لطف اس قلم کے کا اونکو قہر ہے
لطف حق کی دل لذت آگئی
اونکی بہترین کام میں کرد و خری
گو وہ بہت اقلیم ہو مغلوب ہے
گنج قاریوں اک خند شیرہ دان
اونکی نوٹدی ہو تو بس آزاد کی
جس سی حاصل ہی رضائی ذوالنہن
نعمت و انعام ہے اون کے لیے
ایسے کب بہرام کو راحت ملے
مشیکہ ماؤ رصنا یقین بہر لب
ہوئی ہین مولیٰ کے بہان عزیز
نعمت و لذات فخر لمح البصر
ہو حاصل ہو ہین اخلاق اولیں
مرضی مولیٰ ہو ہو بھی نصیب
ہین بیان کرتا ہوں بہر خط جان

تویر سماعت الہی ہین ذکر خیر التالین ممدوح حضرت سید المرسلین

یعنی اَوَّلِ قِسْمِ فیَضِی اللہ عنہ بروایات صحیحہ

ہے یہ مسلم کی حدیث ای اہل کسین
 ہے عمر سے نقل قول مصطفیٰ
 نام جسکا ہی اویس ای خوش خصال
 ایک مان اوسکی ہی مان جسکی لیے
 اور سفیدی جو بدین حق عیان
 اور جو درہم کی برابر رہ گئے
 تاکہ اوسکو دیکھ کر عجب ذلیل
 یہ بھی ہی ارشاد خیر المرسلین
 جسکی تم میں سی ملاقات اوس سے ہو
 اور یہ فرمایا ہی حضرت پیغام
 گرچہ حوذ رکھتا ہی وہ حال سقیم
 وہ اگر اللہ پر کہائے قسم
 وہ بہت لوگوں کا ہو گیا شفیق
 ہی سیوطی سی روایت ای خیر
 ایسا کو فی میں محدث تھا کوئی
 ہم سے کرتا تھا روایات حدیث
 جب وہ محدث اوسکی ہوتی ہی تام

جس میں ہی مذکور توصیف اَوَّلِ قِسْمِ
 ایک مرد ایسا میں سے آگیا
 پاس اوسکی کچھ نہیں اہل و عیال
 رہ گیا مجبور وہ یہاں آنے سے
 ہو گئی اوسکی دعا سے بی نشان
 یہ دعا بھی تھی جو کتر رہ گئی
 یاد رکھے نعمت رب جلیل
 وہ رجل ہو گیا خیر التابین
 وہ نبھولی اوس سے استغفار کو
 اوسکو کہنا ہی عمر میرا سلام
 پر خدا کی قرب میں وہ ہے کریم
 رہت اوس بنڈکی ہو جائی قسم
 شان اوسکی حق دکھایا گیا رفع
 جسکے راوی ابن جابر بن اسیر
 وہ بھی دین حق کا وارث تھا کوئی
 تھی بلند اوسکی ہی روایات حدیث
 اور جدا ہوتی تھی وہاں سے خاص عام

بعد اوسکی بھی دہان اک جاے پر
 مرد صالح ایک ایسا دن میں ممتا
 اوسکی ایسی بات دل ہی آتی تھے
 میں بھی خود رہتا تھا حاضر و مان
 میں نے یاروں سے کہا وہ کیا ہوا
 کوئی بولا وہ اویں امیر دستا
 تب کہا میں نے وہ رہتا ہی کہان
 جا ہلائی میں نے جب زنجیر وہ
 پیر کہا میں نے تم آئے کیون نہیں
 دیکھ کر یہ خاکساری سادگی
 جس گلی سے آپ جاتے تھے کہیں
 سب سے یوں مولیٰ کی ستانی کی گرد
 تب کہا میں نے یہ لومیر سے پڑا
 بولی یہ کپڑا بدن پر دیکھ کر
 الغرض اصرار جب میں نے کیا
 تب یہ کہتی تھی سب کی اس پاس
 پھر یہ فرمانے لگے وہ خون خصال
 پیر تو میں نے ہی کیا اسے جا ہلو
 آدمی ہوتا ہی گا ہی بے لباس

اک جماعت پرستی تھی شام و سحر
 اہل دل فریسا نہیں دیکھا سنا
 سنتے آئے بس لک کی اندر جاتی تھی
 جب نہ کیا ایک دن اوسکو دہان
 کون تھا جو خوب تھا وہ کیا ہوا
 جو کہ ایسا ایسا کمال فر دستا
 مان بتا دیو کوئی اوسکا مکان
 نکلے تار بیکے سے وہ مثل سحر
 پوچھے عریانی سی ہوں خلیج نشین
 یار اونکی اونسی کرتی تھی ہنسی
 چھٹیر نے والے ستاتے تھے وہیں
 جسطرح اطفال دیوانی کے گرد
 ردیجے اوڑھے اس کو ذرا
 لوگ ایذا دینے محکومیشتر
 اوڑھ کر ناچار نکلے وہ روا
 اسی فریبی کس سی چہینا رہا پس
 تو نے کہہ دیکھا ہی اب لوگوں کا حال
 کیون تم ایذا دیتی ہو سکیں کو
 اور کہی ہوتا ہی پاس اوسکی لباس

اور کبھی ملبوس زینت ہی عجیب
 ہو گئی فاروقِ اعظم سی مسترین
 جو کیا کرتا تھا خاص اونیسی بنے
 تم میں ہی اہلِ قرن سی کوئی سات
 جبکہ آیا وہ نظر کے سامنے
 شان اوسکی جسمین تہی خوشتر بیان
 ہی مہتاری کوئے میں وہ محترم
 ومان کوئی اس شانِ شوکت کا نہیں
 اوسکی فرمائی تو وہ بولا کہ مان
 خاکساری اوسکی رشک گرد ہے
 سب نہی اوسکی کیا کرتے ہیں ہم
 قربِ حق ہی اہلِ حق کے متصل
 جائے تو ایسے مکرم کے مسترین
 اہلِ میں پہلے نہیں حاضر ہوا
 تیری عادت سیرِ الفت کی کہان
 ہیں تیری وصالِ امیر المومنین
 جسکو مکر خوف سے سن رہ گیا
 میں نے ایذا میں کیا ہی کب حضور
 تب کہا کرتا ہوں مان اس طاسی

ستر عورت محض ہی گا بے نصیب
 اتنا قال کو فہ جب کہین
 قافلے میں تھا کوئی وہ شخص بھی
 اونسے ومان فاروقِ فی پوچھ رہا
 لائے وہ اوسکو عمر کے سامنے
 کی حدیثِ مصطفیٰ اوسپر بیان
 پیر یہ فرمایا کہ یوں سنتے ہیں ہم
 وہ یہ بولا یا امیر المومنین
 تب امیر المومنین نے کچھ نشان
 خستہ و سکین سا اک مرد ہے
 نام اوسکا ہے اولیں ای محترم
 پیر یہ فرمایا کہ جا اور اوس سی مل
 ہر مجھے امید تھی یہ نہیں
 جا کے وہ اول و بین حاضر ہوا
 تب اولیں آئی یہ حیرت میں کہ مان
 تب کہا اونسے کہ مان اک مرد دین
 بیٹے اونسے ایسا ایسا کچھ سنا
 بخشد و لبتہ میرا سب حضور
 کبھی استغفار اب میرے لیے

چو سنا ہے تو نے وہاں فاروق سی
 اُسدا امت ہوتے ہیں چوڑی کمان
 پر جی جنکا قلب پر شکست قناریہ
 پھر تو وہ کوئی میں ظاہر ہو گئے
 زبانِ لافاتِ عمر میں اوس کا مان

وہ نہو ظاہر تر سے منطوق ہی
 رکھتے ہیں وہ سب کیوں کمال
 غالب آتا ہے کب اونپر کچھ حجاب
 خلق میں مرغوب خاطر ہو گئے
 سب آیاتِ الہیہ جونی میں بیان

روایتِ محمدی بن یحییٰ بن اسماعیل بن المسیب بن عمر رضی اللہ عنہ

افق نہ ہے پچھتے نے یہ قول مسند
 کی حیاتِ مصطفیٰ میں ہی جلالت
 پھر خلافت جب ہی صدیق کے
 پر نپائی قدرت اوسکی وصل پر
 جب خلافت کامری وقت آ گیا
 اور سدا کرتا تھا مان ای اہل کین
 کوئی بولا یا امیر المؤمنین
 وہ تو ہے اک خستہ و خوار و ذلیل
 تب کہا میں یہ ہو کر خوفناک
 تھی یہ بات اوس کے ^{خول عمر رضی اللہ عنہ} کہ دیکھا ناگهان
 فترتِ سب کو نہ ہی پالانِ شتر
 پھر تو میری ذل میں یہ بات آ گئے

میں نے مشکر مصطفیٰ نے یہ خبر
 پر کوئی نبوت وقت بسکنا ہی کب
 اوس میں پہنی میں بہت تحقیق کی
 پھر بھی میں صابر اکب فضل پر
 وہ نہو مذاقاً قافلوں میں غایب
 کوئی تم میں ہی قرن والا اوس
 میرا ابن عم ہے وہ اک کہتر بن
 آپ طالب اوسکی ہیں امی حیل
 تو یہ کہہ کر ہو تو الاسے ہلاکت
 اونٹ پر کوئی سوار آیا تو مان
 اور سوار اوسکا ہی اوس خستہ تر
 ہی قریبی سی اوس اچہل ہی

کی زائینہ کہ تو ہی ہے اویس
تب یہ بولا وہ کہ مان میں ہوں تیر
پہر سنایا میں نے اوسکو یہ پیام
پہر تو اوسنے بھی سنایا یہ کلام
اور تمپیر یا امیر المؤمنین
پھر کہہ سائیں کہ حکم مصطفیٰ
بعد ازان ہر حج بیت اللہ میں
اوس سیل کہ راز دل کہتا تھا میں

وہ جو اک مسکین مخفی ہے اویس
وہ ہی بی نام و نشان میں ہوں اویس
تجربہ کو بھیجے محمدؐ نے سلام
مصطفیٰؐ پر صد تحیات و سلام
رحمت و رضوان رب العالمین
ہے دعائے خیر کا یہی کلاں
شہر میں یا فوج بیت اللہ میں
سُنکے اوسکا راز دل ریتا تھا میں

اظہار بیان ریوا سعید بن اسیتب صنی اللہ عنہ

ہے سعید بن اسیتب کا بیان
وہاں نہ افرائی ای اہل قرن
ایک نے اوس قوم میں سی یون کہا
ہاں مگر اک شخص دیوانہ سا ہے
کہہ کہ یکو اوسکے ساتھ الفت نہیں
بیشتر صحرائیں کرتا ہے گزر
تب یہ فرمایا وہی مطلوب ہے
جبکہ مکے سے قرن میں جاؤ تم
اور بشارت ہے رسول اللہ کی

تہی عمر اک دن منا میں خطبہ خزان
کوئی ہے تم میں اویس نیک فن
کوئی ہم میں سی نہیں اس نام کا
جو یگانہ نوسے ہی یگانہ سا ہے
وہ کنسی کے ساتھ مصحبت نہیں
گویا وحشی کا کہیں گہری نہ در
محبو تم میں سے وہی مرغوب ہے
ہاں سلام اوسکو مرا بچھاؤ تم
اوسپر ابلاغ سلام احمد سے

جب وہ نکلے سے قرن میں آگئے
 اوکو پہنچایا عمر کا نبی سلام
 تبت کہنا تھا میں تو ایک مہجور خلق
 السلام علی محمد بن عبد اللہ
 پہر کسی صحر کو وہ ایسے وصال
 پہر خلافت میں علی کی آئی وہ
 اعلیٰ اغواج اہل یمن وہ سعید

پایار گشتان میں افتادہ اویس
 چیز تیرے خیر البشر کا نبی سلام
 کہو لیا جان و حق فی مشرور و غیبت
 اسلام بکل زور لا شرا الہیج
 کچھ سپایا اور نکاحات ملک نشان
 خصال صفین ازل کو پائی وہ
 درگسی صفین میں لو کر شہید

بیان روایت صفین میں معاویہ

یہ وہ ابن صفینہ کا ہے بیان
 حضرت فاتق اعظم میں شہر
 جا ہے یہاں اب ظالم کو بھی ماتم
 کوئی نہ بولا کہ مان اس نام کے
 اور وہ مسجد سے نکلتے تھے کہیں
 اونسے کرتا ہے پیسی خواہن ہم
 وہ ہوا حاضر تو فرمایا کہ مان
 وہ یہ بولا یا مسیر المؤمنین
 وہ کہاں انا شواق فاروقی کہاں
 مرتبہ اوسکا کہاں اور تم کہاں

ہیں لہج ذکر ابیس الکتہ دان
 پوچھتے تھے ابی کو فہ سے خیر
 کہا بن بلجای کہیں بکو وجہ گم
 رہنے والے کو فہ کے سہمین تھے
 یہ سید ہا کہ زیادتی اندر دیکھیں
 قاتلے میں اوسکو ہی لای ہیں ہم
 تو ہی وہی کچھ ہمیں مار کا نشان
 پوچھتے ہو جسکو وہ ایسا نہیں
 اوسکو یہ تریاق فاروقی کہاں
 حوز کہاں ایک ذرہ وہی کم کہاں

تائب خوشید صحابیت کہان
 وہ تو سکین اک درین دلی ہے
 تب یہ فرمایا نکمہ او سکوبرا
 اور سکوبرا وہ ہی سنائی ہی حدیث
 اور کہا جسدن وطن میں جائی تو
 جسکے وصلت کی عمر شاق ہو میں
 سنکے یہ پیغام ایسے گم ہوئے

ذرا واراک مومن است کہان
 آدمی اک کستہ ترین خلق ہے
 ورا ہی تجھ پر تو ہلاک اب ہو گیا
 اور کے حق میں جو کہ آئی ہی حدیث
 بان سلام او سکوبرا پہنچائے تو
 پہر نکون وہ شہرہ آفاق ہو میں
 ایک مدت مکت بیا بان میں رہے

بیان روضہ ابوی ابن عباس کروی ابن عباس رضی

کہتے ہیں فرزند عباس اس طرح
 دس برس تک گم رہا حال اولیں
 بعد ازاں جب موسم حج آ گیا
 فتا غلے میں جو کہ میں اب میں
 جو مرادی تھے وہ قائم ہو گئے
 تب یہ فرمایا کہ مان اس نام کا
 یا امیر المومنین میں ہوں چچا
 یر میں حیران ہوں کہ وہ خواہضیت
 تب یہ فرمایا کہ مان یہ تو بہت
 یہ جواب اسکا دیا اس نے کہ مان

میں بیان کرتا ہوں تہی جس طرح
 کچھ ہو اظاہر نہ احوال اولیں
 پیر تو یوں فاروق اعظم فی کہا
 وہ کہڑی ہو جائیں اندر ہر سخن
 غیر جو تھے سب کے سب بیٹھے
 کوئی تم میں سے کسی نے یوں کہا
 اور اولیں اک مان پہنچا ہے مرا
 او سکوبرا چچے ایسا تم جیسا شریف
 آج کیا وہ ہی حرم میں آ گیا
 ہی اڑکے غصہ میں وہ نیم حسان

لے اور یک
 قید کا میں بن
 اور اس قدر ہی
 مرادی تھے
 قید مرادی تھے
 لے اور یک
 ایک جگہ ملا ہے
 قریب و قریب
 وہ ان وقت پہنچے
 تھے

جس بگاہدین لیے پہلو کی درخت
 حاجیوں کے دمان چرتا ہی شستر
 اور نسیم یوں کہ یہ جی کوئی ہے
 یہ خبر سننے ہی دنیا بوق علی
 رہا عجب لذت سے مصروف نماز
 دیکھ کر دونوں نے شرمایا کہ مان
 مان وہی اہل کرم یہ ہو تو ہو
 اول کی آہٹ سے سبک کر دی غارت
 ایو کو جیب دونوں نے فرمایا سلام
 غلام جیب پر چپٹا تو عبادت کہا
 جو زمین و آسمان میں الہی کوئی
 تجھ کو مان خلاق عالم کی قسم
 بان بتا دی ہکو تو وہ اپنا نام
 تثب کہا اوسنے کہ اسی خیر العباد
 پر کہا پہلو ہی اپنا مان دیکھا
 دیکھ کر دھپتا سفید اوشن مرد کا
 پہرہ فرمایا کہ اسی ذبی احترام
 اور جو تجھے ہے دلا کا بیٹی سوا
 تثب کہا اوسنے کہ میری تم کی سات

ڈال کر پشت شتر سے بار درخت
 تا چراتنے والا سچے میر بستر
 نظر ہر شان اپنی کوئی ہے
 دمان گئے جو کہ سوار اوڑوہ دلی
 اور نظر اتنی جائے سجدہ ہاتھ ساز
 ہو گیا ظاہر جو مطلب تھا نہال
 ڈھونڈتے تھے جسکو ہم یہ ہو تو ہو
 کیونکہ تھے اہل ادب وہ بانی ساز
 تب جواب اول کو دیا با احترام
 تب علی بولے کہ اسے ضرورت خدا
 ہے وہ عبادت اللہ ہر بندگی
 حنائی بہت محرم کی قسم
 رکھا ہے جو تیری ان فی تیرا نام
 نام میرا ہی اولین بن مرا
 یعنی جو پوشیدہ ہے عریان دکھا
 قصد اوسکے چوم لینے کا کینا
 مصطفیٰ نے تجھ کو پہنچا ہے سلام
 یہ بھی آجے حکم نبی کریم شال
 ہی دعا ہے مومنین و مومنات

پہر یہ فرمایا کہ خاص اپنے لیے
 کی دعا اونکی یہی بھی تب وہ ان
 پہر جو فرمانے لگے اون کو عمر
 بولی دو کپڑے پرانے میرے پاس
 اور مری پاپوش ہے گانٹھی ہوئی
 جو چکین گی یہ تو ان میلون گا میں
 آرزو ہستی کی ہوتی ہے تو بس
 جب مہینے کی تمنا ہوتی ہے
 پہر تمنا کی نہایت کچھ نہیں
 پہر وہ دیکر قوم کو اونکی شہر
 پہر کسی نے اونکو کب دیکھا کہیں
 اوپر احسان الہی دہم دم
 ترک دنیا ایدل ایسا چاہیے
 یا الہی ابن عامر کے طفیل
 تیری غم میں خاکسار می ہو نصیب
 شہرت آفاق سے مستور ہوں
 رہنما ملے روح النبی

چاہتے ہیں ہم دعا اب آپ سے
 اور برا بے اہل ایمان جہان
 دو غنیمت اپنی رزق سے کچھ تجھ کو زہر
 بین پر اونکے پیٹنے تک بھی کس کو اس
 چار درہم پاس میرے ہیں ابھی
 بے ضرورت اب کہاں رکھوں گا میں
 دل میں آتی ہے مہینے کی ہوس
 سال پہر کی دل میں پیدا ہوتی ہے
 حرص کی دنیا میں غایت کچھ نہیں
 جب گئی باہر تو پہر کب آئے گھر
 یہ ہے ایدل عشق رب العالمین
 اوپرہ رضوان الہی دہم دم
 عشق مولیٰ ایدل ایسا چاہیے
 جانب دنیا تو اس دل کو میل
 آہ و زاری ہمیشہ رومی ہو نصیب
 مجمع عشاق میں محشو رہوں
 رہنما ملے سلام بہ منتہی

خاتمہ تنوی درویش فقیر مال و عیال صغیر و کبیر

اشجاء با کسب و معیشت
 اس کے متناہی روح و دماغ العنایہ
 میں نشین اس خلق میں مذکور شی
 اور اپنے بانی ذی رزق جس کو دیا
 اور عطای کی عیسوی مجبورانہ
 مجبور ظاہر امر و نہی اپنی کیا
 دل اگر بے طالب تحقیق حق
 موجب عصیان تہی ثابت نفس کی
 مصیبت جو جسے یہاں اکثر ہوئے
 جب گنہگار کا مراد شیوہ رہا
 جس کو اور کسی شقت پر حیات تہی
 جہات لعنت پہ ہوں جس کی گناہ
 تم شہرہ بالربا لہو اللہ رسول
 ہو کے تبلیغ رسالت آپ سے
 ساری عالم کو ہدایت ہو گئی
 اخذ سنت پر جو ہے امر و نہی
 یہاں تسک جس کو سنت پر رہا
 اب یہ قرآن ہے خلیفہ آپ کا
 ماز سحر جن و انسان کا نام

اس کے متناہی
 عیسا مسیح
 چارویں کی
 دوسری کلمہ

اس کے متناہی
 کہ متناہی
 وہی ہے

والتشہاد و التوسل و التوسل
 ہے وہی و عیسا مسیح و التوسل
 ہے مرا خلاق و ہر قوم و ہر
 اور محب اپنا خلق جس کو دیا
 کا ہر ہون طول ال ہی ہے نیاز
 طاعت و عصیان کا فانی میں نہا
 باعث طاعت ہوئی تو فقی حق
 یارب افزون ہوئے اسیت نفس کی
 اعتماد و طاعت و رحمت پر جو ہے
 عفو و غفران پر ہر ایک ہے رہا
 اپنی حالت و قہر و جرات تہی
 کائنات و یہی تو بہترین میری گناہ
 الہی فیضیت و التوسل و التوسل
 اور اولیٰ لہر امانت آپ سے
 خیر ہر امت پر امت ہو گئی
 کائنات و التوسل و التوسل
 خاصیت میں یوں کے مسئلہ
 حل و حیل و التوسل و التوسل
 اور وہ کائنات کے مسئلہ و التوسل

آپ نے دکھلا کے ہر خیر و شرف
 رہنا صلے اختتام الرسل
 میں چکے کچھ محدود رحمت کا بیان
 میری ظلمات و نرسک صوم و صلات
 میں یہ سب نعمت رب العالمین
 جسے ساری سلفت کے صاحبزادے
 پا کر جو انصاف تھی پھر تابعدار
 یہاں نہیں محکو ہوا کا اتساع
 ہے بجائے رحمت رب مجید
 مجھے نزدیک آگئے اب بول موت
 میرا جان سے عذاب قبر پر
 قول ثابت کی طلاق مجھ کو ہو
 مگر ہے قبروں سے اٹھنے پر یقین
 جبکہ آجائے وہ میرا وقت موت
 اسی عزیز و نوجو گر کوئے نہ ہو
 اور نہ ہو مجھ پر خدا کے مای مای
 امر سنت ہوئے بدعت کچھ نہ ہو
 دہر یا کٹر اکہنہ کا فی ہے کفن
 اور مرد و عین جمع ہو کر مرد و زن

لی وہ راہ قربت اعلیٰ رفیق
 قرار نامن ہدایات اسبل
 اب ستو میری وصیت کا بیان
 زندگی میری ہے جو کچھ اور مہانت
 وہ جو کوئی بھی مشرک اور کافران
 صدر اول کی مہر ساجر بالیقین
 اوس عقیدے پر ہونے ای بل دین
 اور نہ اپنی رای سی کچھ خیر
 اور خوف حق سی تباہی شدید
 یا الہی نیک ہو ہر قول و قول
 اہل ایمان کی ثواب قبر پر
 قبر میں یقین حجت مجھ کو ہو
 اور یقینی ہے طلوع یوم وین
 جسم سی میری ہو میری روح فوت
 مجھ پر ایسا فتنہ گر کوئے نہ ہو
 قبر ربی سے بلائی مای مای
 اور مرے میت کی زینت کچھ نہ ہو
 وہ نہ ہو جواب رواجی سے کفن
 مان جائے اسکولیں ہر مرد و زن

اور توچے کوئی اپنے سر کے بال
 دفن کر کر بس نہویں حج و عمر
 رہتے ہیں حساب غری کھانکوان
 موقع دعوت ہی شادی اور سرور
 ساتھ رہتے ہیں ہرگز نہو
 بس کفایت ہی دعائے مغفرت
 وہ نہو جو طوبع رحمان نے نہو
 جو عمل میں لائیں کچھت بد فضال
 جو نسیمے زندگی کو مستعار
 عاریت اور اوسپر ایسی ہست برد
 دایہ دنیا ہے پلین دایہ جہان
 گو ایہی ہاتی ہون ایام حیات
 تین کپڑو نکا کفن مجھ کو ملے
 جبکہ رکھے جائے نعشیں سہام
 تقندی ہی اہل سنت ہوں کبھی
 ایسی ہو میرے جنازہ کی نماز
 میری میت پر تائیں عورتیں
 جمع ہونا عورتوں کا ہے غضب
 ان کے باعث بدعتیں جاتیں ہیں

اور پھارین جیٹ دایان اہل مال
 جسطرح اب اہل بدعت منتظر
 رسم شادی کی سی ہوتی ہی عیان
 پہر عینی میں کیوں سکتے ہیں حیرت
 کیونکہ یہ بدعت ہے ایک جانے دو
 جو یہ ہے بے رسم و قیود و تقصیر
 میرے علم میں دخل شیطانی نہو
 وہ نہیں میت کی جائے حلال
 بدعت کرتا ہے یہ وہ پشمار
 یہ تو جسکے ہی زمانے اوسکے سپرد
 اور ہماری موت ہی میری جواز
 ہستہ ہر دم زمین بہر مہمات
 حسب سنت ہو وہ مجھ کو جو ملے
 سبھی الذہب و مان ہوئے امام
 بدعتی مشرک نہو مال کوئی
 کاش ہوں مغفور پیش بے نیاز
 اور نہ رور و کر و لائیں عورتیں
 نوچ کر ہوتے ہیں اکثر بے ادب
 جب فراہم عورتیں ہوں جاتیں ہیں

<p>اب معنی شادی کی مہمانی میں عام کیونکہ ان ہی ہوتے ہیں افعال بد جو دینے میں فی سب ایک ماحول موت دفن کر دی وہاں مسافر کو کوئی جبر ہیں سب اہل پخت مجھے دور دفن کرنا حسب سنت مجھ کو تم قبول جاننا میری غنیمت کو سر بسر ہاں دعائی مغفرت میرے لیے رہنا صل غلے روح الرسول</p>	<p>موتوں کا جمع ہونا ہے حسام رکبت محفوظ ان سے اللہ الصمد تاکہ ہو بدعت ہے پر خاشع موت اور نروٹے دبان مسافر کو کوئی آئی کیون تجبیز سنت میں فتور خاک میں ہو جاؤں میں جوقت کم ذکر حق میں غرق رہنا عمر بھر ہو تو وہ بھی ذکر ہے جو ہو سکے والصفیۃ کلہم لاب التتول</p>
--	---

شروع تو ایچ تبصرت کتب و نیہ و مساجد مولفہ فقیر

قطع تاریخ تفسیر جامی ترکی کہ از بہر طبع سنہ ۱۰۰۰

<p>صد شکر کہ در مطبع عالی شہابی وقتست کہ از اک پی زینت دارین کہ نور و تسلیم و تعلم شود اینک بر مردوزن و پیرو جوان و ہر اطفال قبول از و باد کہ مضر و دین کرد این پیکر قسبیل ہسانی جو بر آمد در گوش دلم گفت فقیر این لب لعل</p>	<p>از طبع بروی آمدہ تفسیر جامی دازند با حقائق ختین نعمت دلائی مرجوست بگویند در ان تہ عالمی فرضست نباشند ازین مشعل حشالی از طاعت جہانی و از طاعت مائکی شد صورت تاریخ بر آیت خیالی تفسیر جامی شدہ الہام جلالی</p>
---	---

مطبع جامعہ اسلامیہ
 لاہور
 ۱۰۰۰

قطعه تاریخ مسجد سہارنپور بخش تالیش مولوی عبد الرہب

چو کرد عزیمت سائیکین در سہارن پور	بہنم شاہ جهان ہمیری بعون الرب
بجاسی کہ خودش طایع حمید و صفات	بمسجدی کہ جهانی زوید نفس بجنب
نظیر جامع شاہ جهان چہ مرح کنم	سزدنود بیت اسوم برائے لقب
ند از سید ز سال عمارتش کہ فقیر	ہین نمودن از کعبہ و خلیل الرب

قطعه تاریخ ترمیم مسجد قصبہ کاندہ بہ بیت حافظ الہی بخش

عبادت خاد ویدستہ نوشتہ	بعون کبریا خلاق عالم
فقیر این سال تہجد عمارت	مجتہد شد الہی بخش گفتم

تاریخ مسجد شیخ الہی بخش کٹری ساز بیرون شیشہ دہلی

مولے نے الہی بخش کو آج	مسجد سے کیا جو منظر عیض
تاریخ فقیر نے یہ لکھے	بہ یہ عام سے در فیض

تاریخ مسجد یکہ در قصبہ بکھرہ بسے میر محمد حسین بن شاشد

لہ احمد سے شد مشکور	از محمد حسین ذی آہیان
سال تیسرا و فقیر بکھفت	سین کا و عظیم این بنیان

تاریخ فراحنی مسجد و عظم مولوی عبد الرہب در دہلی

ہست اہل دین و ایمان را	کہ چون رب مستعان محمد
شد بنا مسجدی وسیع و فقیر	گفت عاشق فراخ شد مسجد

تاریخ مسجد یکہ الہی بخش در تہریہ کھٹار ہنود بنا کردند

ہون بکھرستان پید این مد مکدہ	خاطر توحید یان محفوظ باد
------------------------------	--------------------------

گفت تارخیش و عایه فقیر	سجده گاه عابدین محفوظ باد
تاریخ عیدگاه شهر کرانه بقرمالیش حافظ محمد شاه	
بفضل و رحمت رحمان اندرین بلده	چو صبح عید مصلای نودمید عظیم
قبول باد درین سحر چو دهری اداد	بذل بختش امداد حق رسید عظیم
نثار راحت داین بر محمد شاه	بسی راه خدا محنت کشید عظیم
فقیر سال بنا خواست از زبان دوش	نذار آمده کین مسجد و عید عظیم

تاریخ باب مصلای مذکور

از باب نظر چو بر مصلای افتاد	از باب نظر عمارتی ذی شان گفت
تاریخ بنا زبان یافت بفقیر	دان بدخل عیدگاه عالی شان گفت

تاریخ ولادت خواهرزاد فقیر

چون تولد گشته خواهرزاده	هر که دیدش ماه سیما بن گفت
تا نیم وقت ولادت سال او	نویز پال باغ ذیسا این گفت

تاریخ چاه میر نجم الدین زلمیس فیس و تعمیر می

نصرت آمد میر نجم الدین	فیس هرزنده را رسید از نو
گفت عواص حنا منه بفقیر	چشمه فیس کل سینه بگو

تاریخ سرای احمد پالی پنجابی در دلی

بوده تعمیر پیش چو با سلوبی	مشتر احمد پانی ست بعالم امروز
سال هجری پی تعمیر چو خوش گفت فقیر	ای مسافر کرمی کن بسراجم امروز

تاریخ مسجد مدرسه حسین بخش واقع شهر دلی

طالب علم و طاعت حق ندرا
کشتہ اہم سال و لفقیر

چون شد این مورد نماز و عطا
زیب وین سجد نماز و عطا

تاریخ نظم شیخ فقیر بزرگ درون شہر سرورہ و کفار ہنود
جو رو کفر کی اس نظم سے فرغ ہوا

قبول ہو گئی صد شکر حق و کامیری
بھی ہے ز صر میں تلوار و اہ کیا میری

تاریخ تو بہ شخصی از غلو و طغیان لاندہ ہی خوش
منتقل ہونے سے متبار سے آج

اہل طغیان کا انتقال ہوا
آج نہ سب کا اعتدال ہوا

تاریخ اظہار اسلام شخصے از ہنود کہ مخفی مسلمان بود
صد عکس حق بزمہ اسلام آمدہ

در پردہ بود از انکہ ہمہ کار دین حق
از کتب غیب آمدہ اظہار دین حق

تاریخ طبع تفسیر العزیز مولفہ شاہ عبدالعزیز دہلوی رح
آج فتح العزیز سی ہی مغلوب جہان

جسکا تیریاں مطلب سے ہر دل کو عزیز
لکھتے تفسیر عزیز سب ہر دل کو عزیز

تاریخ مسیحی صورتی معنوی

یہاں محو کار حیرین جگہ خیال بین

کرتی تین سجدہ دل و دہان سرا بنا
تاریخ کی مدد کوئی پوچھی تو اسے فقیر

تیرہ سو تین بین بنے اعداد سال بین

قصائد در مدایح بزرگان دین مدح مرشدینا و مولانا مولوی
منظر حسین کاندہلوی مولدا و مدنی مدغنا نور اللہ صریحہ

مظفر حسین کاندہلوی مولدا و مدنی مدغنا نور اللہ صریحہ

کہاں ہیں شیخ زمان ناسپ رسول اللہ
یہ کہتی تھی اوالا بصار دیکھ کر اونکو
کہاں چھپتے ہو ان ہی جہاں کو وہ صین
یہ آنکھیں گئیں حیران قدین کی شکل
جو خواب میں بھی کہا میں تو کورینا ہو
وہ تھی منظر و منظر یک خیر و کون
سین عمر تھی مہر سنت اسی رہی
عجب محبت ساکین تھی وہ عامل خیر
ہماری آنکھوں میں چھپیں جو تھے ہر دم
کہاں جہاں میں مہمان نواز اسی کہیں
وہ بادشاہ عرب کی طرف سی مخیر خیر
جہاں میں نیت قرن کو زلہ کر گئے وہ
آلہی ہو میں منظر حسین محشر میں
منصیب مجھ کو بھی ہو کاش دی گئی جطور

مذکر دل جان نائیب رسول احمد
کیسی ہوتی ہیں نائیب رسول احمد
جو تھی وہ فیض ان نائیب رسول احمد
کہاں ہیں قطبِ جہاں نائیب رسول احمد
وہ شکلِ نور فشان نائیب رسول احمد
سعید کون و مکان نائیب رسول احمد
وہ جسمِ شمع کی جان نائیب رسول احمد
حبیبِ خستہ دلان نائیب رسول احمد
رہِ خدا میں وان نائیب رسول احمد
کہیں ہیں ایسی کہاں نائیب رسول احمد
مقیمِ ہند تہی پسان نائیب رسول احمد
شما کی روح بیان نائیب رسول احمد
مقیمِ قصرِ جہان نائیب رسول احمد
دیرِ رسول چہاں نائیب رسول احمد

بقیہ پاکِ مدنیہ میں وہ عین میں ہوں یہاں
کہاں فقیر کہاں نائبِ رسولِ احمد

ذکر بیخ آیت من آیات اللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

سراج سیر حق متویر مشکات ولی امیر
ز جلای بدیهیات بین فضل کمال او

مجلس علمائے ہندوستان، لاہور، ۱۹۰۷ء

تقی وزابد و آذاه و ذکر از صفات او
بنار است دنیا کی بسوزی آسیر نفس
بطاهر و قعبت لیس بیاطن محو مقصود
دشمن در آمد و رفت خودش چون شیشه عیبت
قبول کار و بارش مخبر است از جنت باطن
یکدم مندرش شد برنگا کفر و حسد از درن
چو تفسیر کرمش در لغات بر زبان پیوست
غلامت رحمت و جنت شد ہی یارب

ولی السداد و حمله آیات ولی السد
نگاه دل بیاری چون بختا ولی السد
تعالی السد چه مسموڑا او قار ولی السد
مہیا بود پیر حفظہ ساعات ولی السد
بین ایدل مقامات فیضات ولی السد
چو شد سلطان پس پر داسار ولی السد
دلا بعد و فاقش بین کرات ولی السد
بجنت ہار و حاشمتا مات ولی السد

فقہر من ز خدام غلامت یا غنی من روا
بیستام اکاش در جنت ملاقات ولی السد

در مدح شہید فی سلیل السد کلیل مولی محمد اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ

سد احمد عطاسی رسیدن انسانیت
شکر اعطاف است ہو تو کیونکر حسن سی
بال بال پنا ہو مند اور ہر اک شہین ہزار
ربنا صل علی سیدنا کل الان
اور اصحاب نبی پر جو خدا کر فی مین
بی بی عرض فقیر اہلسن تحمید و صلوة
اکیدن مینی کہا دل سی کہ تائب ہو کر
تو کہانجے مرد دل فی کہ ستا ہی فقیر

لم یکن کو یہ دینی کن سی جو دو قدرت
کذیب صدق ہی متا رخصت رحمت
ہون باین تو ادا کچہ مہوش کیر نعمت
باعث مغفرت کل ہوئی جکی بشت
جان مان زن فرزند کی تہی ہی ہمت
ادنی خد متین جو دیندار بین اہل خبرت
شکر ہی اب سحر شعر و سخن کی مادرت
کب بیت میں ہر شعر سی لازم لغزت

لے ہے حدیث
فاتحہ علیہ السلام
نور کی ہے

تو ہی تھا ذوق کا شاگرد میں جانتا ہوں
عاشقانہ تری اشعار ہوا کرتے تھے
سینے مانا کہ تجھے تو بہ کی توفیق ہوئے
تجھ کو بہتر قبیحہ سے مبارک تو بہ
سن حدیث نبویؐ محسی کہ ہی شعر کلام
آج تو گلشن اوصاف میں اہل حق کی
حامی دین محمدؐ تھی جو نائب اونکے
آج کہتی ہیں بہت اونکو مفضل اور گمراہ
اور جو سنت میں کیا کرتی ہیں بد مخلوط
نائب ختم رسل اونکو بہت جانتے ہیں
پھر تو میں ہی کہا اسی کہ ایدل اچھا
پھر تو سلطان طبیعت کا ہوا ذوق کہ آج
مسند فکر بھی بارگاہ میں تو دو مان
وہیں حاضر ہوئی اتباع مضامین میں
تب ہوا حکم کہ اخبار عجیبہ سی کوئی
ایک خادم فی الدبکہ کہا بہتر ہی ابھی
ایک دن مشکِ خشن سی جو ہوا میں باہم
اور کہا میں کہ مشکِ خشن سیج کہنا
اور ترانگ سیاہ ایسا ہوا کس غم سی

تہا بہت ذوق سخن اور سخن کی لذت
اور تخلص ترا جیسا تراک مذمت
اور یہ راس آئی بہت کچھ غلام کی قربت
پرجو ہو شعر حسن اوس نہونی غنیمت
ہی قبیح اوس کا قبیح اور حسن ہی حکمت
دست گل حین قلم اپنی کو بانی منت
نادی راہ ہدی ز نغمہ نای سنت
کیا ہی گمراہ ہیں اہل ہوا و بدعت
بلکہ ہی بدعتی آفاق میں اونکی شہرت
آدمی کا یہ سکی میں ایسی بہا یم سیرت
مدح ابرار میں اب یکہ تو میری جوت
آئین خدام مضامین خلوت
ہوا سلطان طبیعت کا جلوس جلوت
کون ممتاز رہی آج بحسن خدمت
صادق القول سنائی کہ ہیں فرحت
عرض کرتا ہی جو فد کو اسنی حضرت
ہم کلامی رہی اوس بر بان حالت
ہوئی جان بخش کہانے ہوئی تجھ کو قسمت
تو کہا اونے یہ افسانہ سرا پا حکمت

حال انجی
شعر حسن
نغمہ نای

بیچ

مجھ میں خرابی خلیہ مشوق کی نسبت کم نہیں
 نہ مجھ کی زلفت کی تشبیہ سی حاصل ہے یہ
 نہ مرا وصال پر شاکیں بوسی یہ حال
 نہ میں ایسا ہوا استعمال کیسو ہو کر
 اس سے رتہ ہے میرا کہ رسول حق نے
 یہ عطا مجھ کو کسی عام روکاہن سے نہیں
 اور کہ یہ حال سیاہی کاہری مجھے نہ ہو چہرہ
 میں ہی کیون تصنیف جسم شہیدان نہوا
 میں نے جو چاہا کہ پہلا وہ شہید اپن کیا شے
 تو کہا شہنشاہ وہ میں جو دیدہ ستارہ میں
 ایسی تھو میں کہ تہی حضرت مہرہ پیچھے
 یہ جس جس اطاعت میں دل حق کے
 جیسے صحابہ سازی میں بختل کفار
 جیسے فاروق بن حضرت عثمان وسطے
 ایک قرین ہی آخر نہوں ادسا اونکے
 اور بعد اونکی ہن جیسی کہ حسن کشتہ سم
 اور حسین بن علی نور دو چشم زہرا
 جان دسی مات ہی ہرگز نہا مات میں مات
 قہر ان دی اس سے و خراگے پنے

نہ مجھے حمد حسین ان کی بسبب عزت
 نہ مجھے کاکل خوبان ہی ملی یہ نکہت
 نہ کسی خال کی نسبت یہ میری صورت
 نہ مجھے قدر سے عطار کی حاصل صفت
 کی عطا مجھ کو شہید دن کی لہو سی نسبت
 بلکہ درگاہ محمدی سے یہ دولت
 دبدبہ دل میں ہو گئی ہی یہ تاج چہرہ
 اس طہن ہی سیہ ہو گئی میری صورت
 کیسی ہوتی ہیں کہاں تھیں کیا اونکی
 راہ لٹوئن یہ جان اور شمع و عزت
 جنگو فرماتے ہیں شہداء خود حضرت
 مولیٰ جان کی اوزال کی بے جنیت
 آپ تہتیرا حل پی گئی مثل شہرہ
 مثل شہید شہادت میں جھکے شہرہ
 کہ چہ لکھتی ہیں ہم اونکی صفت بعد صفت
 حسن العدلہ الرزق بار اہجنت
 کہ بلا میں ہوئی مقبول تبرک بعیت
 عاشق و فاجر و سید کج بل بے ہمت
 سبھی جان کو جو حیات ابدی کی قیمت

اور نہی جیسے کہ سرد در میں ہوتے آئے
 اور جیسے کہ ابھی تپتے یہ کوئی دن کی ہے یا
 نام پوچھو تو وہ ہسنام فریح اللہ تھے
 اسے بھی بین زن بیان دیکھنے والے اور انکے
 عالم ایسے تھے کہ مقدارِ علوم انکی یہاں
 صرف میں نگوین وہ تریہ ہے عالی اور انکا
 اہل معقول بنے اور انکے بیان سے معقول
 ہر اشارہ تھا اشارات شفا تھا ہر لفظ
 جو ادب میں انہیں تنگائی دوران کہی
 علم تفسیر وہ تھا اور انکو کوئی بصر و م
 کیا بیان معنی قرآن کی سبحان اللہ
 اس قدر علم احادیث رسول حق تھا
 جتنی وہ ہے وسطہ تلمیذ بخاری گویا
 خادم حضرت نعمان وہ بڑا تو ضرور
 جو یہ کہتی ہیں کہ شے غیر مقلد وہ بھی
 اور ایسا بھی تو کہہ پتی ہیں جال کتبی
 اور نسے پون کہند کہ تلمیذ ہزاروں انکے
 کیونکہ ذی خیر زبان میں وہ ابام عظم
 انکی شاگردوں کا شمار جو ہوتا کوئی آج
 یعنی امام عظمیٰ ۱۲

سبے رتبے لیے مولے حکم قسمت
 ابھی گزری نہیں اور تو بہت ہی مدت
 پوچھتی وہ اگر پوچھتے ہو تم کنیت
 میں مصدق مری اخبار کی اہل رویت
 تنگ ٹھیرا چکے ظرف علم کی وسعت
 اور حاجت کے منتہی عہد میں انکی حاجت
 اہل بیت پر اور انکی ہمیشہ ہیبت
 پور سینا کو کلام اور انکا سکھانی حکمت
 شک نہیں ہمیں کہ ہے بے ادبی کی نسبت
 ابن عباس سے تھی آپ کو روحی قربت
 گویا ان انکھوں کو دکھلا دی ناروجنت
 نائب ختم رسل کے انبیا ہے صفت
 ایسے شاگرد سے سلم کو بھی ہوتی فرحت
 اجتہاد اور انکو سکھا دیتی بس انکے خدمت
 کیا ہی کذا اب میں بظاہر میں وہ بطنیت
 پوچھنے کی منتہی عہد میں انکی حاجت
 انکی اوستادوں کی اوستاد کی تہی ذی نسبت
 بعض اصحاب کی حامل ہوئی جنکو بدویت
 انکی تھا اوستاد کا تلمذ ہی تو تاج عزت
 یعنی انکھیں شہید ۱۲

۷
 حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہ

۷
 حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہ

اوں کا تہجوبی وہ ذلک فضل اللہ ہے
 جسکی تقلید ہے فخر علمائے آفاق
 طبع نمان ہو کیون طبع حق و طبع رسول
 حاجی ایسے تھی کہ اک خلق طفیلی اذن کی
 ایسی سرخسے اونکی یہ صوابت سفر
 واعظ ایسی تھی کہ کیا اونکی بیان کا بیان
 ذکر توحید سی کیا کہہ نہ کیا شرک تباہ
 ذکر و نوح کا سننا کردہ فنا کرتے تھے
 اور جنت کا بیان اونکی زبان سن کر
 جب کہیں ہول قیامت کا بیان ہوتا تھا
 ایک کو دوسری کہہ نہ خبر رہتی تھی
 سکر تزدیک و ترشید بدایت جب تھا
 توہ توبہ ہی کا غل نہم میں ہوجاتا تھا
 سر کو سجہ میں گرد آتی بن پڑتی تھے
 پہر تہجد ہی نہوتا تھا کسی اولیے قضا
 اکں خرب اپنا سمجھتے تھی وہ زقوم و حمیم
 پہر تو عیدین سی تشریق عجیبہ رہتے وہ
 جو غزیتی تھی کہی صورت قارون زکوۃ
 مسجدوں تک ہی جو عیاش بنجائے کہی

کیوں مد اوست بڑا کہتے ہیں یہ غفلت
 انکو کیونکر نہ مہمات ہوا اونکی طاقت
 جسکے ہر اخذ کا نقد ہی کتاب و سنت
 حاجی کہہ ہو کہ زائریت حضرت
 ایسی آسان ہو میں اذنی پر عالی بہت
 قلب ناق میں جس کے رجا و خشیت
 ذکر سنت کہے دور حادث و بدعت
 برقی تحوین سی ہر خرمن غاب غفلت
 کا فرد نکو ہوئی ایمان کی حاصل غفلت
 مجلس غلط کی ہوتی تھی ان یہ صورت
 غالب آتی تھی ہر اکے کہہ کہہ ایسی ہوت
 حرم عصیان رہی سبکو حق کی شدت
 ذکر قہار سی ہوتی تھی وہ ان یہ نسبت
 بے نماز و نکی بدلتی تھی وہ ان یہ حالت
 کس قدر فرض غارون کی تھو غفلت
 روزہ خور و نکی بدلتی تھی ان صورت
 صوم دہرا دنگو ہر آسان تقابرا حضرت
 صرف کل مال میں کرتی تھی صرف بہت
 سفیرج کی پیادہ ہوئی اونکو رغبت

ہوگی سیکڑوں بدکار زنا سے تائب
 زانیات اولیٰ قیامت کا بیان کچھ سنگر
 سی یہ شہور کہ دہلی میں اک است کہیں
 خفیہ اک فاحشہ کی درپگئے مرد خدا
 دور دور او گجرتی اونکی رفیق آخر کار
 او سکو احوال قیامت جو سنایا تو وہیں
 اور نکاح اونکی اوسی زمان میں ابھر رہا
 یہ بیامین ہوئیں اکدم میں سب پر دشمن
 بدتون جامع دہلی میں شہور سی با ست
 خیر کی جائی میں ہنگامہ شرمنا ایسا
 بطفیل اونکے دانسے یہ بلا دور ہوئے
 مسجدین ہو گئیں آباد ہزاروں اولیٰ
 گر یہ طفل کو سنتے ہی ہتی مادرِ طفل
 مستحاضہ کو رہا غسل کا ہرقت خیال
 اور مزا ایسا تہجد کا ہوا اکثر کو
 نوعوس اونکے زمان میں تہجد کی لیے
 خواب شیریں سحر کا وہ مزا بھول گئی
 کس قدر ملت احمد کو فرخ اونسے ہوا
 دیکھو دشوار تھا کیا کچھ زین بیوہ کا نکاح

او بیخوار ہی تو بہ سی ہوئی نیک صفت
 ہوئیں منکوحہ ابرار و مطیع ملت
 اپنی سہرا بیونکو سات بہ سی کر کے رخصت
 کہ سنائیں او کچھہ حال تحجیم و جنت
 جار ہی پاس ہی ایک ایک شہید صورت
 وہ ہتی تائب ہوا اور سب جو تہین، صحبت
 ہوگی اسی معاویہ حق کی قدرت
 اللہ اللہ کہاں جس کہاں یہ عفت
 حوض تک شام کو بازار لگائی دشت
 کس قدر شہر میں بھی اہل شو کی کثرت
 موقع خیر میں افرون ہو بس خیر سی
 مرد و زن لا کہوں ناری ہو محو طاعت
 عصر میں اونکی نمازوں میں تھے محویت
 جائزہ منتظر طہر تھی مشتاق صفت
 بستر خار بنا بستر خواب راحت
 بستر ناز سے رہتی تھی جدا با عصمت
 طاعت حق میں جو حاصل ہو دکلو لذت
 ظلمت دہر میں روشن ہوا نور سنت
 یہ ہی آسان ہوا اونپر بوند کی رحمت

اور نہ اس بھید پر آفات تین اہل اسلام
 کرتی تھی بیوہ زنانہ ہی تو ذرا غیب تھا
 جب ہی کچھ شرم تاتی تھی ان اشرافوں کو
 حاملہ ہی جو زمانے کوئی پر جساتی تھی
 اک ذرا انکے دانی کے قدم پر پکڑی
 قتل حق تھی تو ہوتا تھا شریفوں پر بیان
 بیباک تھی جانتے بیوہ کو کسی یا کے ساتھ
 کہتے تھے سپہ کسوں نے یہ کیا ہے چادرو
 ان تیلے انسو نکو تھا یہی کچھ منظور
 فکر صد شکر الہی کہ بہت ہند میں آج
 ہو گئیں سیکڑوں ڈنڈین ہی سپہاگن اب تو
 غلط تھا ایک جگہ آپکا دہلی میں کہیں
 اور وہ کہنی لگی یہ مولوی ایسا آیا
 وائے بیوی کا جو کھا تھے وہ محروم ہوئے
 اؤ سکو ترمی سی یہ فرمایا خاکوں ہون تم
 بلکہ فرماتی ہیں یوں بیوی کی باوا صاحب
 کس قدر چوٹ گئیں آپ کے سہجانی سے
 اور مہاجر پی وہ ایسی تھی کہ سب جان نہر
 ظاہر مال سے اولاد سے گھر سے اؤ کو

۱
 جا اس کام رکھتے تھے برہمن کی صفات
 دوسری کہتی تھی مردوں کو کہتی تھی قمرت
 کالامہ کرتی تھی عورتوں کو کوئی عورت
 تب ہی شرف ہوتی تھی ذلے عزت
 قوم اشراف سے اؤ تھا دلی ہی نہایت
 قتل کرتے تھے جب اطفال حرامی طینت
 تب ہی شہی تھیں تھی سی ہی مالی ہمت
 ورنہ یوں بیباکتی یہ غمزدہ بیوی عورت
 پر یہ منظور تھا عورتوں سے سنست
 بطیل اؤ کے میسر ہوئی یہی حلت
 دل نہی دتین ہن دما اؤ کو علیہ الرحمہ
 و نان خفا ہو گئی اؤ پر کوئی برہما عورت
 اسے بانڈوں تو آئی ہو گیت کہو پست
 کیونکہ جو رائد تھے اسے وہ خوشی عورت
 جگو ہمیں نہیں کہہ اپنی طرف جرات
 میں جو کہتا ہوں یہ میں سا پرہیزگار
 رسم بدشادوں کے اؤ غمی کے بدست
 مانہی الہی تھی اؤ کو ہمیشہ شہرت
 اس قدر عشق الہی میں ہوتی تھی نفرت

سب دینی چھوڑ کر راست چھوڑی بلکہ
غازی ایسی ہی کہ ہنگام غزین اوکو
اونکی شمشیر کا ہر آب پلا دیتا تھا
یہ سنا ہو گیا سیکھوں کو بہت قتل کیا
ہاں سہی ملک سی اور جاگہ کچھ کام نہ تھا
راہ مولیٰ میں قربان ہووا نصیب
اب کہاں سہی ہیں تو یہ اگر پوچھتا ہے
اب مان اوکی لی غرض کی قید میں ہیں
رزق وہ لقمہ بقر اوکے لیے حاضر ہے
اور وہ چٹان بہشت اوکے ہیں موجود
اولے ہر روز کے بار خدا پوچھتا ہے
عرض کرتے ہیں ملی پہر وہ حیات دنیا
اور سب لٹا پروان نہیں ملتی یہ حیات
پوچھتا تو صفا اوکی تو ساری شہدا
زندگی اوکی کیسی ہی خدا جانتا ہے
خون اوکا ہی اسی خون ہر رنگ مدام
روح اوکی ملک الموت نہیں لیا
اللہ اللہ شہید ایسے مری کوٹتے ہیں
مرتبہ جیکایہ ہی حشر سے اول تو کہو

دین کی جبلتیں واہ کرمالی ہمت
آپ شمشیر شہادت تھا مثال شربت
فوج کفار کو اکدم میں یم سمیت
سکھ سی پر رزہ تسکے کی پوچھتے رت
تہی فقط نظر ذوق دین و ملت
ہی حیات ابدی اوکو مقام قربت
یعنی یوں کر گئی جو راہ خدا میں حلت
قالب طاہر سبز اوکو ملا دی فرحت
جس بقر کی بچہ چراگاہ ریاض جنت
جو ہیں پروردہ انہار جہان پر لذت
جو تمنا ہو کہو تمکو ملے بے مہلت
پہر تری راہ میں قتل کی ہو کج دست
کیونکہ جاری نہیں اللہ کی ایسی عادت
زندہ ہیں مرد نہیں وہ بکات قربت
ہم نہیں جانتے اوس نیست کی کیا صورت
یوئی مشک اوس گدائی ہی شک نہت
بلکہ اسکا ہی قبیل پتہ دست قدرت
جان عاشق یہ عاشق کہاں قیمت
کل ویکتیں عطا ہوگی کیسی عزت

جو برا کہتے ہیں اچھون کو برا کرتے ہیں
 ظاہرانی ادبی ہی یہ کلام حق کے
 ایسی عالم کی ذمت جو کیا کرتے ہیں
 اور جو جاہل ہی کبھی کچھ تو بقول سعدی
 ایسے حاجی کے ہیں جو جو کیا کرتے ہیں
 بدگمان یہ مہاجر سی ہیں وہ بندہ عیس
 ایسی غازی کو برا کیوں کہیں یہ بد ذات
 دیکھنا چاہیے کیسے ہیں دنیا کی غلام
 کس قدر قطع تعلق نہا جہان سے اونکو
 لگایا کپڑے کے عشق اونکو نہوڑا نہ ہار
 عادت شیعہ ناپاک ہی اک عالم میں
 یہ مطیعان صحابہ کو برا کہتے ہیں
 اسطرح قطع علائق تو کریں نا اہل
 کسوز نگہ کی حکایت بھی یاد آئی یہاں
 کوئی آئینہ جو پایا اسی افتادہ کہیں
 اوسکو پہر مارا زمین پر دین صاف کہا
 کیا قصور آئینے کا ہی کہو اہل انصاف
 یوں ہی آئینہ ارشادنی اوس عالم کے
 جو کہ منصف تھے وہ ٹاپ ہو اوسلے انصاف

۴۳۸
 کے سرکاروں
 کے سرکاروں

عیب اپنے ہی بیان کر ہیں وہ طینت
 ایسے حافظ کو برا کہتی ہیں جو بد سیرت
 سخت جاہل ہیں تو علم میں ہوں وہ بہر
 قابل وارودہ نا اہل ہی مذموم صفت
 قابل ہجو دی شوم ہیں بس محبت
 جنکو ہی قبلہ حاجات عروس خلوت
 سو وہی جنگی قذا اور تال رشت
 ایسے زاید سے جو کر ہیں بدنی کی نسبت
 کیا ہی مشتاق تھی دید کردہ وی تیرت
 اور پہنچا دیا دم میں بھوار رحمت
 کہ صحابہ کو برا کہتے ہیں وہ بد طینت
 وہ بردہ رضی ہیں چو ہیں خضبت
 رکھتی ہیں نام پر اونکے جو بدی تہمت
 دیکھو انکو خبیث اون کو معنی طینت
 دیکھو اوس میں پہر ہی جیسے نے صورت
 تو برا ایسا جب تیر یہ پہنچے تو بست
 سرسبز زلفی احمق ہی ہیام سیرت
 عیب کہلا ہزاروں کہ یہاں بے وقت
 بن گئی اونکی عدوائی جو اونکی شامت

اب بھی اللہ پر ایست کری ان لوگوں کو
 آج ہم سارے مسلمان جو یکدل ہو جائیں
 اب تو لازم ہے دعائیہ پہ ہو ختم کلام
 تیرتین تیری شہید ننگے پاؤں جس جائی
 اونکی قبروں میں چلی آئی ہو اجنت کے
 بستر ناز پر سوئی تریں وہ مثلِ عروس
 بطیفیل آؤ جو خود ہیں وہ شفیق مخلوق
 وقتِ میزانِ صراطِ اونکو رہی خوشحال
 یا خدا منزلِ فردوس مبارک اون کو
 اور حیاتِ ابدی اونکو مبارک ہوئی
 زندگانی کی بہشتوں میں مثالِ ایسی ہی
 یہی خوشنماں کو اور بھیجے ایک مرغِ ایسا
 سارے خوشنماں وہ کہا جاوے مگر کم ہی نہ ہو
 اور مبارک غسلِ شیر کی نہر میں اونکو
 جن پیالوں میں ہی یاربِ مزاج کا قہر
 کیونکہ دنیا میں بہشتِ نہر تھی وہ لوگ
 قبلِ اعدائین گرمی تھی غضب کے اون کو
 پوچھو اونسے جو بیان تیرے حسنِ خانو میں
 جو اون چہرہ کو تم سیٹھ بڑا کہتے ہو

تو ہی دل کی تنہائی ہی ہی حسرت
 کچھ ہی شردن میں پہر کیوں بجز خیریت
 کس نہی ہو سکتی ہی مردانِ خدا کی حیرت
 آپ ضوابطِ شاداب رہے وہ تربت
 ہوں فرارِ اور لباس اونکی حریرِ جنت
 جو اوٹھائی تو اوٹھائی اونہیں رُحمت
 حشر میں تیری شہیدائیں شفیق است
 ہو قیامت کی دراز اونہیں مثلِ ساعت
 اور مبارک ہوں وہ سب حور و حضورِ جنت
 بشتائیں نہیں اصلا کہیں جسکی مدت
 کہ بہری ارضِ سما میں جو خدا کی قدرت
 کہائی ہر دانہ کو صلال کی ٹیکہ مہلت
 اہلِ جنت کی حیاتِ ابدی سی ساعت
 اور اوس خمرِ مطہر سے وہ پائیں لذت
 اونکی ہونٹوں کو مبارک وہ شرابِ حیرت
 راہِ کوئین وہ کز قتی تھی وطنِ سحر
 اور وہ زخمونکی حلین دھوپ کے اوپر شدت
 آپ برفِ اونکو ہی سرگرمی عیش و رحت
 کچھ ہی اللہ ڈرتی ہو تم ای بد طینت

راہ مولیٰ میں وہ تکلیف سراپا آئے
کیا یہ گریہیں کہ چند کی نزدیکی
یا خداوند کو مبارک ہون فرشتوں کی سلام
اور مبارک ہون اور خیر و سلام مولیٰ
اور کیا اس زیادہ ہو دعا اور نیکی لیے
پھر تو سلطان طبعیت یا اوس خادم کو
اور کہا تجھ دشمن کو بشکل شایان
داد و کھور تو یہی دل فی کائنات ہی فقیر

اور یہاں جس کی پیروی فرور و لذت
بلکہ اونکی یہی عزت تو تنکو ذلت
اور اس کا کہنا یہ خول جنت
اونکی بکین میں پر نور بنور و ریت
اولیٰ رضی ہو خداوند خدا کی رحمت
تحت و طاس یا نظم کا موزون خلعت
ساری عالم کو دکھا اپنا جلوس جلوت
آج یہ کو تری اشعار سے آئی لذت

اور نیکی ہمراہ تجھے حشر میں رکھے امید
جنگی توصیف میں تونی یا اوٹائی محنت

تہذیب قصیدیں ہر ملک العلماء مولانا مولوی محمد قاسم علیہ الرحمۃ بن احمد
و توصیف سلطان افضل انیس سول احمد مولانا مولوی رشید احمد
صاحب لازالت شہوس فیوضہ طالعیر آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جذب قلوب احبابہ الی خطیرۃ قدسہ و اقتراہہ و شہادہ ہم پر ہوا و ہوا و ہوا
لا یرکن الی الی چاہے و اذ اقم علامۃ شوق جلالہ و شرف ہم پر ہوا و ہوا و ہوا
بخندہ میں اتباع الہوی حبیب اختیار و خاتم حانوت حبیب راہیم و نان القرب لیسایہ ہم
رجال الیوقار فی حضرة بھار العباد و الشراب الطہور علیہم ذار و اقتراح الحجۃ تعظیم ہم
کل الحمد و التقار فاقد ہم افزہ ہم و خادیم اذ کار ہم و بیجا ہم قرآن ہم و در ہم و در ہم

وشرحهم سمعهم وانهارهم ومعهم والصلوة والسلام على من جابر الكريمة من المد مثل ان كنتم
تجرون المد فاتبعوني بحسبكم المد على آله واصحابه اجمعين اما بعد فيقول العبد المستحق محمد بن الحسين
تألموا يا اولي الالباب كم بين القشور واللباب واعلموا ان محرك غصان القلوب الجامع
بين يوسف ويعقوب الهم حتى روع الفقير المكروب ان يجمع قصيدتين في يامح القمرين في ذلك
الولاية المستفيدين من شمس رسالة رسول الثقلين نبي السحر من عليه الصلوات والتسليمات من
رب البشرين فتيسر لي تمناي بعون الله القدير المتعال فجا رتالنا طرين من الرجال الذين
يجوزون محبي المد في الجلال كانها اجنتان عن يمين وشمال فالرجاء من المد في الجود والا
لحام ان يحلها مقبولتين للخواص العوام وحبلى في الدنيا والدين من زمرة خدم المهد وحين
المقبولين الذين فازوا بتصديق علمهم والعلم بطريقهم والدوق لمشروهم وادوا الهم وثباتهم
العليا وغاياتهم الاقصى وانا ما معرت ابني خال عن اد الهم وذوقهم جبال العلم تحقيقهم عاجز
عن سلوك طريقهم لكنني من احقر ان اذنتهم وموقن بصدقهم وخالاتهم ونشيدت فيهم

بذه الاشعار في الاعتذار الى معاشر الابرار واني ارجو ان يستمنهم

الا ايتها السادات ان طريقكم	على غيركم وخرصا عفا به
طريقكم كالحديث شد در من	يكون على حد السيوف واما به
ول من لم يفيكم على جذب عاجز	شديد القوي سهل عليه اجتذابه
الهي الفقير الدلو ليس عسده	سوي جهم ذازاده وركا به
الهي بذاك القعد وشمه معهم	وعمر باقلب تنساي خرابه
وصل على المختارين آل هشتم	غيات البوري نيت الرواسحاب

مسند ابي اوصاف مولانا المرحوم عليه الرضوان من الحى اعيانهم

	شان دیدار ہی دکھلائیگا یہ نور و شان	
تو درخشان ہوئی ہر منزل سے الاسرار ہوا و جہان ضمیر اپنا سفیر الاسفار	شب کی تادل میں جو پرورش وہ نور الانوار اور نظر آگیا ہر امیر ہر ر	
	گو یا نا ہر ہوئی رحمت کی شہنائے مجہر کہل گئی تیر غضب کے سپی نشائے مجہر	
پیکرِ فرض میں جنت میں عبادت میں نہان قہر میں شان امت میں محبت میں نہان	یہی ایمان میں اسلام میں طاعت میں نہان ذکر میں فکر میں تقویٰ میں ریاضت میں نہان	
	رحمت حق کی نظر آئی کنوزِ مدح و ثن یم عسکرن میں رضوان کی فلک مشعور	
کفر میں شرک میں حصیان آہی میں حنی عقب ہو میں ہر بزمِ ملاہی میں حنی	ہر مضیہ کی کبیرہ کی تساہی میں حنی اور سرگِ شغلِ باطل و دھم میں حنی	
	قہر حق قہرِ جنم سے فساد و دیکھ لیا اور عتاب و غضب بے قلمون دیکھ لیا	
رغبتِ دل ہی مری یعنی اطاعت کے طرف اور بیجا فی مباحی و شقاوت کے طرف	بے لحد مراد پروردہ رحمت کی طرف رکھی مولیٰ بھی رضوان و سعادت کی طرف	
	میں نہ ہجور کسی محسن رحمت سے رہوں یہی مخطوط عبادات و اطاعت رہوں	
مرحِ محبوبیت اوغین ہی علیہ الصلوٰات کیونکہ غائب غائب ہی او کی ہی اک ادبِ صفا ست	حاصلِ رحمت کی خزاں بہن جو بردہ سنات جو سترش بومیں درگاہ ہی اصل برکات	

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

جائی حیرت نہیں گر کچھ بھی ادا ہم سے نہ ہو
 مدح محدود و دو عالم تو دو عالم سے نہ ہو

مدح خوانی کی ہماری تو مثال ایسی ہی ان
 پیروز ہی کوئی آنہر ہوئی ان شیفۃ جان

اور کہا پیشتر یہ ہون میں غلط کارون میں
 نام میرا بھی رہے ان کے خسریدارون میں

درست شمس نبوت کی وہ شان الوز
 مقبوس مہر نبوت سی ولایت کی قمر

نورِ دل را ہما اب تو ہی ہے کہ فقیر
 وصف عشاقِ محمد کا بھی ہو کچھ خیر

یعنی قاسم کا جو قرآن ابوالقاسم معنی
 کس قدر تابع فرمان ابوالعقاسم معنی

اب بقیہ یہی سلطنت کی تو محمدتاسم
 اور جو محبت ہی خلف کی تو محمدتاسم

انکی توصیف یہی گویا کہ ہی توصیف رسول
 تو یہ حضرت کی اطاعت میں ہی ذی طول

عالم و عالِ سلیم نبوی تھے جیسے
 عالم اب قرب قیامت میں کہاں میں ایسے

آیتِ بینۃ آیاتِ الہی سے ہوئے
 مہندی شانِ ہدایاتِ الہی سے ہوئے

۱۰
 یہ ہے جو کچھ
 میں نے بیان کیا
 میں نے بیان کیا
 میں نے بیان کیا
 میں نے بیان کیا

۱۱
 یہ ہے جو کچھ
 میں نے بیان کیا
 میں نے بیان کیا
 میں نے بیان کیا
 میں نے بیان کیا

حائمی دین حمایتِ الہی سے ہوئی || ایسی مقرون عنایاتِ الہی سی ہوئی

حسنِ اسلام میں محفوظ کھتی لایعنی سی
اور وہ محفوظ ہر مرضی و بابتی سی

ہتی وہ ہر علم میں کس جود و عطا کی استاد
علمائین سفہا و جہلا کی استاد

اونکو استادوں سی ہتی لفظ کتابی کی سند
ان سی استادوں کو ہتی روح معانی کی سند

کہتی ہیں انکی معاصرین جو بیکتا عالم
ہمہ تن مجو عمل آپ ہتی دل تھا عالم

کیونکہ علم اور دنیا و نکاحی ہی نقوشِ قرطاس
آپکا علم نوادی ہی وہ بالاستیناس

یعنی علمِ علما کا تو محل ہی مکتوب
علتِ غائبہ یہ ادنیٰ ہی اور وہ محبوب

موردِ علم یہ نقوشِ کتب میں کسب میں
محض اک حضرتِ دل اسکی تو ذہنی منصب میں

آپکی قلب کو وہ علم یقین حاصل تھا
عالمِ غیب تھا دل پہ وہ جو نازل تھا

کالمین ادنیٰ حضوری میں تھی گویا ناقص
بلکہ تھے اکل دورانِ سر ایا ناقص

۴۴
یعنی حضرتِ مہدی
جن جن عالم
نور بالائینی

۴۵
یعنی علمِ انبیاء کا
کتب نبوی اور حفظ
عبارت مکتوبہ
محض اور علم
مولانا مرحوم کا
قلبی پیچہ اور انکا
محل علم دل ہے
نقوشِ کتب

آکر و زیمات کا نفس ایسا تھا	نوعِ صودا وہ تو ہیں گویا گورا ہوا تھا
دیدہ قلب سے دوسری دیکھا تھا	اور جہنم کا عذاب اور مگر نظر آتا تھا
	اور جب چو دکھائی تھی وہ دیکھے ہوئے تھے
	اور خود و زرخ سی پچالی ہی وہ دیکھی ہوئے تھے
جس پر ہے عانا وہ بیان آتی تھی کیوں	بھیان کے ہے پیغام کی پھیلائی تھی کیوں
روح و آں حدیث نبوی لاتی تھے کیوں	بہا جاں مردہ و دہلی ہی کہلوائی تھی کیوں
	اب نہیں ہیں تو وہ کیا کچھ نہیں یاد آئے ہیں
	حسرت بلائے گذر جائیگی پچھتاتے ہیں
رکھا اس محسوس کو مدنی محروم	یہ کہہ دیا قریب کا مسکو صدائے محروم
اور کیا جب کو کیا قسمت بر نے محروم	اور نہ کہا جسے اللہ حمد نے محروم
	آج تک صحبت ماسم کا اثر ہے اوس میں
	اوس کا دل بجز ہے اور خاص گہر ہے اوس میں
ایسی اب دین دل کی کوئی بیدار کہسان	متجانی جنوب آج وہ ابرار کہسان
اب وہ غمار سے ستفرا سمار کہسان	سفرت حواءِ جہان بن غفار کہسان
	عابد و شقی طننا حسد و باطل وہ تھے
	کوئی کم موتا ہے جس قصر کی ساکن وہ تھے
ہر ہی اس عالم و حال کی کرامت دیکھو	کستہ دیں رنگا دن سے سلاشت دیکھو
یعنے اب بدستہ دس کی افانمت دیکھو	اور ظہورِ فتنِ نشر بقیامت دیکھو
	بہرِ انجام خود ستاؤ دلِ اندستے

	اور نہ ایشائے ذوسے جاوے ولی اللہ ہے	
اور نہ اسحاق بن یعقوب جو تہی جزیریل اور نہ اس ہند کے عالم ہوا سطور کفیل	کر کے جسکے اقاہت نہ شہید اسماعیل میر محبوب علم اور نہ کوئی اونکی عدیل عالم دہلوی قاضی شہور	
	نکیا ایسی امامت کا کسکو وارث جس کا حق نے کیا اس عہد صغی کو وارث	
خود ہی فرماتے ہیں الفاظ کلام ہندی ہندی الفاظ ہیں ارشاد تو فرمایا یہی	خواب دیکھا تھا کسی نے کہ رسول عربی عرض اوسنے کیا یا شاہ عرب آپ سے یہی	
	چکھو رہتا ہے جو اس مدرسہ ہند سے کام اس لئے سپکھ لیا ہے ہی ہندی مین کلام	
قریب اصرار کا ہر صفت ہوا ماشار اللہ سبزدین کا رفرف ہوا ماشار اللہ طاق عالیشان و تخت	دیوبند اس سے مشرف ہوا ماشار اللہ ہریم علم کا وہ کھیت ہوا ماشار اللہ	
	کیا عجب دہان جو فرشتے ہون چرست والے اوس مین میں علم الہی کی ریاست والے	
جا بجا جسکے سبب دیو شیاطین ہوئی بند یا خدا خیر جو کچھ چنڈ ہے وہاں ہو صد چنڈ	دیوبند اب نہو کیوں ہند میں اذی خان بلند علا کی سیلے ہی آج وہ ہی ماخذ پسند	
	میر ہی ہے حضرت قائم کی کرامت کا جہان قریب اوزد اوسین ہو یوں بدر علی مقدر	
سچ یہ شان تو دہلی کی نصیبو نہیں نہیں حیدر تپا دہلی ہی محل پرستوں میں نہیں	جو کہ اس قریہ میں ہی آج دہر نہیں نہیں لکھنؤ کی بھی محل اور محلون میں نہیں پیشہ فرائض محل	

اس سورت سے اولیٰ کی
نہا ان کی قیمت میں غفلت
وکل فضل اللہ ہے
من بشار ۱۲

سچ کو سن نہیں
نقل انہی جاگیر مہربان
نقل آسمان
پراستش کے پتھر
وہی جو جاگیر
جا بجا
محلات میں عبادت
خاندانہ کچھ بھی
نہا نہ نہ

اور وہ بھوپال تو بیماری ضعیفہ کیا ہے ایسے پر لطف کی آگے وہ کثیفہ کیا ہے	
اوس عناصر میں جو تھا طبع خلوت نبوی ہو گیا عزم ساکین ہی عزم شاہی	سب ہی ہی اونگی کر لیا سے دیکھو تو سہی ہوئی تاثیر قلوب فقرا میں ایسے
کہ فقیروں سے جو یہ مدرسہ شالانہ ہوا دیکھو گیا کام خیر یوں سے امیرانہ ہوا	
اہل ابصار و افالیم کو مرغوب ہوا سبکو شغل اپنی وطن میں ہی مطلوب ہوا	چشم بد دور جو یہ مدرسہ منسوب ہوا بہر کسی نے یہ کہا خوب ہوا خوب ہوا
جا بجا مدرسہ قائم ہوئے اسکے باعث کس قدر ہندو میں عالم ہوئے اسکے باعث	
جس سی طوبی کا نمونہ نظر آیا یہ یہاں نہاں میں اسکی ہی توفیق میں بنی نصیران	طل طوبی ہو خدا یا ادوی ان جہت جان ادکی شاعین میں ان بنی ہر دار جہان
اُن جہان کی لپی سامان جہان مدرسہ ہے ہند میں ایسا کہیں آج کہاں مدرسہ ہے	
کوئی بجا گیر نہیں ادگی لپی معون دہ خاکساران جہان را بچھا رہا ہے رنگ	سب جہا فقر و طلبہ کا ہے معتبر کہ لیا چند مساکین فی قائم ل کر
تو چہ دانی کہ دین گرد سواری باشد واندرین ابہر نہاں نصف تباری باشد	
عالم علم میں تھا چا طرقت جو میں عز ان	پہ پی اوس ذاتِ مکرم کی کرست بیان

تبی نصیبِ طبعِ عظیمِ حرمان	اوسین سر نہ ہوا گلشنِ علم و فن
کس خزان میں ہوا گلزارِ انبیاءِ سیر	رہی تاجِ شہرِ الہی یہ حدِ یقینِ سیر
یہ نہ ہوا تو جو کہتی ہیں یہ اربابِ دغل	کہ ہمارا تو حدیثِ نبوی پر ہے عمل
سرِ بر دلتی اعمالِ شرعیت میں غفل	لہذا محمد بیان آگئی ان کی بھی اجل
پیشِ پیروی اور غینہ سے مستند مقہور	مولوی سنی بھی ہیں جو کہ صدیِ مجبور
اسکی شہرت کی سبب لگتی جب نامشہور	ہو کی پر شیط و غضبِ ستی میں اینٹیری دور
گو یا اس محضرِ نہایت کا یہ ثانی ہے	جس سے ہر طالبِ بین پیکرِ نورانی ہے
رنگِ ہر حاسد و بدخواہ کا طمانی ہے	یہ بھی دکھوا اثرِ قدرتِ ربانی ہے
کیرا دھویا ہوا جس دھوپ سی پڑ نور ہوا	رنگِ دھوئی کا اوس سی شبِ پجور ہوا
بارک اندہ یہ اوں عالمِ عالی کی عمل	ایسی ہوتی ہیں انابت کی حال کی عمل
سچ کل ایسی کہان میں کمال کی عمل	یہ کہان طولِ آل میں کسی آل کی عمل
	این مقامی زکراتِ عبادِ اندہست
	ظنِ فاسدِ نبوی ذلک فضلِ اندہست

یہ غرض ہے کہ اس کی تائید ہو
 کہ اس کی تائید ہو

یہ غرض ہے کہ اس کی تائید ہو
 کہ اس کی تائید ہو

تثنیہ ان کے سبب جمع کا صیغہ ہوتا	
آج کل تارکِ تقلید ہیں وہ بدست	ترکِ تقلید ہے محض ان کے لئے سنیت
ان طبعیان ہوا میں نہیں للہیت	ترکِ تقلید میں کچھ ہوتی اگر خیریت
تارک اس کی بھی وہ علامہ دین ہوتے ضرور	عمل ان اہل ہنوکا ہے ہبساگر منشور
ببلغ علم ہی اون کا وہ محلے یقین	جسکے درک علما آج کے زہار نہیں
قبائل اسکے ہیں جو میں آج ذکی افرطین	عہد میں اپنے تھے بے مثل وہ علامہ دین
بیعدیل اب جو یہ توصیف ہے اون کے دیکھو	اس کی تصدیق تضامین ہے اون کے دیکھو
کیا تشبہ رسل امدسی تھا او کو نصیب	کہ چیز دولت دین کچھ مہی دنیابہی قریب
کس قدر زہتی مساکین تھے اونکے وہ مہیب	کہ سکوات اولکا مجالس میں تھا درس تادیب
پاس اونکے نہ کبھی جمع کتب خانہ ہوا	علم خود شمع کرامات کا پروانہ ہوا
صرفی و نحوی دہرا اہل مٹا کیا ہے	شانِ اقلید سے و مجور یا ضی کیا ہے
اشفاق آور یہ ردیف اور یہ قوا کیا ہے	اور یہ منطق تو نکالی ہوئی لہو کیا ہے
سب کے سب حاشیہ بوسان بساط آپکے ہیں	نہ نصف خاک نشینان بساط آپ کے ہیں
جنکو حق نے کیا ذی کتب علوم مرقان	کیون نہ نصف نعال اہل قشور آمین مان
اہل منطق کی یہاں ہو گئی یہ منطق زبان	راہِ مسور اس ہے لہر نیر جو کرتے تھے گمان

	کیا حضورِ مین ہوا اوس صف کی خفاش کو چین	
مذہبِ شیعہ جہان سے پہلی آخر ہوتا	کائنات میں وہ حاضر ہوتا	کفر اس قوم کا آفتِ مین ظاہر ہوتا
	پھر تو جب مشہرہ آفاق وہ میدان ہوتا	صورتِ لکھنؤ ایران ہے ویران ہوتا
کوئی کافر کسی مذہب کا ہوا جب موجود	ساری دولت و احدین جو کافر دود	سین تو حید سے اکدم مین یہاں تھا نابود
	وہ لسان اور سنان سے تھے مجاہد مئے ابد	زہر و تقویٰ مین تھے بے شل منیب و آواہ
دور تھی حضرتِ تقدیر مین تدبیر سے وہ	کس قدر مسقطِ تدبیر تھی تقدیر سے وہ	متوکل رہی کس رفعت و توقیر سے وہ
	زالِ دنیا رہے گورِ اغمہ بمصطفیٰ نعال	وہ جوان بخت رہے راعب در گاہِ جلال
خالص و مخلص و متفق تھے عطوفِ خاطر	عالم و عال و عارف تھے شکور و صابر	حافظ و واعظ و ناصح تھے خفی و ظاہر
	کس قدر حلم کی پابند تھے عبدِ عاقل	عوضِ نفس کبھی مستقیم اعدا سے تھے
طالبِ راعب حق ذاکرِ دالم وہ تھی	پر غضبناک وہ کس دشمن حوئے سے تھے	راکع و ساجد ربِ صائم و قائم وہ تھی
	خاص مستغنی فکر تھی نہ نام وہ تھی	تارکِ رخصت و ذی شانِ عزائم وہ تھی

ماہوی البدر سی تھ شغل شاعت اذ کو	تہا ہم زرق کچھ فکر زراعت اول کو
مال اسباب کے دنیا میں وہ مالک نہوے کستور مساک رضوان کے سالک نہوے	
جسم دیکھو تو خیف اور دل پر نور طیف علم علم عظیم و جبلت در منیف	مہر عید آپ کو دنیا سی رہا کسیر غیف سر دل شاعلی حق اور نظر چشم عقیف
قلیہ اُضحیٰ فی اللہ کینیت الرحمن ہو اُخلاہ من الغیر لِحُبِّ الْمَنَانِ	
غالب مملکت دل رہا سلطان الذکر اوکی محفوظ مقولہ تھی دیوان الذکر	حرکات و سکنت او کی تھی برہان الذکر اللہ اللہ رفیع او کا وہ ایوان الذکر
شغل غی البدر میں تھی آپ کی محروس انفاس مونسین ذکر سے ہر لحظہ تھی مانوس انفاس	
ظاہری صاحب تھی صورت و حالت او کی ناصح خلق تھی خاموشی و رویت او کی	خیر تھی ظاہر حالت سے ہر تھی او کی تھی زبانی جو کم انداز و نصیحت او کی
جو کہ یوں ظاہر و باطن ہو سر اپا اعمال کیون نہو دیکھنے سے او سکی نصیحت کال	
گوشتہ چشم کو بھی رکھیں وہ او سے قاصد طالب جنت رومی وہ نہو یرق ناظر	ہمہ دنیا بر خارف اگر آئے حاضر ظاہر جی بھی نصیم اپنی دکھائی ظاہر
او کا مطلوب نہ وہ جنت جسمانی ہے بلکہ دنیا خست و خست روحانی ہے	

<p>جو کہ اوصافِ ولایت میں اطلاق شدہ آن ادھر اخلاق ولی عہد میں ذی شان</p>	<p>یہ حدیث نبوی میں جو ذکر کا ہی بیان اسکی تطبیق جو کرتی ہیں ہم الی بیان یعنی اہل کلمہ دان</p>
<p>غائب اور نہ کچھ پھر ہرین محمد قاسم ایسے رضوان نظر سابرین محمد قاسم</p>	
<p>تیس بابو ہر ذرہ ارشادش بود بحر خیر و کسما قطرہ ارشادش بود</p>	<p>خزینہ الی صفا دادہ ارشادش بود دقیر معرفتے نکستہ ارشادش بود</p>
<p>اَللّٰهُمَّ كَاْنَ نَسَاوَا اِبْلَ مَزْرُوْعٍ فَتَلُوْبُ رَمْسُهُ صَا رَلْنَا سَا لَ اِفْوَابِ دَلُوْبُ</p>	
<p>جبکہ عالی ہوا امر آچکا اور ذکرِ منیع دیکھ کر شانِ مجاریاتِ مبارک وسیع</p>	<p>ہر بقی باطل مہر ہو ادنیٰ سے جمع سرخون ہو گیا ہر شانی ذی شین و شین</p>
<p>نافع عام ہوئی ایسے وہ مولے کے سلام ہو گئی ارشد و ہدایت کی طرف داعی عام</p>	
<p>اَللّٰهُمَّ النَّاسَ بِمَا اَنْعَمْتَ رَحْمَةً النَّاسِ نَقَضْتَ اللّٰهُ يَدَ الْمَوْتِ كَمَا بِالْمَوْتِ النَّاسِ</p>	<p>وہ دہا ہم بیدی اللہ نور الاکلیاس موتہ بدل آئینہ رجونا بالیاس</p>
<p>عَیْشَةُ كَاْنَ یُرَى رَوْضَتَا مُخْفَتَةً وہی الا ان نری تربتہا منبہۃ</p>	
<p>ہی وفات آپ کی ل سے سبب فوت سرور گوش دل میں کہیں آتی تھیں اب موت سرور</p>	<p>موت علامہ دین ہو گئی یہاں موت سرور حشیا نہ بھی نہیں اب بی جان موت سرور کر دین کارگردہ ہر</p>
<p>ایکد و حقیقہ جو کاش اسلامت ہر</p>	

	کسفت در ستاسیم رضوان کرامت رہتی	
اب کہان والی اقلیم ولایت ایسی اب کہان زینت محراب عبادت ایسی		اب کہان پیر و اخلاق نبوت ایسی اب کہان شانِ دار کس شرافت ایسی
	گر یہ چشت عالم کو تلاطم ہو نیکیوں روزِ مثل شپ و بیچور پر خشم ہو نیکیوں	
مثل شبلی کہیں اب جو ناز ایسے کہان آج دیکھو کہیں مہمان نواز ایسے کہان		اب کہیں صاحبِ اخلاق تیار ایسے کہان وقتِ بیداری شب بیدار ایسے کہان
	آل صدیق ابی بکر سے وہ صادق ہیں جس کی تحسین میں قرآنِ مبرا ناطق ہیں	
غیر ہر سکن و ہر مجمع و محل وہ بختی جبر ہر تنگسرخِ خاطر و ہر دل وہ بختی		صاحبِ فوز و مقامات و منازل وہ بختی راحتِ خاطر اتمام و اراں وہ بختی
	سربلند و یککے مدوح جہان کے اون کو اون کے دشمن بھی برا کھہرین سکتے اون کو	
فقرا و طلبہ تھے چوشتِ احلاق ابو بے نور ہے گویا نطر ہر شقائق		علماء و صلحا اون کے ہیں محزونِ فراق دل شکستہ کی لپی اب کہانِ تریاق
	کسفت در اب ہے ہمارا دل مگر وہ بجزین ہجر و سعت میں ہی گویا دل بیٹوب جسنین	
ہوئی ذی جبریم سنی عالمِ روحانی میں اور وہ مانوس ہوئی بدلیخ نورانی میں		مہترج ہو کے وہ جانِ رحمتِ رحمانین رہی وحشت زدہ ہم تیرہ و ظلمانی میں

	بابِ خیرین میں بغیر اون کے تلاوت نہ رہی گو با بے دل کی نیسوں میں شایست نہ رہی	
آج وہ ذکر حق تا غلی تقدیس کہاں اب مدارس کی مساجد کی دفائیس کہاں	آج وہ زہد و تعلیم وہ تدریس کہاں اب بین پنج و غیم جہل سی تغیس کہاں	
	صورتِ ظہرِ ہمہ عصر جو دست روشن بود شب اشکالِ علوشِ عسرا بنین بود	
اب جو اوس جو ہر روز کی خازن ہی زمین کس امانت کی وہ ارض مقدس ہی آئین	رہل تربت وہ رشکِ دیا قوتِ تمین صفت اوس خاک کی ہی پس منزلِ دارمین	
	کس قدر رحمتِ رحمان ہی مخزون ادس میں الطیف منصر انسان ہی مدفون ادس میں	
اب کہاں جن محلِ حق جو مہیا افسوس اب کہاں قربِ زیادہ کی شہید افسوس	اب کہاں راہِ ہر منزلِ مستیا افسوس دسمیدم بہر دم ہو گیا ادنکا افسوس	
	ایسی عالم کی لمبی ارضِ خاک روستے ہیں مردوزن روتے ہیں کیا جن تک روتے ہیں	
آج سائل کی محیب ابسی کہاں یا استغنی آج اداہ و نسیب ابسی کہاں یا استغنی	مرضول کی طیب ابسی کہاں یا استغنی دل شکستوں کی قریب ابسی کہاں یا استغنی	
	وہ ابوالخیر موی آہِ جہان سے محبوب ہیں تقسیم آج مساکین کی اطفالِ فلوب	
کئی وہ مرشدِ کمال نو نیکون آئی درین	ہوا احرامِ کمال اپنی لپی جانی دیرین	

سے مل اور ہر
دوست کے مدد
سوداگر
مشاورہ سے ہم
نہیں شکر و
نہیں شکر و
نہیں شکر و
نہیں شکر و
نہیں شکر و
نہیں شکر و

<p>کیرا رفیق اپنا راب کوئی مبتلائی درینے</p>	<p>چشم اوس لرسی بی نور مہونی دیرے</p>
<p>ایبتو ذکر اوتکا ریا وہ ترسے یا اسف</p>	<p>نور آنکھوں میں جو عتاب وہ دگر گوش ہوا</p>
<p>وَالَّذِي نَفْسِي دَعُوْنِي لَهٗ اِنَّا لِلّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي دَعُوْنِي لَهٗ اِنَّا لِلّٰهِ</p>	<p>جَارَنَا الصَّغِيْرُوْنَ الطَّاعَةِ مَن دِيْنِ اللّٰهِ اَطْلُبْنِي اِلَّا اَنْ لَّهٗ الْفَتْحُ فِي رُوْحِ الشَّهِيدِ</p>
<p>رَبِّ فَتَحْ لَهٗ مِنْ فَضْلِكَ اَبُو اَبِ جَسَّانَ ثُمَّ اَدْخِلْهُ بِاَكْرَامِكَ دَارَ الرِّضْوَانِ</p>	<p>یارب اوس روح کو مرقات سدا نصیب حشر میں کوثر و تسنیم کی لذات نصیب</p>
<p>اور شفاعات لب حمت مہدات نصیب جنت عدن مع الفوز و مساوات نصیب</p>	<p>اور شفاعات لب حمت مہدات نصیب جنت عدن مع الفوز و مساوات نصیب</p>
<p>خوردن علان دار انگ سی وہ مانوس رہیں سندس و اسو رہ اوٹکے لیے لمبوس رہیں</p>	<p>خوردن علان دار انگ سی وہ مانوس رہیں سندس و اسو رہ اوٹکے لیے لمبوس رہیں</p>
<p>جسمین یا قوت کی ہفتاد مقررین احمر زیر پرست ہیں ہفتاد سیر اطہر</p>	<p>مسکن اوس روح کا طیب ہو وہ قصر گوہر اونین ہفتاد زمرہ کی بیوت خضر</p>
<p>اور ہفتاد موائد ہیں مہیا ہر بائے اور وہ ہر مائدہ ہفتاد نعم کا ہر جائے</p>	<p>اور ہفتاد موائد ہیں مہیا ہر بائے اور وہ ہر مائدہ ہفتاد نعم کا ہر جائے</p>
<p>جو کہ آمادہ وہ جہانی ہیں لذات جنان ہوئیں ہو کی رعتی ساکن دار الرضوان</p>	<p>یارب اوس جسم مبارک مبارک ہو دمان خلد روحانی ہوا کی ابدی راضو جان</p>
<p>ہل خنیم کی مخاطب ہوں وہ مولی کے سلام خاص انعام کی تقریر ہے جو استغفار</p>	<p>ہل خنیم کی مخاطب ہوں وہ مولی کے سلام خاص انعام کی تقریر ہے جو استغفار</p>

یارب ادیکھ لے فردوس پرین جب ہو مقرر
پائین یوں لذتِ تکلیف و جمالِ اکبر

بہترین ہو کے وہ ذوقِ حیاتِ مسیح و بصر
اگر نہ پہرِ نظرِ نلی کیستِ شکستِ ہو نظر

ابہی حلتِ رضوان سے وہ مخلوقِ ناز ہیں
سخطِ احدِ تعالیٰ سے وہ محفوظ رہیں

اہل بیتِ ادنیٰ ہیں اہلِ سعادتِ ابد
اور وہ شام بھی جو مروجہ کے مغرب ہیں لد

عالمِ عالمِ دینِ کبرِ اولاد
قرۃِ بارہ دین ہیں سب اور اس سے

مسندِ علم کو ان سے بھی درمی رینت ہو
انکی بھی حضرتِ قاسم کی سی بر طینت ہو

لعلِ احمد کہ اس دور میں ایسے عالم
آج آفاق میں مخدوم ہیں انکے خادم

ہمنے بھی دیکھ پیسے جیسے محمد قاسم
حور و غلمان کی وہ مخدوم ہیں یا دائم

اور جو ایک اونکا یہ ادنیٰ سلسلہ تلمیذِ فقیر
پاس اونکی رہی فردوس میں یا ربِ قدرتِ دیر

مجھے کچھ ہونے کے مدبرِ رئیسِ العسلا
اکتفا میں اب اس جملہ اجل پر کیسا

اونکے اخلاق کے اوصاف پر لا شصا
فعل ترک اونکا وہ ذاتِ ہی سب شصا

لائقِ رویتِ انوارِ الہی وہ رہیں
ذائقِ شربتِ دیدارِ الہی وہ رہیں

مسندِ ثانی در مدارجِ نائبِ سول اللہ الصمد حضرت مولانا و مرشدنا
خاتم المحدثین و المفہم الحافظ الحاج مولوی رشید احمد دامہ اللہ لا

مسندِ ثانی در مدارجِ نائبِ سول اللہ الصمد حضرت مولانا و مرشدنا
خاتم المحدثین و المفہم الحافظ الحاج مولوی رشید احمد دامہ اللہ لا

تَوَرَّاتُ اللَّهِ بِنِي آدَمَ بِالْبُورِ الثَّامِ
وَلَقَدْ كَرَّمَهُمْ بَيْنَهُ بِكُلِّ الْأَكْرَامِ
أَنْزَلَ اللَّهُ لَهُمْ رَحْمَتَهُ بِالْإِنْتَامِ
وَالْعَمَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بِعِيسَى الْإِنْتَامِ

بین عطیاتِ جلی اور خفی کے احسان
جسد و روح و دل و سیرِ دلی کے احسان

کیونکہ مسدودِ بشریوں پر نعمِ ربِ مجید
شکر یک نعمتِ مولیٰ یہی ہی شوارِ بوعید
لا تباہی ہے اک آغازِ احادِ تہید
مختصہ جہدِ نہیں کوئی بحجزِ ذاتِ حمید

ہرزبان پر جو یہ تحفہ دوتا ہے اللہ
کارِ انسان یہ نہیں یعنی ہے مختص بالہ

قدرتِ حضرتِ یحون چگونہ ہے عجیب
وہمدم موردِ ادا و معونہ ہے عجیب
ذاتِ انسان اوسید کا یہ نمونہ ہے عجیب
جس سے دلِ قابلِ اسرارِ معونہ ہے عجیب

ہے عطایائے امانات و دیانات اسیر
نظرِ لطف و عنایات و صیانات اسیر

قلبِ دہشیکہ اسرار ہے اسِ قالبِ مین
یعنے جو محو ہے دلِ مقتدر و غالبِ مین
نہر ہے جب طلبِ غیرِ حق اسِ طالبِ مین
قدرتِ جلبِ عظیم ایسی ہی کسِ جالبِ مین

ان خطاباتِ الہی کا مخاطبِ دل ہے
کسبِ خیر و شرِ انسان کا محاسبِ دل ہے

خاطرِ نفس اور خاطرِ شیطانِ دل مین
خاطرِ عقل ہے اک نورِ فروزانِ دل مین
خاطرِ روح و عیاں کے پئے انسانِ دل مین
خاطرِ نشانِ یقین و قنِ ایمانِ دل مین

دلِ محبِ مخزنِ اسرار ہے سبحانِ ہر

یعنے بلکہ
پہلو کے شریک
نیلِ اسرار کی جگہ
مشرت اور سات
دلوں کو کہان

یعنے احصائے
خاص میں ذاتِ اوست
از دیگر کے ممکن ہے

اور اس کے دل مین
چہرہ خطِ مین
اور کیا بیان ہے

کاش ایسی رہی قربت کسی کمال کی نصیب کہ کمال بشری سے ہو یہ ناقص بھی قریب	
ابو بکر بنی خاص ایسی ہی احمد ہیں سوی حق راہنما ابو ہی ارشد ہیں	تائب شان محمد جو رشید احمد ہیں سبل احمد عیان انکی سبب بچد ہیں
رَبِّیْ اجْعَلْ لَنَا مَادِیْ خَیْرَ الْأَعْمَالِ رَبِّیْ اُضْلِغْ یَہِ اَافْوَالَ نِسَاءِ وَرِجَالِ	
بارک احمد ہیں خیر خیا علیا گر مسلم رہیں سلطان دیا علیا	آج شان ان کی ہی ثایانِ فخارِ علما اتباع ان کا رہے تلج و قارِ علما
دین احمد کی مجدد ہیں رشید احمد آج مرشدوں کے لیے مرشد ہیں رشید احمد آج	
متحد جسے حروفِ عمل و علم ہوئے سرمو فوق ہیں قولِ زبان کو دل سی	متحد ایسے عیان علم و عمل ہیں ان کے دل کی دیہی خبر دل کو کوئی سن نہ لکھے
قلب مجنون اسرار تو خازن ہے زبان کس قرین دل صافی ستارن ہے زبان	
آج وہ عارف کمال ہیں شیخ الاسلام ضابطہ کل مسائل ہیں شیخ الاسلام	شیخ شبلی کی محامل ہیں یہ شیخ الاسلام جندِ شیطان کی قائل ہیں یہ شیخ الاسلام
سید الطافہ ہیں آج یہ بمشکلِ جنید خوانِ عرفان یہ ہم مشرب ہم کل جنید	
غوثِ اعظم کی وصیت ہے کہ آج انیادان	صحبتِ ختمِ رسلِ صحبتِ اصحاب کہان

جانی جو
دین اور
سینہ دل
آجی جو
جانی جو

اوسکا ہر قول جہہ قول رسول الرحمان	نائب صادق محمدی جی صدق بیان رسول مصلح
۳	اے مصداق ہیں بے شک یہ صدق آفاق آخر فاسد نبریٰ ذلک فضل محمدی
یہ وہ ہیں جکے حافظ ہی شان مولیٰ یعنی وہ قلب جو اللہ سی خستیت تھا	دین احمد میں جو ہیں نہیں و امور شیا پہر ہو اکشت ضمیر ہوئی پر اون کا
۴	آج اوس قلب پر انوار کا ظل جو دل ہے نور اسرار حقایق بھی وہیں نازل ہے
شانِ تدریس بھی ہی آج اوی کا مل کیلے اور وہی خاص کوفان کی سازل کیلے	ستانِ تفسیر ہی قرآن کی ہی اس دیکے لیے وہی مخصوص افتائے مسائل کے لیے
۵	آج اس نعمت کا شعوت بھی جو ارشد ہے تایع قلب نبی قلب پر شہد احمد ہے
جلوہ رحمتِ خلاق ہے تدریس پرست زہر احداث کو تہراق ہے تدریس پرست	آج یہاں شہرہ آفاق ہی تدریس پرست شانی ہر دل شتاق ہی تدریس پرست
۱	بارک اللہ وہ محدث ہیں یہ ماثار اللہ ملک تدریس کی وارث ہیں یہ ماثار اللہ
۲	انہد اللہ وہ ہیں وارث میراثِ رسول آپ کی شان کر سکتے یہ اور شان قبول
۳	سہل ہے آپ کو تفہیم عویصات معلوم ہر صعوبت کی ہے تسہیل کلمات معلوم

یہی ہے جو کہ
برائے قادیان میں ہے
مذہبِ اہلِ سہایت
مذہبِ اہلِ زکون

نہی جب سائنسِ حدیث ہو اگر تہا ہوں	بایں دل میں بڑا کر چاہاں فزون
دونی کا مزہ کیا کہوں کس طور کہوں	حزول کیلئے ہے وہ اثرِ خیر و شر و
یہاں جو کشفِ حقِ قرآنِ قدیم اور حدیث کہیں اسطورہ قرآن ہی نہ اسطورہ حدیث	
لکھتے ہیں مومن ہی کرامت والا	جو کہ ہی فاعلِ خیرات معاصی سی جدا
ص جس نے جبلِ رشتِ جبلت توڑا	حسنِ اخلاقِ لیا تبسہ عالی پایا
لہ احمد یہ نعمت ہوئی مجھ کو بھی نصیب	
ہو کی ان اہلِ مقاماتِ کرامت سی قریب	
مہ اند جو تدریس میں ان کا بیان	قلب کو شر کا نمونہ ہی ہیں المان
رزبانِ ماہی کو شریٰ فضلِ النعمان	یہاں ہی سکینِ دلِ تہذیبِ گن و حیران
ہیں شفا یاب وہ جگہ لیئے یہ درمان ہے	
اور حساد کی قسمتِ مرضِ حرمان ہے	
باری یہ غیر مقلدِ محدث ہیں جو آج	اور سقیم ان کا نمونہ ہی منہراج
اب جملہ ہی یہاں ساگرِ نصو کا علاج	پر نصیب انکو کہاں کبر کا دل سی خراج
کس طرح آئین وہ اس محبتِ باری میں	
کہ سراسر خل آتا ہے دوکانداری میں	
بے تجارتِ کاذب کی تجارتِ شبی	گو نگار کہی ہے دوکانِ حلیتِ نبوی
ن کی شیعہ کی طرح عاشقِ اولادِ نبی	کیا گمراہ ہزاروں کو ہوئی آپ شعی
کہتے ہیں مثلِ صحابہ ہے ہمارا بھی عمل	

آج نفس شیطاں میں یہ صحابہ غسل

یہ جو مسلول بلکہ میں کی شیر ہے آج
قتل تبرہ متی و شکر کے پیر ہے آج
کوئی دکھلائی کہیں ایسی ہی تحریر ہے آج
رد بدعت کی ہر اک شہر میں پیر ہے آج

شان محمد میر قلاب زلی محمد یر میں ہے
جند شیطان کا شراب لگی محمد یر میں ہے

آئین تفسیر و احادیث کی ماہر علم
اور افتائے مسائل کی سرور فقہا
مختلف فیہ روایات کی دانا فضلا
ذو معافی و بیان آداب و علم

مشکل علم جو اون کو ہو تو ماشا اللہ
سب کی استاد یہ شیخ العلما میں ذی جاہ

صحیف علم الہی سے صحیفہ یہ میں
مارفہ سر احادیث منیفہ یہ میں
عالم کمال آیات شریفہ یہ میں
آج عالم میں بخاری کی غلیفہ یہ میں

وہ محدث ہیں کہ مشہور ہیں ان کی حدیث
ان کی توصیف ہی اب ہر شہر و جن کی حدیث

بالسین فقر میں شیخ مشایخ ہیں یہ آج
طبقات فقہا کی بھی موثق ہیں یہ آج
کہ اکاذیب و لیاکات نہ سنیں یہ آج
علما متعصب کے مورخ ہیں یہ آج

عہد ایمان میں حاضر جو یہ کمال ہوتے
کیون نہ طریق میں تین میں شامل ہوتے

اَحْسَنَ اللّٰهُ اَلَيْسَ بِالْوُفَا اِلَّا اَحْسَنَ
اَوْ تَعْدَا نَعْمَ الْمُنْعَمُ نَعْمَ اَلْوُجُوهُ اَلْمُنْعَمُ
اَعْمَاسُ مَنْ يَّمَانُ عَلَيْهِ الْمَسَانِ
وَرَبُّهُ يَرْفَعُهُ اللّٰهُ عَلٰو الْعُرْفَانِ

مجلس تدریس
مجلس تدریس
مجلس تدریس
مجلس تدریس

مجلس تدریس
مجلس تدریس

مجلس تدریس
مجلس تدریس
مجلس تدریس

مجلس تدریس
مجلس تدریس
مجلس تدریس
مجلس تدریس

إِصْطَفَاهُ إِلَٰهَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ فَكُنَ غَافِقًا
إِنَّمَا أَتْلُوهُ بِذِكْرِ اللَّهِ بِلَا رِغْ نَعَم

راہنہین علما جو مقدم آئے
یہ تو وہ مملکت دین کی حاکم آئے

علما بہر خطاب آج یہاں کب ہیں صحیح
یہ تو بس حضرت قاسم کی خطاب ہیں صحیح

وخط و تذکیر چوبیسی کہ کم است از قاش
چون قرآن حدیث است ہر اعمالش

واعظان جو بدوش جملہ فہم آہم آہم
واعظان نفس خود ماہمہ باہم آہم

ان پر اللہ کا انعام ہی عالی سببی
ان پر اللہ کا احسان ہی مولیٰ طلبی

آپ عالی سبب ذی حسب احسان ہیں
کس قدر موریہ ہر مرحمت رحسان ہیں

عالم عارف قرآن و رموز القرآن
دالی امر شریعت میں بہت المنان

انہ نازل ہی وہ فضل کرم و طہمت مبین
ہیں یہ ذی علم یقین عن یقین حق یقین

عول عالم ہی ہیں غایم احکام خدا
عارف ذات و صفت عالم ایام خدا

علم عالم شریعت
علم عالم طہمت مبین
علم عالم یقین

علم عالم کرم
علم عالم طہمت
علم عالم یقین

حج بیت انہ پر ہر سال ہی انعام خدا - کیا مٹا پکین خوشی کی ہی نام خدا

ہوتے ہیں شالِ حجاج جب ایسے مقبول
حج کل کیون ہو مقبول خدا ان کی شمول

ترک تہذیب میری ساش انکو ہی انعام خدا
باب رزاق پہ افتادگی ایسی ہی عطا
ان کی ہر امر کا ہو کیون نہ بدتر مولیٰ
ان کی ہر پر اگر آجائیں ہزار دن غریبا

ماندہ سب کی ملامت کا ہے اور یہ سخی
حق اضیاف ہے اور سنت ابراہیمی

دیکھو ای دین دل بجز شریعت ہیں یہ
دوسرے پر کف درائے حقیقت ہیں یہ
پھر اسی بحر میں کشتی طرقت ہیں یہ
حضرت قدس میں فی تمایب دت ہیں یہ

آپ وہ جمع بحسین ہیں ماشاء اللہ
حَسَنَةُ اللَّهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

آپ میں مستطیع تہذیب پر تہذیب
آپ میں بصیر اسرار تہذیب بصیر
تعمیر صادق دینی ہیں یا ضابطہ
خلق میں بس اکابر ہیں بکبیر

ان پر انعام الہی ہے کمال و اکمال
میں ہمیل التیم وال جمال و اجمال
کمال کروں دیکری ۱۲

میں یہ اکرام الہی ہی کریم الاطلاق
حب فی اللہ سی کیا کچھ ہیں حبیب آفاق
سایہ رحمت خاص انکا وفاق اور تفاق
روز و شب میں غریبا و فقر کی شفاق

آپ پر فضل عینی ہے امرا سے نصرت
لطف ربانی ہے مساکین جہان سے رغبت

نہ ہر سال ہی انعام خدا
ترک تہذیب میری ساش انکو ہی انعام خدا

نہ ہر سال ہی انعام خدا
ترک تہذیب میری ساش انکو ہی انعام خدا

سائیں و شائیں

ان پر اللہ کا احسان ہی ظاہر ہو جیتا
مگر آجانی کہیں پیش نظر دشمن دین

عینِ رحمت ہے جو مومن کے لیے جاریہ ہے
کشتِ کافر پہ وہی صاعقہ محرقہ ہے

ان پر اللہ فی وہ نفل عنایت رکھا
فاسقوں کی بھی بہت مور و کلفت کیا

اہلِ ایمان اسی کہی کچھ نہ مزاحم رہے آپ
ذاکر و شاکر و صابر و متبسم رہے آپ

ابتلا خاصہ خاصانِ خدا کا ہی عیان
سنتِ حضرت یوسفؑ کی کہانی و نشان

ابتلا میں یہی وہ حسنِ عمل اظہار ہے ہوا
مثلِ یوسفؑ دل ہر النہ نہ یدار ہے ہوا

اللہ اللہ جو بیکو کام رہا شد احمدی
مگر اللہ نے ہر مفسد و ہر افسد سے

دشمنوں تک نکلیا یا دعوایِ بد سے
انتقام آپ ہی لیا برقِ بلا کی زد سے

یہی رسولؐ نبی حضرت مولیٰ میں کبیر
لیونکہ کہ دابِ الہی میں خاصِ خبیر

واسطہ آپ کا لازم ہے ہر گاہ قدیر
آج یہ واسطہ القرب اور خیر

اسنِ سلطنت کا یہی احسانِ خدا ان پر ہے

لے
چن سحر و جادو
واقعہ جادو و سحر
منسبت چشمک
نقد بین کا بین
مناسبت

یعنی ہر امر ہے اور سنت پیغمبر ہے

یہ جو ہی قرب نوافل میں پیش قدمی
اللہ اللہ عطایات جناب سبطی

خاص صفت تقریب میں کلام ربی
یعنی حیرورۃ ریل دید و سح و بصری

اس کی مصداق بھی بندہ سنان میں آج
رہے محسن کی یہ وہ مورد احسان میں آج

استجاب انکی دعا میں بدرگاہ اگر
مس حاجات بنائی زہد خالص و نخواستہ

کس قدر یہ بھی ہے انعام مجیب الاواء
آپ وہ صاحب اکسیر دعا میں ذی جاہ

باکرات مجرب ہے یہ ان کی اکسیر
جس کی تاثیر سے ابل کاغذی ہی یہ فقیر

نفس امارہ ہی تو امہ ہوا مجکو نصیب
ہوئی دنیا جو ضرورت فزون مجھ سے قریب

ان کی اکسیر کی تاثیر ہوئی ایسی مجیب
مطمئنہ بھی بنادی آوہ رہے مجیب

اوسکو بھی چھوڑ دیا میں نے نبون المولے
اس قدر کا ہی کو عالی یہ مرا حوصلہ مٹا

سفر مصر کی دکھلائی ہم دشت و جبال
اُس سفر کا ہوا بانچہ خیر انجام و آل

یعنی طالب ہوا میرا جو وزیر بھوپال
روم کی شام کی بھی ٹپکی تو آصال

کبریٰ اظہار خوش اخلاقی و الفت مجھے
ہوا بھوپال میں خواہان اقامت مجھے

علماء دیکھی وہاں مثل حبیب امرا
شکر ہی انکی دعائی بھی پیران پہنچ لیا

گوکہ دنیا کا وہاں عین تہا بدین منتفا
دل مانجی اشیر سے متنفر ہے را

عمر و سحر و کرم و کرم و کرم و کرم

چھوڑا بہو پال کو انعام ہوا بار سی کا کیونکہ بہو پال میں بہو نچال ہی دینداری کا	
وہاں کہا دل فی کہ ہی ہی وہ مساکین کہاں تو اگر رک گیا دنیا میں گرفتار یہاں <small>بہو پال میں ۱۱</small>	جنگی تقریب میں ہی مرضی خلاق جہان ہو بیگا قحبہ کی عشاق میں محسور وہاں <small>یہ دنیا کا خیر بکار وہ خدا کا ۱۲</small>
لہذا محمد کہ میں اور مساکین و طعن پہر بہم شاد بہن یہاں چھوڑ کی وہ دار حشرین <small>یہاں ۱۲</small>	
انکی باعث ہی فقیری میں وہ لذت مجکو ہر دم افزون ہو خدا یا یہی نعمت مجکو	عیش دنیا نہ رہا باعث رغبت مجکو ارض و قیام ہی محبت کی رزاعت مجکو
مانوئے اللہ سے ہو حفظ جناب المعنی ہو عطایا سے عطا مجکو غنایا بمعنی <small>میرا اللہ ۱۱</small>	
انپرا انعام الہی ہے وہ تعبیر منام جان رانی میں چلی ہوتی ہی تصویر منام <small>دیکھئے والا جواب کا ۱۲</small>	جس سے مقرون ہی ہر خوبی تاثر منام قلب میں نور فراہم ہوتی ہی تصویر منام
ان کی تعبیر سے بیداری دل ہوتی ہے پیکر نور عیان پیکر گل ہوتی ہے	
ابن سیرین زبان میں یہ رئیس العسل ایسا قرآن و خبر سے ہی منطابق فتوا	آج ہیں بہتھی وقت یہ ختم العسل زنن ہیں ابن ہام اب بھی جہان میں گویا
کیون یہ ساری علماء و فضلا اہل کمال ایسے اکمل کی طرف کرتی نہیں تشریف حال	
آپ کی مصر ہایون کو ہی امصار پخشر	آپ کی مصر مبارک کو ہے امصار پخشر

آپ کی شبیم افنتال کو انہار پر فخر	آپ کی لمح بصر کو اولی الابصار پر فخر
رعت حق سے ہے دل بھر محیطِ عسدر فان	سترِ دل آپ کا ہے نور بسطِ عسدر فان
آج انعام الہی سے معاصران کے	کس قدر وصف بیان کرتی ہیں ظاہر انکی
یعنے ماح میں غائب و حاضر انکی	کہ یہ بے مثل ہیں ایسی ہیں آثار انکی
گو زمانے نو معاصر یہ جہان ہے موجود	لیکن اس شان کا معصر کہاں ہے موجود
علم و حکم و عزم میں یکتا ہیں یہ	صورتِ فہم سی بر علم میں اعلیٰ ہیں یہ
مسکتِ مظمیٰ و ناظمیٰ جنہا میں یہ	زاجرِ فلسفی و تہدیٰ تقویٰ ہیں یہ
علمائے متکبر ہیں ذلیل ان کے حضور	مسلم ہیں بہت جبریل ان کے حضور
کیون نہ ہند جن یہ سر سبز ہوشِ گلستان	جس پر تہذیبِ برکت کا ہی نازل باران
کیا ہی مدیس احادیث کی گل میں خندان	مدرسہ آپ کا انموذجِ بارخِ رضوان
آج دنیا میں ہی وہ خیر کثیران کی حدیث	تشنہ کاموں کو ہی کوثر کی نظیر انکی حدیث
قطبِ عالم کی میں یہ چائیں قطبِ زمان	افریقین آپ کی گویا میں سرمدِ احسان
ان اکین قری ہر جو یہ مصر احسان	کہیں جاتی ہیں جو وارثِ دین مختار
وقتِ غیرت ہی وہاں فرجِ بلالِ فطیار	وقتِ غیرت ہی وہاں فرجِ بلالِ فطیار

۴۴
 یہ شعر حضرت مولانا
 محمد رفیع الدین صاحب
 دہلی نے فرمایا ہے

گر دن دہر بجی بجو اہر ہے بیان
گویا روح طلبہ قصر گہنہن سی بیان
دور ارشاد و ہدایات ہیں اور گوشِ جہان
آپ گنجینہ انوار ہیں چمنِ قصرِ جہان

گویا الفاسِ مقدسین ہی ریحِ جنات
دور دور اسِ مطہرین جو آج اہلِ جنات
کیا ضرورت ہی کہ تکذیبِ محال کیجے
کوئی تشبیہ بیان آہ اب دل کیجے

وہ یہ ہی آئینِ نسبِ شہادۂ فراہم ہو کہ
صورتِ گہ بہرینِ مشکلِ سیہان یکسر
کیونکہ کلی مشکب ہی عطایِ رحمان
اس محل پر مگر ایسا ہے حلولِ رضوان

خاص بیانِ فضل کی مین نامتناہی افسراد
منقسم رکھتی ہے گو عام یہ کلی افسراد
آئی جنت سی مدرس جو زمین پر آدم
انبیا شغلِ تدریس رہی یہاں بہم

آج تک مدرسہ علم ایسے ہے زمین
خالی آفاق ابھی وارثِ مرسل سے نہیں
یون ہو لبریزِ تعلیم بشر جس ہی زمین
ہر وجہ عامرہ ہو سک و مومن سی زمین

یا خدا مدرسہ علم رہی ان سے زمین
کہ رضا مند ہو ہر ارض کی ساکن زمین
قرۃ العین ہیں اہلِ عیال ان کی مدام

یون ہو لبریزِ تعلیم بشر جس ہی زمین
ہر وجہ عامرہ ہو سک و مومن سی زمین

قرۃ العین ہیں اہلِ عیال ان کی مدام

یون ہو لبریزِ تعلیم بشر جس ہی زمین
ہر وجہ عامرہ ہو سک و مومن سی زمین

قرۃ العین ہیں اہلِ عیال ان کی مدام

یہ ہے روح طلبہ
ان کے درسیں ہیں
نہیں دوس ناچی کی
فقر خانہ میں
پاؤں پاؤں کی
چمنِ قصرِ جہان
نجات کے لیے ہیں

مستحق تقدی ان کی زمین اور آپ امام	
ان کی ہر دم ہو ترقی مدائنج یا رب پیشاد کہ ہر نفس داخل تاج یا رب	یہ زمین سرخ و خوں کی علاج یا رب ہر نعم و نعم کو ہو رحمت تری علاج یا رب
ان سچی با علم حیات ابدی کی تسلیم طول عالم میں حیات انکی ہو یا حی و مستدیم	
دوران سی نفس قرب قیامت رکھے انہ دارین میں علاج کرامت رکھے	کبریا بقرون ان کو سلامت رکھے ان کی اعدا کو یہ قہر و ملاست رکھے
کہ زمین سلطنت خیر کی سلطان یہاں حاضر ماندہ رویت رحسان و مان	
رہین دارین میں محمود صفات اور محمود یہ رہین موجب رضوان میں ہر دم موجود	انکی مسعود بھی محمود بھی یا رب و دود بامشیت آہی رہی ان سے نالود
تحت ظل آب و ام ایسا دکھا دے یا رب قابل سایہ عرش انکو بنا دے یا رب	
اسما محمد کہ ہو گویا یہ دنیا بن کی انوار دلی دل میں سمائی یہ دن	جس نے اس نور سی پر نور بنا دیے دن پایا ایمان کا مزاج ہم کے جو پاسے یہ دن
تاقیامت رہی یہ شمس ہدایت روشن کہ ہوا عالم دل اس سے نہایت روشن	
صورت قطرہ صفات اس رحمت کا رہون سستی میں بھی پہر امید ہی جنت کا رہون	میں ہی ایک ذرہ جو اس مہر ہدایت کا رہون دانہ فسوس باک اس میں نعمت کا رہون

۴۶
 یہ زمین سرخ و خوں کی علاج یا رب
 ہر نعم و نعم کو ہو رحمت تری علاج یا رب
 ان سچی با علم حیات ابدی کی تسلیم
 طول عالم میں حیات انکی ہو یا حی و مستدیم
 کبریا بقرون ان کو سلامت رکھے
 ان کی اعدا کو یہ قہر و ملاست رکھے
 کہ زمین سلطنت خیر کی سلطان یہاں
 حاضر ماندہ رویت رحسان و مان
 انکی مسعود بھی محمود بھی یا رب و دود
 بامشیت آہی رہی ان سے نالود
 تحت ظل آب و ام ایسا دکھا دے یا رب
 قابل سایہ عرش انکو بنا دے یا رب
 جس نے اس نور سی پر نور بنا دیے دن
 پایا ایمان کا مزاج ہم کے جو پاسے یہ دن
 تاقیامت رہی یہ شمس ہدایت روشن
 کہ ہوا عالم دل اس سے نہایت روشن
 میں ہی ایک ذرہ جو اس مہر ہدایت کا رہون
 دانہ فسوس باک اس میں نعمت کا رہون

	یہ دعا میری ہی داریں میں یا رب مجیب ہومع الغور و سادات یہ فقہان کی قریب	
أَنْتَ أَكْرَمْتُ فَوَادِي بِلُغُومٍ وَحَكْمٍ وَأَتَبَاعُ النَّبِيِّ الْعَرَبِيِّ الْأَكْرَمِ		فَكَانَ الْمُنْتَهَى وَانْشَكَرَ إِلَهُ الْعَالَمِ رَبِّ زِدْ فَيْدِي الْغَشَقَ بِشَانِ مُتَمِّمِ
	حَسْبِيَ رَبِّ لَكَ الذِّكْرُ فِي كُلِّ آتَانِ وَابْرِئْنِي مِنْ حَمَاقِي بِكَلَامِ الْإِيمَانِ	
وَأَمْسُ نَعْمَتِ تَسْلِيمِ رَحْمَتِهِ بِرِسَانِ بِمِهْ الطَّافِ خَفِيَّاتِ وَجَلِيَّتِهِ بِرِسَانِ		بِرَحْمَةِ صَلَوَاتِ اِبْدَانِهِ بِرِسَانِ هَزْزَانِ حَيْثُ وَصَدَّاعِ تَحِيَّتِهِ بِرِسَانِ
	بِمَا بَعَثْتَ أَوْرَاءَ بَعَثَاتِ مُحَمَّدٍ كَرُوهُ صَاحِبِ أَوْ صَاحِبِ نَامِ مُحَمَّدٍ	
أَلِ زُجُجَاتِ مُحَمَّدٍ بِدُرُودِ اِسْلَامِ ذُو قَرَابَاتِ مُحَمَّدٍ بِدُرُودِ اِسْلَامِ		دُرُودِ مَبْدَمِ ذَاتِ مُحَمَّدٍ بِدُرُودِ اِسْلَامِ اِلِ طَاعَاتِ مُحَمَّدٍ بِدُرُودِ اِسْلَامِ
	رہے مجھ پر ہی پیران سبکی طفیلی رحمت بستہ ذیل کو یہاں کافی ہی ملی رحمت	جسے صحابہ کرام و سادات بِرَحْمَةِ صَلَوَاتِ اِبْدَانِهِ بِرِسَانِ
بشرخانہ رنجیتہ خامہ عالم کامل مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی بدیعوضہ فرید اوسط مداح بشیر و نذیر جناب لانا الفقیر و امہ العبد البکیر السجدہ سدر الباقین والصلوٰۃ والسلام علی ختم المرسلین وآلہ واصحابہ جمعین بعد فیقول الراجی رحمۃ ربہ الرحیم محمد ابراہیم رحمۃ اللہ العفو الکرم ذنوبہ و ستر معیوبہ مساکین ال عشق محمدیہ کو صلا اور شتا قان یارت حرمین کو نوید جان فزا کہ درین و لا کتاب		

مستطاب دیوان فقیر درج بشیر و نذیر طیب بسفینہ عشق مدینہ
 جو اول بار چھپر خزانے روح مائتین خیر المرسلین ہو چکا اور ہر ال ایمان کو اسکی
 طلب شک طلب کیا اور اس کے صنعت دائمی خلق الہیہ پاکتہ و الموعظۃ الحسنیۃ الی
 ہیں رب البریۃ عالم عال بلیوس تذل فقر مدخل میں شمس راہ حین دوران کا نہ
 تلمیذ حضرت حسان علیہ الرضوان حضرت والدی دستادی مولانا مولوی محمد حسین
 فقیر ادا امہ العمد القدر ہیں اب طبع اہل دو چندی میں نور کیا حب خیر البریۃ زیادہ ہو کر
 مطبوع ہو گیا اور اس پر نظر نہ ہو کہ پیرایہ اس شاہد و نواز کا زبان اردو بلکہ پہ گوہندی
 نژاد ہے ہر عربی جو حجازی ہو ہے کیونکہ مداح سلطان حبیب رسول کریم علیہ الصلوٰات
 و التسلیم اسکا ہر حال ہے اور بات بات اسکی سحر حلال ہر نہایت متانت مضامین اشعار طائر
 فصاحت بلاغت کلمات باہر نظم سلک مروارید معانی ہر تالیف و تہا لولہ نکات لپیڑ
 راحت جانی ہر نہ ملے دیوان مدحین فالین زبان کے مضامین شکر کیہ اور ہر حقے لبریز بلکہ اوست
 محبت معرفت خیر والی اسد و دولہ عشق انگیز ہے رد و شکر بدعت میں نذیر عریان ہے اور
 ترغیب توجہ سنت میں علم ال ایمان مشتاقان زیارت مرین یمن کو قبلہ نما اور ہمتی کرہمت
 ولی حضرت مسیح بن سولی اس کا لقب نسب کیونکہ یہ امر مجرب بہت حجاج فرما چکے ہیں ہم
 سے باوجود زار و مفرج مرین سے سوال تھے کہ جب اسکو دیکھا تو بقیہ راجع حضرت انبیا و ابدال
 سے نعم کیلئے بیدار کن آگیاں پر دانی عرفان الہی اور اتباع نبوی کو و اعطی بے سخن آگیا اور
 مداح حضرت جبریل علیہ السلام اس کیلئے مقدسین جملہ میں ابن محبت محمد ہر اور اس
 الہی کے حصے میں آئیں شمار فیہ عشقہ الہیہ پہل ہی ہیں کہ ہوام کا اشتیاق افزون ہوا اور اب
 دق بلینہ عریہ فارسیہ ہندیہ کلمہ می ہیں کہ خواص و فہم ال ذوق کا مذاق اسد و ن

حسن سرکار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیشتر سے نکل من الہ تعالیٰ زیادہ اور فرما ہے
 عشاق کو آمادہ ہو مشنوی نالہ فقیر کی بھی ناگہاں تاثیر بلند بین اور شاعر عشقیہ و تصوف
 و ذوق دینا و تمثیل حکایات صلحا جان نواز اور دل پسند بین آخرین قصائد مدح ملک ربانہ
 مدح کچے گئے نامتقدین کو دارین میں مفید رہی یہ کتاب مستطاب مع و عنک رسالت تاب
 علیہ الصلوٰات من اللہ الوبالین عطیات بارگاہ ملہم خیر سے مصداق ان من لشعر حکیمہ وان من
 البیان اسرار ہے رشتان سچی مصنف کی قبول فرمائی اور تاقیامت غید الہی کے اب حضرات
 مستفیدین مجاہدین و عاخرین کی امید و آخر دعوتنا ان احمد مد رب العالمین الصلوٰۃ علی سید المرسلین

قطعات تاریخ عربیہ و فارسیہ و ہندیہ طبعرا دمولوی محمد ابراہیم ذکی

جاری و کرسید الکونین نظم مع فحید نظم آرحت فکر فی تمام الطبع باب مع مصطفیٰ نظم

چو دیوان فقیر است از تمام مصطفیٰ مشحون یکوش سزد دل جلاسن مسجع و لہا شد
 فی توحید و ملت آن سدا و ادین صادق ز عالم شرک بدعت باہر مدفع و لہا شد

ذکی سال تماش در ضمیر رینتندار عیب
 بیاد یوان بنعت مصطفیٰ مطبوع و لہا شد

دیار ہند میں نعت رسول اللہ کا دیوان خراب آباد سی ظاہر ہوائی رنگ اپ چہا
 اب اس تاریخ ہندی کی عربی کی سنگی شہرت چہا دیوان یہ اردو فقیر نکتہ سنج اپ چہا

از متراج فکر شک استق نامح حافظ عبد الرحمن صاحب راسخ فزندہ کوٹوالا

چو گزدیدہ معین حسن شان محمد بدیوان صلوٰۃ و سلام و فقیر سے
 ز راسخ چین سال طبع برآمد چہا طبع گشتہ گلام فقیر سے

تاریخ حکیدہ قلم مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب خلف اکبر خاں فقیر مدنی

آجی تگری پو پید مدت	چہا دیونیت منصفہ	العلیٰ روح طالبان	سایہ کوئی تیرا شکایت
میرے دل میں حبیب آئی نہ تاریخ	یہ دیوان فقیر اور دو چہا خوب		
تاریخ پیچہ طبع سلیم حافظ محمد اسحاق	خلف حضرت فقیر سلیمہ العالیہ		
مردہ ای عشاق ختم المراسلین	چہیکے پیر آتا ہے دیوان نعت کا		
کوئی یو چھے سنیوں کی دل سی بات	کیا ہے اور کیسا ہی دیوان نعت کا		
لکھدے اسے اسحاق تاریخ تمام	خوب ہی لکھا ہے دیوان نعت کا		
تاریخ طبع از دناز کی خیال ہمید خصال	شما ہزادہ حافظ محمد شفیق صاحب مخلص		
تعریف مجھے کیا ہو اس دیوان کی	تفسیر ہے گویا کہ یہ قرآن کے		
کفار کو ہی نظم اس کی مستل یتغ	تسکین دل پر صاحب ایمان کے		
لاذہبون کی دیکھ کر بیان سرزنش	تاریخ مخلص ہے کوئی شان کے		
واللہ کیا کہنا ہے ابی حضرت فقیر	سنت ادا کی خوب اب حسان کے		
اس شہر ہار بخت حضرت ناظرین کے واضح ہو کہ حضرت مصنف مدظلہ نے	اپنی حق تصنیف کی محکو اجازت دیدی ہے پس کوئی صاحب بدون اجازت شہر کے		
اس کتاب کے چھاپنے کا قصد غرضین جنت قدر نسخہ مطلوب ہون طلبائین در نہ ہو حجاب	قانون بہتم شہر کے بہتر ہو گا اور بجا نفع ضرر نہ ہو گا		
الہ شہر محمد ابراہیم دہلوی خلف مولانا الفقیر مدظلہ			